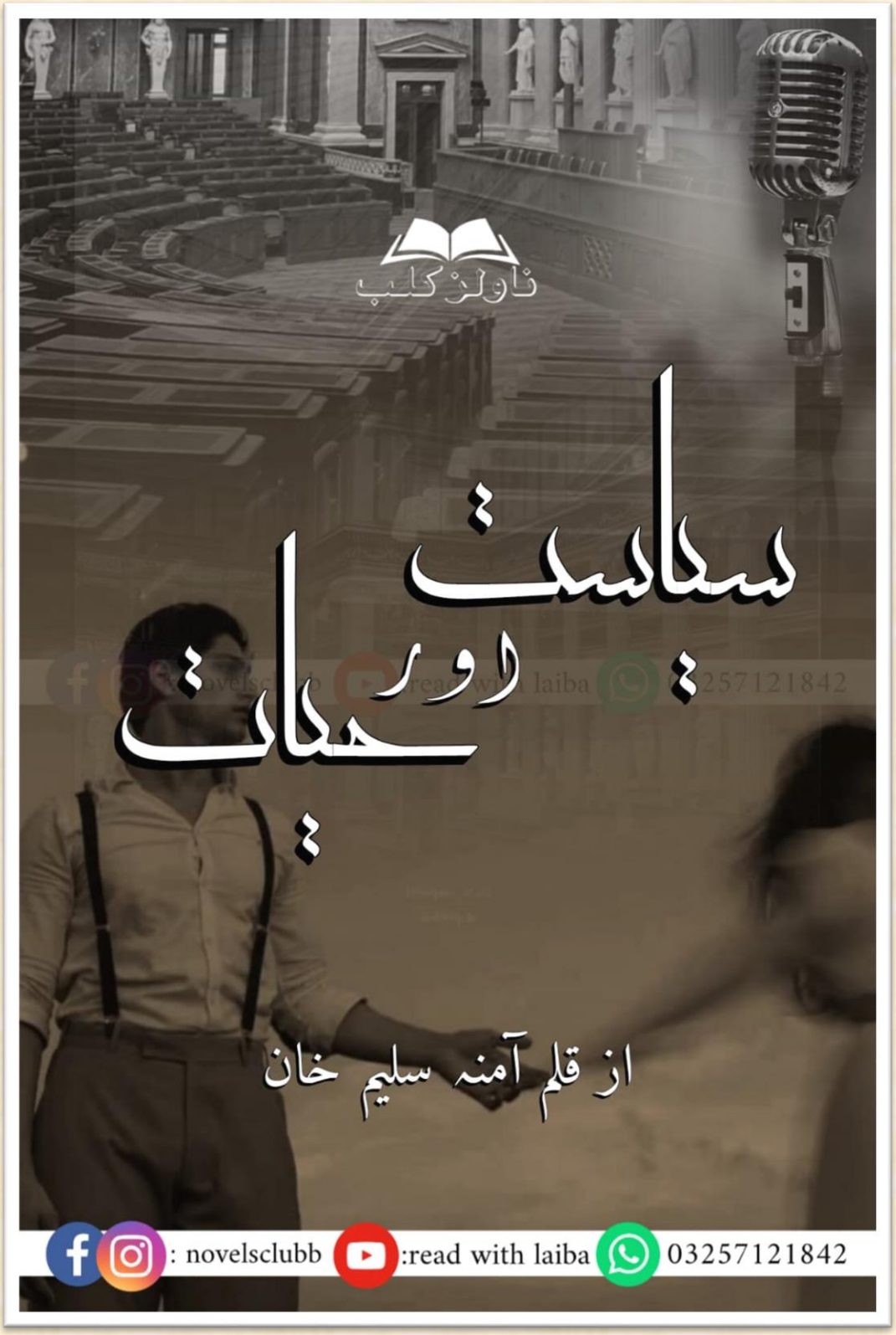
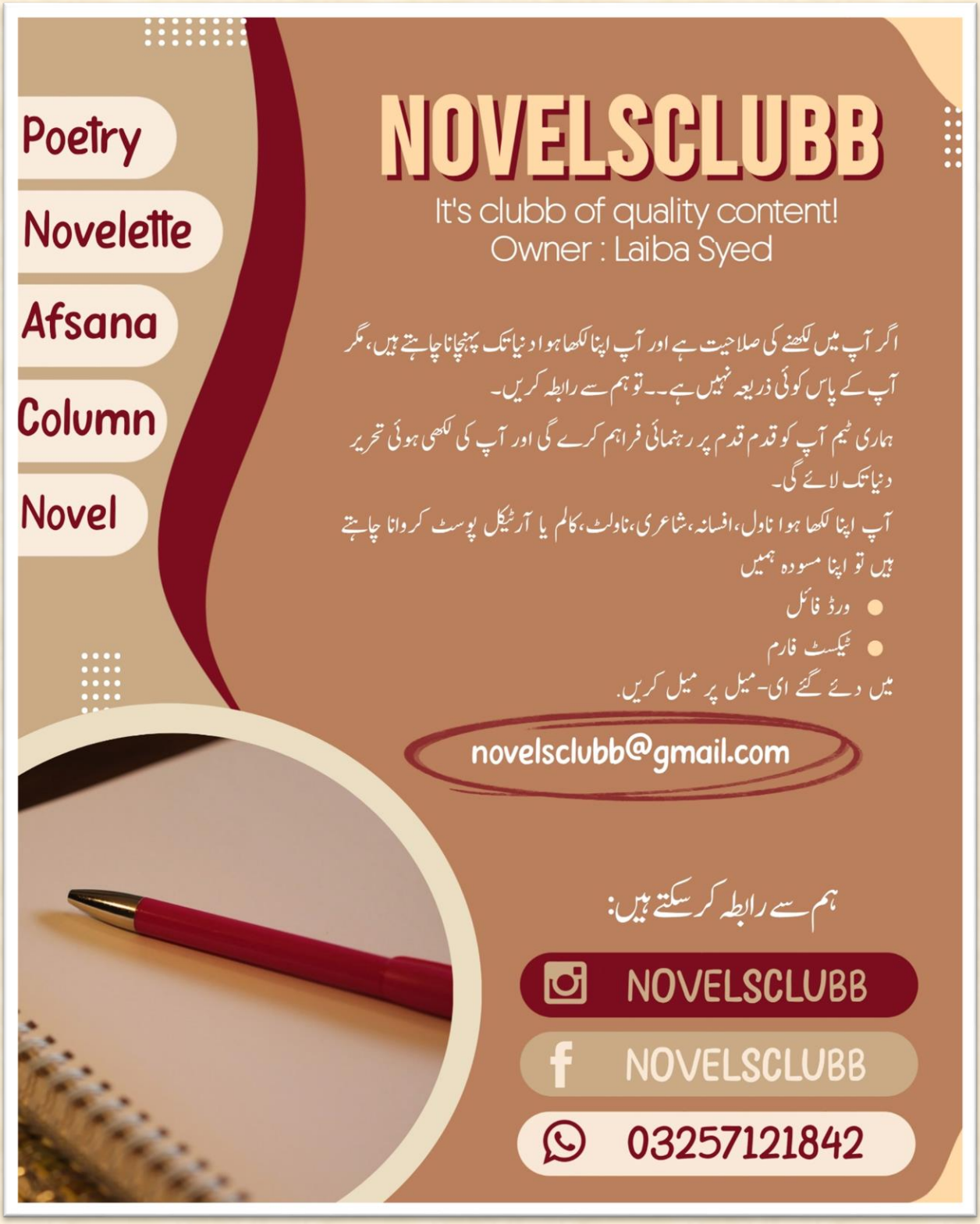

ناولز کلب
سیاست اور حیات
از قلم آمنہ سلیم خان
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842


Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سیاست اور حیات

از قلم

آمنہ سلیم خان

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول:سیاست اور حیات

از قلم: آمنہ سلیم خان

"صبح کا سورج پورے جہان کو روشن کر چکا تھا"۔۔پر شیر علی کے مینشن میں ابھی بھی رات کا ہی سماں تھا۔۔۔ہر کوئی مزے سے سو رہا تھا۔۔"کیوں کہ رات ایک بجے تک سب پاڑٹی میں مصروف تھے"۔۔ صبح کے 8 بجے نور بیگم کی آنکھ کھلی۔۔سب ملازم بھی آج چھٹی پر تھے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور بیگم آٹھ کر روم سے باہر آئی۔۔انہوں نے گارڈن میں موجود پودوں کو پانی دیا۔۔

"پودوں کو پانی دینا نور بیگم کا پسندیدہ عمل ہے۔"۔نور بیگم اور شیر علی کی تین بیٹیاں ہیں۔۔" جن کو انہوں نے بہت لاڈ پیار سے پالا ہے کیسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی۔۔"

کل رات شیر علی کی سب سے چھوٹی بیٹی مریم کی سالگرہ تھی۔۔

"جو پورے کے 19 سال کی ہو گئی ہے"۔۔شیر علی کی بڑی بیٹی کا نام مہر ماہ ہے۔۔

جس کی عمر 24 سال ہے۔۔"مہر ماہ بہت ہی سنجیدہ سمجھدار اور ذہین لڑکی ہے"۔۔"مہر ماہ نے پنجاب یونیورسٹی سے سوفٹویئر انجینئرنگ کی ہے۔۔"

اس کے بعد اپنے بابا کی مدد کے لئے ان کا سہارا بننے کے لئے اس نے اپنے بابا کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا۔۔

دونوں باپ بیٹی نے مل کر پورا بزنس اور گھر سنبھالا تھا۔۔

"مہر ماہ نے اپنے بابا کو کبھی بیٹے کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔۔"

شیر علی کی دوسری درمیان والی بیٹی کا نام "مرہا" ہے۔۔

"جو کے میڈیکل یونیورسٹی سے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہی ہے۔۔"

اس کی عمر 21 سال ہے۔۔

تینوں بہنیں انتہائی خوبصورت اور ذہین ہیں۔۔اور ان کا خوبصورت ہونا ہی ان کے لئے وبال جان بننے والا ہے۔۔

اج اتوار کا دن ہے سب لوگ گھر میں ہیں۔۔اتوار والے دن سب کی صبح دیر سے ہوتی ہے۔۔

نور بیگم کے علاوہ کیونکہ ان کو صبح صبح اپنے پیارے پودوں کو پانی دینا ہوتا ہے۔۔

نور بیگم پودوں کو پانی دے کر اندر آئی اوپر سے مہر ماہ نیچے آرہی تھی۔۔

اسلام علیکم ماما!وعلیکم بیٹا!نور بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

"ماما آپ نے کیوں نہیں اٹھایا افس سے لیٹ ہو گئی،مہر ماہ نے پریشانی سے کہا۔۔"

بیٹا جان آج اتوار ہے۔۔نور بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔اوہ میں کیسے بھول گئی۔۔مہر ماہ بھی مسکرائی۔۔

چلو اگر اٹھ ہی گئی ہو آجاؤ ساتھ مل کر ناشتہ بناتے ہیں۔۔ نور بیگم نے پیش کش کی۔۔۔"او کے ماما"۔۔اس کے بعد دونوں نے مل کر ناشتہ بنایا۔۔

مہر ماہ کی عمر جب 20 سال تھی تب سے اس کے رشتے آنا شروع ہو گئے تھے۔۔

پر اسے شادی میں بالکل بھی "دلچسپی" نہیں تھی۔۔۔

اسے بس اپنے بابا کا بازو بنا تھا، ان کا سہارا۔۔ بیٹا کل رات پاڑٹی میں مس خانم تمہارا بہت پوچھ رہی تھی۔۔

بہت تعریفیں کر رہی تھی۔۔

نوت بیگم نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔ماما ان تعریفات کے پیچھے کیا مقصد ہے آپ اچھے سے جانتی ہیں۔۔

"میں آپ کو پہلے ہی بتا چکی ہوں اگلے پانچ سال تک نو شادی وادی"۔۔ نور بیگم خاموش ہو گئی۔۔۔ کیونکہ ضد میں مہر سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کوئی بھی نہیں جیت سکتا۔۔

سب لوگ اٹھ چکے تھے۔۔ پھر سب نے مل کر ناشتہ کیا۔۔۔

بابا اب میں نے 19 سال کی ہو گئی ہوں اب میں اکیلی اپنی کالج فرینڈز کے ساتھ باہر گھومنے جا سکتی ہوں نہ؟

مریم نے پر جوش انداز میں پوچھا۔۔

"بالکل بھی نہیں"۔۔ مہر ماہ اور مرہا کے بغیر اپ کہیں نہیں جا سکتی۔۔

شیر علی صاحب نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔ کیوں بابا؟"اب میں چھوٹی بچی نہیں رہی"۔۔

مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔ مریم خاموش ہو جاؤ نور بیگم نے بولا۔۔ اپنے بابا کے ساتھ بحث نہیں کیا کرو۔۔

مریم اٹھ کر اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔ بابا ٹھیک تو کہہ رہی ہے دے دیتے اجازت مرہا نے بولا۔۔ "بیٹا یہ بہت معصوم ہے اور باہر کا ماحول بہت خراب ہے"۔۔ شیر علی نے اپنا

موقف بیان کیا۔۔۔اور ان کی فکر بجا تھی۔۔۔سب لوگ کھانا کھا کے اٹھ گئے مہا اور نور بیگم برتن اٹھا رہی تھی۔۔مہر ماہ اور شیر علی بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔۔بابا اگلا پروجیکٹ کب تک سٹارٹ کرنا ہے پھر میں اس حساب سے پریزنٹیشن تیار کر لو۔۔

بیٹا ابھی تک کچھ خاص انفارمیشن نہیں ہیں۔۔دو گروپ ہیں۔۔"زہرش گروپ اور کرگل گروپ"میں ڈیسائڈ نہیں کر پا رہا کس گروپ کے ساتھ کام کرنا بہتر رہے گا۔۔

دونوں پارٹیوں کا بجٹ اچھا ہے اور کافی مشہور بھی ہیں۔۔بابا دونوں پارٹیز کے ساتھ میٹینگ رکھتے ہیں۔۔"مشہور ہونا کافی نہیں ہے"۔۔میں کچھ چیزیں نوٹ کرنا چاہتی ہوں۔۔مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

The way of talk..

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

IQ Level..

Dressing sense..

Qualifications..

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

Last and very important thing.

"ان کی پارٹنر شپ ایک عورت سے ہو رہی اس حوالے سے ان کا ری ایکشن..."

بالکل بیٹا میں کل ہی میٹنگ اریج کرتا ہوں۔۔تم نے جو پوچھنا ہو گا پوچھ لینا آخر اتنی بڑی ڈیل ہو رہی ہے۔۔

)دو دن بعد(

آج مہر ماہ کی افس میں میٹنگ تھی۔۔ مہر ماہ نے بلیک کلر کا پینٹ کورٹ پہنا تھا۔۔۔ نیچے پینسل جیسی باریک ہیل ہیں۔۔۔

کورٹ کے اندر اس نے وائٹ شرٹ پہنی تھی۔۔ لمبی صراحی دار گردن میں باریک سی چین جس کے "درمیان میں ایم لکھا" تھا۔۔۔

اس نے درمیان کی مانگ نکال کر براؤن رنگ کے انتہائی خوبصورت لمبے بال اپنے شانوں پر بکھیرے۔۔

ہاتھ میں اس نے بہت ہی خوبصورت "سونے کا بریسلیٹ" پہنا تھا۔۔ کانوں میں باریک موتی جیسے ٹوپس سفید رنگ کے تھے۔۔ مہر ماہ تیار ہو کر نیچے آئی۔۔

رحمان بابا(ملازم) میرا لیپ ٹاپ کار میں رکھ دیں۔۔ "جلدی کرے بہت دیر ہو گی"۔۔۔ بابا آفس میں میرا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

40 منٹ کے سفر کے بعد مہر ماہ آفس پہنچی۔۔ مہر 20 منٹ لیٹ تھی۔۔

سب لوگ میٹنگ روم میں تھے۔۔ تینوں پارٹیز آمنے سامنے تھی۔۔

"سوری فار ویٹ"... مہر ماہ نے روم میں داخل ہو کر بولا۔۔۔ سب نے نظر اٹھا کر مہر ماہ کی طرف دیکھا۔۔

اس وقت میٹینگ روم میں 6 لوگ تھے۔۔ مہر ماہ اس کے بابا رمیز لغاری اور اس کا اسٹنٹ، غازیان سکندر اور اس کے بابا مروان خان۔۔

ویسے تو میری کتابوں میں "سوری" لفظ بلکل بھی نہیں ہے، "پھر بھی کیا یاد کرے گی جائیں معاف کیا"۔۔ رمیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

مجھے انتظار کرنا بلکل بھی نہیں پسند۔۔ آپ کی وجہ سے ہماری میٹنگ 20 منٹ لیٹ ہے۔۔

رمیز نے سنجیدہ انداز میں اپنی بات مکمل کی۔۔۔ مہر ماہ نے رمیز کی طرف سرد نظروں سے دیکھا۔۔

مسٹر رمیز صاحب " explanation " لفظ میری کتابوں میں بھی نہیں ہے۔۔ پھر بھی بتا دیتی ہوں۔ "میں ٹریفک کی وجہ سے لیٹ ہوئی"۔۔ مہر نے نارمل انداز میں کہا

۔۔۔

اور اپنے بابا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔ اس ساری گفتگو کے دوران غازی خاموش رہا

۔۔۔

اچھا! بیٹا اب وہ بات کر لیتے ہیں جس کے لئے آج سب یہاں موجود ہیں۔۔ شیر علی صاحب نے خوشگوار انداز میں کہا۔۔۔ اوکے بابا، مہر نے بولا۔۔۔

میں صرف 40% انویسمنٹ ہی کر سکتا ہوں رمیز نے نارمل انداز میں بولا۔۔۔ تھوڑی دیر روم میں خاموشی رہی شیر علی نے مروان صاحب کی طرف دیکھا۔۔

میں 50% ابھی مروان صاحب بول ہی رہے تھے کہ۔۔ 70% غازیان نے پر سکون انداز میں بولا۔۔۔ مروان نے تعجب سے اپنے ہونہار بیٹے کی طرف دیکھا۔۔

جو اس وقت سفید پینٹ کورٹ میں ملبوس تھا۔۔شیر علی نے حیرت سے پہلے غازیان کی طرف دیکھا پھر مہر ماہ کی طرف۔۔اس پروجیکٹ میں ریسک بھی ہے۔۔

"بیٹا آپ سارا خسارہ اپنے پر کیوں لینا چاہ رہے ہیں،شیر علی نے غازی سے تجسس سے پوچھا "

۔۔

انکل میں نے کچھ سوچ کے ہی بولا ہے۔۔۔"اس کے علاوہ مجھے میری بزنس پارٹنر پر پورا یقین ہے مجھے خسارے میں نہیں جانے دیں گی۔۔"

غازی نے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔میں چاہتی ہوں 50،50 پر کام ہو۔۔اس طرح آپ ہم پر ڈومینیٹ ہو جائیں گے۔۔۔

"جس کی پارٹنر شپ زیادہ ہوتی ہے اس کا حکم چلتا ہے"۔۔اور "میں نہیں چاہتی کوئی مجھ پر حکم چلائے"۔۔مجھے مساوات اور میانہ روی پسند ہے۔مہر ماہ نے ایک ساتھ پوری بات کہہ ڈالی۔۔

"کافی سمجھدار ہیں میرا آپ سے وعدہ ہے حکم آپ کا ہی چلے گا"غازی نے پر سکون انداز میں کہا۔۔اس مہربانی کا مقصد مہر ماہ نے سوالیہ انداز میں کہا؟عورت ذات سے کیسی بحث کرنی۔۔۔

غازی کا لہجہ نرم تھا پر مہر ماہ کو اس کی بات پسند نہیں آئی۔۔۔"آپ بھی مرد ذات، عورت ذات والے کانسیپٹ پر عمل کرتے ہیں"۔۔حیرت ہے۔۔

آج کے دور میں سب برابر ہیں جتنا جلدی سمجھ جائیں۔۔۔

بہتر ہو گا۔۔۔مہر ماہ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔سب برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟میڈم مہر ماہ "جب اسلام میں عورت کی گواہی کو ادھی گواہی تصور کیا جاتا ہے۔۔"

قران میں ہی عورت کو کم عقل کہا گیا ہے۔۔۔تو پھر میں اور آپ کیسے برابر ہو گئے ؟۔۔غازی نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔

اپ ان سب چیزوں کو قران سے کیوں ریلیٹ کر رہے ہیں؟

مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔ ٹھیک ہے قران سے ریلٹ نہیں کرتے۔۔۔ پر ٹیکل لائف پر اجاتے ہیں۔۔ "کیا آپ رات کے 2 بجے اکیلی سنسان سڑک پر ڈرائیو نگ کر سکتی ہے؟"۔۔۔ بتائیں۔۔

مہر ماہ نے نہ چاہتے ہوئے کہا جی، نہیں کر سکتی۔۔ پر میں کر سکتا ہوں تو پھر کیسے مرد عورت برابر ہوئے غازی نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

آپ بات کا رخ دوسری طرف لے کر جا رہے ہیں۔۔۔

میں بزنس کے حوالے سے بات کر رہی تھی کہ، "اس میں مرد عورت والا کوئی کانسپٹ نہیں ہے۔"۔۔ میں بس آپ کا کانسیپٹ کلیئر کر رہا ہوں۔

men and women are not equal.

"آپ میرے کانسپٹ کلیئر کرنے کے بجائے اپنے کام پر فوکس کریں"۔۔۔ اس بار مہر ماہ کا لہجہ قدرے سخت تھا۔۔

بابا مجھے 70% پارٹنر شپ نہیں کرنی آپ بتائیں۔۔ مہر ماہ شیر علی سے مخاطب ہوئی۔۔ بیٹا ر میز صاحب کی آفر مجھے مناسب لگ رہی ہے شیر علی نے مہر ماہ سے کہا۔۔

غازیان کرسی سے اٹھ گیا۔۔

اس نے کورٹ کا بٹن بند کیا۔۔۔ شیر علی سے ہاتھ ملایا۔۔

"انکل دو دن کے اندر اندر آپ خود مجھے فون کریں گے"۔۔۔ غازیان، مہر ماہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔

امید کرتا ہوں اگلی ملاقات خوشگوار ہوگی۔۔۔ "اگلی ملاقات کی نوبت نہیں آئے گی"۔۔ آپ جا سکتے ہیں مہر ماہ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

غازیان ہلکا سا مسکرایا۔۔ اور مروان صاحب کے ساتھ باہر آ گیا۔۔ مروان صاحب روم سے باہر آئے۔۔ تمہارا دماغ ٹھیک ہے غازی؟ ہمیں سیف زون میں پلے کرنا ہے۔۔

"تم تو ہمیں ریڈ زون میں لے کر جانے والے تھے"۔۔انہوں نے غازی کو ڈانٹا پتہ نہیں کسی چیز کا غرور ہے اس شیر علی کی بیٹی کو۔۔

مروان صاحب نے غصے سے کہا۔۔"کامیابی کا غرور"بابا.... کامیابی کا غرور۔۔اب تک 10 پروجیکٹس پر کام کر چکی ہے"سب کامیاب ہوئے۔۔"

70%پارٹنر شپ کا مقصد ڈومینیشن ہی تھا۔۔ سمجھدار ہے سمجھ گی۔۔۔چھوڑو اس معاملے کو ادھر ہی۔۔"ہم ٹرمل گروپ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔۔"

اس کا اونر میرا دوست بھی ہے اچھا " experience " نہیں رہے گا۔۔۔بابا میں نے جو سوچ لیا ہے وہی ہو گا کل انکل خود فون کرے گے۔۔ جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔

بیٹا تم کیوں ریڈ زون میں جانا چاہ رہے ہو۔۔ مروان صاحب نے فکر مندی سے بولا۔۔۔

ایک دفع ریڈ زون میں جانے میں کوئی برائی تو نہیں ہے بابا۔۔

آپ کو پتہ ہے "مجھے ریسک لینا پسند ہے اور ریک لینے کے بعد جب میں اپنا گول اچیو کرتا ہوں تو مجھے ایک مختلف طرح کی خوشی ملتی ہے۔۔۔"

غازی نے پر جوش انداز میں کہا۔۔اس دفع تم جو چیز اچیو کرنے کا سوچ رہے ہو،نا ممکن ہے۔۔ مروان صاحب اپنے بیٹے کے ارادے صاحب اپنے بیٹے کے ارادے بھانپ گئے تھے۔۔

"اف بابا"۔۔مجھے مایوس تو نہ کریں ٹرائی کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔انکل شیر علی کے پورے خاندان کو ریڈ زون میں بھیجوں گا۔۔

وہ لوگ باتیں کرتے ہوئے افس سے باہر اگئے تھے۔۔۔اور پارکنگ ائیریا کی طرف جارہے تھے۔۔۔ بھول جاؤ بیٹا،نا ممکن ہے۔۔اتنے سالوں سے میں کوشش کر رہا ہوں۔۔۔کچھ بھی ہاتھ نہیں آیا۔۔

بابا آپ کے پاس ان کا ویک پوائنٹ نہیں تھا۔۔ میرے پاس ہے۔۔"کسی کو مات دینی ہے تو سب سے پہلے اس کا ایک پوائنٹ تلاش کرو۔۔۔"

تو کیا ہے شیر علی کا ایک پوائنٹ؟ مروان صاحب نے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔"فیملی"

۔۔غازی نے بولا۔۔اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

غازی بیٹا بلکل بھی نہیں ہم اس حد تک نہیں جائیں گے۔۔۔

مروان صاحب نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔جو آپ کا حکم۔۔ختم یہ ٹوپک آئیں لینچ کرتے ہیں۔۔

"رمیز صاحب ہمیں آپ کی آفر قبول ہے"۔۔شیر علی صاحب نے رمیز کی طرف دیکھتے ہوئے نارمل انداز میں کہا۔۔

آپ کے ساتھ کام کرنا میرے لئے اعزاز کی بات ہوگی۔۔"میڈم مہرماہ"۔۔۔رمیز نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔وہ ساری گفتگو کے دوران مہرماہ کے چہرے کی طرف ہی دیکھتا رہا تھا۔۔

مہرماہ نے کوئی رسپانس نہیں کیا۔۔اب ہم چلتے ہیں شیر علی صاحب ملاقات ہوتی رہا کرے گی۔۔جی بلکل۔۔۔رمیز وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب میٹینگ روم میں صرف مہر ماہ اور اس کے بابا تھے۔۔بیٹا پریشان لگ رہی ہو کیا ہوا ہے؟۔۔۔شیر علی صاحب نے فکر مندی سے بولا۔۔۔باباغازیان آپ کو عجیب نہیں لگا۔۔؟ نہیں تو مجھے تو کچھ بھی عجیب نہیں لگا۔۔

بلکہ مجھے تو تم پر حیرت ہو رہی ہے تم نے اتنی اچھی افر آخر کیوں قبول نہیں کی 30% میں ریسک ہماری طرف کم تھا۔۔۔"بابا مجھے غازیان بہت ہی چالاک انسان لگا ہے"۔۔آپ نے دیکھا نہیں باتوں میں الجھا رہا تھا۔۔

وہ اس میٹنگ کا مقصد سمجھ چکا تھا۔۔۔آپ کو پتہ ہے جو پوائنٹ نوٹ کرنے کے لئے میں نے میٹنگ رکھی تھی۔۔

کچھ بھی نہیں نوٹ کر سکی۔۔۔اس نے میرا مائنڈ دوسری طرف لگا دیا۔۔۔

میرا تمہیں یہی مشورہ ہے کہ ایک دفع پھر سوچ لو بیٹا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شیر علی صاحب نے کہا۔۔ نہیں بابا میں فیصلہ کر چکی ہوں۔۔"مہر ماہ ہمیشہ کامیاب ہوتی رہی ہے اس دفع بھی ہو گی"۔۔ آپ مجھ پر بھروسہ رکھے۔۔"بیٹا مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے"۔۔شیر علی صاحب نے مہر ماہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔" تھینکس بابا"۔۔ مہر ماہ نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

رات کو مہر ماہ اور شیر علی گھر آئے۔۔سب لوگ ڈنر ٹیبل پر تھے،مریم کے علاوہ۔۔شیر علی نے نور بیگم سے پوچھا۔۔مریم کدھر ہے؟اپنے روم میں ہے۔۔ تو بلائیں اسے۔۔بلایا تھا۔ کہتی بھوک نہیں ہے۔۔"بابا وہ ناراض ہے"۔۔ مہانے بولا۔۔ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔شیر علی اٹھ کر مریم کے روم کی طرف گئے۔۔مریم سرہانے میں منہ چھپائے رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مریم میرا بچہ!شیر علی صاحب مریم کے کمرے میں داخل ہوئے،جی؟مریم نے افسردہ سی آواز میں بولا۔۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔"؟شیر علی صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا ۔۔نہیں بابا میں کیوں ناراض ہوں گی۔۔مریم نے انسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔تو پھر کیوں رو رہی ہیں؟۔۔شیر علی صاحب نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

"میری سب فرینڈز کالج ٹرپ پر اسلام آباد جا رہی ہیں"۔۔مجھے بھی ان کے ساتھ جانا ہے۔۔ شیر علی نے مریم کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔میری جان!ہم سب بھی چلے گے..بس میں ایک دو دن میں کام سے فارغ ہو جاؤں۔۔"نہیں بابا مجھے اپنی فرینڈز کے ساتھ جانا تھا"۔۔۔ مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بیٹا آپ کو پتہ ہے نہ بابا جو کام کرتے ہیں وہ کتنا مشکل ہے۔۔۔آپ کو پتا ہے نہ بابا کے کتنے دشمن ہیں۔۔کیا آپ نہیں جانتی آپ کی بہن مہر ماہ کو میں نے ایک دفع اکیلے اسلام آباد کالج ٹرپ پر جانے کی اجازت دی تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور آپ کی بہن پر حملہ ہوا تھا۔۔وہ تو اللہ پاک نے اسے بچالیا۔۔"تمہاری بہن موت کے منہ سے واپس آئی تھی"۔۔شیر علی اسے پیار سے سمجھا رہے تھے۔۔مریم خاموشی سے ان کو سن رہی تھی۔۔میں اتنے بڑے واقع کے بعد کیسے تمہیں جانے دوں؟شیر علی صاحب نے کہا۔۔لہجے میں واضح فکر مندی تھی۔۔۔شیر علی صاحب اپنی بیٹیوں کے معاملے میں بہت "پوزیسو" تھے۔۔آئی ایم سوری بابا میں نے آپ کو ہرٹ کیا۔۔نہیں "میری جان" آپ نے مجھے ہرٹ نہیں کیا۔۔"میں دنیا کی تمام خوشیاں تم تینوں بہنوں کی جھولی میں ڈالنا چاہتا ہوں"۔۔اور تم لوگوں کی خاطر اتنی محنت کرتا ہوں۔۔پھر بھی کہی نہ کہی کمی رہ جاتی ہے۔۔شیر علی صاحب نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا۔۔۔

نہیں بابا آپ نے کوئی کمی نہیں چھوڑی۔۔مجھے معاف کر دے۔۔مریم اب شرمندہ تھی۔۔خوش رہو میرا بیٹا۔۔مجھے تم تینوں کی خوشی عزیز ہے۔

چلو باہر آؤ کھانا کھاؤ ہمارے ساتھ۔۔۔شیر علی صاحب نے پیار سے کہا۔۔اور اٹھ کر روم سے باہر چلے گئے۔۔جی اتی ہوں۔۔مریم نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔اس کے بعد سب نے مل

کر ڈنر کیا۔۔بابا کل کہی گھومنے چلے new۔۔۔پروجیکٹ کی خوشی میں پارٹی کرتے ہیں۔۔

مہر ماہ نے پر جوش انداز میں بولا۔۔ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے۔۔کل رکھ لیتے ہیں ڈنر۔۔شیر علی صاحب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔مریم خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی۔۔"ہاں نہ بابا اس طرح ہمارے نئے پروجیکٹ کی مار کیٹنگ بھی ہو جائے گی"۔۔۔مہر ماہ نے مشورہ دیا ۔۔۔

ضرور بیٹا جیسا اپ جو بہتر لگے۔۔اپ کریں۔۔شیر علی صاحب نے خوشی سے کہا۔صبح کے سات بج رہے تھے۔۔مہا یونیورسٹی جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔مریم کالج کے لئے اور مہر ماہ آفس جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔۔تینوں اپنے اپنے رومز میں تھیں۔۔تیار ہونے کے بعد وہ ناشتہ کرنے اکھٹی نیچے ائی۔۔"آج میں تم دونوں کو ڈراپ کر دیتی ہوں" ۔۔آج میں افس تھوڑا دیر سے جاؤں گی۔۔مہر ماہ نے نارمل انداز میں کہا۔۔ٹھیک ہے اپی ان دونوں نے بیک وقت جواب دیا۔۔ناشتہ کرنے کے بعد وہ لوگ باہر ائے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ ڈرائیو نگ سیٹ پر آ کر بیٹھی۔۔ مریم ساتھ والی پر۔۔ اور مرہا پچھلے والی پر۔۔ مہر ماہ وقفے وقفے سے ان سے پڑھائی کے حوالے سے سوال کر لیتی۔۔۔ وہ اپنی بہنوں کو خود کی طرح کامیاب دیکھنا چاہتی تھی۔۔ مریم آپ کو کسی سبجیکٹ میں کوئی ایشو ہے۔۔

نارمل انداز میں پوچھا گیا۔۔ نہیں تو مجھے تو کسی میں مسئلہ نہیں ہے۔۔ مریم نے جھٹ سے بولا۔۔

"اوکے گڈ"۔۔ باقی کا راستہ تینوں باتیں کرتی رہی۔۔ کیوں کہ آج رات پاڑٹی تھی۔۔۔ اس کی تیاری کے حوالے سے گفتگو ہوتی رہی۔۔۔

مہر ماہ نے پہلے مرہا کو یونیورسٹی ڈراپ کیا۔۔ پھر مریم کو۔۔ اس کے بعد وہ آفس چلی گئی۔۔۔ مہر ماہ اپنے آفس روم میں اکر بیٹھی۔ اس نے اپنی اسٹنٹ زوہا کو کال کی۔ مس زوہا۔ میرے روم میں آئیں۔۔ "مجھے آج کا شیڈول ریمائنڈر کروائیں"۔۔ تھوڑی دیر بعد زوہا روم میں آئی۔۔ میڈم آج آپ نے ایک جگہ وزٹ کرنی ہے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نیو پروجیکٹ کی مارکیٹنگ کے لئے۔۔"اوکے"۔اور آج رات کی پارٹی کے لئے میں نے آپ کی میک اپ آرٹسٹ سے بات کر لی تھی 9 بجے وہ آپ کے گھر ہو گی۔۔

پارٹی کے لئے جگہ بھی سیلیکٹ ہو گئی ہے۔۔۔سب تیاریاں مکمل ہے۔۔مہر ماہ خاموشی سے زوہا کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

okay good.. you can go now..

okay madam.

مہر ماہ کا دن کافی مصروف رہا۔۔پر وہ رات کی پاڑٹی کے لئے بہت پر جوش تھی۔۔

رات کو سب پارٹی کے لئے تیار ہو رہے تھے۔۔مہر ماہ نے نیو پر جیکٹ کے حوالے سے سپیچ بھی تیار کی تھی۔۔رمیز بھی پارٹی میں انوائیٹنڈ تھا۔۔وہ اپنے گھر سے باہر کیسی کام کے لئے گیا تھا۔۔

وہ ابھی گھر سے تھوڑا ہی دور گیا۔۔اس کی کار پر فائرنگ سٹارٹ ہو گئی۔۔وہ اپنے بچاؤ کے لئے نیچے جھک گیا۔۔"تین چار ماسک والے آدمی آئے"۔۔۔نکل باہر۔۔

ان کے ہاتھ میں گن بھی تھی۔رمیز باہر نکل آیا۔۔وہ لوگ اسے اپنی گاڑی کی طرف لے کر گئے۔۔بیٹھو اندر۔۔کون ہو تم لوگ مجھے کدھر لے کر جا رہے ہو۔۔؟زمیز نے خوف ذدہ ہوتے ہوئے کہا۔۔"زبان بند رکھو"۔۔تھوڑی دیر بعد تمہیں پتہ چل جائے گا۔۔ایک بھاری برکم ادمی نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

وہ لوگ رمیز کو ایک سنسان جگہ پر لے کر آئے۔۔وہاں پہلے سے ہی ایک آدمی موجود تھا۔۔۔

رمیز کو کرسی پر بیٹھایا گیا۔۔۔

"ایک آدمی خود اس کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رمیز پہچان گیا تھا۔۔۔"غازیان سکندر"رمیز نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

غازیان کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی۔۔۔اغوا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ویسے حکم کرتے میں آجاتا۔۔۔

زمیز نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

"جو کام آسانی سے ہو جائے پھر مجھے مزہ نہیں آتا"۔۔۔"ریسک لینا مجھے پسند ہے۔۔۔"

شیر علی کو ابھی فون کرو ڈیل ختم کرو۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

لہجہ حکمیہ تھا۔۔۔"پر کیوں غازی میں اتنی اچھی آفر سے کیوں انکار کروں"۔۔۔اور میرے پاس انکار کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے۔۔رمیز نے ناسمجھی اور پریشانی سے کہا۔۔

میں بتاتا ہوں نہ۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔"میں تمہیں 5 لاکھ دوں گا"۔۔تم کیسی بھی اور کمپنی کے ساتھ پارٹنر شپ کر لو۔۔

"اور تم یہ سب کیوں کرو گے"؟رمیز نے تجسّس کے ساتھ پوچھا۔۔

"جتنا بولا ہے بس اتنا کرو"۔۔۔زیادہ سوال کرو گے تو زبان کاٹ دوں گا۔۔غازی نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا۔۔۔

رمیز کے ماتھے پر پسینہ نمودار ہوا۔۔۔

اچھا اچھا!!ڈرا کیوں رہے ہو۔۔رمیز نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔۔شیر علی صاحب نے نارمل انداز میں کہا۔۔

شیر علی صاحب میں آج رات پارٹی پر نہیں آسکتا۔۔۔مجھے بہت بڑا نقصان ہو گیا ہے۔۔

میں آپ سے بہت شرمندہ ہو۔۔۔رمیز نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔

"میں نے جس بینک میں اپنی رقم رکھوائی تھی۔۔۔وہاں چوری ہو گئی۔۔"

میرے پاس انویسٹ کرنے کے لئے ایک روپے بھی نہیں ہے۔۔

میری طرف سے معذرت ہے۔۔رمیز نے شیر علی کو بولنے کا موقع دے بغیر اپنی بات مکمل کر کے فون بند کر دیا۔۔شیر علی مسلسل حیرت اور پریشانی سے فون کی بند سکرین کو دیکھ رہے تھے۔۔ان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

ایسا ان کے ساتھ پہلی بار ہو رہا تھا۔۔۔آج رات نئے پروجیکٹ کے حوالے سے اتنی بڑی اور شاندار تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔۔

سب کچھ ضائع ہو جائے گا۔۔۔ان کو کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا۔۔۔

ذہن میں اچانک ایک نام نے گردشِ کی۔۔۔"غازیان"ان کے ذہن میں غازی کا خیال آیا۔۔۔انہوں نے جلدی سے غازی کا نمبر ڈائل کیا۔۔

اسلام علیکم انکل!!!وعلیکم اسلام بیٹا!!۔۔"میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔۔غازیان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بیٹا ایک ریکوسٹ تھی۔۔حکم کرے انکل۔۔"بیٹا میں تمہارے ساتھ پروجیکٹ کرنا چاہتا ہوں۔۔"

ہم نے کل دوبارہ تمہاری افر پر غور کیا۔۔۔اور اب ہمیں منظور ہے۔۔شیر علی صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

"مہر ماہ صاحبہ کو تو کوئی اعتراض نہیں"؟غازی نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔

نہیں مہر ماہ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔

"اوکے گڈ"۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

بیٹا آج رات نیو پروجیکٹ کے حوالے سے ہم نے پارٹی رکھی تھی۔۔

سارا اسٹاف انوائیٹ ہے۔۔۔"اب تم ہمارے پارٹنر ہو تو تمہارا آج رات پارٹی میں ہونا ضروری ہے"۔۔مجھے خوشی ہو گی اگر تم آؤ گے۔۔جی انکل ضرور میں آؤں گا۔۔۔غازیان نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔رات کو سب لوگ پارٹی والی جگہ پر موجود تھے۔۔۔مہر ماہ، مریم

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مرہا،سب کی نظروں کا مرکز صرف یہی تینوں تھی۔۔۔مہر ماہ کی نظر داخلی راستے پر گئی۔

جہاں سے غازیان سکندر اپنی چھا،جانے والی پرسنلٹی کے ساتھ black پینٹ کورٹ پہنے فون ہر کیسی سے بات کرتا اندر داخل ہو رہا تھا۔۔غازی کی نظر سامنے کھڑی مہر ماہ پر ہی تھی۔۔۔مہر ماہ کے چہرے کے تاثرات بدلے اس نے غصے سے غازی کی طرف دیکھا پھر شیر علی کی طرف۔۔

غازی کی نظر سامنے کھڑی مہر ماہ پر ہی تھی۔۔۔مہر ماہ کے چہرے کے تاثرات بدلے اس نے غصے سے غازی کی طرف دیکھا پھر شیر علی کی طرف۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ شیر علی کے پاس گئی۔۔بابا یہ یہاں کیا کر رہا۔۔؟مہر ماہ نے غصے سے مگر مدھم آواز میں پوچھا۔۔

بیٹا ر لیکس!!"میں آپ کو گھر جا کر سب تفصیل سے بتاؤں گا"۔۔یہ وقت مناسب نہیں۔۔۔شیر علی صاحب نے نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"تھوڑی دیر بعد آپ کی سپیچ ہے،اس لئے خود کو نارمل رکھو"۔۔غصے میں سپیچ اچھی نہیں دے سکو گی۔۔

شیر علی صاحب نے مہر ماہ کا غصے دیکھتے ہوئے اسے سمجھایا۔۔

"کیا ہم اس کے ساتھ پرو جیکٹ کر رہے ہیں"؟ مہر ماہ نے ایک بار پھر غصے سے پر مدھم آواز میں پوچھا۔۔بیٹا میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا۔۔شیر علی صاحب نے غازیان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔جو ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔۔غازیان کے ہاتھ میں ایک شیشے کا جوس والا گلاس تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ کچھ بھی کہے بغیر منہ بنا کر وہاں سے چلی گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد اس نے پر جوش انداز میں اپنے نیو پرو جیکٹ کے حوالے سے سپیچ دی ۔۔۔"تقریر کے اختتام پر ہر طرف تالیوں کی گونج تھی۔۔۔"

ابھی سپیچ ختم ہوئی ہی تھی کہ سب سے پہلے تالیوں کا آغاز غازیان کی طرف سے ہوا تھا ۔۔ مہر ماہ اسی کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔ تقریر کے بعد سب کے لئے ڈنر کا اہتمام بھی تھا ۔۔

مریم اور مرہا اپنی دوستوں کے ساتھ تھیں۔۔۔

مہر ماہ اکیلی ایک ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی۔۔۔

غازی اس کے پاس آ کر کھڑا ہوا۔۔ اور مسکراتے ہوئے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ اکیلی ایک ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی۔۔۔

غازی اس کے پاس آ کر کھڑا ہوا۔۔ اور مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔۔"

نہیں!! مہر ماہ نے دو ٹوک انداز میں صاف انکار کیا۔۔۔

غازیان شرمندہ سا ہو گیا۔۔

مس مہر ماہ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔اس لئے یہاں بیٹھنے کی اجازت مانگی تھی۔۔۔

"ٹرسٹ می یہاں پر سنلی مجھے کوئی شوق نہیں آپ کے ساتھ بیٹھنے کا۔۔"

مہر ماہ کو کھانا کھا رہی تھی۔۔اس نے چمچہ پلیٹ میں رکھا۔۔

اور نظریں اٹھا کر غازیان کی طرف دیکھا۔۔

مہر ماہ کے سامنے ایک خالی کرسی پڑی تھی۔۔۔تشریف رکھیں۔۔

مہر ماہ نے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"مسٹر غازیان یہ ہوٹل آج گرلز سے بھرا ہوا ہے، آپ کو کوئی بھی اچھی گرل فرینڈ مل جائے گی"۔۔اگر آپ مجھے دوستی کی آفر کرنے آئے ہیں۔۔

"میری طرف سے صاف انکار ہے"۔۔ مہر ماہ نے ایک بار پھر دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

ویسے وہ لوگ مجھے بلکل نہیں پسند جو سامنے والی کی بات سنے اور مکمل ہونے سے پہلے اپنا فیصلہ اور موقف پیش کر دیں۔۔

"ٹرسٹ می میں آپ کو یہاں دوستی کی آفر کرنے نہیں آیا تھا۔۔۔"

اور نہ ہی مجھے ان چیزوں میں انٹرسٹ ہے۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ خاموشی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میں آپ کے پچھلے تین سال کے انسٹاگرام پر پوسٹ کیے جانے والے آرٹیکلز اور اپنے کے پروجیکٹس ہر چیز کا اچھے سے مطالعہ کر کے یہاں بیٹھا ہوں۔۔۔"

مجھے آپ کافی سمجھدار اور ماہر لگی۔۔۔بس اس لئے آپ کے ساتھ پروجیکٹ کرنا چاہتا تھا

۔۔۔

"اس کے علاوہ میرا کوئی اور مقصد نہیں تھا"۔۔اس دن جو ہماری بات ہوئی۔۔۔

مرد اور عورت برابر نہیں ہوتے۔۔اس حوالے سے ہماری آپس میں جو تلخ کلامی ہوئی تھی

۔۔

"میں اس حوالے سے بھی اپ سے معافی مانگتا ہوں۔۔"

غازی نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مسٹر غازیان سکندر میرا نام مہر ماہ ہے،"لوگوں کے میٹھے لہجوں کے پیچھے چھپی منافقت جلد ہی پہچان جاتی ہوں۔۔۔"

مس مہر ماہ میں آپ سے معذرت کر رہا ہوں۔۔اور آپ کیا کہہ رہی ہیں؟غازی کو اب غصہ آرہا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پہلے بتا رہی ہوں۔۔۔"مجھ پر حکم چلانے کی کوشش نہیں کرنا 70٪ کا مطلب یہ نہیں تم نے ہمیں خرید لیا۔۔

مہر ماہ نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔"

میں نے کب ایسے بولا؟غازی کے چہرے کے تاثرات سخت ہو چکے تھے۔۔

مسٹر غازیان آپ مجھے چھوٹی بچی سمجھ رہے ہیں۔۔؟مہر ماہ نے پوچھا۔۔

"بلکل بھی نہیں"۔۔غازیان نے کہا

"اچھی بات ہے"۔۔اس پروجیکٹ کا مقصد ہم دونوں بہت اچھے سے جانتے ہیں۔۔

لہذا۔۔۔"اگر یہ پروجیکٹ شروع ہو سکتا ہے تو ختم بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

i know،by the way, why are you so rude? your way of talk is very rudely....

"ہر کوئی اس لائق نہیں ہوتا کہ ہم اس کے ساتھ نرم لہجے میں بات کریں"۔۔مہر ماہ نے نارمل انداز میں کہا۔۔

آپ مسلمان ہیں ناں؟۔جی الحمد اللہ غازی نے جواب دیا۔۔

سورت احزاب پڑھی ہو گی؟۔۔مہر ماہ نے پوچھا("نامحرم مردوں کے ساتھ سخت لہجے میں بات کرو تا کہ ان کے دل میں کوئی مرض پیدا نہ ہو")جی پڑھی ہے۔۔۔غازیان نے کہا

پھر بھی آپ نے یہ سوال کیا کہ میں آپ سے سخت لہجے میں کیوں بات کرتی ہوں؟۔۔۔

"اوہ سوری"۔۔غازی ایک بار پھر شرمندہ ہو گیا۔۔

"ایک لفظ جب بار بار بولا جاتا ہے تو اس کی ویلیو کم ہو جاتی ہے۔۔"

"لہذا کوئی بھی ایسی حرکت اور بات نہیں کرے کہ آپ کو بار بار سوری لفظ کا استعمال کرنا پڑے"۔۔ مہر ماہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

"لڑکی غرور کرنا بنتا ہے تمہارا، غرور کرنا تمہارا کام ہے۔۔ اس غرور کو توڑنا میرا کام ہے "

۔۔۔

سب لوگ واپس گھر آ گئے۔۔ مرہا مہر ماہ کے روم میں تھی۔۔

وہ آج کے ایونٹ کو ڈسکس کر رہی تھی۔۔ آپی آپ نے کتنی اچھی "speech" دی تھی

۔۔

میں نے تو بہت انجوائے کیا۔۔ اور میری فرینڈز تو بابا کے پارٹنر غازیان پر ہی فدا ہو رہی تھی۔۔

کیا پرسنلٹی تھی یار۔۔۔" حسین آدمی" مرہا مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

مرہا میں اس ٹائم کیسی کی بھی تعریفیں سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔

"شکل دیکھ کے فدا ہونے والیاں بعد میں گھاٹا ہی کھاتی ہیں۔۔"

ہمیں تو نہیں پتہ وہ کیسا ہے۔۔۔بظاہر وہ خود کو اچھا شو کرواتا ہے پر اندر سے کیا ہمیں نہیں پتہ۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بعض اوقات جیسا نظر آتا ہے ویسا ہوتا نہیں ہے۔۔۔ مہر ماہ مرہا کو نارمل انداز میں سمجھا رہی تھی۔۔۔"

آپی آپ اتنا نیگیٹو کب سے ہو گئی ہیں۔۔؟ مرہا نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

"جب سے میں نے بزنس جوائن کیا ہے"۔۔سب کچھ پوزیٹو لیتی رہتی تو آج اتنی کامیاب بزنس وومن نہیں بنتی۔۔۔

"کچھ چیزیں جو بظاہر بہت سمپل اور اچھی لگتی ہیں حقیقت میں کچھ اور ہی ہوتی ہیں۔۔۔"

مطلب آج کے بعد میں بھی ہر بندے کو مشکوک نظروں سے دیکھو۔۔مہا نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

as you wish.. now go and sleep..

مہا اپنے روم میں آ گئی۔۔۔مریم آتے ساتھ چینج کر کے اپنے روم میں سونے چلی گئی تھی

۔۔

اگلی صبح سب کھانے کی میز پر موجود تھے۔۔ مہر ماہ پارٹی سے آ کر سیدھا اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔

اس نے شیر علی سے پروجیکٹ اور غازیان کے بارے میں دوبارہ بات ہی نہیں کی۔۔۔

آپ ہم سے خفا ہیں مہر بیٹا۔۔؟ شیر علی صاحب نے نرمی سے پوچھا۔۔

"نہیں!! بابا"۔۔ آپ رات کو بات کرنے نہیں آئی۔۔۔ بابا اگر آپ نے غازیان، کے ساتھ پروجیکٹ کی آفر قبول کی ہے تو ضرور اس کے پیچھے کوئی بڑی وجہ ہو گی۔۔

مہر ماہ نارمل انداز میں بول رہی تھی۔۔

"بلکل رمیز نے پروجیکٹ سے انکار کر دیا۔۔ اس وقت غازی سے بہتر آپشن مجھے کوئی نظر نہیں آیا"۔۔۔ شیر علی صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بابا،ویسے بھی آپ کا بزنس ہے جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔۔میں کل تھوڑا غصہ کر گئی تھی۔۔اس کے لیے "سوری"

۔۔۔مجھے غازیان سے کوئی ایشو نہیں ہے۔۔

یہ تو خیر مہر ماہ واضح جھوٹ بول رہی تھی۔۔اسے سب سے بڑا مسلئہ غازیان سے ہی تھا۔۔

"اٹس اوکے بیٹا۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناشتے کے بعد مہر ماہ اپنے روم میں تیار ہونے چلی گئی مرہا کا آج یونیورسٹی سے آف تھا۔۔

وہ اپنے روم میں سو رہی تھی مریم اور شیر علی ابھی بھی کھانے والی میز پر ہی تھے۔۔

نور بیگم کچن میں تھی۔۔بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔

بابا مجھے بائیولوجی نہیں پسند مجھے نہیں پڑھنی۔۔اس میں میرے مارکس بہت کم آتے ہیں

۔۔

میرے بائیولوجی کے سر نے کل مجھے بہت ڈانٹا اور کلاس سے بھی باہر نکال دیا۔۔۔

کیا اس کی اتنی ہمت؟اسے پتہ نہیں کہ تم کس کی بیٹی ہو؟شیر علی صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بول رہے تھے میرے لئے سب سٹوڈنٹس برابر ہیں۔۔

بابا انہوں نے ساری کلاس کے سامنے میری اتنی انسلٹ کی۔۔میریم نے روتے ہوئے بولا

۔۔

بس چپ ہو جاؤ آج میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔۔۔رونا نہیں ہے بیٹا۔۔

"آپ تو سٹرونگ ہیں نہ"۔۔جی بابا مریم نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

آج شیر علی مریم کے ساتھ اس کے کالج آئے۔۔وہ کالج کے پرنسپل کے روم میں تھے۔۔ مریم بھی ساتھ ہی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubbing Quality Content

اسلام علیکم شیر علی صاحب!!۔وعلیکم اسلام۔۔۔سب خیریت؟

بائیولوجی کے سر حماد کو بلائیں۔۔۔شیر علی نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

جی آجاتے ہیں وہ بھی پر پہلے مجھے تو بتائیں ہوا کیا ہے۔۔؟پرنسپل صاحب نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

آپ نے ٹیچر حماد نے میری بیٹی کے ساتھ بد تمیزی کی ہے۔۔۔شیر علی صاحب نے سرد لہجے میں کہا۔۔

ایک منٹ روکیں شیر علی صاحب ہمارے کالج کے سب ٹیچرز بہت اچھے اور فرینڈلی ہیں ۔۔۔

بغیر غلطی کے کسی کو نہیں ڈانٹتے۔۔۔آپ ان کو بلائیں ان کے سامنے بات ہو گی۔۔شیر علی صاحب نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھوڑی دیر بعد سر حماد آئے۔۔مریم کی طرف انہوں نے سرد نگاہوں سے دیکھا۔۔

مریم نے بھی تھوڑا غصے سے ان کی طرف دیکھا۔۔۔

آپ نے کل میری بیٹی کو کلاس سے باہر نکالا تھا؟شیر علی صاحب نے سنجیدہ انداز میں پوچھا

۔۔

جی کیونکہ یہ روز اپنا کام نہیں کر کے آتی۔۔

نہ ہی ان کو ٹوپک یاد ہوتا ہے۔۔اور کل یہ لیکچر کے دوران فون یوز کرتی رہی تھی۔۔

مریم نے سر نیچے جھکا لیا۔۔۔اس سب کا مطلب یہ نہیں آپ اس کی ساری کلاس کے سامنے انسلٹ کرتے؟

Clubb of Quality Content

اور کلاس سے باہر نکال دیں؟بچے کو پیار سے بھی سمجھایا جا سکتا ہے۔۔شیر علی نے کہا۔۔

"جی بہتر "سر حماد نے مختصر جواب دیا۔۔شیر علی صاحب جانتے تھے غلطی مریم کی ہے۔۔۔

پر ٹیچر کے سامنے وہ اپنی بیٹی کی ہی سائیڈ لے رہے تھے۔۔۔

مہر ماہ اپنے افس روم میں آئی۔۔ تھوڑی دیر بعد حمنہ مہر ماہ کے روم میں آئی۔۔

میڈیم سر آپ کو اپنے افس میں بلا رہے ہیں سر غازیان آئے ہیں۔۔ اوکے۔۔

ماہ اپنے بابا کے افس روم میں آئی۔۔ غازی وہاں شیر علی کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر بیٹا ایگریمنٹ پیپرز پر آپ کے سائن چاہیے تھے۔۔ ہمارا غازی کے ساتھ 9 ماہ کا معاہدہ ہوا ہے۔۔۔

"اوکے بابا"۔۔ مہر ماہ نے غازی کے طرف ایک بار بھی نہیں دیکھا جب کہ اس کی نظروں کا مرکز صرف مہر ہی تھی۔۔

پہلے مہر ماہ نے سائن کیے۔۔ پھر غازیان نے۔۔ پھر شیر علی نے۔۔

سائن کر کے مہر ماہ واپس چلی گئی۔۔۔ امید ہے سب کچھ اچھے سے ہو گا۔۔۔

"جی بلکل انکل سب بہت اچھے سے ہو گا"۔۔ مہر نے اپنے آفس روم میں آ کر زوہا کو کال کی۔۔

ایک بلیک کافی کا کپ میرے روم میں لے کر آؤ۔۔۔

تھوڑی دیر بعد زوہا کافی لے کر مہر ماہ کے روم میں آئی۔۔۔

میڈیم مس یاسمین کی کال آئی تھی وہ آپ کے ساتھ آج لنچ کرنا چاہتی ہیں۔۔

اس لنچ کا مقصد؟ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

آپ نے جو چیرٹی ورک سٹارٹ کیا ہے۔۔اس حوالے سے وہ کچھ بات کرنا چاہتی ہیں۔۔زوہا نے بتایا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔"

اور کچھ۔۔؟میڈم تھوڑی دیر پہلے مجھے ایک پھولوں والا گلدستہ گارڈ دے کر گیا ہے۔۔

اس پر آپ کا نام لکھا ہے۔۔۔لے کر آؤ۔۔۔مہر ماہ نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

زوہا بوکے لے کر آئی۔۔بوکے کے ایک سائیڈ پر ایک چھوٹا سا پیپر پن ہوا تھا۔۔

"ویسے تو یہ گلاب بھی خوبصورت ہیں۔۔"

"آپ ان گلابوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں"۔۔۔یہ لائینز اس پیج پر رائٹ ہوئی تھی۔۔ اور نیچے شہوار لکھا تھا۔۔

شہوار مس خانم کا بیٹا ہے۔۔اور وہ کافی عرصے سے مہر ماہ کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔۔وہ ہفتے میں ایک دفع ضرور مہر کو پھولوں والا بوکے بھیجتا تھا۔۔

مہر نے تحریر پڑھتے ہی۔بوکے سائیڈ پر پڑی ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔۔اڈیٹ۔۔

مہر نے اس کی مس خانم سے شکایت بھی بھی کی تھی

۔۔پر انہوں نے بات کو ٹال دیا ادھر ادھر کے باتیں کر کے۔۔ مہر شیر علی کو اس لیے نہیں بتا رہی تھی۔۔ کیونکہ معاملہ خراب ہو گا۔۔۔۔

وہ کافی عرصے سے اگنور کر رہی تھی پر آج اس کی برداشت ختم ہو گئی تھی۔۔۔

مہر ماہ روم سے باہر آئی۔۔ دوسری طرف سے غازیان شیر علی کے روم سے نکل رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ نے غصے سے غازیان کی طرف دیکھا.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ آفس سے باہر آئی۔۔۔ وہ پارکنگ ایریا کی طرف جا رہی تھی۔۔

مہر ماہ کار میں آ کر بیٹھی۔۔۔ غازیان کو کچھ غلط محسوس ہوا۔۔

غازیان بھی اپنی گاڑی میں آ کر بیٹھا۔۔ وہ مہر ماہ کا پیچھا کر رہا تھا۔۔ اس نے مہر کو پتہ بھی نہیں چلنے دیا۔۔

مہر شہوار کے آفس آئی۔۔اور ڈائریکٹ اس کے آفس روم میں گئی۔۔۔

شہوار کی عمر 26 سال ہے۔۔۔شہوار اپنی فی میل اسٹنٹ کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔

دونوں باتیں کر رہے تھے۔۔دونوں کافی قریب ہو کر بیٹھے تھے۔۔

مہر نے اندر آتے شہوار کو گریبان سے پکڑا تمہاری ہمت کیسے ہوئی وہ سب لکھ کر مجھے سینڈ کرنے کی۔۔

ندا ڈاٹ کام
Clubb of Quality Content

"میری چپ اور خاموشی کو تم نے میری کمزوری سمجھ لیا۔۔"

ابھی ایف آئی آر کٹوا کے اندر کرواتی ہوں"اوارہ بے غیرت"۔۔۔مہر ماہ نے شدید غصے سے کہا۔۔

میں محبت کرتا ہوں آپ سے اگر آپ میری نہیں ہوئی کسی کی بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔

شہوار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

غازیان بھی مہر کے پیچھے کھڑا تھا۔۔ مہر کو پتہ ہی نہیں چلا۔۔

غازیان بھی اس کے پیچھے کھڑا ہے۔۔۔ اپنی بکواس بند کرو۔۔۔ ارے مہر جی۔۔۔

"میری محبت کی قدر کریں ورنہ میں آپ کے ساتھ وہ کروں گا ساری زندگی یاد رکھیں گی"۔۔ شہوار نے اب کی بار سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

مہر ماہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔۔ اس نے یک دم شہوار کے منہ پر زوردار تھپڑ مار دیا۔۔۔

تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔غازیان بہت مزے سے کھڑا ہو کر یہ سب انجوائے کر رہا تھا۔۔

شہوار نے مہر کے منہ پر تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔۔غازیان نے اس کا ہاتھ ہوا میں ہی روک دیا۔۔۔

کافی دیر سے دیکھ رہا ہوں۔۔بہت اچھل رہے ہو۔۔تم کون ہو اندر کیسے آئے۔۔۔۔؟

میں مہر ماہ کا منگیتر ہوں۔۔اور اب تم نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کے بھی دیکھا۔۔۔

"دوبارہ کچھ دیکھنے کے قابل نہیں رہو گے"۔۔غازیان نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔مہر ماہ نے حیرت سے پیچھے مڑ کر غازیان کی طرف دیکھا۔۔

چلو مہر۔۔غازیان نے مہر ماہ کا ہاتھ پکڑا اور باہر آ گیا۔۔

مہر ماہ نے باہر آتے۔۔فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا۔۔

کیا ہے یہ سب؟ مہر ماہ نے سرد لہجے میں کہا۔۔

مہر غصے سے غازیان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جھوٹ کیوں بولا۔۔؟ تاکہ وہ اب دوبارہ آپ کو تنگ نہ کرے۔۔۔

یہ میرا معاملہ تھا میں خود حل کر لیتی تم کیوں ادھر آئے۔۔ میرے معملات سے دور رہو ۔۔تم میرا پیچھا کر رہے تھے۔۔۔ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب اچانک آفس سے باہر نکلی۔۔ مجھے کچھ عجیب محسوس ہوا۔۔۔

تو بس میں آپ کے پیچھے آ گیا۔۔۔ غازی نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

"مسٹر غازیان اپنے کام سے کام رکھیں تو بہتر ہو گا" مہر ماہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی ۔۔

اس کے بعد وہ لوگ واپس آ گئے۔۔ مہر ماہ کا مس یاسمین کے ساتھ لنچ تھا۔۔

وہ وہاں چلی گئی۔۔ مس یاسمین ایک بہت ہی اچھی خاتون تھی۔۔

مہر ماہ اکثر ان سے ملنے آیا کرتی تھی۔۔ مس یاسمین نے کھانا ارڈر کیا۔۔

جی کیا بات کرنی تھی آپ نے۔۔؟ مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بیٹا میری ایک جگہ تھوڑی سی زمین ہے۔۔ میں چاہتی ہوں۔۔ وہاں میں کچھ ایسا بناؤں جو لوگوں کے کام آئے۔ سکول بنانا چاہتی ہوں۔۔

جی بہت اچھا خیال ہے۔۔ میں اس حوالے سے آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں۔۔۔

بیٹا میں چاہتی ہوں یہ سارا کام آپ اپنی نگرانی میں کروائیں۔۔ میری طبیعت آج کل بہت خراب رہتی ہے۔۔ اللہ آپ کو شفا دے۔۔۔

رات کو سب ڈنر ٹیبل پر موجود تھے۔۔ بیٹا مہر!! جی ماما۔۔

مجھے آج مس خانم کا فون آیا تھا۔۔ نور بیگم نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

کیا بول رہی تھی؟ مہر ماہ نے پوچھا۔۔ بول رہی تھی کہ مہر آج شہوار کے آفس آئی تھی۔۔ اور اس کے منہ پر تھپڑ مار کے گئی ہے۔۔ ماما آپ کو انٹی نے تھپڑ مارنے کی وجہ نہیں بتائی ؟ نہیں بیٹا۔۔ مہر ماہ یہ سب کیا ہے؟

شیر علی نے حیرت سے بولا۔۔ مہر ماہ نے شیر علی کو ساری بات بتائی۔۔

اس کی اتنی ہمت شیر علی نے غصے سے بولا بابا پلیز غصہ نہیں کریں،

میں اس وجہ سے کافی ٹائم سے اس بات کو چھپا رہی تھی۔۔۔

آپ غصے میں کوئی غلط ایکشن نہیں لیں گے۔۔ ایسے لوگوں کو ڈھیل نہیں دینی چاہیے بیٹا۔۔

بابا تھپڑ کھا چکا ہے مجھے امید ہے اب باز آجائے گا۔۔مہر ماہ نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

اب تنگ کرے آپ نے مجھے بتاتا ہے۔۔بابا میں خود سنبھال لوں گی۔۔ڈونٹ وری۔۔

کھانے کے بعد مہر روم میں آئی۔۔اس کے فون پر غازی کا میسج آیا۔۔

غازیان: میں نے آپ کو ایک پیپر بھیجا ہے پڑھ کے بتائے۔کچھ چینج تو نہیں کرنا؟

صبح پڑھ کر بتاؤں گی...i am busy now۔۔

مہر جست 5 منٹ لگیں گے پڑھنے میں۔۔۔میں اب صبح تک انتظار کروں؟غازی نے میسج بھیجا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں نے تو نہیں بولا کے انتظار کرو۔۔۔اللہ حافظ۔۔غازیان کو غصہ آیا۔۔پر اس نے ضبط کیا۔۔۔دیکھ لوں گا میں تمہیں مہر ماہ۔

صبح مرہا یونیورسٹی جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔مریم، مہر پہلے ہی تیار ہو کر نیچے جا چکی تھی۔۔

مرہا یونیورسٹی آئی۔۔۔آج اس کا پیپر تھا۔۔۔

مہر آفس آئی۔۔اور سیدھا اپنے آفس روم کی طرف گئی۔۔"اس نے غازیان کا بھیجا ہوا پیپر ریڈ کیا۔۔"

پھر اس نے غازیان کو فون پر میسج بھیجا۔۔مجھے آپ کا آئیڈیا پسند نہیں آیا۔۔۔"میں اس میں کچھ changes کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان نے میسج سین کر لیا۔۔۔پر جواب نہیں دیا۔۔۔۔

غازی کل رات کی وجہ سے غصے میں تھا۔۔۔

ہر ماہ نے جب دیکھا غازی نے اس کا میسج سین کر لیا ہے۔۔۔پر جواب نہیں دیا۔۔۔ تو مہر ماہ کو بھی تھوڑا غصہ آ گیا۔۔۔

شیر علی صاحب آج گھر ہی تھے۔۔۔" کیونکہ آج ان کے دوست نے ان سے ملنے آنا تھا" ۔۔۔جو دو، تین سال سے اپنی فیملی کے ساتھ امریکہ رہ رہا تھا۔۔

"اسد علی شیر علی کا بچپن کا دوست ہے"۔۔اسد علی کا ایک بیٹا ہے۔۔"جو کہ یونیورسٹی میں پروفیسر ہے۔۔۔"

اسد علی کی بیوی ڈاکٹر ہے۔۔۔"اسد علی کے بیٹے کا نام اسفندیار خان ہے۔۔"

ماشاءاللہ کتنا بڑا ہو گیا ہے اسفندیار۔۔دو سال میں بلکل بدل گیا ہے۔۔شیر علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"جی انکل"۔۔پر آپ ویسے کے ویسے ہیں سمارٹ"اینڈ ہینڈ سم"۔۔اسفندیار نے بھی مسکرا کر کہا۔۔۔

ارے بیٹا۔۔۔اسفندیار کی بات پر وہاں موجود سب لوگ ایک ساتھ ہنسے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بچیاں کدھر ہیں نظر نہیں آ رہی؟اسد علی نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

مریم کالج،مرہا یونیورسٹی اور مہر افس ہے۔۔چھوٹی دونوں کا آج پیپر تھا۔۔اور مہر کی میٹنگ تھی۔۔

شیر علی نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔۔

اوہ ماشاء اللہ، اللہ کامیاب کرے۔۔۔اسد علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"آمین"نور بیگم اور شیر علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کے بعد سب نے مل کر لانچ کیا۔۔۔

رات کو مہر غازیان کی وجہ سے بہت غصے میں تھی۔۔

"وہ ڈنر کرنے بھی نہیں آئی۔۔۔"

نور بیگم نے کھانا اس کے روم میں بھجوادیا تھا۔۔مرہا اپنے روم میں فون یوز کر رہی تھی۔۔

"اس کے فون پر unknown نمبر سے میسج آیا"۔۔اسلام علیکم!

مرہا؟؟:

unknown :احد میر شاہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مرہا: میں نہیں جانتی آپ کو۔۔ نمبر کدھر سے لیا آپ نے میرا۔۔؟

احد: نمبر لینا کون سا مشکل کام ہے۔۔۔

مرہا: اپنی بکواس بند کرو سیدھی طرح بتاؤ کون ہو کدھر سے لیا نمبر۔۔ اور میسج کرنے کا مقصد؟

مرہا کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔۔۔

احد: میں نے آپ کو کچھ عرصہ پہلے یونیورسٹی میں دیکھا اپنے دوست سے ملنے آیا تھا۔۔ نمبر میں نے اپنے کچھ اختیارات استعمال کر کے لیا۔۔

مرہا: کیسے اختیارات؟

احد: "پرسنل ہے نہیں بتا سکتا۔۔۔"

مرہا: کس لئے میسج کیا ہے؟

احد: آپ میرے ساتھ دوستی کرے گی۔۔؟ احد نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

مرہا: میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی۔۔"بے غیرت انسان"۔۔جاؤ اپنی بہن کو دوست بناؤ۔۔بلکہ تمہاری بہن بھی تمہارے جیسی ہو گی۔۔۔

لڑکوں سے باتیں کرتی ہو گی۔۔جاؤ اس پر دھیان دو۔۔اگر اب میسج کیا۔۔۔بابا کو بتا کے جیل کے اندر کروادوں گی۔۔۔مرہا نے نمبر بلاک کر دیا۔۔

"مرہا غصے میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔۔۔"

ابھی پانچ منٹ گزرے تھے مرہا کو ایک دوسرے نمبر سے میسج آیا۔۔۔

"معافی مانگو"۔۔ابھی جو کچھ بھی تم نے بولا ہے۔۔ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔یہ احد کا دوسرا نمبر تھا۔۔

مرہا: اوہ میں تو ڈر گئی۔۔"میری جوتی مانگتی ہے معافی۔۔۔"

"جا کے اپنی بہن کو دیکھو اپنے کسی عاشق کے ساتھ بھاگ نہ جائے"۔۔۔یہ بولتے ہوئے مرہا بے اختیار ہنسی پڑی۔۔

احد: اپنی بکواس بند کرو۔۔۔

احد: "میں بول رہا ہوں معافی مانگ لو معاملہ ادھر ہی ختم ہو جائے گا"۔۔ میں دوبارہ تمہیں میسج نہیں کروں گا۔۔ احد نے شدید غصے سے کہا۔۔۔

مرہا: میں معافی نہیں مانگوں گی۔۔ جو کرنا ہے کر لو۔۔۔

مرہا نے بے پرواہ انداز میں کہا۔۔۔

احد: میں بتا رہا ہوں۔۔ میں نے ابھی تمہارے گھر آجانا ہے۔۔۔ "اور پھر تمہارا وہ حال کروں گا ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔۔"

مرہا سمجھ رہی تھی۔۔۔ کوئی کم عمر لڑکا ہے۔۔۔ اس لئے ایسی فضول دھمکی دے رہا ہے۔۔۔

مرہا: "اچھا جی آنلائن بدمعاشی"۔۔ ہمت ہے تو آ کر دیکھاؤ۔۔ تم جیسے کتوں کے لیے ہم نے اپنے گیٹ پر گارڈز کھڑے کیے ہوئے ہیں۔۔۔ مرہا نے ایک بار پھر بے پرواہ انداز میں کہا۔۔ اگر ائے بھی تو اپنی ٹانگوں پر واپس نہیں جا سکو گے۔۔۔ مرہا نے اسے ڈرانا چاہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

احد:"بس انتظار کرو اب تم۔۔"

مربا:"جاؤ جاؤ بہت دیکھے ہیں تم جیسے آوارہ۔۔۔"

احد: مربا! تمہیں بالکل بھی اندازہ نہیں ہے۔۔ میں کون ہوں۔۔۔

مربا: مجھے اندازہ لگانے کا کوئی شوق ہے بھی نہیں۔۔۔ بھاڑ میں جاؤ مربا نے اسے پھر سے بلاک کر دیا۔۔۔ اس کے بعد مربا بے فکر ہو کر سو گئی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

)دو گھنٹے بعد(

ٹھاہ۔۔۔ ٹھاہ۔۔ تھاہ۔۔۔ پورے شیر علی مینشن میں گولیوں کا شور تھا۔۔۔

گارڈ نے شیر علی کو کال کی۔۔ سب لوگ ڈر کے اٹھ گئے۔۔

مربا بھی ڈر کے اٹھ گئی۔۔۔ پر وہ روم سے باہر نہیں آئی۔۔ شیر علی باہر گیٹ پر آئے۔۔۔

کیا تماشہ لگایا ہے۔۔۔ کون ہو تم۔۔؟ شیر علی نے راعب دار لہجے میں کہا۔۔۔

احد کے ساتھ 4 لوگ اور بھی تھے جو ساتھ فائرنگ کر رہے تھے۔۔

اس نے میسج بھیجا۔۔"کیا نیچے تم ہو۔۔"؟احد نے سین کر لیا۔۔۔جواب نہیں دیا۔۔۔۔

میں شاہ مراد خان کا بیٹا ہوں۔۔۔"احد میر شاہ"

احد نے شیر علی کو اپنا تعارف کروایا۔۔۔

اس علاقے کے ایم این اے کا بیٹا ہوں۔۔۔"یہاں ہمارا سکہ چلتا ہے"۔۔۔احد نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

ایم این اے کے بیٹے ہو تو اس کا مطلب ایسے بدمعاشی کرو گے۔۔۔۔شیر علی نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

"ابھی پولیس کو کال کرتا ہوں"۔۔شیر علی نے کال ملائی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"انکل کوئی فائدہ نہیں ہے ٹائم ضائع نہیں کرے"۔۔اپنی بیٹی مرہا کو بلائیں۔۔۔احد نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟۔۔۔دفع ہو جاؤ ادھر سے میں تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔شیر علی کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔۔۔

"اگر میری بیٹی کا نام بھی لیا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

شیر علی اور احد دونوں ایک دوسرے کو سرد نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

انکل آپ کی بیٹی نے میرے ساتھ بہت زیادہ بد تمیزی کی ہے میری بہن تک گئی ہے۔۔۔ احد نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں اپنی بہن کے معاملے میں کمپرومائز نہیں کرتا۔۔۔"

اب اسے بلائیں۔۔۔وہ میرے ساتھ جائے گی۔۔۔

احد نے پر سکون انداز میں کہا۔۔۔

مرہا تُمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔۔"میری عزت کا تماشہ نہیں بناؤ"۔۔۔چلے جاؤ

شیر علی نے بھی ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد پولیس کی گاڑی بھی وہاں آ گئی۔۔

انسپکٹر صاحب پولیس والی گاڑی سے باہر نکل کر آئے۔۔

اور چلتے ہوئے احد اور شیر علی کے پاس آ کر کھڑے ہوئے۔۔۔

ارے احد صاحب آپ ادھر؟ پولیس والے نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

جی بس تھوڑا سا مسلئہ ہو گیا تھا۔۔۔احد نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

ابھی حل کر دیتے ہیں۔۔۔انسپکٹر صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

آپ انکل سے بات کریں میں آتا ہوں۔۔احد یہ کہتا ہوا اس جگہ سے تھوڑا دور جا کر کھڑا

ہوا۔۔۔

اس کے گارڈز بندوقیں لے کر وہی ایک طرف کھڑے تھے۔۔۔

احد تھوڑا دور ہوا۔۔اس نے مرہا کو کال کی۔۔ مہر ماہ، مریم اور نور بیگم مرہا کے روم میں ہی تھی۔۔

مرہا مسلسل رو رہی تھی۔۔ مرہا چپ کر جاؤ۔۔رونے سے کیا ہو گا بابا سنبھال لیں گے۔۔۔

مہر ماہ نے نرمی سے

اسے سمجھایا۔۔۔

مرہا کے فون پر احد کی کال آئی۔۔ مرہا نے جلدی سے کال اٹھائی۔۔

"آئی ایم سوری"۔۔۔پلیز چلے جاؤ۔۔ مرہا نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہ میری جان نہ سوری کا ٹائم ختم ہوا۔۔۔"

تمہیں لیے بغیر میں یہاں سے نہیں جانے والا ساری رات فائرنگ کرتا رہوں گا۔۔۔

"چپ کر کے نیچے آجاؤ اگر تم مزید تماشا نہیں چاہتی"۔۔۔احد نے انتہائی سرد لہجے میں کہا

۔۔۔

میں نیچے نہیں آؤں گی۔۔۔مہانے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا ایسا کرتے ہیں تم نیچے آکر مجھ سے معافی مانگ لو میں واپس چلا جاؤں گا۔۔۔احد نے اب کی بار نرم لہجے میں کہا۔۔۔

جبکہ یہ لہجہ معمول سے ہٹ کر تھا۔۔مہا کو حیرت ہوئی۔۔۔اچانک اس کا لہجہ کیسے بدل گیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پکا چلے جاؤ گے۔۔۔مہانے آنسو صاف کرتے ہوئے تصدیق کی۔۔

ہاں چلا جاؤں گا۔۔احد نے اب کی بار مسکراتے ہوئے کہا۔۔یہ معنی خیز مسکراہٹ تھی۔۔۔

جو وہ سوچ رہا تھا۔۔ مہا اس سے ناواقف تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔

احد مہا سے بات کر کے واپس شیر علی اور انسپکٹر صاحب کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

شیر علی نے انسپکٹر صاحب کو سب بتایا۔۔۔ انسپکٹر صاحب یہ لڑکا آدھی رات کو ادھر آ کر بدمعاشی کر رہا ہے۔۔۔

اس کو گرفتار کرے۔۔ اور لے کر جائیں یہاں سے۔۔۔ بیٹیوں والا گھر ہے۔۔۔

"یہ کوئی شریفوں والا کام نہیں ہے"۔۔۔ شیر علی نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔۔

ارے شیر علی صاحب یہ "ایم این اے" کا بیٹا ہے۔۔۔ ہم کیسے اس کو گرفتار کر سکتے ہیں۔۔؟

ہم اپنی نوکری سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتے۔۔ آپ بات کر کے مسئلہ حل کر لیں۔۔

احد صاحب آپ کیا چاہتے ہیں؟ کمشنر نے سنجیدگی سے بولا۔۔۔

کمشنر صاحب آپ کا کام ختم ہوا۔۔۔اب آپ جا سکتے ہیں۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا

۔۔۔

شیر علی غصے سے کبھی احد کو اور کبھی کمشنر کو دیکھ رہے تھے۔۔

پولیس والے وہاں سے چلے گئے۔۔۔شیر علی حیرت سے ان کو جاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔

اپی وہ بول رہا ہے۔۔نیچے آ کر معافی مانگو میں چلا جاؤں گا۔۔۔مرہا نے مہر ماہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں مرہا تم نیچے نہیں جاؤ گی۔۔۔بابا سنبھال لے گے۔۔مہر ماہ نے اسے منع کیا۔۔۔

اپی پلیز مجھے جانے دیں سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔وہ بول رہا ہے ساری رات باہر کھڑا رہے گا۔۔۔مرہا نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

خدا غارت کرے اس آوارہ انسان کو نور بیگم نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔۔

مریم خاموشی سے ایک طرف بیٹھی تھی۔۔۔وہ چاروں حد سے زیادہ پریشان تھیں۔۔۔۔

ان کی عزت کا معاملہ تھا۔۔۔کبھی نہ کبھی تو باہر نکلو گی۔۔۔پلیز جانے دیں۔۔۔مہانے التجائیہ انداز میں کہا۔۔

مجھے صبح یونیورسٹی جانے کے لیے بھی تو باہر جانا ہے نہ۔۔اگر وہ یونیورسٹی آ گیا۔۔۔اسے میری یونیورسٹی کا بھی پتہ ہے۔۔۔

اگر اس نے وہاں آ کر تماشا کر دیا پھر؟۔۔۔مہانے پریشانی سے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ تھوڑی دیر خاموش رہی۔۔۔جبکہ نور بیگم ونڈو کے قریب کھڑے ہو کر نیچے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اچھا رکو میں بھی ساتھ آتی ہوں۔۔مہر ماہ نے بولا۔۔۔

مہا اور مہر ماہ نیچے آئی۔۔شیر علی نے سرد نظروں سے مہا کی طرف دیکھا۔۔۔

مرہا نے شرمندہ ہو کر نظریں جھکا لی۔۔۔بیٹا آپ باہر کیوں آئی ہیں؟۔۔شیر علی نے مہر ماہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی شیر علی بول ہی رہے تھے۔۔احد نے ایک دم سے گن مرہا کی طرف کی۔۔۔اور اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔

بابا!!مرہا نے زوردار چیخ ماری۔۔۔بابا مجھے بچائیں۔۔

گاڑی میں بیٹھو۔۔۔احد نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

مہر ماہ حیرت سے احد کو دیکھ رہی تھی۔۔چھوڑ دو میری بہن کو۔۔۔مہر ماہ نے آگے بڑھ کر مرہا کو چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔۔

احد کے گارڈز نے بندوق کا رخ مہر ماہ کی طرف کیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے تمہیں آوارہ سمجھ کر وہ سب بول دیا تھا۔۔وہ معافی مانگ رہی ہے نہ۔۔مہر ماہ نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔

مرہا مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

احد کی گرفت اس کی بازو پر بہت سخت تھی۔۔۔۔

معافی کا ٹائم ختم ہوا۔۔میں غلطی کی سزا دیتا ہوں۔۔۔فکر نہ کرے جاتے ہی نکاح کر لوں گا۔۔۔احد نے پر سکون انداز میں کہا۔۔۔۔

مہر ماہ کا دل کر رہا تھا۔۔۔اس شخص کا منہ نوچ لے۔۔

بابا نہیں۔۔احد۔۔پلیز مجھے معاف کر دو۔مجھے نہیں کرنا نکاح۔۔مجھے نہیں جانا۔۔تمہارے ساتھ۔۔مرہا نے روتے ہوئے ہچکیوں کے ساتھ بولا۔۔۔۔

اس کے منہ سے الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے۔۔۔خاموش احد نے مرہا کے ہونٹوں پر گن کی نوک رکھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

۔۔۔۔۔۔۔

مرہا بہت زیادہ ڈر گئی۔۔اس کی آواز حلق میں

ہی پھنس گئی۔۔

احد نے مرہا کو کار میں بیٹھایا۔ مہر نے اپنے بابا کا بازو ہلایا،بابا کچھ کریں۔۔

وہ اسے لے کر جا رہا ہے۔۔۔احد کے گارڈز ایک دیوار کی شکل میں مہر ماہ اور شیر علی کے

سامنے کھڑے ہو گئے۔۔۔

نور بیگم اور مریم بھی بھاگ کر نیچے آ گئی تھیں۔۔۔

شیر علی خاموش ہو کر کھڑے تھے۔۔گارڈ انکل اس کو روکیں۔۔وہ میری بہن کو لے کر جا رہا

ہے۔۔مہر ماہ نے اپنے چوکیدار کو بولا۔۔۔

احد نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔احد مرہا کو لے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

احد کے گارڈز ابھی بھی بندوق کا رخ ان سب کی طرف کر کے کھڑے تھے۔۔۔

تھوڑا دور جا کر احد نے اپنے ایک گارڈ کو میسج کیا۔۔۔"واپس اجاؤ۔۔۔"

ابھی احد اور اس کے گارڈز گئے ہی تھے۔۔شیر علی زمین پر گر گئے۔۔۔اور بے ہوش ہو گئے

۔۔۔

بابا!!مہر ماہ نے شیر علی کو ہلایا۔۔بابا،بابا آنکھیں کھولیں بابا پلیز۔۔۔۔

"بابا اٹھ جائے نہ"۔۔بابا!!۔۔۔مریم اور مہر ماہ مسلسل رو رہی تھیں۔۔۔

چوکیدار نے شیر علی کو گاڑی میں بٹھایا۔۔ان کو ہسپتال لے کر آئے۔۔۔

ڈاکٹرز نے ان کا چیک اپ کیا۔۔۔تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر زباہر آئے۔۔

ڈاکٹر میرے بابا کیسے ہیں۔۔؟مہر ماہ نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

ان کی حالت بہت سیریس ہے۔۔۔ان کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔آپ لوگ دعا کریں سب

ٹھیک ہو گا۔۔۔

ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں بات کر کے چلا گیا۔۔۔۔

مریم مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

مریم حوصلہ کرو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ نور بیگم نے مریم کو سینے سے لگایا۔۔

مہر ماہ کے فون پر غازیان کی کال آئی۔۔۔ مہر نے کال اٹھائی۔۔ اگر Changes ہو گئے ہیں تو مجھے پیپرز سینڈ کر دو۔۔۔

مہر کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔۔۔ غازیان، غازیان بابا۔۔۔ کیا ہوا انکل کو۔۔؟ آپ رو رہی ہیں۔۔ میں ہسپتال میں ہوں۔۔ بابا کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔ مہر نے کہا

"مجھے ہسپتال کی لوکیشن بھیجو میں آ رہا ہوں"۔۔۔۔ پریشان نہیں ہو کچھ نہیں ہوتا انکل کو۔۔ غازیان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

مرہا مسلسل رو رہی تھی۔۔۔ رونا بند کر دو ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔۔۔

مجھے تم سے شادی نہیں کرنی۔۔۔مرہا نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔۔

احد کی عمر 29 سال ہے۔۔۔"اور وہ ایک پر کشش مرد تھا"۔۔۔اسکی آنکھیں سیاہ رنگ کی تھی۔۔۔

جو کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ سکتی تھی۔۔۔اوپر سے گھنی داڑھی اسے اور راعب دار بنا رہی تھی۔۔۔

مجھے واپس جانے دو۔۔میں،میں پاک دامن نہیں ہوں م۔میں اچھی۔۔لڑکی نہیں ہوں۔۔۔مرہا نے یک دم بولا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نے ایک دم سے گاڑی روکی۔۔اور پھر ایک جھٹکے سے مرہا کا منہ دبوچا۔۔

کیا بولا تم نے؟احد نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔۔

"میں پاک دامن نہیں ہوں"۔۔اور یقیناً آپ ایک ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرو گے۔۔۔مرہا نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔جبکہ وہ جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔

"اپنی بکواس بند کرو"، تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔اگر یہی بات ہے تو میں تمہیں اپنے رکھیل بنا کر رکھوں گا۔۔۔احد نے بے پرواہ انداز میں کہا۔۔۔۔

مرہا کا خیال تھا وہ جھوٹ بولے گی۔۔ تو احد اسے واپس چھوڑ آئے گا۔۔۔

سزا تو تمہیں مل کر ہی رہے گی۔۔۔احد نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

احد کے اندر غصے کی آگ بھڑک رہی تھی۔۔۔اس کی محبت مرہا پہلے کسی کے ساتھ تعلق میں ہے۔۔۔اس کا دماغ خراب ہو رہا تھا۔۔

وہ کافی عرصہ پہلے سے اسے پسند کرتا تھا۔۔۔پر اس کا مرہا سے رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔۔۔

"کون ہے وہ لڑکا جس کے ساتھ تم نے تعلق بنایا ہے"؟۔۔۔احد نے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

وہ نہیں جانتا تھا۔۔وہ یہ سوال کیوں پوچھ رہا ہے۔۔۔

نہیں بتاؤں گی تم اسے بھی نقصان پہنچا دو گے۔۔۔مرہا نے اب کی بار سخت لہجے میں کہا

۔۔۔

احد نے غصے سے مرہا کی طرف دیکھا۔۔۔اس کی آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھی۔۔

باقی کا راستہ وہ دونوں خاموش رہے۔۔۔مرہا کو ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

اگلے لمحے اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔پتہ نہیں احد اسے کدھر لے کر جا رہا ہے

۔۔۔۔

تھوڑی دیر کے سفر کے بعد احد نے اپنے گھر کے سامنے گاڑی روکی۔۔۔

مرہا کو بازو سے پکڑ کر باہر نکالا۔۔۔اور کھینچتے ہوئے اندر کی طرف لے گیا۔۔۔۔

مرہا بھرپور مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔پر سب بے سود رہا۔۔

Clubb of Quality Content

اندر آ کر احد نے اس کو ایک جھٹکے سے چھوڑا۔۔وہ لڑکھڑا گئی اور زور سے فرش پر گری۔۔۔

گاڑی کی آواز سن کر زمل بھی باہر آ گئی۔۔جب تک احد باہر ہوتا تھا زمل جاگتی رہتی تھی۔۔۔

اس کے گھر آنے کا انتظار کرتی تھی۔۔۔احد نے زمل کی پرورش خود کی ہے۔۔زمل 17 سال کی بچی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زمل 2 سال کی تھی جب زمل اور احد کی ماما وفات پا گئی تھی۔۔احد کے باپ نے دوسری شادی کر لی تھی۔۔

بھائی یہ کون ہیں؟زمل نے حیرت سے پوچھا۔۔کام والی ہے۔۔۔

"آج سے سارے گھر کے کام اس سے کروانا"۔۔احد نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

"تمہاری ماں ہو گی کام والی مرہا نے غصے سے بولا"۔۔احد کی آنکھیں ایک دم غصے سے لال ہوئی۔۔۔۔

مرہا ایک مغرور لڑکی تھی۔۔۔اور اپنے بارے میں ایک بھی غلط الفاظ برداشت نہیں کرتی تھی۔۔۔

اس نے مرہا کو گردن سے پکڑا تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری ماں تک جانے کی؟۔۔۔

احد نے راعب دار اونچی آواز میں کہا۔۔۔۔

مرہا کو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئی۔۔احد کی گرفت بہت سخت تھی۔۔

بھائی چھوڑ دیں مر جائے گی۔۔۔زمل نے بہت مشکل سے مرہا کو احد سے چھوڑوایا۔۔۔

مرہا لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔

وہ احد کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زمل اس کو ادھر سے لے جاؤ ورنہ اس کو میں جان سے مار دوں گا۔۔۔"

احد نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔نامرد ہو تم۔۔۔

"تم جیسے مردوں کا زور صرف عورت پر چلتا ہے"۔۔۔مہا نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

احد پھر مہا کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔زمل اس کے آگے آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔

زمل اپنے بھائی کو پہلی دفع اتنے غصے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

گڑیا آپ اپنے روم میں جاؤ۔۔۔"نہیں مارتا اس کو"۔۔۔احد نے پیار سے کہا۔۔۔

نہیں بھائی میں نہیں جاؤں گی۔۔آپ مجھے پہلے ساری بات بتائیں۔۔۔زمل نے پریشانی سے کہا۔۔۔مہا بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔۔

زمل بچہ روم میں جاؤں صبح بات کریں گے۔۔۔احد نے نرمی سے کہا۔۔۔

مہا ڈر رہی تھی پر زبان چلانے سے باز نہیں آرہی تھی۔۔جب جب بولتی تھی۔۔۔احد کے غصے کو دعوت دیتی تھی۔۔

"تمہاری بھی ایک بہن ہے جو کچھ تم میرے ساتھ کر رہے ہو۔۔۔کل کو اس کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

مہا نے ایک بار پھر اپنی زبان کے جوہر دکھائے۔۔۔۔

احد ہر چیز برداشت کر سکتا ہے۔۔پر جب بات زمل پر آئے تو پھر برداشت کرنا ناممکن ہے۔۔

احد ایک بار پھر مہا کی طرف بڑھا اس نے مہا کو اب کی بار بالوں سے پکڑا۔۔۔

"تمہاری میں زبان کاٹ دوں گا۔۔۔"

احد چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔احد سرخ آنکھوں سے مہا کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔ تکلیف کے باعث مہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔۔

17 سال کی زمل میں اتنی ہمت اور طاقت نہیں تھی کہ مہا کو احد کی مضبوط گرفت سے بچاتی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر بھی وہ مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔۔اگر تم نے زمل کے بارے میں ایک لفظ بھی غلط منہ سے نکالا۔۔جان سے مار دوں گا۔۔مرہا کی آنکھیں پانی سے بھری تھی۔زمل خود بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔

احد نے ایک جھٹکے سے مرہا کو چھوڑا۔۔۔زمل اس کو گیسٹ روم میں لے کر جاؤ۔۔

یہ کہتا ہوا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔۔۔۔

زمل مرہا کو گیسٹ روم میں لے کر آئی۔۔مرہا نے اندر جاتے ہی دروازہ زور سے بند کیا۔۔

اور پھر لوک لگا دیا۔۔۔اگلی صبح زمل ناشتے والی ٹرے لے کے مرہا کے دروازے تک آئی۔۔

اس نے دو سے تین دفع ڈور نوک کیا۔۔مرہا نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

مرہا آپی ناشتہ کر لیں۔۔"باہر آجائیں پلیز۔۔"

مرہا نے ایک دم سے دروازہ کھولا۔۔۔ کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟ کیوں پاگلوں کی طرح دروازہ نوک کر رہی ہو۔۔۔ دفع ہو جاؤ ادھر سے۔۔۔

مرہا نے زمل کو ایک ساتھ اتنی باتیں سنا دی۔۔۔

اور ڈانٹا بھی۔۔۔ زمل کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔۔ زمل سے کبھی بھی کسی نے اس انداز میں بات نہیں کی تھی۔

زمل نے ٹرے مرہا کی طرف بڑھائی۔۔ میں ناشتہ دینے آئی تھی۔۔ مجھے لگا آپ بھوکی ہوں گی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زمل نے معصومیت سے کہا۔۔۔

"مرہا نے ایک جھٹکے سے ٹرے کو ہاتھ مار کر نیچے پھینک دیا"۔۔۔ نہیں کرنا مجھے ناشتہ۔۔۔ اپنی ہمدردیاں اپنے پاس رکھو۔۔

ٹرے گرنے پر زمل نے زوردار چیخ ماری۔۔ جس کی آواز اوپر احد کو بھی گئی۔۔

احد اپنے روم میں تیار ہو رہا تھا۔۔احد بھاگ کر نیچے آیا۔۔۔

وہ سارا منظر دیکھ چکا تھا۔۔اور اپنی پیاری

بہن کی آنکھوں میں آنسوں بھی۔۔۔زمل بھاگ کر وہاں سے چلی گئی۔۔

احد جنونی انداز میں مرہا کی طرف بڑھا۔۔۔تمہیں رات کو سمجھایا تھا نہ۔۔

اگر اب میری بہن کے ساتھ بد تمیزی کی یا،اس کی آنکھوں میں تمہاری وجہ سے ایک بھی آنسوں آیا۔۔

میں تمہارا وہ حال کروں گا ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔۔

احد کا انداز بہت سخت تھا۔۔۔احد غصے سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

"تم اب دیکھو میں تمہاری پیاری بہن کے ساتھ کرتی کیا ہوں۔۔"

تم نے اس کی وجہ سے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا نہ اب انجام کے لئے تیار رہو۔۔۔مرہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔پر یہ مسکراہٹ پر اسرار تھی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہا کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔ جیسے ساری رات جاگتی رہی ہو۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

ماما آپ لوگ گھر چلے جائے۔۔۔۔ میں بابا کے پاس ہوں۔۔ مہر ماہ نے نارمل انداز میں بولا۔۔۔

آپ کل رات سے ادھر ہیں تھک گئی ہوں گی۔۔ مہر ماہ نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

بیٹا میں نہیں جاؤں گی جب تک ان کو ہوش نہیں آجاتا۔۔۔ نور بیگم نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر پھر باہر آیا۔۔۔ آپ لوگ پیشنٹ سے مل سکتے ہیں۔۔۔

ان کو ہوش آگیا ہے۔۔۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

پر کوشش کریں ان سے زیادہ گفتگو نہ کریں۔۔

"اور ان سے کوئی بھی ایسی بات نہ کریں جن سے ان کو پریشانی ہو"۔۔۔ڈاکٹر ایک بار پھر اپنے پروفیشنل انداز میں بات کر کے چلا گیا۔۔۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب"۔۔۔۔مہر ماہ نے خوشی سے کہا۔۔۔

وہ کل رات سے اپنے بابا کے ہوش میں آنے کی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔

غازیان بھی کل رات سے ہسپتال میں ہی تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔

احد اپنے بابا کے ساتھ سیاست میں تھا۔۔اور وہ اس سال الیکشن بھی لڑ رہا تھا۔۔۔

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا انسان سیاست میں ہو اور اس کے دشمن نہ ہوں۔۔۔"

"محراب شاہ احد کا سب سے بڑا دشمن ہے"۔۔۔احد جب سیاست میں نہیں تھا، محراب اور احد بہت اچھے دوست تھے۔۔۔

محراب نے احد کو منع کیا تھا سیاست میں نہ آؤ۔۔محراب احد سے پہلے سیاست میں تھا۔۔۔

"اور پھر دونوں دوست ایک دوسرے کی مخالف پارٹیوں میں بدل گئے۔۔"

کبھی کبھی احد کو بہت دکھ ہوتا تھا اس کا اتنا اچھا گہرا دوست اس کا دشمن بن گیا۔۔۔

"دوست کا بدل جانا سب سے زیادہ تکلیف دیتا ہے"۔۔۔محراب اور احد دونوں اس سال الیکشن لڑ رہے ہیں۔۔۔

شیر علی کو ہوش آ گیا۔۔۔سب لوگ خاموشی سے ان کے ارد گرد کھڑے تھے۔۔۔

کسی کے پاس بھی بولنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

شکر ہے بابا آپ کو ہوش آ گیا ہے۔۔۔ مہر ماہ نے نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میری مرہا! میری بچی کدھر ہے؟۔۔ میری مرہا!۔۔۔ شیر علی نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مرہا جانے انجانے میں اپنی فیملی کو بڑی پریشانی اور دکھ میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔۔

مہر ماہ نے غازیان کو ساری بات بتائی تھی۔۔۔ اس نے اپنے کچھ اختیارات استعمال کر کے احد کا نمبر حاصل کیا تھا۔۔

اس نے بولا تھا کہ وہ مرہا کو واپس لانے کی کوشش کرے گا۔۔۔

بابا آجائے گی واپس آپ پریشان نہیں ہو۔۔ مہر ماہ نے اپنی بابا کو تسلی دی۔۔۔

نور بیگم بھی رو رہی تھی۔۔۔ وہ اس کے ساتھ کچھ کر دے گا۔۔۔

شیر علی نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔۔ نہیں کرتا کچھ بابا۔۔ آپ کیوں ایسے سوچ رہے ہیں۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ پریشان نہیں ہوں۔۔۔۔

آپ کی طبیعت پھر سے خراب ہو جائے گی۔۔۔ مہر ماہ نے فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

بابا مرہا آپی آجائے گی، پلیز آپ ٹھیک ہو جائیں۔۔ مریم نے اپنے بابا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

میں مرہا کو واپس لے کر آؤں گی۔۔۔ آپ سب فکر نہ کریں۔۔۔

مہر ماہ نے اپنی گال سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

"سچ میں مہر ماہ ایک بہادر لڑکی تھی۔۔۔"

ماما آپ لوگ گھر جا کر ریسٹ کر لیں مریم بھی تھک گئی ہے۔۔ رات سے جاگ رہی ہے۔۔۔

مہر ماہ نے ایک بار پھر فکر مندی سے کہا۔۔۔

آئیں میں آپ لوگوں کو گھر چھوڑ آتا ہوں۔۔۔

غازی بھی بہت تھک گیا تھا۔۔۔وہ گھر جا کر ریسٹ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس کے بعد سب لوگ چلے گئے۔۔اب صرف مہر ماہ وہاں تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد نرس روم میں آئی۔۔جی ہمیں یہ میڈیسن چاہیے یہ لے کر آئیں۔۔ان کو ناشتے کے بعد دینی ہے۔۔۔

نرس نے مہر ماہ کو ایک پیپر دیا۔۔۔جس پر میڈیسن کا نام لکھا تھا۔۔۔اچھا میں لے کر آتی ہوں۔۔

مہر ماہ کو گئے ابھی تھوڑا ہی ٹائم گزرا تھا۔۔شیر علی کے روم میں شہوار آیا۔۔

اس کے ہاتھ میں پھولوں کا "بوکے" بھی تھا۔۔ کیسے ہیں انکل؟۔۔ شہوار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

شیر علی نے سرد نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔ منہ سے کچھ نہ بولے۔۔۔

آپ کو پتہ ہے سب لوگ بول رہے ہیں کہ۔۔۔۔ آپ کی بیٹی مرہا اپنے کسی عاشق کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔۔۔

شیر علی کی آنکھیں غصے سے پھیلی ان کو دل کے مقام پر درد ہوا۔۔

انکل جی۔۔ مجھے نہیں لگتا۔۔ آپ اب بچ پائیں گے۔۔ اتنی ذلت کی زندگی جینے سے بہتر ہے بندہ مر ہی جائے۔۔ شہوار نے حقارت سے کہا۔۔۔۔

آپ بلکل بھی فکر نہ کریں۔۔۔ آپ کے اوپر جاتے ہی آپ کی کمپنی اور گھر کی حفاظت کی ذمہ داری میری ہے۔۔ اور مہر ماہ بھی میری ہے۔۔۔

شہوار نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ اس دن اس نے مجھے تھپڑ مار کے بہت بڑی غلطی کی ہے۔۔۔

سزا تو اسے ضرور ملے گی۔۔۔ شہوار نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

شیر علی میں اٹھنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔ ورنہ ابھی اس خبیث شخص کا منہ توڑ دیتے۔۔۔

شہوار شیر علی کی گردن دبانے کے لئے ابھی آگے بڑھا ہی تھا کہ۔۔۔

مہر ماہ وہاں آ گئی۔۔۔ شہوار جلدی سے پیچھے ہو گیا۔۔ ت تم۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟ مہر ماہ نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

انکل سے ملنے آیا تھا۔۔ مجھے بہت فکر ہو رہی تھی۔۔

دفع ہو جاؤ ادھر سے۔۔۔ مہر ماہ نے خونخوار لہجے میں کہا۔۔۔

"ارے ریلیکس"۔۔۔

ہونے والے شوہر سے ایسے بات نہیں کرتے۔۔۔ شہوار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

چلے جاؤ۔۔ ورنہ گارڈز کو بلوا کے دھکے مروا کے باہر نکلواؤں گی۔۔ مہر ماہ نے تلخی سے کہا

۔۔۔

"اس تھپڑ کا بدلہ تو میں تم سے لے کر رہوں گا"۔۔۔ شہوار نے بھی اب کی بار سخت لہجے میں

کہا۔۔۔

"غازیان تمہیں جان سے مار دے گا"۔۔۔ مہر ماہ نے بولا۔۔

وہ نہیں جانتی تھی۔۔ اس نے غازیان کا نام کیوں لیا ہے

مجھے پتہ ہے وہ جھوٹ تھا۔۔ تمہاری منگنی نہیں ہوئی۔۔ شہوار نے بے پرواہ انداز میں کہا

۔۔۔۔

شادی تو تمہاری میرے سے ہی ہوگی۔۔۔تم دیکھو میں تمہارے ساتھ کرتا کیا ہوں۔۔۔

شہوار نے مہر ماہ کو دھمکی دی۔۔۔

تمہیں پوری دنیا کے سامنے ذلیل کر دوں گا۔۔۔کسی کو شکل نہیں دیکھا سکو گی۔۔۔شہوار نے مہر ماہ کو ڈرانا

چاہا۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جو دوسروں کو ذلیل کرنے کے منصوبے بناتا ہے اللہ اسے ذلیل و خوار کرتا ہے"۔۔اس ذات کے ہاتھ میں ہے۔۔جسے چاہے عزت دے۔۔۔

جسے چاہے ذلت۔۔۔get out مہر ماہ نے اونچی آواز میں بولا تھا۔۔

شہوار غصہ سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔ مہر ماہ شیر علی کے پاس آئی وہ لمبے لمبے سانس لے رہے تھے۔۔۔

ان کی حالت یک دم سے خراب ہو گئی۔ مہر ماہ بھاگ کر باہر گئی۔۔ڈاکٹرز جلدی آئیں۔۔۔ڈاکٹرز۔۔

غازیان نور بیگم اور مریم کو گھر چھوڑنے کے بعد اپنے گھر آ گیا۔۔وہ سیدھا اپنے روم میں آیا۔۔

وہ جوتے سمیت بیڈ پر لیٹ گیا۔۔کوٹ اتار کر اس نے سائیڈ پر پھنک دیا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد شاذل روم میں آیا۔۔۔شاذل غازیان کا چھوٹا بھائی ہے۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان کی عمر 32 سال ہے۔۔۔اور شاذل کی 24 سال ہے۔۔۔

غازیان شاذل کو اپنے بچے کی طرح ٹریٹ کرتا ہے۔۔شاذل اور غازی کے ماما بابا دونوں بزنس کی وجہ سے مصروف رہتے تھے۔۔

اس لیے غازیان شاذل کا بہت خیال رکھتا تھا۔۔۔شاذل غازیان کو اپنا سب کچھ مانتا تھا۔۔ اس کا ہر حکم بجا لاتا تھا۔۔۔

شاذل غازیان کے روم میں آیا۔۔وہ جوتے سمیت سو رہا تھا۔شاذل نے غازیان کے جوتے اتارے۔۔۔پھر اس پر کمبل

دیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاذل روم سے باہر آیا۔۔اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی۔۔غازیان شاذل کو اپنے ساتھ بزنس میں شامل کرنا چاہتا تھا۔۔

پر اس کا بلکل بھی اس سب میں انٹرسٹ نہیں تھا۔۔

وہ کچھ عرصے پہلے یونیورسٹی سے فری ہوا تھا۔۔۔

رات کو احد واپس آیا۔۔۔مرہا اپنے روم میں ہی تھی۔۔احد اور زمل ڈنر ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔۔مرہا ایک دم سے روم سے باہر آئی۔۔

اس نے باہر آتے ہی۔۔۔احد کو گریبان سے پکڑا۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے مارنے کی میرے ماما بابا نے آج تک مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔۔

مرہا بہت طعش میں لگ رہی تھی۔۔۔احد بہت پر سکون ہو کر کرسی سے اٹھا۔۔مرہا کا قد احد سے بہت چھوٹا تھا۔۔

مرہا کے دونوں ہاتھ ابھی بھی اس کے گریبان پر تھے۔۔احد نے اپنے دونوں ہاتھ مرہا کے ہاتھ پر رکھے۔۔

گرفت سخت کی۔۔آج تو تم نے میرا گریبان پکڑ لیا ہے۔۔آئندہ یہ غلطی نہ کرنا"بد کردار عورت"۔۔۔

احد نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

مرہا کی آنکھیں غصے سے پھیلی میں بد کردار نہیں ہوں مرہا نے تڑپ کر کہا۔۔۔

بدا کردار لوگ خود کو بد کردار نہیں کہتے احد نے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں نے جھوٹ بولا تھا۔۔ میرا دامن پاک ہے۔۔۔ میں بد کردار نہیں ہوں۔۔۔۔

میں کیسے یقین دلاؤں؟ اللہ کی قسم میں بد کردار نہیں ہوں۔۔۔

مجھے میرے بابا کی قسم۔۔ مہانے روتے ہوئے بولا۔۔۔

مہا جذبات میں اگر سچ تو بول گئی تھی۔ پر اب یہ سچ اس پر بھاری پڑنے والا تھا۔۔

جاؤ روم میں تھوڑی دیر بعد ہمارا نکاح ہے۔۔۔ احد نے اب کی بار نرمی سے کہا۔۔۔

ک۔۔۔ک کیا مطلب؟ مجھے واپس جانا ہے۔۔۔ مہانے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔ روم میں جاؤ۔۔ نکاح کے بعد میرے سامنے آنا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد وہاں سے اٹھ کر باہر آیا۔۔۔"احد نے سوچا تھا اگر مرہا سچ میں بد کردار ہے تو وہ اسے جان سے مار دے گا"۔۔۔۔

پر پہلے وہ اس لڑکے کو تلاش کر رہا تھا۔۔۔احد نے مرہا کے ایک ایک فرینڈ کا پورا بائیوڈیٹا نکلوایا۔۔

مرہا کا کوئی بھی میل فرینڈ نہیں تھا۔۔۔اس نے اللہ کی قسم کھائی تھی۔۔۔۔

یقیناً اتنی بڑی قسم کھانے کے بعد جھوٹ تھوڑی بولے گی۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نے مربا کو کچھ عرصہ پہلے یونیورسٹی میں دیکھا تھا۔۔۔اور دیکھتے ہی اس کا اسیر ہو گیا۔۔

مرہا عمر میں بھی احد سے بہت چھوٹی تھی۔۔احد نے خود کو بہت روکا۔۔۔

پر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے اسے میسج کر دیا۔۔۔۔

اس نے دوستی والی بات اس لیے کی تھی وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مرہا کسی اعیرے غیرے کو دوست بناتی ہے کہ نہیں۔۔

احد نے سوچا تھا۔۔وہ پہلے مرہا سے ایک دفع بات کر لے۔۔پھر صبح ڈائریکٹ رشتہ بھیجے گا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نے مرہا کو گن سے بہت زیادہ ڈرایا۔۔

احد نے مرہا کو ڈرا کر اس سے نکاح کر لیا۔۔اس نے مرہا سے بولا تھا نکاح کر لو ورنہ جان سے مار دوں گا۔۔

مرہا شیر علی آپ کا نکاح احد میر شاہ سے سکہ رائج۔۔۔۔ کیا جاتا ہے۔۔۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

مولوی صاحب نے مرہا سے پوچھا۔۔۔۔

مرہا نے گھبراتے ہوئے ہاں کر دی۔۔۔ اس نے دل سے احد کو قبول کیا تھا۔۔۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے احد سے پوچھا۔۔۔

"جی قبول ہے"۔۔۔ احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ وہاں اس وقت چھ لوگ موجود تھے۔۔۔

Clubb of Quality Content

مرہا، زمل، احد، مولوی، صاحب، احد کا ایک دوست

اور کام والی۔۔۔

نکاح ہو گیا۔۔۔ مرہا سرخ ڈوپٹہ لے کر روم میں بیٹھی تھی۔۔۔ احد نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔

مربانے ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ مجھ سے ہاتھ چھڑوانے کی۔۔۔

احد نے مربا کے منہ کو دبوچا۔۔۔ تم ہر بار اپنی حرکتوں سے مجھے غصہ دلاتی ہو۔۔۔

کیا ضرورت تھی جھوٹ بولنے کی۔۔۔ احد نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

میں نے سوچا تھا۔۔۔ جھوٹ بول کر تم جیسے عذاب سے بچ جاؤں گی۔۔ مربا نے حقارت سے کہا۔۔۔

مجھ جیسا عذاب؟ احد نے اس کی بات دہرائی اس کا لہجہ سخت تھا۔۔۔

"اصل میں تم جیسی لڑکیاں جب تک زلیل نہ ہو جاؤ"۔۔ سکون سے نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔ احد نے اب کی بار مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تم جیسے مرد جو گن پوائنٹ پر نکاح کرتے ہیں۔۔ اس بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔۔۔؟

مربا نے استہزائیہ انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم نے خود قبول کیا ہے۔۔۔ احد نے بے پرواہ انداز میں کہا۔۔۔

نہیں کیا! تم نے زبردستی کروایا۔۔۔ مہا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے تو مزاق میں بولا تھ جان سے مار دوں گا۔۔۔ تم بھی نکاح ہی کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"اتنی انا تھی تو کھا لیتی گولی ایک گولی سے کون مرتا ہے"۔۔۔

احد اب اسے مذاق میں تنگ کر رہا تھا۔۔۔

.واہ یہ بھی سہی ہے۔۔۔"ہاں میں نے کیا ہے تمہیں قبول پر تم ایک دن بھی میرے ساتھ سکون سے رہ نہیں سکو گے"۔۔۔ مہا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

ویسے تمہیں پتہ ہے غیرت مند مرد ایسے کام نہیں کرتے رات کے اندھیرے میں کسی لڑکی کو اس کے گھر سے اٹھا کر لے آنا۔۔۔

زرا بھی غیرت مند ہونے کا ثبوت نہیں۔۔۔ مہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

پر اس کی مسکراہٹ احد کو آگ لگا گئی تھی۔۔۔ احد نے مہا کا بازو زور سے پکڑا۔۔۔

تم نے مجھے بے غیرت کہا۔۔۔ اس کا لہجہ انتہائی سخت اور غصے والا تھا۔۔۔

ایک پل کے لئے تو وہ بھی ڈر گئی۔۔۔بہت جلدی سمجھ گئے ہو۔۔۔اس نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

ڈر رہی تھی پر باز نہیں آ رہی تھی۔۔۔اس نے احد کی سخت گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروائی

۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

احد اٹھ کر روم سے باہر چلا گیا۔۔احد اپنے روم میں آ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

اور تھوڑی دیر بعد سو گیا۔۔وہ اس لیے وہاں سے آیا تھا۔۔۔

کیوں کے وہ غصے میں مرہا کو تکلیف دے رہا تھا۔۔

احد مرہا سے اچھا سلوک کرنا چاہتا تھا پر اس کے الفاظ احد کو طعش دلا گئے تھے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

شاذل رات کو ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔وہ ابھی ابھی ایک پارٹی سے آ رہا تھا۔۔

ایک دم سے اس کے سامنے ایک لڑکی آئی۔۔۔شاذل اگر ٹائم پر بریک نہ لگاتا تو اب تک وہ لڑکی اس کی گاڑی کے نیچے آچکی ہوتی۔۔

شاذل غصے سے باہر آیا۔۔۔اندھی ہو نظر نہیں آتا۔۔۔۔وہ لڑکی بغیر دوپٹے اور جوتے کے کہی سے بھاگتی ہوئی آرہی تھی۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی بس خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔میں مرنا چاہتی تھی۔۔

تم نے بریک کیوں لگائی؟اس لڑکی نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔

لڑکی مرنے کے اور بھی طریقے ہیں میری گاڑی کے نیچے آکر مر کر میرے گلے کیوں پڑنا چاہتی ہوں۔۔۔

شاذل نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

تمہارے ماں باپ کدھر ہیں؟لڑکی کی عمر 19 سال تھی۔۔۔

اماں ابا اللہ میاں کے پاس ہیں۔۔اس لڑکی نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا۔۔۔

کوئی رشتے دار نہیں ہے ؟اس وقت اس حالت میں یہاں کیا کر رہی ہو۔۔شاذل نے اس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم۔تم کیوں پوچھ رہے ہو؟اس لڑکی نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تاکہ تمہیں واپس چھوڑ کے آسکوں اتنی رات کو ایسے سڑکوں پر پھرنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔شاذل نے فکرمندی سے کہا۔۔۔۔

نہیں، نہیں مجھے واپس نہیں جانا مجھے ماریں گے۔۔۔"وہ"۔۔۔۔

وہ کون؟شاذل نے پوچھا

میں اپنے ماموں کے گھر رہتی ہوں۔۔۔ان کا ان کا ایک بیٹا ہے۔

حارث۔۔اس نے۔اس نے۔میرے ساتھ زیادتی۔۔کرنے کی کوشش کی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ۔وہ پہلے بھی۔۔پہلے بھی مجھے ایسے تنگ کرتا تھا۔۔جب ماموں گھر نہیں ہوتے تھے۔۔

وہ۔۔وہ میرے روم میں آیا۔۔۔میں نے۔۔میں نے شیشے والا جگ اس کے سر پر مار دیا۔۔

اور۔اور وہاں سے بھاگ آئی۔۔میں نے۔۔میں نے اسے مار دیا۔۔وہ۔۔وہ مر گیا۔۔۔

مجھے پولیس کے حوالے نہیں کرنا۔۔میں نے۔۔میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا۔۔۔۔

وہ ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے سارا کارنامہ بتا رہی تھی۔۔۔جو وہ انجام دے کر آئی تھی

۔۔۔۔

میں۔میں مرنا چاہتی ہوں۔۔۔مجھے نہیں زندہ رہنا۔۔۔مجھے اپنے ماما بابا کے پاس جانا۔۔۔

وہ کیوں مجھے اکیلا چھوڑ گئے۔۔۔۔شاذل خاموشی سے اس معصوم لڑکے کے دکھ ان رہا

تھا۔۔

یہ معصوم لڑکی کیسی بچے کی طرح روتے ہوئے اپنے سارے دکھ شازل کو بتا رہی تھی۔۔

Clubb of Quality Content

اور وہ حیرت اور غصے سے سب سن رہا تھا۔۔شاذل کو اس معصوم لڑکی پر ترس آرہا تھا۔۔

تمہارا نام کیا ہے۔۔؟شاذل نے نرمی سے پوچھا۔۔۔

"گل رعنا"۔۔۔۔

مجھے۔۔مجھے پولیس کے پاس نہیں جانا۔۔۔مجھے مار دو۔۔

گل رعنا ایک دم سے بے ہوش ہو کر نیچے سڑک پر گر گئی۔۔اس کے لیے ریشم جیسے بال اس کے چہرے پر بکھر گئے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گل رعنا۔۔"گل"۔۔شاذل نے گل رعنا کو اٹھا کر گاڑی میں بٹھایا۔۔۔

شاذل گل رعنا کو گھر لے آیا۔۔شاذل کی ماما سامنے ہی کھڑی تھی۔۔غازیان صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

بیٹا یہ بچی کون ہے ؟عائلہ بیگم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔ماما اس کو ہیلپ چاہیے تھی یہ میری کار کے آگے آگئی تھی۔۔۔شاذل نے ساری بات بتائی۔۔۔

اس کے گھر والے کدھر ہیں؟اب کی بار سوال غازی کی طرف سے آیا تھا۔۔۔

اکیلی ہے۔۔شاذل نے سنجیدگی سے کہا۔۔بیٹا کسی یتیم خانے چھوڑ آتے۔۔۔عائلہ بیگم نے اپنی طرف سے مشورہ دیا۔۔۔

بعد میں چھوڑ آؤں گا۔۔اس ٹائم مجھے اس کو گھر لانا مناسب لگا۔۔شاذل نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ ابھی تک اس کی گود میں تھی۔۔۔وہ اسے گود میں اٹھائے۔۔۔

ان کے سوالات کے جواب دے رہا تھا۔۔۔۔گل رعنا بے ہوش تھی۔۔۔۔

بعض اوقات ہمدردیاں گلے بھی پڑ جاتی ہیں۔۔غازیان نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔شاذل نے غازی کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرا کر کہا

۔۔۔۔

میں کچھ بھی نہیں سمجھ رہا ایک دو دن کے اندر اندر تم اس کو واپس چھوڑ کر اؤں گے۔۔۔۔

غازی نے تھوڑے سرد لہجے میں کہا۔۔۔"ٹھیک ہے"

شاذل نے مختصر جواب دیا۔۔۔اور اسے گیسٹ روم کی طرف لے گیا۔۔۔

اس نے ڈاکٹر کو کال کی۔۔گل رعنا کے پاؤں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔کیونکہ وہ بغیر جوتے کے بھاگ رہی تھی۔۔

Clubb of Quality Content

ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کیا۔۔۔

مجھے بچاؤ۔۔مجھے بچاؤ۔۔نہیں جانا۔۔مجھے بچاؤ۔۔حارث۔۔نہیں۔۔حارث پلیز۔۔۔۔۔

چھوڑ دو مجھے۔۔بابا۔۔۔ماموں۔۔۔۔بچاؤ۔۔مجھے نہیں مارو۔۔۔

گل رعنا بے ہوشی میں یہ بول رہی تھی۔۔۔اور شاذل سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ اور سن رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

مہر ماہ کے بابا ہسپتال میں ہی تھے۔ان کی طبیعت اچانک خراب ہوئی تھی۔۔

پر ڈاکٹرز نے جلدی سے ان کو سنبھال لیا تھا۔مہر ماہ اور نور بیگم شیر علی کے پاس بیٹھی تھی۔۔

تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد شیر علی بولے۔۔شہوار آیا تھا۔۔۔وہ نور بیگم کو بتا رہے تھے

۔۔۔۔

وہ کیوں آیا تھا؟۔۔اور کیا بول کر گیا ہے؟نور بیگم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

بول رہا تھا کہ۔۔ میرے مرنے کے بعد میری ہر چیز پر قبضہ کرلے گا۔۔۔ مہر بیٹا وہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچادے۔۔ میں چاہتا ہوں۔۔ آپ شادی کرلیں۔۔ شیر علی نے فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

پر بابا۔۔ مہر ماہ بولتے بولتے خاموش ہو گئی۔۔

مہر بیٹا پلیز۔۔۔۔

مرہا والے واقعے کے بعد میں بہت زیادہ ڈر گیا ہوں۔۔ میں بہت کمزور انسان ہوں وہ میرے سامنے میری بچی کو اٹھا کرلے گیا۔۔۔۔

اور میں کچھ بھی نہیں کرسکا۔۔ شیر علی نے نم آنکھوں کے ساتھ اپنا دکھ بیان کیا۔۔۔

بابا مرہا واپس آجائے گی۔۔۔ آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں؟۔۔۔ مہر ماہ نے بولا۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آجائے گی پر کون اس سے شادی کرے گا۔۔۔؟دو دن سے گھر نہیں ائی۔۔۔اگر شہوار کو پتہ ہے۔۔۔ مطلب سب کو پتہ ہے۔۔۔۔شیر علی نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

وہ چہرے سے بہت پریشان لگ رہے تھے۔۔۔نور بیگم بھی رو رہی تھی۔۔۔

وہ شخص ان کے سامنے ان کی بیٹی کو لے گیا تھا۔۔۔اس کے ساتھ پتہ نہیں کیا کرے گا۔۔۔

بابا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔آپ ہمت سے کام لیں۔۔۔اور جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔۔۔

شاید کل تک ڈاکٹرز آپ کو ڈسچارج کر دیں۔۔مہر ماہ نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔

ہم اس پر کیس کریں گے۔۔۔۔کورٹ کی مدد لیں گے۔۔"عدالت میں تو سب برابر ہوتے ہیں"۔۔مہر ماہ نے اپنی رائے پیش کی۔۔۔

شیر علی خاموش رہے وہ عدالتی نظام سے اچھی طرح واقف تھے۔۔

احد صبح مربا کے روم میں آیا۔۔وہ اسے حلیہ میں سو رہی تھی۔۔۔ جیسی کو وہ رات کو چھوڑ کر گیا تھا۔۔

احد چلتا ہوا اس کے قریب ایا۔۔اس کے بال کھلے تھے۔۔

کچھ بال اس کے چہرے پر بھی آئے تھے۔۔۔احد نے اس کے چہرے سے بال ہٹائے۔۔۔

وہ بہت غور سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔اس نے نرمی سے ہاتھ اس کی گال پر رکھا۔۔۔

"مربا اٹھو میری جان"انتہائی نرم لہجہ تھا۔۔۔مربا کو کسی کا لمس اپنی گال پر محسوس ہوا۔۔۔

وہ یک دم اٹھی۔۔۔احد کو دیکھ کر وہ اچانک ڈر گئ۔۔۔

ا۔ا۔اپ آپ ادھر کیا کر رہے ہیں؟اس نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نیچے آؤ ناشتہ کرو۔۔۔احد نے پیار سے کہا۔۔۔

"نہیں کرنا"۔۔مجھے میرے گھر جانا ہے۔۔۔مہانے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔۔

چھوڑ آؤں گا پر ایک بات یاد رکھنا واپس ادھر ہی آؤ گی۔۔احد نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

۔۔

مہا خاموش رہی۔۔۔وہ بس سرد نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو؟۔۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔کل والے احد اور آج والے احد

میں بہت فرق تھا۔۔۔

احد کا سخت رویہ اس لئے تھا کیونکہ مہا نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

اگر وہ جھوٹ نہ بولتی تو احد اتنا سخت رویہ اختیار نہ کرتا۔۔کیونکہ وہ تو اس سے محبت کرتا تھا

۔۔۔

پر جب اس نے بولا میرا کسی لڑکے کے ساتھ تعلق ہے۔۔۔تب احد کو طعش آیا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بد کردار عورت کو کوئی بھی مرد پسند نہیں کرتا۔۔۔اس لئے لڑکیوں کو اپنا کردار پاک صاف رکھنا چاہیے۔۔۔

احد زمل ناشتہ کر رہے تھے۔۔مرہا بھی آ کر ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

احد نے بریڈ پکڑ کر اس کی پلیٹ میں رکھی۔۔۔"شروع کرو"۔۔۔احد نے مرہا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

اور اس کے لئے جوس گلاس میں ڈالا۔۔زمل خاموشی سے ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔مرہا کو یہاں آئے اج تیسرا دن تھا۔۔۔

احد نے زمل کو سب بتا دیا تھا۔۔۔اسے مرہا بہت پیاری لگی تھی۔۔۔پر اس کا لہجہ بہت سخت تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

گل رعنا کو ہوش آیا۔۔ خود کو انجان جگہ پا کر وہ ڈر کر اٹھی۔۔۔

شاذل ساری رات جاگتا رہا۔۔۔ جو باتیں گل رعنا نے اسے بتائیں تھی۔۔۔ وہ ان کو سوچتا رہا

... گل رعنا روم سے باہر آئی۔۔۔۔

شاذل کی ماما صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔ "آ گیا تمہیں ہوش چلو نکلتی ہوں ادھر سے"۔۔۔ عائلہ بیگم نے سرد مہری سے کہا۔۔۔۔

میرا بیٹا تو ہے ہی پاگل ایسے کسی کو بھی اٹھا کے گھر لے آیا۔۔۔ پتہ نہیں کون ہو۔۔؟

"ہو سکتا ہے کوئی چور نی ہو"۔۔۔ عائلہ بیگم جذبات میں آ کر کچھ زیادہ ہی غلط بول گئ تھیں

۔۔۔

گل رعنا کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔گل رعنا خاموش ہو کر سب سن رہی تھی۔۔وہ باہر کی جانب بھاگ گئی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد شاذل اٹھ کر اپنے روم سے باہر آیا۔۔

وہ سیدھا گل کے روم کی طرف گیا۔۔۔پر کمرہ خالی تھا۔۔۔

ماما گل رعنا کدھر ہے؟میں اس کے روم کی طرف گیا تھا۔۔وہ وہاں نہیں ہے۔۔۔شاذل نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

بیٹا وہ چلی گئی ہے۔۔۔عائلہ بیگم نے بے پرواہ انداز میں کہا۔۔

کیا مطلب چلی گئی؟شاذل نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

اس کی مرضی!اچھا ہی ہوا خود چلی گئی۔۔۔عائلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسے کیسے جا سکتی ہے؟شاذل نے آئی برو اچکاتے ہوئے تھوڑے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

شاذل بیٹا لوگوں کی فکر کرنا چھوڑ دو۔۔۔اپنی فکر کرو۔۔کل مجھے عائزہ کی کال آئی تھی۔۔۔۔

تم اسے ٹائم نہیں دیتے۔۔۔

بیٹا وہ تمہاری منگیتر ہے۔۔۔عائلہ بیگم نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

منگیتر ہے بیوی نہیں ہے جو اسے ٹائم دوں۔۔اور میں بزی ہوتا ہوں۔۔

"اور اس کی فضول باتیں مجھ سے نہیں سنی جاتی"۔۔۔شاذل نے دو ٹوک انداز میں جواب دیا

۔۔۔

"عائزہ شازل کی ماما عائلہ بیگم کی بہن کی بیٹی ہے"۔۔۔

بیٹا میں سوچ رہی ہوں۔۔اس منتھ کے لاسٹ پر تمہارا عائزہ سے نکاح کروادوں۔۔۔عائلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ان کو شاذل کی باتیں بری لگی تھیں۔۔۔پر انہوں نے نظر انداز کیا۔۔۔۔

ماما غازیان بھائی کی پہلے کریں ناں۔۔۔مجھ سے بڑے وہ ہیں۔۔۔مجھے کچھ عرصہ آزاد رہنے دیں۔۔شاذل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا وہ تو پتہ نہیں کسی لڑکی کا روگ لگا کر بیٹھ گیا ہے۔۔۔کہتا ہے اب کبھی بھی شادی نہیں کرے گا۔۔۔

عائلہ بیگم نے پریشانی سے کہا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی ماما؟ چکر کیا ہے۔۔؟ شاذل نے آئی برو اچکاتے ہوئے سنجیدہ انداز میں کہا

۔۔۔

بیٹا بس اتنا بتایا ہے کہ کوئی لڑکی تھی۔۔ اور کچھ بھی نہیں بتاتا۔۔۔ عائلہ بیگم نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

ماما میں گل رعنا کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔۔ شاذل یہ کہتا ہوا دوبارہ اپنے کمرے کی طرف گیا۔۔۔ اور گاڑی کی چابی لے کر باہر آیا۔۔۔

"ارے شاذل رکو۔"۔۔ عائلہ بیگم نے اسے روکنے کی کوشش کی۔۔ پر اس نے ان کی ایک نہ سنی۔۔۔

گل رعنا وہاں سے چلتی ہوئی۔۔ تھوڑا دور آ گئی تھی اس کا سانس پھول رہا تھا۔۔۔

وہ سائیڈ فٹ پاتھ پر بیٹھ گئی۔۔۔اس میں چلنے کی ذرا ہمت نہیں تھی۔۔اس کے پاؤں بھی زخمی تھے۔۔

شاذل کا گھر ایک سوسائٹی میں تھا۔۔۔وہ ٹاؤن ائیریا سے جلدی باہر نہیں جا سکتی تھی۔۔۔

شازیہ نے اسے قریب کے گھروں کے پاس ڈھونڈا۔۔۔اسے پتہ تھا۔۔۔زیادہ دور نہیں گئی ہو گی۔۔

شاذل نے اس کے قریب آ کر کار روکی۔۔۔۔وہ ایک فٹ پاتھ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

شاذل دور سے ہی دیکھ کر پہچان گیا تھا۔۔۔تم بھیک مانگو گی؟شاذل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

گل رعنا نے سرخ آنکھوں سے شاذل کی طرف دیکھا۔۔"جی بھیک مانگوں گی"۔۔۔گل نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

رئیلی؟شاذل نے بے یقینی سے کہا۔۔۔

لازمی نہیں ہر فٹ پاتھ پر بیٹھنے والا بھیک مانگنے والا ہو۔۔۔گل نے منہ بناتے ہوئے کہا

۔۔۔۔

شاذل کے ہوتے ہوئے تم فٹ پاتھ پر بیٹھو یہ مجھے گوارہ نہیں۔۔شاذل نے سیریس انداز میں کہا۔۔۔

ایک بات بتائیں۔۔۔کیا میں چور لگتی ہوں؟یہ بولتے ہوئے گل کی آنکھیں نم ہو گئیں

۔۔۔۔

شاذل نے حیرت سے گل رعنا کی سرخ آنکھوں میں دیکھا نہیں!بلکل بھی نہیں۔۔

آپ مجھے اپنے گھر کیوں لے کر گئے تھے؟۔۔۔مجھے مرنا تھا۔۔مجھے وہاں رہنے دیتے مجھے نہیں زندہ رہنا۔۔۔

گل نے گال پر آیا آنسو سختی سے صاف کیا۔۔۔۔

آپ کی ماما نے بولا میں چور ہوں۔۔۔"اور بولا نکل جاؤ ادھر ہے"۔۔۔گل رعناد کھی انداز میں شکوہ کر گئی تھی۔۔۔

شاذل تھوڑا شرمندہ ہوا تھا۔۔۔اسے اپنی ماما سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔اسے عائلہ بیگم پر غصہ آیا تھا۔۔۔

وہ جواب میں کچھ بھی نہ بول سکا۔۔۔بس خاموشی سے کھڑا۔۔۔اسے سن رہا تھا۔۔۔

وہ فٹ پاتھ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔اور کسی مجرم کی طرح نظریں جھکا کر اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

میرا تو کوئی گھر بھی نہیں ہے۔۔۔ماموں مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے۔۔۔اگر میں ان کو مل گئی وہ مجھے بہت ماریں گے۔۔۔

گل رعنا نے اپنی پریشانی بتائی۔۔۔"تم مجھے کسی یتیم خانے چھوڑ آؤ"۔۔ایک آخری احسان کر دو۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"گل نے سر اٹھا کر شاذل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا"۔۔۔

پہلے مجھے کنفرم کرنے دو حارث زندہ ہے کہ مر گیا۔۔۔

اس کے بعد طے کرے گے کیا کرنا ہے۔۔۔

تم میرے ساتھ میرے گھر جاؤ گی۔۔۔شاذل نے اسے سمجھاتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔

گل نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔جس کا مطلب تھا "نہیں"۔۔۔

وہ اب شاذل کے گھر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔

وہ لوگ تمہیں یتیم خانے یہ ہاسٹل سے ڈھونڈ لیں گے۔۔۔اب آؤ اور کار میں بیٹھو۔۔اور مجھے بتائے بغیر گھر سے باہر نہیں نکلو گی۔۔۔

شاذل نے اسے ایک بار پھر پیار سے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔

اور گاڑی میں بیٹھنے کا حکم جاری کیا۔۔۔۔وہ تھوڑی دیر خاموش وہی کھڑی رہی۔۔۔۔

اس کے ذہن میں عائلہ کی باتیں چل رہی تھی۔۔۔۔شاذل نے اسے بازو سے پکڑ کر خود فرنٹ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

وہ خاموشی بیٹھ گئی تھی۔۔۔ کیونکہ شاذل پر بھروسہ کرنے کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔۔۔

شاذل اسے گھر لے آیا۔۔شاذل نے عائلہ کی طرف غصے سے دیکھا۔۔۔

عائلہ نے گل رعنا کی طرف سرد نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

عائلہ بیگم منہ سے کچھ نہ بول سکی۔۔۔پر ان کی آنکھیں بہت کچھ بول رہی تھی۔۔۔

گل اپنے روم میں جاؤ۔۔۔شاذل نے حکم جاری کیا۔۔۔

گل جلدی سے وہاں سے چلی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ عائلہ کی سرد نگاہیں مسلسل خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

بہت افسوس کی بات ہے ماما۔۔۔۔شاذل نے عائلہ کی طرف دیکھتے ہوئے دکھی انداز میں کہا۔۔۔۔

اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔عائلہ بیگم کچھ نہ بول سکی۔۔۔

9سال پہلے۔۔۔۔(ماضی)

ناولز کلب

دو لڑکیاں اسلام آباد کی خوبصورت سڑکوں پر ایک دوسرے کی تصویریں بنا رہی تھی۔۔۔

سڑکوں کے کناروں پر بڑے بڑے درخت تھے۔۔۔مینو میں کیمپ سے پانی والی بوتل لے کر آتی ہوں۔۔۔

تم ادھر ہی رکو۔۔زمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"اوکے زمر"۔۔۔مینو نے کہا

زمر کے جانے کے بعد مینو درختوں کی تصاویر لے رہی تھی۔۔

ایک شخص جس نے سر پر بلیک ہوڈی پہنی تھی۔۔اس کی ٹوپی سے اس کا چہرہ چھپا تھا۔۔۔

بس ناک اور ہونٹ نظر آرہے تھے۔۔اس شخص کے چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی تھی۔۔۔

وہ شخص کافی دیر سے ان لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔اس کی نظر اچانک سامنے گئی۔۔۔

وہاں ایک شخص بندوق لے کر کھڑا تھا۔۔غازیان سکندر کو کچھ غلط ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

اس شخص نے فائر کیا۔۔غازیان شیر کی طرح تیز رفتا سے وہاں سے چھلانگ لگا کر نیچے

آیا۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے لڑکی کو دھکا مارا۔۔۔گولی غازیان کی قمر پر لگی۔۔۔وہ لڑکی جھاڑیوں پر گری۔۔

"ایک لکڑی اس کے بازوں کے اندر کھوب گئی"۔۔

خون کا فوارہ نکلا۔۔۔لڑکی کم عمر تھی۔۔برداشت نہیں کر سکی اور بے ہوش ہو گئی۔۔وہاں

ایک دم سے غازیان کا گارڈ آیا۔۔۔

وہ بھاگتا ہوا آیا۔۔۔وہ شخص گولی مار کے بھاگ گیا تھا۔۔۔غازیان کے بابا وہاں آئے۔۔۔

غازیان تکلیف سے بے ہوش ہو رہا تھا پر اس نے خود کو ہوش میں رکھا۔۔۔

غازی اور اس کے بابا شکار پر نکلے تھے۔۔۔

غازیان تکلیف کے باعث مر رہا تھا۔۔۔انہوں نے جلدی سے غازی کو کار میں بٹھایا۔۔۔

بابا وہ لڑکی؟۔۔۔غازی نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

بیٹا پولیس کو بتا دیا ہے وہ لوگ آتے ہوں گے ایمبولینس کو بھی کال کر دی ہے۔۔وہ لوگ سنبھال لیں گے۔۔۔غازیان ایک دم سے بے ہوش ہو گیا۔۔۔اس کو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

غازیان کے بابا اسے ہسپتال لے کر آئے۔۔زمر مینو کے پاس ہی تھی۔۔۔وہاں اور لوگ بھی اکھٹے ہو گئے تھے۔۔۔

مینو اٹھو یار کیا ہوا ہے؟۔۔۔پلیز آنکھیں کھولو۔۔۔مینو۔۔

زمر اس کی گال تھپ تھپا رہی تھی۔۔۔۔

زمر کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔اس کی عمر بھی 19 سال تھی۔۔۔اور مینو کی بھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہاں ایمبولینس آ گئی۔۔۔اور پولیس کے آدمی بھی انہوں نے صورتحال کا جائزہ لیا۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

پورا ادھا دن غازی بے ہوش رہا۔۔۔گولی بہت خطرناک تھی۔۔غازی کو ہوش آیا۔۔اس کے سامنے وہی گلاسز والی لڑکی آئی جس کی سیاہ آنکھیں تھی۔۔اس کے بال بھی چھوٹے تھے۔۔۔

مینو کے بال کندھوں تک تھے۔۔۔مینو نے آگے سے بے بی کٹنگ کی تھی۔۔۔۔

عائلہ بیگم غازیان کے پاس بیٹھی تھی۔۔شکر ہے بیٹا آپ کو ہوش آگیا۔۔عائلہ بیگم نے نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ماما وہ لڑکی۔۔۔؟وہ ٹھیک ہے؟خود سے زیادہ اس لڑکے کو مینو کی فکر تھی۔

کون لڑکی۔۔۔؟عائلہ نے پوچھا۔۔۔مروان صاحب بھی وہی موجود تھے۔۔

وہ اپنے گھر والوں کے پاس ہوگی۔۔۔آپ کو اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ۔۔۔۔مروان صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

غازیان خاموش ہو گیا۔۔اس کا ارادہ ٹھیک ہونے کے بعد اس لڑکی کو ڈھونڈنے کا تھا۔۔۔

(حال)

احد مربا کو اس کے گھر لے کر آیا۔۔۔ آج چار دن بعد شیر علی ہسپتال سے واپس گھر آئے تھے۔۔۔

مربا کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے ہی وہ لوگ ہسپتال سے گھر آئے تھے۔۔۔

شیر علی اور نور بیگم گارڈن میں بیٹھے تھے۔۔۔یہاں تازہ ہوا چل رہی تھی۔۔۔۔۔

مہر ماہ، مریم اندر اپنے کمروں میں تھی۔۔۔۔ڈاکٹرز نے شیر علی کو کھلی فضا میں چلنے کا مشورہ دیا تھا۔۔۔۔

"باباجان" احد مہا کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔ مہا کی آواز سن کر شیر علی نے تڑپ کر اپنی بیٹی کی طرف دیکھا۔۔۔

انہوں نے مہا کو سینے لگایا۔۔۔ مہا بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔۔ جبکہ شیر علی کی آنکھیں پیچھے کھڑے احد کو دیکھ کر سرخ ہوئی۔۔۔

کیا کیا ہے؟ تم نے میری بیٹی کے ساتھ؟ شیر علی نے احد کو یک دم گریبان سے پکڑا۔۔۔

"نکاح کیا ہے" انکل! احد نے پر سکون انداز میں کہا۔۔

شیر علی نے احد کا گریبان چھوڑ دیا۔۔۔

ہم تم پر کیس کریں گے۔۔ نور بیگم نے بولا۔۔ احد ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

"ضرور کریں پر کچھ فائدہ نہیں ہو گا"۔۔۔ دو دن بعد واپس آؤں گا لینے۔۔۔

"اگر کوئی چلاکی کی تو سزا کے لیے تیار رہنا"۔۔۔احد نے مہا کی طرف دیکھتے ہوئے تھوڑے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

مہا بھوکی شیرنی کی طرح احد کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

احد خاموشی سے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

باہر شور کی آواز سن کر مہر ماہ بھی اپنے کمرے سے باہر آئی۔۔۔

وہ بھی گارڈن تک ائی۔۔۔مہا،شیر علی اور نور بیگم وہی کھڑے تھے۔۔۔۔

احد جا چکا تھا۔۔۔مہا کو دیکھ کر مہر ماہ کو غصہ آیا۔۔۔

مہا, مہر ماہ کے گلے لگنے کے لئے آگے بڑھی ہی تھی کہ۔۔۔"چٹاخ" مہر ماہ نے زوردار تھپڑ مہا کے منہ پر رسید کیا۔۔۔

مہا گال پر ہاتھ رکھے حیرت سے مہر ماہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا لینے آئی ہو؟اس رات منع کیا تھا نہ نیچے مت جاؤ۔۔۔ تمہاری وجہ سے بابا کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔

چار دن سے ہم لوگ ہسپتال تھے۔۔۔

نئی نویلی دلہن کی طرح سج دھج کر اپنے میکے آئی ہو؟۔۔ تمہیں کیا ضرورت تھی۔۔۔

اس آدمی کے ساتھ بات کرنے کی۔۔۔ جب پتہ چل گیا تھا کہ وہ غیر آدمی ہے تم نے اسے فوراً بلاک کیوں نہیں کیا؟۔۔۔

کیوں اس کی بہن کے خلاف باتیں کی تھیں۔۔۔

مہا کو اس تھپڑ کی امید نہیں تھی۔۔۔ وہ خاموشی سے کھڑی تھی۔۔۔

نور بیگم اور شیر علی بھی مہر ماہ کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

مہا وہاں سے بھاگ کر اندر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ نے اسے تھپڑ مار تو دیا تھا۔۔۔پر اب احساس ہو رہا تھا۔۔۔نہیں مارنا چاہیے تھا ۔۔۔۔

مہر ماہ بیٹا وہ تمہارے گلے لگنا چاہتی تھی۔۔۔۔تم نے اسے تھپڑ کیوں مارا؟۔۔۔نور بیگم نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

مہر ماہ تھوڑا سا شرمندہ ہوئی۔۔۔۔ماما بچپن سے لے کر اب تک میں ان دونوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالتی رہی ہوں۔۔۔

اپ ان کو ڈانٹے نہ اس وجہ سے آپ سے چھپاتی تھی۔۔۔پر مجھے اب افسوس ہے۔۔جب بچہ غلطی کرے اسے ڈانٹے۔۔۔۔

تاکہ بار بار غلطی نہ کرے۔۔۔اس کے فون پر ایک دفع پہلے بھی کسی انجان آدمی کا میسج آیا تھا۔۔۔

اس نے اس کے ساتھ بہت بد تمیزی کی تھی۔۔۔جس طرح احد کے ساتھ کی تھی۔۔شاید وہ اتنا طاقتور نہیں تھا کہ ہمارے گھر تک پہنچ سکتا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں نے اس کے فون سے خود چیٹ پڑی تھی۔۔۔

اگر یہ تھپڑ اس دن اس کے منہ پر مارتی۔۔۔ آج یہ نوبت نہ اتی۔۔۔

اگر آپ کو پتہ چل گیا کہ وہ آدمی کوئی انجان ہے۔۔۔ آپ کیوں اس کو "ریلائے" کر رہے ہو۔۔۔۔

شیر علی تھوڑی دیر خاموش کھڑے مہر ماہ کو سنتے رہے۔۔۔۔

جب مہر ماہ نے اپنی بات مکمل کی تو انہوں نے بولا۔۔

"مہر ماہ بیٹا میرے ساتھ اؤ"۔۔۔

اور نور بیگم آپ جا کر مرہا کو دیکھو۔۔ مرہا اور مریم کو لے کر میرے کمرے میں اؤ۔۔ مجھے تم سب سے بات کرنی ہے۔۔۔

شیر علی نور بیگم کو یہ کہتے ہوئے اندر کی طرف گئے۔۔۔

نور بیگم مرہا کے کمرے میں ائی۔۔۔ وہ سرہانے میں منہ چھپائے مسلسل رو رہی تھی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر ماہ ان دونوں سے بڑی تھی۔۔۔وہ اکثر غلطی پر ان دونوں کو ڈانٹ دیتی تھی۔۔۔

پر اس نے کبھی مریم اور مرہا پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔۔۔اج پہلی بار مرہا کو تھپڑ پڑا تھا۔۔۔۔

نور بیگم بیڈ پر اس کے پاس آ کر بیٹھی۔۔۔مرہا میری بچی۔۔۔انہوں نے مرہا کے سر پر ہاتھ پھیریا۔۔۔

بیٹا کوئی بات نہیں بڑی بہن ہے۔۔۔۔اس طرح خود کو رو رو کر ہلکان نہیں کرو۔۔۔انہوں نے پیار سے سمجھایا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مرہا نے بلکل نئی نویلی دلہنوں والا جوڑا پہنا تھا۔۔۔یہ چیز دیکھ کر مہر ماہ کو زیادہ غصہ آیا تھا

۔۔۔

مرہا کے لئے کپڑے احد خود لے کر آیا تھا۔۔۔کیونکہ اس کے پاس پہننے کے لئے کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

مرہا کو غصہ آیا تھا۔۔۔پر مجبوراً اسے یہی کپڑے پہننے پڑے۔۔۔

مرہا نے سرہانے سے منہ اٹھایا۔۔۔اور یک دم اپنی ماما کے گلے لگ گئ۔۔۔

ماما میں آپی کے تھپڑ مارنے پر نہیں رو رہی۔۔۔اپنی غلطی پر رو رہی ہوں۔۔۔

میں نے کبھی اس معاملے میں کمپرومائز نہیں کیا تھا۔۔

میں نے کبھی کسی لڑکے کے ساتھ تعلق نہیں رکھا۔۔

پھر بھی اس قدر ذلت میرے حصے میں کیوں ائی؟۔۔۔اس دن میں احد کو یہی بول رہی تھی کہ۔۔۔

مُجھے تمہیں دوست نہیں بنانا۔۔مرہا نے روتے ہوئے کہا۔۔

بیٹا منع کرنے کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے۔۔۔۔آپ کا انداز غلط تھا۔۔۔۔نور بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا

Clubb of Quality Content

آپی نے ہی بولا تھا۔۔۔غیر آدمیوں کے ساتھ سخت لہجے میں بات کرو۔۔۔اور "سورت احزاب" میں بھی یہی ہے۔۔۔

مرہا نے ایک بار پھر اپنے آپ کو درست ثابت کرنا چاہا۔۔

بیٹا سخت لہجے میں بات کرنی چاہیے۔۔۔

"پر بد تمیزی نہیں"۔۔۔۔آپ اس کے ساتھ بد تمیزی کر رہی تھی۔۔۔نور بیگم نے بھی چیٹ پڑھی تھی۔۔۔۔

آپ کیوں اس کی بہن تک گئی تھی، بغیر کسی سے ملے اور جانے اس کے بارے میں غلط بات نہیں کرتے۔۔۔

نور بیگم نے اسے پیار سے سب سمجھایا۔۔۔پر اس پر کسی بات کا اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

اسے ابھی بھی اپنا آپ ہی درست لگ رہا تھا۔۔۔اور وہ احد سے بدلہ لینے کا بھی سوچ چکی تھی۔۔۔

پر اب ان باتوں کا کوئی فائیدہ نہیں ہے۔۔اس نے تمہارے ساتھ نکاح کر لیا ہے۔۔۔نور بیگم نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

میں اس سے خلع لے کر رہی ہوں گی۔۔۔مجھے نہیں اس گھٹیا انسان کے ساتھ رہنا۔۔۔

نور بیگم خاموش ہو گئیں۔۔۔

وہ اس معاملے کی وجہ سے بہت پریشان تھیں۔۔۔ان کو اچانک یاد آیا۔۔۔

شیر علی نے بولا تھا۔۔مریم اور مرہا کو لے کر میرے کمرے میں انا۔۔۔

بیٹا آپ کے بابا بلا رہے تھے۔۔۔نور بیگم نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

"مجھے نہیں جانا"۔۔۔مرہا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔بیٹا انہوں نے کوئی ضروری بات کرنی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچھا ٹھیک ہے۔۔ آپ چلے میں منہ دھو کر آتی ہوں۔۔ مجھے کپڑے بھی چینج کرنے ہیں ۔۔۔۔اس نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ جلدی انا۔۔۔یہ کہتے ہوئے نور بیگم مریم کے کمرے کی طرف گئ۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مریم، مرہا مہرماہ تینوں اپنے بابا کے روم میں تھی۔۔۔ نور بیگم بھی وہی تھی۔۔۔

شیر علی بولے۔۔۔ بچوں جو کچھ ہونا تھا ہو گیا پر اب ہمیں آگے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا ہے ۔۔۔

"آپ کی چھوٹی سی غلطی آپ کو اور آپ کی زندگی کو برباد کر سکتی ہے"۔۔۔

وہ چاروں خاموشی سے شیر علی کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔

مہر ماہ ان کے سامنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔نور بیگم شیر علی کی دوسری جانب۔۔شیر علی اور نور بیگم بیڈ کراؤن کے ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

جبکہ مریم اور مہا دونوں صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

مہا نے نظریں جھکائی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی انگلیوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔اس نے انگلی میں ایک انگوٹھی پہنی تھی۔۔۔

وہ اسے انگلی میں گول گول گھما رہی تھی۔۔

شہوار اس دن ہسپتال آیا تھا۔۔وہ مہر ماہ کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔۔

ہمارے گھر اور بزنس پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔۔میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔

اس بات پر سب نے تڑپ کر شیر علی کی طرف دیکھا۔۔۔۔

وہاں موجود چاروں خواتین کو شیر علی سے بہت محبت تھی۔۔۔۔

شیر علی اور نور بیگم نے لو میرج کی تھی۔۔۔

میں اپنی زندگی میں تم تینوں کو اپنے اپنے گھروں میں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

شیر علی مرہا کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔ مہر ماہ، مرہا سے سوری کرو۔۔۔ اور اسے گلے لگاؤ۔۔۔

شیر علی نے حکم جاری کیا۔۔۔ مہر ماہ اٹھ کر مرہا کے گلے لگی۔۔۔ اس کی آنکھیں اچانک نم ہو گئیں۔۔۔

مجھے معاف کر دو "میری جان" میں بابا کی وجہ سے پریشان تھی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں آپی۔۔۔ مجھے برا نہیں لگا تھا۔۔۔ مرہا نے اپنی گال سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مہر ماہ کے بعد مریم بھی مرہا کے گلے ملی۔۔۔۔ نور بیگم اور شیر علی کی آنکھیں بھی نم تھیں ۔۔۔۔

تھوڑی دیر وہ سب خاموش رہے۔۔۔۔ مہر ماہ نے اس خاموشی کے تسلسل کو توڑا۔۔۔۔

بابا میں تیار ہوں شادی کرنے کے لئے پر میری ایک شرط ہے۔۔ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

کیسی شرط؟ شیر علی نے پوچھا۔۔۔

آپ مریم کی شادی جلدی نہیں کریں گے۔۔۔ یہ ابھی بہت چھوٹی ہے۔۔۔ آپ جلد بازی نہیں کریں۔۔۔

آپ کو کچھ نہیں ہو گا۔۔ ہم سب ہیں ناں۔۔۔ مہر ماہ نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا۔۔۔ وہ اپنے بابا کے بغیر کچھ بھی نہیں تھی۔۔۔۔

اسے اپنے بابا کی سب سے زیادہ سپورٹ تھی۔۔۔ وہ ہر پروجیکٹ کرنے سے پہلے اپنے بابا سے مشورہ کرتی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا"۔۔۔ شیر علی نے مسکراتے ہوئے مختصر جواب دیا۔۔

مرہا کا انہوں نے سوچا تھا کہ خلع لیں گے۔۔اگر ہو گئ تو ٹھیک ورنہ مرہا کو احد کے ساتھ ہی واپس جانا پڑے گا۔۔۔

(اگلے دن)

مہر ماہ آج آفس جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔۔اور مریم کالج جانے کے تیار ہو رہی تھی۔۔۔مرہا اپنے کمرے میں تھی۔۔۔

اس کے ذہن میں مختلف منصوبے بن رہے تھے۔۔۔وہ بس کسی طرح احد سے بدلہ لینا چاہتی تھی۔۔۔۔

کافی سوچنے کے بعد اس کے ذہن میں ایک منصوبہ ایا۔۔

اس نے اپنا فون پکڑا۔۔۔

اور اپنی ایک دوست کو کال کی۔۔۔مرہا سٹیٹس دیکھ کر دوست بناتی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ لڑکی مرہا کو اپنا دوست مانتی تھی۔۔۔پر مرہا نے اس کو بس اپنے نوٹس بنوانے کے لئے رکھا تھا۔۔۔

مرہا کا جب نوٹس بنانے کا دل نہیں کرتا تھا تو وہ اس لڑکی حادیہ سے لے لیتی تھی۔۔۔

حادیہ اتنی امیر نہیں تھی۔۔۔اس نے حادیہ کو کال کی۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی حادیہ نے کال اٹھالی تھی۔۔۔

ہیلو حادیہ!ہاں بولو مرہا کدھر غائب ہو؟اتنے دن سے یونیورسٹی نہیں ائی۔۔۔۔

حادیہ نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔مرہا نے حادیہ کو ساری بات بتائی۔۔۔

حادیہ کو مرہا کے لئے بہت برا لگا۔۔۔اچھا سنو میری بات وہ تم ایک دن بتا رہی تھی نہ کہ تمہارے گھر والے تمہاری منگنی تمہارے ایک کزن سے کروانے والے تھے۔۔

پر وہ اچھا انسان نہیں تھا۔۔۔ آوارہ ڈاکو ٹائپ تھا۔۔۔

مہا نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔"ہاں زہر لگتا ہے مجھے"حادیہ نے تلخی سے کہا۔۔۔

کیا مجھے اس کا نمبر مل سکتا ہے؟۔۔۔ مہا نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم نے اس کا نمبر کیا کرنا ہے؟حادیہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

بس مجھے چاہیے مہا نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔۔پہلے مجھے وجہ بتاؤ پھر دوں گی۔۔۔

حادیہ نے تجسس کے ساتھ کہا۔۔۔وجہ نہیں بتا سکتی۔۔۔ مہا نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

"تو پھر میں بھی نہیں نمبر بتا سکتی"۔۔۔حادیہ نے صاف انکار کیا۔۔۔

مہا تھوڑی دیر خاموش رہی۔۔۔۔غریب لوگوں کی کمزی "پیسہ" مہا کے ذہن میں آیا۔۔۔

اس کے بعد مہا کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی۔۔۔اگر تھوڑی دیر بعد تمہارے

اکاؤنٹ میں،20ہزار اجائے۔۔۔ پھر بھی نہیں دو گی نمبر؟ مہا نے سنجیدہ انداز میں پوچھا

۔۔۔

حادیہ تھوڑی دیر خاموش رہی۔۔۔۔ پھر سوچا جا سکتا ہے۔۔۔۔ حادیہ نے بولا۔۔۔ وہ دونوں ایک ساتھ مسکرائی۔۔۔ اور پھر قہقہہ لگایا۔۔۔

مرہا نے دس ہزار روپے حادیہ کے نمبر پر سینڈ کیے۔۔۔ حادیہ کو تو حیرت ہو رہی تھی۔۔۔۔ ایک نمبر کے بدلے وہ پاگل لڑکی اسے بیس ہزار دے رہی تھی۔۔۔۔

حادیہ نے اسے نمبر سینڈ کیا۔۔۔۔ پھر تھوڑی دیر بعد اسے باقی کے دس ہزار بھی مل گئے۔۔۔ حادیہ تو خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔۔۔

مہر آفس آئی۔۔ سامنے سے غازیان آرہا تھا۔۔۔ آج خلاف معمول اس نے پینٹ کورٹ کی بجائے۔۔ سفید شلوار قمیض پہنی تھی۔۔۔

مہر ماہ نے بھی شلوار قمیض پہنی تھی۔۔۔ اور ڈوپٹہ گلے میں لیا تھا۔۔۔

کیسی ہیں؟انکل کی طبیعت کیسی ہے؟غازی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔بابا بھی ٹھیک ہیں۔۔یہ کہتے ہوئے مہر ماہ اپنے آفس روم کی طرف چلی گئی

۔۔۔

غازیان کو مہر ماہ اداس،اداس لگ رہی تھی آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

مہر ماہ نے وکیل صاحب کو آفس روم میں آکر کال کی۔۔۔اور اسے مرہا اور احد کا سارا واقع

بتایا۔۔۔

اچھا میڈیم مہر ماہ!مجھ سے جو ہو سکا میں کروں گا۔۔۔

آپ پریشان نہیں ہوں۔۔۔وکیل صاحب نے اپنے پروفیشنل انداز میں بات کی۔۔۔

اس کے بعد مہر ماہ نے فون بند کر دیا۔۔۔۔وہ کل عدالت میں جانے کا سوچ رہی تھی

۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

۔۔۔۔۔۔۔

مہانے اس نمبر پر کال کی۔۔۔"وہ بدلے کی آگ میں اس قدر پاگل ہو گئی تھی کہ ایک ڈاکو سے رابطہ کرنے کے لئے تیار تھی"۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد کال اٹھالی گئی۔۔۔دوسری جانب سے ایک بھاری آواز والا آدمی بولا۔۔۔

وہ آواز اور لہجے سے ہی جاہل لگ رہا تھا۔۔۔

مجھے ایک لڑکی کو کڈنیپ کروانا ہے۔۔۔اس کے بدلے 50ہزار دوں گی۔۔۔۔مہانے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

لہجہ اس کا سخت ہی تھا۔۔۔۔

پہلے مجھے یہ بتاؤ لڑکی میرا نمبر کدھر سے ملا۔۔۔

اس آدمی نے پوچھا۔۔۔

"میں بتانا ضروری نہیں سمجھتی"۔۔۔مہانے تھوڑا گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ سارے معاملات فون پر طے نہیں ہوتے"۔۔۔ تمہیں مجھ سے ملنے آنا ہو گا۔۔۔اس ڈاکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں! میں ملنے نہیں اسکتی۔۔۔ مہانے صاف انکار کیا۔۔۔

اوہ باجی جس کو کڈنیپ کروانا ہے۔۔۔۔اس کی تصویر چاہیے۔۔۔۔اس کے علاوہ کب کس دن کرنا ہے۔۔۔۔وہ سب بھی بتانا ہے۔۔۔۔

اور آدھی رقم پہلے ادا کرنی ہو گی۔۔۔اس ڈاکو نے اپنی ڈیمانڈز بتائی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے پر کوئی سنسان جگہ نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ہم کسی ریسٹورنٹ میں ملے گے ۔۔۔۔ مہانے بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے کل لوکیشن بیجھ دینا آجاؤں گا۔۔۔۔

اور ایک اور بات کوئی بھی ہوشیاری کرنے کی کوشش نہیں کرنہوشیاری کرنے کی کوشش نہیں کرنا۔۔۔تم مجھے جانتی نہیں ہو۔۔۔میں بہت خطرناک ہوں۔۔۔

اس نے مرہا کو ڈرانا چاہا۔۔۔پر مرہا کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

اس کے پاس پیسے تھے۔۔پر وہ ان کا غلط استعمال کر رہی تھی۔۔۔

وہ زمل کو کڈنیپ کروانے لگی تھی۔۔۔کیونکہ احد نے زمل کی خاطر مرہا کو اتنا ذلیل کیا تھا

۔۔۔۔

اور مہر ماہ نے بھی اس سارے واقعے کے بعد اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔

وہ بس احد کو تکلیف پہنچانا چاہتی تھی۔۔۔اس کے پاس زمل کی تصویر نہیں تھی۔۔۔

اس نے سوچا تھا۔۔۔واپس احد کے گھر جائے گی۔۔۔۔ویسے بھی احد نے اسے دو دن یہاں رہنے کی اجازت دی تھی۔۔۔

آج شام کو اسے واپس احد کے ساتھ جانا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

مریم کالج آئی۔۔۔اپنے بابا کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھی۔۔۔۔

وہ سارا دن اداس سی ایک طرف بیٹھی رہی۔۔۔کچھ دنوں پہلے کی بات ہے۔۔۔وہ لوگ کتنے خوش تھے۔۔۔

اچانک سب خراب ہو گیا۔۔۔۔بے شک آزمائشیں اللہ کی طرف سے آتی ہیں۔۔۔۔

"ان کا ہمت اور صبر کے ساتھ سامنا کرنا چاہیے"۔۔۔اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔۔۔۔

ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔۔۔ہر اندھیری رات کے بعد صبح کا"سورج روشن"ہوتا ہے۔۔۔

بعض اوقات غم اور تکلیف انسان کو اللہ کے قریب کر دیتے ہیں۔۔۔۔

انسان نماز پڑھتا ہے۔۔۔اللہ کی کو یاد کرتا ہے۔۔۔اپنی مشکلات سے نجات کی دعا کرتا ہے۔۔۔۔

اور جب اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔۔۔اس کا اللہ پر بھروسہ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔۔۔

پہلے اس کی آنکھیں جو غم کی وجہ سے نم ہوتی تھی۔۔وہ خوشی کے آنسوؤں سے نم ہونے لگ جاتی ہے۔۔

جب بھی گھر میں کوئی ٹینشن یا پریشانی آتی ہے۔۔۔اس کا سب سے زیادہ اثر گھر کے سب سے چھوٹے بچے پر پڑتا ہے۔۔۔

کیونکہ بڑے میچور ہوتے ہیں۔۔۔ان کو مشکل کا سامنا کرنا آتا ہوتا ہے۔۔۔

مریم اپنے بابا کی طبیعت، مرہا کے اچانک گھر سے چلے جانے، مہر ماہ کی شادی کی باتیں ان سب چیزوں سے بہت ڈیپریشن کا شکار ہو گئی تھی۔۔۔

اس کا پڑھائی میں بھی دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔چار دن سے شیر علی ہاسپٹل تھے۔۔۔

اس نے کالج سے مسلسل تین چھٹیاں کی تھی۔۔۔ان تین دنوں میں اس کے بہت سارے ٹاپکس مس ہو گئے تھے۔۔۔

باقی سب سبجیکٹ تو پھر بھی وہ کور کر لیتی پر اسے کمسٹری کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

وہ بس گھر جانا چاہتا تھی۔۔۔ابھی تیسرا لیکچر چل رہا

تھا۔۔۔

اس کا آج کالج دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔ٹیچر نے نوٹ کیا

مریم کا پڑھائی پر دھیان نہیں ہے۔۔۔۔

مریم بیٹا کوئی ایشو ہے؟ آپ کو سمجھ آ رہی ہے؟ جو میں پڑھا رہی ہوں۔۔۔

ج۔۔۔جی میم آ رہی ہے سمجھ۔۔۔مریم نے جھوٹ بول دیا۔۔

چلو اچھی بات ہے اپنا فوکس بورڈ کی طرف رکھو۔۔۔

ٹیچر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رات کو احد مرہا کو لینے ایا۔۔۔اس نے اپنا کچھ سامان بھی پیک کر کے رکھا تھا۔۔۔

مہر ماہ، مریم اپنے کمروں میں تھیں۔۔۔۔مرہا گیٹ تک ائی۔۔احد کار سے باہر نہیں آیا تھا۔۔۔۔

مرہا اپنا فون بھی ساتھ لائی تھی۔۔۔۔وہ اپنا سامانِ والا بیگ پیچھلی سیٹ پر رکھ کر خود آگے بیٹھ گئ تھی۔۔۔۔

احد نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔احد کی گاڑی کے پیچھے اس کے گارڈز کی ایک گاڑی تھی۔۔۔

مرہا کو وہ دن یاد آرہا تھا۔۔۔جب احد زبردستی اسے اس گھر سے لے کر گیا تھا۔۔۔

وہ گاڑی کی ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔کیسا گزرا دن؟احد نے مسکراتے ہوئے پوچھا

۔۔۔۔

"پتہ نہیں"۔۔۔مرہا نے اس کی طرف دیکھے بغیر بولا۔۔۔

میں نے تمہارے ساتھ نکاح کیا ہے۔۔۔۔

ایک اچھا تعلق قائم کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔میں چاہتا ہوں۔۔۔ماضی میں جو ہوا بول جاؤ۔۔۔

احد نے سنجیدہ انداز میں اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔

کیا ماضی کو بھول جانا بہت آسان ہوتا ہے۔۔۔۔؟مرہا نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔۔

نہیں پر کوشش تو کی جا سکتی ہے نہ۔۔۔۔دیکھو میری

ماما کی جب ڈیتھ ہوئی تھی۔۔میں بس تیرہ سال کا تھا۔۔۔

اور میری پرورش میرے نانا نے کی تھی۔۔۔اور زمل کی میں نے۔۔۔میری ماما بھی سیاست میں تھیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس وجہ سے مجھے کم ہی ٹائم دیتی۔۔۔۔احد ابھی بول ہی رہا تھا کہ۔۔۔۔

پلیز خاموش ہو جاؤ۔۔مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔

تمہارا فضول پاسٹ جاننے میں۔۔۔۔اس نے بلا جھجک کہا۔۔۔

احد کو تھوڑا برا لگا تھا۔۔۔۔پر وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔

باقی کا راستہ دونوں نے خاموشی سے طے کیا۔۔۔

مرہا گھر آتی ہی سیدھا گیسٹ روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

اسے صبح کسی بہانے اس ڈاکو سے ملنے جانا تھا۔۔۔پر پہلے اسے زمل کی تصویر چاہیے تھی۔۔۔۔

اور اس کے پاس پورے پچاس ہزار بھی نہیں تھے۔۔۔بیس ہزار پہلے دینا تھا۔۔۔تیس ہزار کام ہونے کے بعد دینا تھا۔۔۔۔

احد بھی گھر آتے سیدھا اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔وہ جانتا تھا زبردستی شادی کا اختیار اس کے پاس تھا۔۔۔

پر زبردستی مرہا کو خود سے محبت نہیں کروا سکتا۔۔۔

وہ اس کو اپنے اچھے سلوک سے جیتنا چاہتا تھا۔۔۔۔

مرہا تھوڑی دیر بعد روم سے باہر آئی۔۔۔اس پورے گھر میں جگہ جگہ احد مرہا اور ان کی ماما نمل کی تصویریں لگی تھیں۔۔۔

مرہا کو بآسانی زمل کی تصویر مل گئی تھی۔۔۔اس کے بعد اب اسے بیس ہزار کا انتظام کرنا تھا۔۔۔

اس کے ذہن میں آیا۔۔۔احد سے مانگتی ہوں۔۔۔وہ اس کے پیسوں سے اس کی بہن کو اغواء کروانے کا سوچ رہی تھی۔۔۔

وہ زرا گھبراتے ہوئے احد کے کمرے کی طرف گئی۔۔۔احد کا کمرہ بند تھا۔۔۔۔

وہ جب سے یہاں آئی تھی۔۔۔ایک بار بھی اس کے کمرے میں نہیں گئی تھی۔۔۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی چل رہی تھی۔۔۔اس کے دل میں یہ بھی ڈر تھا کہ احد اسے شاید واپس نہ آنے دی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے سوچا تھا پیسے لے کر واپس گیسٹ روم میں اجاؤ گی۔۔۔پر احد نے اسے واپس نہیں آنے دینا تھا۔۔۔

مرہا نے ہلکا سا ڈور کھولا۔۔۔احد بیڈ پر کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔۔۔

وہ اپنا فون یوز کر رہا تھا۔۔۔اندر آسکتی ہوں۔۔۔مرہا نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اجاؤ احد نے مختصر جواب دیا۔۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی۔۔۔احد کے پاس بیڈ تک ائی۔۔۔وہ اتنا عالیشان کمرہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔۔

کچھ پل کے لئے تو وہ حیرت میں ڈوب گئ تھی۔۔۔وہ یہ بھی بول گئ تھی۔۔۔بات کیسے کرنی ہے۔۔۔

وہ ارد گرد دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کمرے میں موجود ہر چیز بہت قیمتی اور نایاب تھی۔۔۔

احد مرہا کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔بیٹھ جاؤ۔۔۔اس

نے اسے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

مرہا بیٹھ گئی۔۔۔وہ ذہن میں سوچ رہی تھی کہ کیسے بات کرنی ہے۔۔۔

احد خاموشی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے ادھر خود چل کر آنے کو پہل سمجھ رہا تھا۔۔

اسے لگ رہا تھا۔۔۔وہ اس کمرے میں رہنے کے لئے آئی ہے۔۔۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔مرہا نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

بولو سن رہا ہوں۔۔۔احد نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔مجھے صبح یونیورسٹی جانا ہے۔۔۔۔

اپنی دوستوں سے ملنا ہے۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔ڈرائیور اور گارڈ کے ساتھ بھیج دوں

گا۔۔۔احد نے نارمل انداز میں کہا

ڈرائیور تک تو ٹھیک ہے۔۔۔پر گارڈ کی کیا ضرورت ہے۔۔؟مرہا نے منہ بناتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔

"آپ کی حفاظت کے لئے"۔۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔۔۔۔

مرہا نے دو ٹوک انداز میں جواب دیا۔۔۔۔گارڈ کے بغیر نہیں جا سکتی۔۔۔۔

اب تم عام لڑکی نہیں ہو۔۔۔"مشہور سیاست دان احد میر شاہ کی بیوی ہو"۔۔۔۔

دشمن ہمشہ تعاقب میں رہتا ہے۔۔۔میں ریسک نہیں لے سکتا۔۔۔۔احد نے اپنا موقف

بیان کیا۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر مجھے نہیں جانا"۔۔۔اور مجھے عام لڑکی ہی رہنے دو۔۔۔۔مرہا یہ بول کر اٹھ کر

جانے لگی۔۔۔۔

احد نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔۔۔ٹھہرو!۔۔۔ٹھیک ہے تم جا سکتی ہو۔۔۔۔

پر زیادہ دیر مت لگانا۔۔۔احد نے نرمی سے کہا۔۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔۔مرہا نے مختصر جواب دیا۔۔۔

اب اس نے پیسوں کی بات کرنی تھی۔۔۔پر سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے کرے۔۔۔

احد! حد سے زیادہ نرم لہجے۔۔۔بولو احد کی "جان"

احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے کچھ پیسے چاہیے تھے۔۔۔میں بابا سے مانگ لیتی پر شرم آرہی تھی۔۔۔

اب کیونکہ آپ میرے شوہر ہیں تو میری ہر ضرورت آپ ہی پوری کرے گے۔۔۔اس نے معصومیت سے کہا۔۔۔

اپنا مطلب نکلوانے کے لئے یہ لڑکی بھیگی بلی بن گئ تھی۔۔۔

احد کو تو حیرت ہو رہی تھی۔۔۔یہ تھوڑی دیر پہلے والی مرہا ہے۔۔۔

کتنے پیسے چاہیے۔۔۔؟بس پچاس ہزار۔۔۔اسے نے

مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

بس پچاس ہزار؟احد نے آئی برو اچکاتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"جی بس پچاس ہزار" مرہا کو لگ رہا تھا نہیں دے گا۔۔

وہ خاموشی سے احد کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

احد نے اپنی جیب سے والٹ نکالا۔۔اور مرہا کی جانب بڑھایا۔۔۔

اس میں جتنے بھی ہیں سارے رکھ لو۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مرہا نے پیسے نکالے۔۔ساتھ ATM کارڈز بھی تھے۔۔۔پانچ پانچ ہزار کے سارے نوٹ تھے۔۔۔

مرہا نے گنتی شروع کی۔۔۔70 ہزار ہے۔۔۔مرہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"رکھ لو سارے"۔۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔مرہا سارے پیسے مٹھی میں رکھ کر وہاں سے اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

کدھر جا رہی ہو؟احد نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔"گیسٹ روم میں"۔۔۔مہانے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

جیسا کہ ابھی تم نے بولا کہ تم میری بیوی ہو،میری ذمہ داری ہو۔۔۔تمہاری ضرورت پوری کرنا میرا فرض ہے۔۔۔

اسی طرح تم پر بھی فرض ہے۔۔۔"میری خدمت کرنا"۔۔

میں نے اپنی زمہ داری پوری کی ہے۔۔۔

اب تم اپنی زمہ داری پوری کرو۔۔۔احد نے ذو معنی انداز میں بات کی۔۔۔

مہا کو حیرت ہوئی۔۔۔کیا آپ نے میرے ساتھ سودا کیا ہے؟۔۔۔

اگر یہ بات ہے تو نہیں چاہیے مجھے پیسے۔۔۔مہانے پیسے وہاں احد کے سامنے بیڈ پر پھینک دیے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور وہاں سے جانے لگی۔۔۔احد جلدی سے اٹھا اور اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا۔۔۔پیسے نیچے گر گئے تھے۔۔

مرہا نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی پر دروازہ نہ کھلا۔۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

احد اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔۔دروازہ کیوں نہیں کھل رہا؟۔۔۔مرہا نے گھبراتے ہوئے پوچھا

"یہاں تم اپنی مرضی سے آئی ہو پر جاؤ گی میری مرضی سے"۔۔۔۔احد نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔

"مرہا کا دل زور سے دھڑکا"۔۔۔وہ احد کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔

مہر ماہ اپنے کمرے میں تھی۔۔۔۔اس کے نمبر پر غازیان کا میسج آیا۔۔۔

فری ہیں آپ؟غازی نے پوچھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جی فری ہوں۔۔۔ مہر ماہ نے بولا۔۔۔

کچھ نئے پیپرز بیچ رہا ہوں۔۔ دیکھ کر بتائیں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ اس دفع کوئی "change's" نہیں ہوں گے۔۔۔

میری پارٹنر شپ زیادہ ہے۔۔۔۔ ہر بار آپ کی مرضی نہیں چلے گی۔۔ غازی نے بولا۔۔۔۔

مہر ماہ کو غازی کا میسج دیکھ کر غصہ ایا پر اس نے ضبط کیا۔۔۔۔

"آپ نے بولا تھا حکم میرا چلے گا"۔۔۔۔ مہر ماہ نے میسج بیجھا۔۔۔۔۔

یہ آفر تب تھی۔۔ اگر آپ پہلی دفع پر جیکٹ کے لئے ہاں کر دیتی۔۔۔۔

آپ نے رمیز کے ساتھ پروجیکٹ کرنا بہتر سمجھا۔۔۔

غازی نے میسج بیجھا۔۔۔۔۔

"اچھا" مہر ماہ نے مختصر جواب دیا۔۔۔

میں نے آپ کی کمپنی کو بہت بڑا نقصان ہونے سے بچایا ہے۔۔۔۔ آپ کا بزنس پارٹنر رمیز فرار ہو گیا تھا۔۔۔

بس، بس آپ نے کچھ زیادہ بڑی خوش فہمی پال لی ہے مسٹر غازیان۔۔۔۔ مہر ماہ نے میسج بھیجا۔۔۔

غازی نے جواب میں "سمائیل ایموجی" بھیجا۔۔۔

مہر ماہ نے سین کر کے چھوڑ دیا۔۔۔۔ اور غازی کے بھیجے ہوئے پیپرز پڑھنے لگ گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح مرہا احد کے کمرے میں ہی سو رہی تھی۔۔۔

احد نے اٹھ کر مرہا کے چہرے کی طرف دیکھا۔۔۔

سورج کی کرنیں کمرے میں آ رہی تھی۔۔۔۔ مرہا نے آج یونیورسٹی جانا تھا۔۔۔

اس نے بولا یونیورسٹی کا تھا۔۔۔پر جانا کڈ نیپر سے ملنے تھا۔۔۔

صبح کے سات بج رہے تھے۔۔۔مرہا"میری جان"اٹھو۔۔۔

اس نے نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مرہا نے آنکھیں کھولی۔۔۔تھوڑی دیر وہ حیرت سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔

پر یک دم گھبرا کر اٹھی۔۔۔۔وہ گیسٹ روم میں نہیں احد کے کمرے میں تھی۔۔۔

وہ غصے سے احد کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔جبکہ وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

"ایسی ظالم نظروں سے نہ مجھ کو دیکھو جان,جاناں مر جاؤں گا"

احد نے مسکراتے ہوئے گانا گایا۔۔۔مرہا کا دل کر رہا تھا

احد کا گلا دبا دیں۔۔۔

تیار ہو جاؤ۔۔۔تم نے آج یونیورسٹی بھی جانا ہے۔۔۔

احد نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔۔

مرہا نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔وہ خاموشی سے بیڈ سے اٹھ گئی۔۔۔

اور روم سے باہر جانے کے لئے دروازے تک آئی۔۔۔اس نے یونیورسٹی جانے کے لئے تیار ہونا تھا۔۔۔

اس کا سارا سامان گیسٹ روم میں پڑا تھا۔۔۔ڈورا ابھی تک لوک تھا۔۔۔

وہ دروازے کے پاس آ کر کھڑی ہوئی۔۔۔ہینڈل نیچے کرنے پر بھی وہ نہ کھلا۔۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر احد کی طرف دیکھا۔۔۔اس کا دل کر رہا تھا۔۔احد کا منہ نوچ لے۔۔۔۔

دروازہ کھولو۔۔۔مجھے تیار ہونے جانا ہے۔۔مرہا نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔۔

اگر نہ کھولوں تو؟احد نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

میں دروازہ توڑ دوں گی۔۔۔مرہا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

رات کو کیوں نہیں توڑا؟احد اب اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

مرہا غصے سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ واپس بیڈ پر آ کر بیٹھی۔۔احد بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔۔۔

کیوں کر رہے ہو ایسے؟ مرہا نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ کیا کر رہا ہوں۔۔۔

احد نے معصومیت سے کہا۔۔۔مجھے باہر جانا ہے۔۔۔

دروازہ کھول کیوں نہیں رہے؟۔۔۔

تمہیں دروازہ کھولنا نہیں آیا۔۔۔دروازہ لوک تھا ہی نہیں۔۔۔احد نے ہنستے ہوئے کہا

۔۔۔۔

جھوٹ مت بولو لوک تھا۔۔۔مرہا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

میرے کمرے کے دروازے کا ہینڈل اوپر کی طرف کھلتا ہیں۔۔۔

جس ہینڈل کو تم نیچے کر رہی تھی اسے اوپر کرنا تھا۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مرہا دوبارہ چیک کرنے دروازے کی طرف گئی۔۔۔اس نے ہینڈل کو پکڑ کر اوپر کیا دروازہ وہ کھل گیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ حیرت سے دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر غصے سے احد کی طرف دیکھا۔۔۔

اور پھر زور سے دروازہ بند کر کے وہاں سے چلی گئی۔۔

اس نے اتنی زور سے بند کیا تھا کہ۔۔

احد کے کمرے کی کھڑکیاں اور دیواریں ہل گئی تھی۔۔

احد نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔

مہا گیسٹ روم میں آ کر تیار ہوئی۔۔۔پیسے وہ احد کے کمرے میں ہی چھوڑ آئی تھی۔۔۔

وہ تیار ہو کر دوبارہ اسکے کمرے کی طرف گئی۔۔۔احد بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا فون یوز کر رہا تھا۔۔۔

میرے پیسے کدھر ہیں۔۔۔؟ مہا نے پوچھا۔۔۔یہی کہہ گرے ہوں گے۔۔۔

احد نے بے پرواہ سے انداز میں بولا۔۔ کیا مطلب یہی کہی ہوں گے؟

مہانے بولا۔۔۔جب تم نے میری طرف پھینکے تھے۔۔

میں نے نہیں پکڑے تھے۔۔۔نیچے کہی دیکھو۔۔

مہانے زمین پر ادھر اُدھر دیکھا۔۔۔کہی پر بھی نہیں تھے۔۔۔

ڈھونڈ کر دو،مجھے نہیں مل رہے۔۔۔مہانے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

احد بیڈ سے اٹھا اس نے سارا بیڈ چیک کیا۔۔۔احد کو بھی کہہ بھی پیسے نہ ملے۔۔۔

اس نے نیچے جھک کر بیڈ کے نیچے دیکھا۔۔۔پیسے بیڈ کے نیچے تھے۔۔۔

یہ بیڈ کے نیچے کیسے چلے گئے۔۔۔احد نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے کیا پتہ کیسے چلے گئے مہانے بولا۔۔احد نے پیسے پکڑے اور دوبارہ کھڑا ہوا۔۔۔

اس نے پیسے مہا کی جانب بڑھائے،مہانے جلدی سے پکڑ لیے۔۔۔

اچھا میں جا رہی ہوں۔۔ مرہا نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

ناشتہ کر لیا تھا؟۔۔۔ احد نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ مرہا یہ کہتے ہوئے روم سے باہر چلی گئی۔۔۔

احد بیڈ سے اٹھا اور شاور لینے کے لئے واش روم میں چلا گیا۔۔۔

زمل ناشتہ کر کے سکول جا چکی تھی۔۔۔ مرہا احد کے

ڈرائیور کے ساتھ یونیورسٹی آئی۔۔۔

وہ اپنا سٹوڈنٹ کارڈ ساتھ لائی تھی۔۔۔ اس کی یونیورسٹی کے ساتھ ہی ایک ریسٹورنٹ تھا۔۔۔

اس نے اس ڈاکو کو وہاں ملنے کے لئے بلوایا تھا۔۔۔ اسے پتہ تھا ڈرائیور کو احد نے مرہا پر نظر رکھنے کا بولا ہو گا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی یونیورسٹی کے دو گیٹ تھے۔۔۔وہ ڈرائیور کے سامنے ایک گیٹ سے یونیورسٹی کے اندر داخل ہو گئی تھی۔۔

اس دوسرے گیٹ سے باہر نکل آئی تھی۔۔اس نے دوپٹے سے اپنا چہرہ کور کیا تھا۔۔

وہ چل کر اس ریسٹورنٹ تک جا سکتی تھی۔۔اس نے

ڈاکو کو بھی اس ریسٹورنٹ کی لوکیشن بیجھ دی تھی۔۔

اس ریسٹورنٹ میں یونیورسٹی کے کچھ سٹوڈنٹس بھی بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔۔

صبح کا ٹائم تھا۔۔۔ریسٹورینٹ میں زیادہ لوگ نہیں تھے۔۔۔

مرہا کو ڈاکو نے اپنی تصویر بھیجی تھی۔۔۔وہ پہلے سے ہی وہاں ایک طرف ٹیبل پر بیٹھا تھا۔۔۔

عمر سے وہ 32،30 سال کا لگ رہا تھا۔۔۔حلیے سے ڈاکو نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

مرہا اس کے سامنے جا کر بیٹھ گئی۔۔۔مرہا نے سر پر

ڈوپٹہ لیا تھا۔۔۔

چہرہ اس کا نظر آرہا تھا۔۔۔یہ لڑکی بدلے کی آگ میں بہت غلط کرنے جا رہی تھی۔۔۔

اس کا اثر اس کی اپنی زندگی پر بھی ہونے والا تھا۔۔

اس نے ڈاکو کے نمبر پر زمل کی تصویر بھیجی۔۔

ڈاکو کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی۔۔۔

یہ لڑکی ہے۔۔۔سکول جاتی ہے۔۔۔مرہا نے ڈاکو کو ایک ایک چیز بتائی۔۔

اس کو یہ بھی نہیں معلوم تھا۔۔ڈاکو اس کی باتیں ریکارڈ کر رہا ہے۔۔۔

اور دور ایک کونے میں آدمی بیٹھا مرہا اور اس ڈاکو کی ویڈیوز بنا رہا ہے۔۔۔

مرہا نے بیگ میں سے بیس ہزار نکال کر ڈاکو کی جانب بڑھائے۔۔۔

کل یہ کام ہو جانا چاہئے۔۔۔مرہا نے حقارت سے کہا۔۔

مرہا کو زمل پر ترس بھی نہیں آرہا تھا۔۔۔

آخر اس معصوم لڑکی نے اس کا کیا بگاڑا تھا۔۔وہ تو احد سے اسے بچا رہی تھی۔۔۔

مرہا سمجھتی تھی۔۔۔سب کچھ زمل کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔

وہ ڈاکو کو پیسے اور ایک،ایک چیز کی انفارمیشن اور زمل کی تصویر بھیج کر وہاں سے چلی گئی

۔۔۔

ڈاکو نے مرہا کے جانے کے بعد زوردار قہقہہ لگایا،"بے وقوف لڑکی"۔۔۔

ڈاکو نے دور بیٹھے آدمی کی طرف دیکھا جو ویڈیوز بنا رہا تھا۔۔

اس نے اسے وہاں سے اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔اس کے بعد وہ دونوں وہاں سے چلے گئے

۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

مہر ماہ نے مرہا کو خلع دلوانے کے لئے ایک وکیل سے بات کی تھی۔۔۔

مرہا کو گھر سے گئے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔مرہا

کا ڈرائیور پارکنگ ایریا میں گاڑی میں بیٹھا،اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔

Clubb of Quality Content

احد نے اسے سختی سے سمجھایا تھا۔۔۔یونیورسٹی کے باہر ہی رہنا ہے۔۔۔مرہا واپس یونیورسٹی کے اسی گیٹ تک آئی۔۔۔

جہاں سے وہ باہر گئی تھی۔۔۔ گیٹ بند تھا۔۔۔۔ کیونکہ ایک مخصوص ٹائم کے بعد یونیورسٹی کے گیٹ بند ہو جاتے تھے۔۔۔

وہ پریشان ہو گئی اب اندر کیسے جائے۔۔۔ڈرائیور اس کا دوسرے گیٹ کے سامنے تھا۔۔۔

گیٹ "ون" سے گیٹ "ٹو" تک بہت زیادہ فاصلہ تھا۔۔۔اس کی یونیورسٹی بہت بڑی تھی ۔۔۔

اس کے پاس ڈرائیور کا نمبر بھی نہیں تھا کہ اسے کال کر کے یہاں بلا لیتی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ ابھی اس سب کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اس کے نمبر پر اس کے بابا کی کال آئی

۔۔۔

اس نے کال اٹھائی۔۔۔۔ مرہا بیٹا میں تمہیں لینے آرہا ہوں۔۔۔ آج کورٹ جانا ہے۔۔۔

مرہا کے بابا نے نارمل انداز میں کہا۔۔

بابا میں گھر نہیں ہوں۔۔۔ مرہا نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر کدھر ہو بیٹا؟ شیر علی نے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔

بابا احد کے ڈرائیور کے ساتھ یونیورسٹی آئی ہوں۔۔۔

مرہا نے بتایا۔۔۔

بابا عدالت کیوں جانا ہے؟ مرہا نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔بیٹا مہر ماہ نے احد پر کیس کیا ہے۔۔اسی سلسلے میں جانا ہے۔۔۔شیر علی نے کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں آجاؤ گی۔۔۔عدالت کی لوکیشن بیجھ دیں۔۔۔مرہا نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا میں آپ کو عدالت کی لوکیشن بیجھتا ہوں۔۔۔شیر علی نے کہا۔۔۔

عدالت مرہا کی یونیورسٹی سے زیادہ دور نہیں تھی۔۔پر وہ اکیلی نہیں جا سکتی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔

مہر ماہ نے جس وکیل سے بات کی تھی اس نے احد کو کال کی۔۔۔اسلام علیکم احد صاحب!

۔۔۔وعلیکم اسلام! جی کون؟

میں میڈم مرہا کا وکیل ہوں۔۔۔احد صاحب کورٹ آئیں آپ پر آپ کی بیوی کی طرف سے کیس دائر ہوا ہے۔۔۔۔

وکیل صاحب نے اپنی پر فیشنل انداز میں ساری بات کی۔۔۔

احد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔خود آنا ضروری ہے کہ اپنا وکیل بیجھ دوں؟احد نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔۔

خود آنا ضروری ہے احد صاحب،اور میڈیم مرہا کو بھی لے کر آئے۔۔۔وکیل نے کہا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے"احد نے یہ بول کر فون بند کر دیا۔۔۔

اس کو غصہ آرہا تھا۔۔پر وہ ضبط کر رہا تھا۔۔۔۔

"یہ شوق بھی پورا کر لو میڈم مرہا"۔۔۔احد نے دل میں بولا۔۔۔

احد نے مرہا کے فون پر کال کی۔۔۔مرہا نے کال اٹھائی۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ اپنے بابا سے بات کر رہی تھی۔۔

وہ یونیورسٹی کے باہر ایک درخت کے نیچے کھڑی تھی۔۔۔

اس نے فون کان کے ساتھ لگایا۔۔۔۔جی؟ مرہا نے کہا۔۔۔

جب میں نے منع کیا تھا کچھ بھی الٹی سیدھی حرکت مت کرنا۔۔۔تو کس خوشی میں کیس کیا ہے؟۔۔۔

Clubb of Quality Content

احد کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔۔۔

میں نے نہیں کیا مرہا نے معصومیت سے کہا۔۔۔تو کس نے کیا ہے؟احد نے اپنے غصہ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔

"مہر ماہ آپی نے کیا ہے" مرہا نے گھبراتے ہوئے بولا۔۔۔

"دیکھ لیتا ہوں میں تمہاری مہر ماہ آپی کو بھی" احد نے سرد لہجے میں یہ کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔۔

مرہا نے دوبارہ احد کے نمبر پر کال کی۔۔۔احد نے فون اٹھایا۔۔۔ڈرائیور کو بولو گیٹ "ٹو" پر آئے۔۔۔

Clubb of Quality Content

وہ گیٹ "ون" پر کھڑے ہیں۔۔۔ گیٹ ون چھٹی ٹائم کھلتا ہے۔۔۔

میں چھٹی ٹائم سے پہلے باہر آ گئی ہوں۔۔۔ مرہا نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

"اچھا" احد نے بس اتنا بولا اور فون بند کر دیا۔۔

اس کے بعد احد نے ڈرائیور کو کال کی اور گیٹ "ٹو" پر جانے کا حکم دیا۔۔۔

دس منٹ تک ڈرائیور گیٹ "ٹو" تک آ گیا تھا۔۔۔ مہا اتنی دیر وہی کھڑی رہی۔۔۔

ارد گرد گزارتے لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔ اسے ادھر کھڑے ہوئے تقریباً بیس منٹ گزر چکے تھے۔۔۔

ڈرائیور کو دیکھ کر جلدی سے وہ کار میں بیٹھی۔۔۔ اس کا گرمی میں باہر کھڑے کھڑے برا حال ہو گیا تھا۔۔۔

احد نے اسے میسج کیا۔۔۔ آ گئی ہو گاڑی میں؟ "جی آ گئی ہوں" مہا نے جواب دیا۔۔۔

"ڈرائیور کو بولو تمہیں عدالت لے کر جائے" احد نے میسج بھیجا۔۔۔

اور آپ؟ مہا نے پوچھا۔۔۔ میں بھی ارہا ہوں۔۔۔ احد نے میسج بھیجا۔۔۔

مہا نے سین کر کے چھوڑ دیا۔۔۔ مہا نے ڈرائیور کو عدالت کی لوکیشن بتائی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ عدالت پہنچ چکی تھی۔۔۔ اس کے بابا بھی وہی کھڑے تھے۔۔۔

احد ابھی تک عدالت نہیں پہنچا تھا۔۔۔مرہا اپنے بابا کے پاس آئی۔۔۔

وہ کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔اؤ بیٹا اندر چلتے ہیں۔۔۔مرہا کے بابا نے کہا۔۔۔

بابا مہر ماہ آپی کدھر ہیں؟ مرہا نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا آفس سے آرہی ہے۔۔۔راستے میں ہوگی۔۔۔شہر علی نے بتایا۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے"

۔۔۔مرہا نے بولا۔۔۔

مرہا کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔۔۔وہ ڈاکو زمل کو اغواء کرنے کا کہہ تو آئی تھی۔۔۔پر

اسے اب احد سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

"اگر احد کو پتہ چل گیا وہ اس کو جان سے مار دے گا"۔۔

مہر ماہ کے علاوہ سب لوگ کمرہ عدالت میں بیٹھے تھے۔۔احد کمرہ عدالت میں داخل ہوا

۔۔۔

وہ سیدھا جج صاحب کی طرف گیا۔۔جج صاحب کھڑے ہوئے۔۔۔

احد کے گلے ملے۔۔۔ کیسے ہیں احد صاحب؟اور شاہ صاحب آپ کے بابا کیسے ہیں۔۔؟جج صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اللہ کا شکر ہے،میں ٹھیک ہوں۔۔"بابا بھی ٹھیک ہیں"۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا ۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جج صاحب احد اور اس کے بابا کو جانتے تھے۔۔۔

احد نے پیچھے مڑ کر مرہا کی طرف دیکھا جو اپنے بابا کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔

مرہا اور اس کے بابا حیرت سے احد کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

بیٹا یہ لڑکی آپ کی بیوی ہے؟جج صاحب نے سنجیدہ انداز میں احد سے سوال کیا۔۔۔

جج صاحب کے سوال پر احد نے دوبارہ اپنا رخ جج صاحب کی طرف کیا۔۔۔

جی انکل بچی ہے نا سمجھ ہے۔۔اسے پتہ نہیں میں کون ہوں۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

بابا احد جج صاحب کے ساتھ ہنس ہنس کر کیا باتیں کر رہا ہے۔۔۔مہانے پوچھا۔۔۔

شیر علی صاحب سمجھ چکے تھے۔۔اب انصاف ملنا ناممکن ہے۔۔۔

کیونکہ جج صاحب جیسے بے تکلف ہو کر احد کے ساتھ باتیں کر رہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔۔۔"جج اور احد کے درمیان اچھے مراسم ہیں"۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ ٹریفک میں پھنس گئی تھی۔۔۔۔وہ ٹائم پر عدالت نہیں پہنچ سکی۔۔۔

مہا اور اس کے بابا کے علاوہ سب لوگ کمرہ عدالت سے باہر جائیں۔۔جج صاحب نے حکم جاری کیا۔۔۔

جج صاحب مرہا کے پاس آ کر کھڑے ہوئے۔۔۔احد ان کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔۔۔وہ سرد نظروں سے بار بار مرہا کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

احد کبھی کورٹ کچہری نہیں گیا تھا۔۔۔یہ معملات اس کے بابا یا اس کا وکیل طے کر لیتا تھا ۔۔۔۔

پر مرہا کی وجہ سے آج وہ عدالت کھڑا تھا۔۔۔اس کی آج کانفرنس تھی۔۔۔۔

اس کا ٹائم ضائع ہو رہا تھا۔۔۔اس چیز کا اسے زیادہ غصہ آ رہا تھا۔۔۔

بیٹا احد بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔جج صاحب نے مرہا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا ہوتا تو آدھی رات کو میری بیٹی کو گھر سے اٹھا کر نہ لے کر جاتا"شیر علی صاحب تھوڑے سرد لہجے میں بولے۔۔۔

جج صاحب نے احد کی طرف دیکھا۔۔۔احد خاموش کھڑا تھا۔۔۔چہرے سے لگ رہا تھا جیسے اپنی اس حرکت پر شرمندہ ہے۔۔۔

شیر علی صاحب جو ہونا تھا ہو گیا۔۔۔۔قسمت میں ان کا ملنا ایسے ہی لکھا تھا۔۔۔

اب طلاق لینے کی کیا ضرورت ہے؟۔۔۔ویسے بھی آپ اب طلاق لیں گے۔۔

پھر دوبارہ سے کسی سے اپنی بیٹی کی شادی کروائے گے۔۔۔

اور وہ لڑکا احد سے بھی زیادہ برا نکلا پھر؟جج صاحب نے سنجیدہ انداز میں شیر علی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شیر علی صاحب جواب میں کچھ نہ بول سکے۔۔۔وہ نظریں جھکا کر کھڑے تھے۔۔۔

مرہا غصے سے احد کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

سیاستدان کا بیٹا ہے۔۔۔ مستقبل کا سیاستدان ہے۔۔۔ آپ کو جو بھی مسئلہ ہے اسے حل کرو۔۔۔

طلاق لینا کوئی حل نہیں ہے۔۔۔۔ جج صاحب نے اب کی بار مہا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

انکل اس نے مجھ پر اتنی دفعہ ہاتھ اٹھایا ہے اور مجھے گن سے ڈراتا ہے۔۔۔

زبردستی روم میں لوک کر دیتا ہے۔۔۔ مہا نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جج صاحب خاموش ہو گئے۔۔۔ وہ مزید احد کے حق میں بول نہ سکے۔۔۔

جج صاحب اگر کوئی آپ کی والدہ یا بہن کے خلاف غلط باتیں کریں تو آپ کیا کریں گے

۔۔۔

احد نے سنجیدہ انداز میں جج صاحب سے سوال کیا۔۔

احد بیٹا ہاتھ اٹھانا اچھی بات تو نہیں ہے۔۔۔جج صاحب نے احد کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے" اگلی بار ایسا نہیں ہو گا۔۔۔احد نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

بیٹا آپ دونوں کا قصور ہے۔۔۔اور اب نکاح ہو گیا ہے۔۔نکاح کوئی مزاق تو نہیں ہے۔۔۔

اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں میں سب سے زیادہ جو چیز اللہ کو خود ناپسند ہے،وہ طلاق ہے ۔۔۔۔

اگر احد یہاں ہم سے وعدہ کرے کے تم پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا تو کیا آپ اس کے ساتھ واپس چلی جاؤ گی؟۔۔۔۔جج صاحب نے سنجیدہ انداز میں مرہا سے پوچھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہا تھوڑی دیر خاموش کھڑی رہی۔۔۔ جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔۔۔ احد بھی خاموشی سے کھڑا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

"نہیں مجھے بس طلاق چاہیے"۔۔۔ مہا نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

مہا کی بات پر احد کی برداشت ختم ہوئی۔۔۔ احد نے مہا کو بازو سے پکڑا۔۔۔

اور اسے لے کر باہر کی جانب بڑھا مہا مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔

پر احد چلتا جا رہا تھا۔۔۔ شیر علی مہا کے پیچھے آنے لگے احد کے گارڈز نے ان کو وہی روک دیا

۔۔۔

احد! احد! چھوڑوں مجھے۔۔۔ مہا کے بابا بھی خاموشی سے سب دیکھ رہے۔۔

احد درد ہو رہا۔۔۔ احد رکو۔۔ احد پلیز۔۔۔ احد نے باہر کار کے پاس آ کر مہا کا ہاتھ چھوڑا

۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مرہا کی بازو لال ہو گئ تھی۔۔۔احد کی گرفت انتہائی سخت تھی۔۔۔

اندر بیٹھو۔۔احد نے حکمیہ انداز میں کہا۔۔۔نہیں بیٹھو گی۔۔۔مرہا نے سخت لہجے میں کہا

۔۔۔

احد نے جیب سے گن نکالی۔۔۔"بیٹھو اندر"۔۔۔اب کی بار احد کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔۔۔

مرہا ڈر کر جلدی سے بیٹھ گئی۔۔اسے احد کی آنکھوں سے خوف آرہا تھا۔۔

مرہا ابھی اندر بیٹھی ہی تھی۔۔مہر ماہ وہاں آ گئی۔۔مرہا تمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔

مہر ماہ نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"تم دیکھو اب میں کرتی کیا ہوں مسٹر احد شاہ"۔۔۔

احد خاموشی سے مہر ماہ کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں سختی سے بند کی تھیں۔۔۔

عدالت سے تو شاید بچ گئے ہو۔۔۔ کیونکہ ادھر انصاف ملنانا ممکن تھا۔۔۔

مہر ماہ قانونی نظام سے اچھی طرح واقف تھی۔۔۔

پر اس نے پھر بھی ایک بار عدالت کی مدد لینا مناسب سمجھا۔۔۔

سوشل میڈیا سے نہیں بچ سکو گے۔۔ تمہیں پورے سوشل میڈیا پر بدنام کر دوں گی۔۔۔

یہ جو تمہاری جھوٹی شہرت ہے نہ اس کو میں ایک منٹ میں ملیا میٹ کر سکتی ہوں۔۔

مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مہر ماہ کی مسکراہٹ اور باتیں احد کو آگ لگا گئی تھی۔۔۔

اگر تم نے زبان کھولی۔۔ ایسا غائب کروں گا نظر نہیں آؤ گی۔۔۔ احد نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔

تم ایک بزدل انسان ہو۔۔اور اس کے ساتھ ساتھ غیر خاندانی گندی نسل کے بھی ہو۔۔۔

مہر ماہ نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

احد کے گارڈز نے شیر علی کو چھوڑ دیا تھا۔۔۔وہ بھی عدالت کے باہر جہاں مہر ماہ کھڑی تھی

۔۔۔

وہاں آ کر کھڑے ہوئے۔۔۔انہوں نے مہر ماہ کی طرف دیکھا۔۔۔بیٹا خاموش ہو جاؤ۔۔۔

چلو گھر چلیں۔۔۔شیر علی نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔۔

میں آپ کا لحاظ کر رہا ہوں۔۔۔اور آپ اپنی لمٹس کراس کر رہی ہیں۔۔۔

آپ کو ابھی خاندانی اور گندی نسل کے لڑکوں میں فرق کا نہیں پتہ۔۔

اگر میں آوارہ اور گندی نسل کا ہوتا تمہاری بہن سے نکاح نہیں کرتا۔۔۔۔

اسکی عزت لوٹ کے اس کا ریپ کر کے اسے تم لوگوں کے دروازے کے آگے پھینک جاتا۔۔

خاندانی تھا اس لیے نکاح کیا ہے۔۔پر تمہیں اور تمہاری بہن کو عزت راس نہیں ہے۔۔ اپنی زبان اور الفاظ سنبھال کر رکھو۔۔۔

ورنہ ایک منٹ میں تمہاری زبان بند کروادوں گا۔۔۔زبان انسان کو مروا بھی دیتی ہے۔۔۔

احد نے سنجیدہ انداز میں اپنی بات مکمل کی۔۔۔

"اگر اتنے خاندانی تھے رشتہ بھیجتے" مہر ماہ بناڈرے بول رہی تھی۔۔۔

رشتہ ہی بیجھنا تھا۔۔۔پر تمہاری بہن کی باتوں نے میرا ارادہ بدل دیا۔۔۔

میں تمہاری بہن کو جان سے مارنے آیا تھا۔۔۔

احد اپنی بہن کے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں کرتا۔۔

مرہا بھی گاڑی میں بیٹھی ان کی ساری گفتگو سن رہی تھی۔۔۔

وہ کار سے باہر آنا چاہتی تھی۔۔۔پر احد نے گاڑی لوک کر دی تھی۔۔۔

اگر کوئی بھی غلط حرکت کی یہ میرے خلاف سوشل میڈیا پر کوئی ویڈیو اپلوڈ کی۔۔۔سب سے پہلے تمہاری بہن کی جان لوں گا۔۔

اس کے بعد تمہارے بابا کی، پھر تمہاری چھوٹی بہن کی۔۔۔

پھر تمہاری ماں کی اور آخر پر تمہاری۔۔۔سب کو باری باری مرتا ہوا دیکھو گی۔۔۔۔احد کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔۔۔

"بغیرت انسان ہو تم"۔۔۔مہر ماہ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

احد اب کی بار مسکرایا یہ مسکراہٹ معمول سے ہٹ کر تھی۔۔۔

احد بغیر کوئی جواب دیئے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

مہا کا دل بہت زیادہ گھبرا رہا تھا۔۔۔وہ واپس جا کر ڈاکو کو زمل کو کڈنیپ کرنے سے منع کرنے والی تھی۔۔

اسے پتہ تھا۔۔۔احد کو جب پتہ چلا وہ اس کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔۔

اسے اپنی کم عقلی کا احساس ہو گیا تھا۔۔۔وہ بدلے کی آگ اور جذبات میں آ کر بہت غلط قدم اٹھا چکی تھی۔۔۔

احد جیسے ہی گاڑی میں اکر بیٹھا۔۔"احد پلیز مجھے نہیں مارنا"۔۔۔

احد تم جیسا کہو گے میں ویسا کروں گی۔۔۔مہا نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

احد کو مہا کے اچانک اس طرح بات کرنے پر حیرت ہوئی۔۔۔

کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ کمرہ عدالت میں طلاق کا مطالبہ کر رہی تھی۔۔۔

وہ چہرے سے بہت زیادہ خوف زدہ لگ رہی تھی۔۔۔اس کے ماتھے پر پسینہ نمودار ہو رہا تھا۔۔۔

احد نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔احد بہت فاسٹ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔وہ مرہا کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔

wنور بیگم نے اسے آواز دی۔۔۔

مہر ماہ بیٹا!!!نور بیگم نے بولا۔۔۔جی ماما؟مہر ماہ نے واپس پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔اور نور بیگم کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

صبح آفس نہ جانا، کچھ لوگ آپ کو دیکھنے آرہے ہیں۔۔

نور بیگم نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

پر یہ بات سنتے ہی ایک سرد ہوا کا جھونکا مہر ماہ کو اپنے جسم سے ٹکراتا محسوس ہوا۔۔۔۔

"اوکے "ماما نہیں جاتی۔۔۔ مہر ماہ نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔

وہ جیسے ہی واپس مڑی اس کے چہرے سے مسکراہٹ غالب ہو گئ۔۔۔اس کے بعد مہر اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔

Clubb of Quality Content

احد اور مہا روم میں آئے۔۔۔زمل اپنے کمرے میں تھی۔۔۔

مہا بیڈ پر بیٹھی۔۔۔احد بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

مرہا احد کی طرف متوجہ تھی۔۔۔وہ اسے سننا چاہتی تھی۔۔۔ پچھلے چار دنوں میں آج پہلی بار مرہا کا احد سے بات کرنے کا دل کر رہا تھا۔۔۔

اسے احساس ہو گیا تھا۔۔وہ احد کو غلط انسان سمجھ رہی تھی۔۔۔

بتاؤ احد کیا ہے تمہارا ماضی؟۔۔۔۔مرہا نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

میں 13 سال کا تھا۔۔جب ہماری ماما کی وفات ہو گئی۔۔

اوہ مرہا کی آنکھیں اچانک نم ہو گئیں۔۔۔۔

اپنے ماما کا ذکر کرتے ہوئے احد کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔۔۔

ایک سال کی زمل میری گود میں تھی۔۔میں اپنا غم بھول گیا۔۔

میں نے زمل کو اپنی بیٹی کی طرح پالا ہے۔۔مجھے وہ ہر چیز سے بڑھ کر عزیز ہے۔۔

بابا نے ماما کی وفات کے دوسرے دن ہی شادی کر لی۔۔انہوں نے اپنی دوسری بیوی کو الگ گھر میں رکھا۔۔

میری پرورش ناناجان نے کی۔۔۔پر جب میں 17سال کا ہوا۔۔وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔۔

یہ گھر میری ماما اور ناناجان کا ہے۔۔۔میرے نانا اور ماما بھی سیاست میں تھے۔۔۔۔

میرا ایک دوست محراب شاہ ہے۔۔۔بابا نے مجھے سیاست میں آنے پر مجبور کیا۔۔۔میں ڈاکٹر بننا چاہتا تھا۔۔۔۔

پر بابا نے دھمکی دی کہ تم سے شاہ محل چھین لوں گا۔۔۔

میرے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں تھا جہاں میں زمل کو لے کر جاتا۔۔۔

اور اتنی عقل بھی نہیں تھی۔۔۔اس لئے میں سیاست کی طرف چلا گیا۔۔۔

محراب نے مجھے بہت سمجھایا پر میں نے اس کی ایک نہ سنی۔۔۔۔

اس طرح ہماری دوستی ختم ہو گئی۔۔۔میرے پاس گھر جائیداد پیسہ سب کچھ ہے۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب تو یہ شاہ محل بھی میرے اور زمل کے نام ہے۔۔۔

مجھے لگتا تھا۔۔میں دنیا کی ہر چیز حاصل کر سکتا ہوں۔۔۔

"پر پیسے سے ہم سچی محبت حاصل نہیں کر سکتے"۔۔۔

تم زمل کو اپنی بہن بنا لو مجھے اور کچھ بھی نہیں چاہیے تم سے۔۔

میں چاہتا ہوں تم مجھ سے محبت کرو۔۔ کیونکہ کہ میں بچپن سے محبت کو ترسا ہوں۔۔

مجھے نہیں سکھایا کسی نے محبت کیسے کرتے ہیں۔۔۔ میری محبت ایسی ہی ہے "جنونی"۔۔

احد نے مرہا کی گود میں سر رکھا۔۔۔

جیسے جیسے احد اپنا ماضی اس کے سامنے کھولتا جا رہا تھا مرہا کا دل اس کے لئے نرم ہوتا جا رہا تھا

۔۔۔

نفرت کے بادل برس گئے تھے۔۔۔دونوں کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

میں تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہتا تھا پر تم مجھے مجبور کر دیتی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اپنی باتوں سے اپنے لہجے سے۔۔۔زمل میری بیٹی کی طرح ہے۔۔۔

میں اس کے خلاف غلط باتیں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

مرہا خاموشی سے نم آنکھوں کے ساتھ اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔

اسے اب احد پر ترس آرہا تھا۔۔۔وہ شرمندہ تھی۔۔۔وہ زمل کے خلاف اتنا سب کچھ کیسے بول گئی تھی۔۔۔

کیا واقعی ہی تم نے مجھے قبول نہیں کیا؟احد نے اس کی گود سے سر اٹھاتے ہوئے مرہا کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔

اس کے دل میں یہ سوال بہت پہلے سے تھا۔۔۔آج ہمت کر کے پوچھ ہی لیا۔۔۔

جب تک لڑکی راضی نہیں ہوتی نکاح نہیں ہوتا۔۔اس لئے میں نے پورے دل سے آپ کو قبول کر کے نکاح کیا تھا۔۔مرہا نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔۔

یہ جواب احد کو مطمئن کرنے کے لئے کافی تھا۔۔۔

پر آپ کا سخت رویہ مجھے ہر دفع آپ سے دور ہونے پر مجبور کر دیتا ہے۔۔۔مرہا نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

اچھا میری "جان" آئندہ غصے سے بات نہیں کروں گا۔۔۔تم نے ابھی تک جواب نہیں دیا

۔۔۔

کیا زمل کا میری طرح خیال رکھو گی؟۔۔۔۔احد مرہا کے چہرے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زمل کے ذکر پر اسے یاد آیا آج وہ کڈنیپر کو پیسے دے کر آئی ہے۔۔۔یک دم مرہا کا رنگ اڑا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

2 ر پر کوئی کال نہ کرنا۔۔۔میں تمہارا نمبر بلاک کرنے لگی ہوں۔۔۔

مرہا نے جس کو اغواء کرنے کے لئے پیسے دیئے تھے اس کا نام صبور تھا۔۔

صبور نے جواب میں "اوکے" بول دیا۔۔مرہا نے جواب ملتے ہی اس کا نمبر جلدی سے بلاک کر دیا۔۔۔

اس اغواء کار نے مرہا کا میسج پڑھا۔۔اور پر اسرار طریقے سے مسکرایا۔۔۔

اس کے پاس ایک اور آدمی بھی بیٹھا تھا۔۔جس کا نام جنید تھا۔۔کیا بول رہی تھی؟

بول رہی تھی کہ لڑکی کو اغواء نہیں کرنا۔۔۔ارادہ بدل دیا ہے۔۔

پر ہم پھر بھی اغواء کریں گے۔۔ صبور نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔ پر کیوں؟ جنید نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

تم نے دیکھا نہیں لڑکی اتنی "خوبصورت" ہے۔۔ کوٹھے پر بیچ کر آئیں گے۔۔ اس کا بہت پیسہ ملے گا۔۔۔

اس کے بعد ان دونوں نے قہقہہ لگایا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاذل اپنے روم میں تھا۔۔ رات کے 11 بج رہے تھے۔۔ گل رعنا تب سے مسلسل رو رہی تھی۔۔

وہ شاذل کے ساتھ شادی کا خواب دیکھ رہی تھی۔۔ وہ سمجھ رہی تھی شاذل بھی اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔

جبکہ شاذل تو سب ہمدردی میں کر رہا تھا۔۔۔

اس نے فیصلہ کیا وہ اب ادھر نہیں رہے گی۔۔۔وہ روم سے اٹھ کر باہر آئی۔۔

وہ شاذل کے روم کی طرف گئی۔۔شاذل کے روم کا دروازہ کھلا تھا۔۔وہ اندر آئی۔۔۔شاذل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

مجھے کسی یتیم خانے چھوڑ کر آئیں ابھی اور اسی وقت گل رعنا نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟تم رو کیوں رہی ہو؟۔۔شاذل نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

شاذل بیڈ سے اٹھ کر گل رعنا تک ابھی آیا ہی تھا۔۔اچانک عائلہ بیگم اندر داخل ہوئی۔۔

شاذل!!کیا ہو رہا ہے؟یہ لڑکی تمہارے روم میں کیا کر رہی ہے؟عائلہ بیگم نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

عائلہ بیگم نے ایک دم سے گل رعنا کے منہ پر تھپڑ مارا۔۔۔

آواہ لڑکی میرے بیٹے پر ڈورے ڈال رہی ہو۔۔گل رعنا پھٹی آنکھوں سے شاذل کو دیکھ رہی تھی، آنسوں مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

وہ بھاگ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔ماما پہلے آپ میری بات تو سن لیتی۔۔۔شاذل نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔مجھے کچھ نہیں سننا شاذل اس کو صبح چھوڑ کر آؤ۔۔کہی بھی چھوڑ آنا۔۔

بلکہ اس کو اس کے گھر چھوڑ کر آؤ۔۔ورنہ میں صبح اس کو دھکے دے کر گھر سے نکالوں گی ۔۔۔عائلہ بیگم نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔۔

شاذل جواب میں کچھ نہ بول سکا۔۔۔عائلہ بیگم وہاں سے چلی گئی۔۔۔

شاذل گل رعنا کو صبح ہاسٹل لے کر جانے کا سوچ چکا تھا۔۔

۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگلے دن زمل سکول جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔احد الیکشن کی وجہ سے بہت مصروف تھا۔۔۔

وہ اکثر خود زمل کو سکول چھوڑنے جاتا تھا۔۔۔اج

زمل ڈرائیور کے ساتھ سکول جا رہی تھی۔۔۔زمل ابھی ادھے راستے پر تھی۔۔۔

آج احد کا جلسہ تھا۔۔سب گارڈز احد کے ساتھ جا رہے تھے۔۔۔

جیسے ہی زمل گھر سے باہر گئی تھی۔۔مرہا کا دل اچانک گھبرانے لگ گیا۔۔۔

تین لوگ اس کی گاڑی کے آگے آئے۔۔ڈرائیور نے جلدی سے بریک لگائی۔۔۔

یہ جگہ ویران تھی۔۔۔ارگرد سے وقفے وقفے سے ایک دو گاڑیاں گزر رہی تھی۔۔۔

وہ ابھی سکول کے آدھے راستے میں تھے۔۔۔ان تینوں کے ہاتھ میں گن تھیں۔۔

انہوں نے ڈرائیور کے سر پر گن رکھی۔۔"باہر آؤ لڑکی"۔۔

صبور نے سخت لہجے میں کہا۔۔

انکل پلیز ہمیں جانے دیں۔۔زمل نے گھبراتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔۔

میں ا۔۔احد بھائی کی بہن۔۔ہوں۔۔وہ۔۔وہ آپ لوگوں کو بہت ماریں گے۔۔

دیکھ لیں گے تمہارے احد بھائی کو بھی۔۔جنید نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ کو پیسے چاہیے تو میرے پاس ہیں۔۔پلیز ہمیں جانے دیں۔۔زمل نے رونے والی شکل بنائی تھی۔۔

لڑکی کار سے باہر آؤ۔۔زمل نے 1ہزار کا نوٹ ان کے آگے کیا۔۔۔میرے پاس ابھی اتنے ہی ہیں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پلیز یہ لے کر چلے جائیں۔۔۔زمل نے انتہائی معصومیت سے کہا۔۔۔

معصومیت اس لڑکی پر ختم ہو گئی تھی۔۔۔احد نے زمل کو بہت لاڈ اور پیار سے پالا تھا۔۔۔

اسے دنیا کی اونچ نیچ کا بلکل بھی علم نہیں تھا۔۔۔احد نے زمل کو کوئی دوست بنانے کی اجازت بھی نہیں دی تھی۔۔۔

زمل کا دوست، بھائی، باپ، ماں سب احد ہی تھا۔۔۔احد کو زمل کی معصومیت سے کبھی کبھی ڈر بھی لگتا تھا۔۔

کیونکہ یہ دنیا بہت ظالم ہے۔۔۔وہ اتنی معصوم تھی۔۔خود کو بچانے کے لئے ان کے سامنے ایک ہزار کا نوٹ کر رہی تھی۔۔۔

جنہوں نے اسے اغواء کرنے کے لئے بچاس ہزار کی ڈیمانڈ کی تھی۔۔۔

باہر نکلو۔۔اس نے زمل کہ طرف گن کی۔۔۔زمل کی آنکھیں خوف سے پھیلی۔۔۔

زمل جلدی سے ڈر کر باہر نکلی۔۔۔وہ لوگ اسے ایک کار میں بیٹھا کر لے گئے۔۔۔

انہوں نے ڈرائیور کے سر پر گن ماری تھی۔۔وہ وہی بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔

انہوں نے زمل کو لا کر ایک روم میں بند کر دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔

مہر ماہ کو دیکھنے رشتے والے آئے تھے۔۔۔مہر ماہ کو یہ سب بلکل بھی پسند نہیں تھا۔۔۔

تیار ہو کر لڑکے والوں کے سامنے بیٹھنا۔۔۔پر ان کے سامنے چائے کی ٹرے لے کر جانا۔۔

مہر ماہ کو وہ لوگ حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

کیونکہ وہ سمپل سا تیار ہو کر ان کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے میک اپ تک نہیں کیا تھا۔۔۔وہ سادگی میں بھی بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور لڑکے والوں کو پسند آ گئی تھی۔۔۔ مہر ماہ ان کو چائے دے کر تھوڑی دیر وہاں بیٹھی رہی

۔۔۔

پھر وہاں سے اٹھ کر واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ اسے عجیب سے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔

(ایک دن بعد)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگلے دن مہر ماہ آفس جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔۔ اور مریم کالج جانے کے لئے۔۔

اج اسد علی نے شیر علی کے گھر آنا تھا۔۔۔ کیونکہ جن دنوں شیر علی ہسپتال تھے۔۔

وہ ملک سے باہر تھے۔۔۔وہ شیر علی کی عیادت کے لئے آئے تھے۔۔ویسے تو شیر علی پہلے سے بہتر ہو گئے تھے۔۔۔

پر ابھی بھی اکثر ان کو سانس کا مسئلہ ہوتا تھا۔۔"یار تم اپنا خیال رکھا کرو"۔۔

میرے "اکلوتے" دوست ہو اسد علی نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

اسد علی کی بیوی بولی۔۔۔بھائی صاحب جب سے آپ کی طبیعت کا ان کو پتہ چلا ہے تب سے بے چین تھے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بہت جلدی، جلدی میں ہم لوگ واپس آئے ہیں۔۔۔اللہ کا شکر ہے اب آپ ٹھیک ہیں

اسد علی کے بیوی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔اسفندیار بھی شیر علی کے پاس صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

سب لوگ باتیں کر رہے تھے۔۔نور بیگم کچن سے آئی۔۔۔سب لوگ آجائیں میں نے کھانا ٹیبل پر لگادیا ہے۔۔

نور بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب لوگ کھانا کھانے کے لئے بیٹھے ہی تھے۔۔مریم بھی کالج سے آگئی۔۔آج اس کا کالج جلدی آف ہو گیا تھا۔۔۔

مریم بیٹا آؤ ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔۔نور بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

نہیں ماما بھوک نہیں ہے میں کالج سے کھا کر آئی ہوں۔۔ مریم نے صاف انکار کیا۔۔۔

بیٹا انکل آنٹی کو سلام کرو۔۔۔ شیر علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اوہ۔۔ اسلام علیکم آنٹی انکل۔۔ مریم نے اسد علی سے سر پر پیار لینے کے لیے ان کے آگے سر کیا۔۔

ان کے ساتھ والی کرسی پر اسفندیار بیٹھا تھا۔۔ مریم نے اسفندیار کے آگے بھی سر کیا۔۔

سب حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔ مریم!!! نور بیگم نے اسے بولا۔۔۔

مریم نے سر اٹھایا جی ماما؟۔۔۔ اسفندیار اسد انکل کا بیٹا ہے۔۔ نور بیگم نے اسے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔

اوہ سوری انکل مجھے لگا آپ کا بھائی ہے۔۔اسفند نے آئی بروا چکا کر مریم کی طرف دیکھا۔۔۔

چہرے کے تاثرات سخت تھے۔۔۔

"سوری"انکل اسفندیار۔۔۔سوائے اسفند کے سب لوگ ایک ساتھ مسکرائے۔۔

"آپ نے تو مجھے انکل ہی بنا دیا ہے"۔۔۔اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں بولا۔۔۔

مریم ہلکا سا مسکرائی۔۔۔مذاق تھا اسفندیار بھائی پلیز "ڈونٹ مائنڈ"۔۔۔

"بہتر"اسفندیار نے مختصر جواب دیا۔۔۔

ماما میں اپنے روم میں جا رہی ہوں۔۔۔مریم نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔نور بیگم نے بولا۔۔

مریم کالج یونیفارم میں تھی۔۔

اس نے بالوں کی پونی کی تھی۔۔جو ہوا میں جھول رہی تھی۔۔۔اس کے بعد مریم وہاں سے چلی گئی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسفندیار کی نظریں اسی پر تھی جب تک وہ منظر سے غائب نہیں ہو گئ تھی۔۔۔

ماشاءاللہ بڑی ہو گئی ہے۔۔بہت چھوٹی سی تھی۔۔جب آخری بار دیکھا تھا۔۔اسد علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں لڑکیاں جلدی بڑی ہو جاتی ہیں"۔۔۔ابھی کل کی بات ہے تینوں چھوٹی چھوٹی تھیں ۔۔۔نور بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مرہا تو اپنے گھر والی بھی ہو گئی ہے سب کچھ اتنی جلدی ہوا۔۔۔شیر علی نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بس قسمت میں ایسا ہی لکھا تھا۔۔۔جہاں بھی رہے خوش رہیے اسد علی نے بولا۔۔۔

شیر علی نے اسد علی کو فون پر ساری بات بتائی تھی۔۔وہ اکثر اپنے معملات میں اسد علی سے مشورہ لیتے تھے۔۔۔

انہوں نے مرہا والے واقعے کا اسد علی سے ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کے مرہا طلاق لینا چاہتی ہے۔۔۔

اسد نے طلاق لینے سے منع کیا تھا۔۔۔اسد علی کو احد کا پتہ تھا۔۔۔

ایک سیاستدان کا بیٹا ہے۔۔۔لوگ تو ایسے رشتے دعاؤں میں مانگتے ہیں۔۔۔

اتنے امیر لوگوں میں مرہا کا رخصت ہو کر چلے جانا خوش قسمتی تھی۔۔۔

اسد علی نے تو شیر علی کو اور بھی بہت سارے مشورے دیئے۔۔۔

انہوں نے بولا گھر پر دعوت رکھو۔۔۔احد کو بلاؤ۔۔وہ لڑکا تمہارے بہت کام آسکتا ہے۔۔۔

اسد علی ایک بزنس مین تھا۔۔اور کاروباری لوگ صرف اپنا مفاد دیکھتے ہیں۔۔۔

اسد علی شیر کا برین واش کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔

اب وہ بھی اس پوائنٹ آف ویو سے سوچ رہے تھے جس پوائنٹ آف ویو سے اسد علی سوچ رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

لاہور زمان پارک میں احد کا آج جلسہ تھا۔۔۔۔3 بج رہے تھے زمل گھر نہیں آئی۔۔

مرہا کا ٹینشن سے برا حال تھا۔۔وہ بار بار احد کو کال کر رہی تھی پر۔۔

جلسے کے شور کی وجہ سے اسے کال کا پتہ ہی نہیں چلا۔مرہا نے کڈ نیپرز کو کال کی انہوں نے کال نہیں اٹھائی۔۔۔

مرہا کو لگ رہا تھا اگر زمل نہ ملی احد اسے جان سے مار دے گا۔۔۔

مرہا مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔احد رات کے 10 بجے گھر آیا۔۔۔

مرہا نے رو رو کر اپنی آنکھیں سرخ کی تھیں۔۔

احد!!احد زمل۔۔۔مرہا نے روتے ہوئے کہا۔۔۔الفاظ اس کے حلق سے نکل نہیں رہے تھے۔۔۔اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔زمل کو۔؟احد نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

احد زمل۔۔سکول سے وہ۔۔واپس نہیں آئی۔۔ڈر۔۔ڈرائیور-آیا تھا 3 بجے بولا کہ۔۔

ا۔۔اغواء کر کے لے گئے۔۔۔

اس کے۔۔۔س۔۔سر پر پٹی ہوئی تھی۔۔۔مرہا نے بمشکل الفاظ ادا کیے۔۔۔

احد کے چہرے کا رنگ بدلا میری بچی۔۔"زمل"۔۔۔

احد نے مرہا کو دونوں کندھوں سے پکڑا۔۔۔کیا بول رہی ہو تم؟۔۔

میری بچی اغواء کیسے ہو سکتی ہے۔؟احد کی بیٹی اغواء کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔؟احد کا لہجہ انتہائی جنونی تھا۔۔۔

احد پلیز ہمت سے کام لو۔۔مرہا نے اسے تسلی دی۔۔۔

اگر انہوں نے میری بیٹی کے ساتھ کچھ کیا میں پوری دنیا کو آگ لگادوں گا۔۔۔احد نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ا۔۔احد وہ واپس آجائے گی ناں؟ مرہا نے ڈرتے ہوئے بولا۔۔

احد اسے واپس لے کر آئے گا۔۔۔احد نے گن اٹھائی اور باہر کی طرف گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔

وہ لوگ زمل کو لے کر کوٹھے پر آئے۔۔وہاں ایک بڑی عمر کی عورت بیٹھی تھی جو لڑکیوں کا سودا کرتی تھی۔۔۔

زمل کو انہوں نے بے ہوشی کا انجکشن لگایا تھا۔۔اس عورت نے زمل کا چہرا دیکھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آئے ہائے کیا حسین مال لائے ہو۔۔۔اس کوٹھے والی بائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

جس کا نام "نیلی" بائی تھا۔۔۔کیونکہ اس کی آنکھیں نیلے رنگ کی تھیں۔۔۔

کدھر سے لائے ہو اس لڑکی کو؟اس عورت نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

تمہیں اس سے کیا جہاں سے بھی لائے ہیں۔۔۔صبور نے قہقہہ لگایا۔۔۔

اس لڑکی کے ہمیں پورے پانچ لاکھ چاہیے۔۔۔ جنید نے بولا۔۔۔ "ٹھیک ہے"۔۔ نیلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

صبور حیران ہوا۔۔۔ اتنی جلدی مان گئی۔۔۔ صبور کو لگ رہا تھا اس نے پانچ لاکھ زیادہ مانگ لیا ہے۔۔۔

پرنیلی نے مسکراتے ہوئے اسے پانچ لاکھ کی رقم پکڑا دی۔۔۔

وہ دونوں رقم لے کر وہاں سے چلے گئے۔۔۔ انہوں نے زمل کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔۔۔

ان کے جانے کے بعد نیلی نے قہقہہ لگایا۔۔۔ "بے وقوف آدمی"۔۔۔ اس لڑکی کا تو دس لاکھ بھی مانگتے تو میں دے دیتی۔۔۔

جتنی یہ حسین ہے ایک ہفتے میں پانچ لاکھ کمالے گی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اے چندا!!!نیلی نے ایک دوسری طوائف کو آواز دی۔۔۔

ہاں بولو بائی؟اس نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

اس لڑکی پر لا کر پانی ڈالو۔۔۔اس کو کوٹھا دیکھاؤ۔۔۔

اس کے بعد اس کو آج رات کے لئے تیار کرو۔۔۔نیلی بائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چندا حیرت سے معصوم پندرہ سال کی زمل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے زمل پر ترس آیا تھا

۔۔۔

Clubb of Quality Content

محراب گھر آیا۔۔احد کے مسلسل جلسے کرنا اس کی جیت کی علامت تھی۔۔۔

محراب کو پتہ تھا الیکشن احد ہی جیتے گا۔۔۔انا آڑے آ رہی تھی۔۔

ورنہ محراب پھر سے احد کے ساتھ دوستی کرنا چاہتا تھا۔۔وہ تعلقات ہموار کرنا چاہتا تھا۔۔

پر محراب کے بابا اس کے دماغ میں احد کے خلاف زہر اگل رہے تھے۔۔۔

محراب شاہ گھر آیا۔۔۔ماما مر تسیم کدھر ہے؟ محراب کا لہجہ انتہائی کاٹ دار تھا۔۔۔

سب لوگ میرے جلسے میں تھے، میرے بھائی کے علاوہ۔۔ محراب نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

محراب کی ماما ماہین صاحبہ نے اپنے لاڈلے بیٹے کی حمایت کی۔۔۔بیٹا دوستوں کے ساتھ ہو گا۔۔۔

محراب نے مر تسیم شاہ کو کال کی اس نے نہیں اٹھائی۔۔

محراب نے اس کے دوست سارم کو کال کی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی فون اٹھالیا گیا۔۔۔

پہلا سوال ہی ایسا تھا سارم کا رنگ بدلہ۔۔۔ مر تسیم کدھر ہے؟ جھوٹ مت بولنا۔۔۔

محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔ بھ۔ بھائی۔۔ سارم کا گلا خشک ہوا۔۔

سارم مر تسیم کا بہت اچھا دوست ہے۔۔ اور وہ اس کے ہر برے کام میں اس کا ساتھ بھی دیتا تھا۔۔

سارم محراب کو مر تسیم کے رفرنس سے بھائی ہی بولتا تھا۔۔۔

بھائی۔۔ وہ۔۔۔ جلدی بولو۔۔۔ محراب نے بیزاری سے کہا۔۔ وہ پھر سے کوٹھے پر گیا ہے ۔۔۔ سارم نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

محراب کی آنکھیں غصے سے لال ہوئی۔۔۔ وہ باہر کار میں آکر بیٹھا۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں سختی سے بند کی تھیں۔۔

ماہین صاحبہ اچانک محراب کے ایسے واپس چلے جانے پر گھبرا گئ۔۔۔

ان کو اندازہ ہو گیا تھا ان کے لاڈلے نے پھر سے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔۔۔

محراب بہت فاسٹ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔اسے کوٹھے کا راستہ معلوم تھا۔۔۔

وہ ایک دفع پہلے بھی مرتسیم کو وہاں سے واپس لے کر آیا تھا۔۔۔

تب وہ نشے میں تھا اس سے ڈرائیونگ نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

اس لئے اس نے محراب کو کال کر کے کوٹھے پر بلایا تھا۔۔۔

"محراب کے دو تھپڑوں کے بعد اس کا سارا نشہ اتر گیا تھا"۔۔۔

مرتسیم نے محراب سے وعدہ کیا تھا۔۔۔اب دوبارہ کوٹھے پر نہیں جائے گا۔۔۔

"اس نے اپنا وعدہ توڑا تھا"۔۔یہ چیز محراب کو زیادہ طعش دلا رہی تھی۔۔۔

آدھے گھنٹے میں وہ کوٹھے کے باہر تھا۔۔ایسی جگہوں پر "عزت دار مرد" نہیں جاتے۔۔

محراب مجبور ہو گیا تھا۔۔وہاں موجود لڑکیاں محراب کو اپنی اداؤں سے مائل کر رہی تھی

۔۔۔

محراب نظریں جھکا کر بس ان راستوں سے گزرتا جا رہا تھا۔۔

یہ ایک بہت ہی بڑا کوٹھا تھا۔۔کوئی 10,12 کمرے تھے۔۔

محراب نے وہاں کھڑی ایک بڑی عمر کی عورت سے پوچھا۔۔۔

مر تسیم شاہ کس کمرے میں ہے۔۔۔یہ بولتے ہوئے۔۔محراب کو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس

ہوا۔۔۔

ساری عمر عزت بنانے میں لگادی اور یہ لڑکا۔۔ایک لمحے میں اس عزت کو داغ دار کرنے والا

ہے۔۔۔

مر تسیم آج دوسری دفع کوٹھے پر آیا تھا۔۔۔پہلی دفع اس نے بس رقص دیکھا شراب نوشی کی اور واپس آ گیا۔۔۔آج وہ زنا کی نیت سے آیا تھا۔۔

یہ تین کمرے چھوڑ کر جو چوتھا کمرہ ہے۔۔وہاں ہیں شاہ صاحب۔۔۔اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ساتھ وہ اپنے بالوں کو اپنی انگلی میں گول گول گھما رہی تھی۔۔۔

محراب نے نظریں جھکائی تھیں۔۔۔محراب سرخ آنکھوں سے اس کمرے کی طرف گیا۔۔

محراب نے کمرے کے دروازے کو زور سے لات ماری۔۔۔دروازہ جھٹ سے کھل گیا

۔۔۔

کوٹھا کافی پرانا تھا۔۔۔اس لئے یہاں کے دروازے بھی پرانی طرز کے تھے۔۔۔

سامنے بیڈ پر ایک لڑکی بے ہوش پڑی تھی۔۔۔محراب نے اس کی طرف نہ دیکھا۔۔۔

مرتسیم اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔محراب نے مرتسیم کو گریبان سے پکڑا۔۔

ایک زوردار مکا اس کے منہ پر مارا۔۔"بے غیرت انسان"۔۔۔

یہاں آنے سے پہلے مر کیوں نہیں گئے تم۔۔محراب کا لہجہ حد سے زیادہ سخت تھا۔۔۔اس کی آنکھیں شعلہ ہو رہی تھیں۔۔۔

محراب ایک راعب دار شخص تھا۔۔جہاں بھی جاتا تھا۔۔

اپنی شخصیت اپنے لباس اپنی پرسنلٹی سے لوگوں کو متاثر کر دیتا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی کوٹھے میں داخل ہوا تھا۔۔وہاں کھڑی لڑکیوں کی دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

جبکہ اس نے آنکھ اٹھا کر کسی کی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

اس کی شہد رنگ آنکھوں سے مرتسیم کو خوف آرہا تھا۔۔

ب۔۔ بھائی۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ میں ابھی روم میں آیا یہ مجھے دیکھ کر بے ہوش ہو گئی۔۔

مرتسیم نے اپنی صفائی دی۔۔۔

اگر بے ہوش نہیں ہوتی تو آج تم زنا کر لیتے میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔ محراب نے مرتسیم کی گردن دبوچتے ہوئے کہا۔۔

اب اگر تمہیں میں نے اس کوٹھے پر دیکھا۔۔ تمہارے سینے پر خود گولی ماروں گا۔۔۔

محراب نے یہ کہتے ہوئے ایک جھٹکے کے ساتھ اس کی گردن آزاد کی۔۔۔

مرتسیم لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔۔ بھائی۔۔ پلیز معاف۔۔ کر دیں اب۔۔۔ اب ۔۔۔ نہیں آؤں گا۔۔ مرتسیم نے بمشکل الفاظ ادا کیے۔۔۔

اگر بابا کو پتہ چلا تمہیں گھر سے نکال دیں گے۔۔ کدھر جاؤ گے تم ہاں؟۔۔۔ اس کوٹھے پر آ کر ان طوائفوں کے ساتھ مجرا کرنا پھر۔۔

محراب نے سنجیدہ انداز میں اپنی بات مکمل کی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باہر دروازے کے پاس کچھ طوائف اور لڑکیاں کھڑی ہو کر یہ منظر انجوائے کر رہی تھیں۔۔۔

محراب کی بات پر سب نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا۔۔۔جبکہ مرتسیم کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔۔۔

شاہ خاندان کا چشمہ و چراغ کوٹھے والیوں کے سامنے اپنے بڑے بھائی سے ذلیل ہو رہا تھا ۔۔۔

محراب اس لئے اسے ذلیل کر رہا تھا تاکہ شرم اور غیرت کے مارے دوبارہ ادھر کا رخ نہ کرے۔۔۔

محراب کی نظر اچانک بیڈ پر بے ہوش پڑی لڑکی پر گئی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

محراب کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔۔زمل!محراب جب احد کا دوست تھا وہ اکثر شاہ محل جاتا تھا۔۔۔

اس نے ایک دو دفع زمل کو دیکھا تھا۔۔سر۔۔سری سا۔۔۔

آپ اس لڑکی کو جانتے ہیں؟مر تسیم نے حیرت سے پوچھا۔۔

احد۔۔۔احد کی۔۔بہن ہے۔۔۔محراب کی زبان اچانک لڑکھڑا گئی۔۔۔

پر یہ یہاں کیسے؟؟محراب نے خود سے سوال کیا۔۔۔محراب نے زمل کو گود میں اٹھایا۔۔

اسے لے کر روم سے باہر آیا۔۔

باہر تین چار لڑکیاں کھڑی تھی۔۔اس کوٹھے کی مالکن کون ہے؟اس کو بلا کر لاؤ۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد نیلی بائی آئی۔۔۔جی "جناب"۔۔یہ ہیرا آپ کو بھی چاہیے؟۔۔نیلی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"یہ ہیرا میرا ہی ہے"۔۔۔ادھر کیسے آئی یہ؟محراب نے غصے سے پوچھا۔۔۔

تین چار آدمی آئے تھے دس لاکھ میں دے کر چلے گئے۔۔۔

10 لاکھ تمہیں مل جائیں گے۔۔۔یہ میری ہے میں اسے لے کر جا رہا ہوں۔۔۔

کیا کوئی مرد اس کے قریب گیا تھا؟محراب نے سرد لہجے میں پوچھا۔۔

نہیں۔آج ہی آئی ہے۔۔مر تسیم صاحب پہلے ہیں۔۔جو اس کے پاس گئے ہیں۔۔

نیلی بائی نے جھوٹ بول کر پانچ لاکھ زیادہ مانگ لیا۔۔۔ایسے موقعے بار بار تھوڑی آتے ہیں

۔۔۔۔

محراب نے غصے سے مرتسیم کی طرف دیکھا۔۔۔مرتسیم نے نظریں جھکالی۔۔۔محراب نے زمل کو لا کر گاڑی میں بٹھایا۔۔۔

مرتسیم اپنی الگ کار میں تھا۔۔پلیز۔۔مجھے جانے دیں۔۔احد۔۔بھائی۔۔۔احد بھائی۔۔بچائیں۔۔۔احد بھائی...

میرے قریب نہیں آنا۔۔بچاؤ۔۔احد بھائی۔۔مجھے اغواء نہیں کرو۔۔۔

زمل بے ہوشی میں مسلسل یہی بول رہی تھی۔۔۔وہ اس سب واقع سے بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔

کوٹھے میں اسے زبردستی اتنا زیادہ میک اپ کر کے تیار کیا گیا۔۔۔

اس نے اس سب چیزوں کو دماغ پر سوار کر لیا تھا۔۔اس لیے بے ہوشی میں بھی یہ سب باتیں کر رہی تھی۔۔احد بھائی۔۔۔یہ لوگ اچھے نہیں۔۔

احد بھائی۔۔مجھے بچائیں۔۔۔محراب نے گاڑی روکی۔۔مسلسل احد کا نام سن،سن کر محراب کو غصہ آرہا تھا۔۔۔

اس نے فرنٹ بورڈ پر پڑی پانی کی بوتل اٹھائی۔۔اور زمل کے منہ پر انڈیل دی۔۔۔

زمل ایک دم سے اٹھی۔۔۔مح..محراب بھائی آپ۔۔

زمل کے حلق سے مشکل آواز نکلی۔۔۔

"بھائی نہیں ہوں میں تمہارا"۔۔خبردار جو بھائی بولا

محراب نے راغب دار لہجے میں کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

میں یہاں کیسے میں تو کوٹھے ؟زمل ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔محراب نے اسے روکا۔۔۔

شی خاموش!!تم کسی کو نہیں بتاؤ گی کہ تم کوٹھے پر تھی۔۔

پلیز مجھے احد بھائی کے پاس واپس چھوڑ آئیں۔۔زمل نے آنسو بہاتے ہوئے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

چھوڑ آؤں گا واپس رونا بند کرو۔۔۔محراب نے زمل سے بولا۔محراب زمل کو اپنے گھر لے کر آیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مرتسیم محراب سے پہلے گھر پہنچ گیا تھا۔۔۔اور اپنے بابا کے کان بھی بھر چکا تھا۔۔۔

بابا پورے دس لاکھ میں خرید کر لائے ہیں۔۔۔طوائف ہے لڑکی۔۔۔مرتسیم اپنی بے عزتی کا بھرپور بدلہ لے رہا تھا۔۔۔

محراب کے بابا اس قدر طعش میں آگئے وہ یہ بھی پوچھنا بھول گئے کہ تم وہاں کیا کر رہے تھے۔۔

مرتسیم نے اس طرح سے ان کا برین واش کیا۔۔۔وہ کچھ اور سوچ ہی نہ سکے۔۔۔۔

ان کو محراب پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔دشمن کی بہن کو کوٹھے سے گھر لے کر آرہا تھا۔۔۔

نہ صرف گھر لے کر آرہا تھا۔۔۔پورے دس لاکھ کا نقصان بھی کر کے آرہا تھا۔۔۔

محراب کے بابا کو پیسوں سے بہت محبت تھی۔۔۔

محراب گھر کے اندر داخل ہوا۔۔

زمل بھی اس کے پیچھے پیچھے، چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی چل کر آرہی تھی۔۔۔

محراب کے بابا سامنے ہی کھڑے تھے۔۔کون ہے یہ لڑکی؟انہوں نے سنجیدہ انداز میں پوچھا

۔۔۔

مرتسیم اور ماہین بیگم بھی ایک جانب خاموشی سے کھڑے تھے۔۔۔

"احد کی بہن ہے"۔۔۔محراب نے جواب دیا۔۔

احد کی بہن مطلب احد کی کمزوری محراب کے بابا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

محراب اپنے بابا کے ارادے بھانپ گیا تھا۔۔۔وہ یقیناً زمل کو نقصان پہنچانے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔۔۔۔

بابا میں اس کو چھوڑنے جا رہا ہوں۔۔محراب نے جلدی سے بولا۔۔۔

محراب رکو۔۔تم اس لڑکی سے نکاح کرو گے۔۔۔محراب کے بابا نے نارمل انداز میں کہا

۔۔۔

کیا مطلب ہے بابا؟ بچی ہے یہ بہت چھوٹی ہے مجھ سے۔۔۔محراب نے حیرت سے بولا۔۔

میری عمر 29 سال ہے اور اس کی یہی کوئی پندرہ سولہ سال ہوگی۔۔۔۔

زمل ان کی باتوں کو یکسر نظر انداز کرتی ہوئی حویلی کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔۔

ویسے بھی وہ محراب اور اس کے بابا سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی تھی۔۔۔۔

اسے ان کی باتوں کی ٹھیک سے سمجھ بھی نہیں آ رہی تھی۔۔۔

اس نے سرخ رنگ کی پلین لونگ فراک پہنی تھی۔۔۔جس کے دوپٹے پر بھاری کام ہوا تھا۔۔

اس کے بال کھلے تھے۔۔۔اور بھر بھر کے اس کے چہرے پر میک اپ کیا گیا تھا۔۔۔

وہاں ایک گلاب کے پھولوں والا گلدستہ پڑا تھا۔۔۔زمل وہاں سے گلاب کا پھول توڑنے چلی گئی۔۔۔اسے گلاب بہت پسند تھے۔۔۔

میں کون سا بول رہا ہوں کہ اس کے ساتھ کوئی "ازدواجی تعلقات" بناؤ۔۔۔

بس احد کو نیچا دیکھانا ہے۔۔۔محراب کے بابا نے اپنا موقف بیان کیا۔۔۔

نہیں بابا "سوری" میں نہیں کر سکتا۔۔محراب یہ کہتے ہوئے زمل کی جانب بڑھا۔۔۔

مجھے احد بھائی کے پاس جانا ہے۔۔۔زمل نے محراب کو اپنی طرف آتا دیکھ کر بولا۔۔۔

پھول اس نے جلدی سے اپنے پیچھے چھپا لیا تھا۔۔

چلو لڑکی چلیں۔۔۔محراب زمل کو لے کر ابھی باہر کی جانب بڑھا ہی تھا کہ محراب کے بابا نے بولا۔۔

اگر تم اس کو چھوڑنے گئے تو حویلی واپس نہ آنا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مجھے ایسی اولاد نہیں چاہیے جو میرا حکم نہ مانے۔۔۔

محراب کے بابا نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

بابا احد میرا دوست ہے۔۔میں اس کو نیچا دکھانے کے لئے اس کی بہن کا استعمال نہیں کر سکتا۔۔۔محراب نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔

زمل نے اس سارے معاملے میں پہلی بار محراب کی بات پر غور کیا۔۔۔

اور اس نے دل میں سوچا "میرا استعمال" محراب بھائی کیا بول رہے ہیں۔۔۔وہ زبان سے کچھ نہ بول سکی۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محراب بہت زیادہ تھکا ہوا تھا۔۔۔آج اس کا جلسہ تھا

وہ سارا دن وہاں مصروف تھا۔۔۔

تھکاوٹ سے اس کے سر میں درد ہو رہا تھا۔۔۔اس میں مزید اپنے بابا کے ساتھ بحث کرنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔۔۔

ورنہ بحث میں آج تک محراب سے کوئی نہیں جیتا تھا۔۔

دوست ہے نہیں،دوست تھا۔۔اب بس رقیب ہے۔۔۔اور رقیب سے ہر حال میں ہمیں جیتنا ہے۔۔۔

محراب کے باباشاہ صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

"اگر تم اس لڑکی سے نکاح نہیں کرو گے تو میں خود کروں گا اس لڑکی سے نکاح"۔۔۔

محراب حیرت سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو پرسکون انداز میں اتنی بڑی بات کر گئے تھے۔۔۔

شاہ صاحب کی بات پر ماہین بیگم کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔۔۔وہ بے یقینی سے اپنے سر تاج کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مر تسیم مزے سے سارا منظر انجوائے کر رہا تھا۔۔۔جبکہ کے ساری لگائی ہوئی آگ اسی کی ہی تھی۔۔۔

کچھ دیر تو محراب ساکت کھڑا رہا۔۔۔اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محراب بھائی!!!زمل نے آواز دی۔۔۔زمل کی آواز پر محراب نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

زمل جو معصوم سی شکل بنائے کھڑی تھی۔۔۔وہ بھی کچھ کچھ سمجھ چکی تھی۔۔۔

کہ وہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں۔۔۔ شبنم!!شاہ صاحب نے ایک کام والی کو آواز دی۔۔۔

ماہین بیگم کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔وہ بہت کچھ بولنا چاہتی تھی۔۔۔

پر ضبط کر رہی تھی۔۔۔جانتی تھی یہاں حویلی میں عورتوں کو پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا

ہے۔۔۔

ماہین بیگم وہاں سے چلی گئی۔۔۔دل جل کر راکھ ہو رہا تھا۔۔۔

جس آدمی کی خدمت میں ساری عمر لگادی وہ کیسے ایک منٹ میں خود سے چار گنا چھوٹی عمر کی

لڑکی سے نکاح کی بات کر سکتا ہے۔۔۔

شبنم(کام والی)شاہ صاحب کی آواز سن کر وہاں حاضر ہوئی۔۔۔

جی صاحب؟ کام والی نے کہا۔۔۔ زمل بی بی کو لے کر جاؤ۔۔۔

آج رات سرونٹ کوارٹرز میں رہے گی۔۔۔ کل صبح میں اس سے نکاح کروں گا۔۔۔ شاہ صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

زمل شاہ صاحب کی باتیں سن چکی تھی۔۔۔ جبکہ محراب بت بنا وہی کھڑا تھا۔۔۔

بے یقینی سے اپنے باپ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ شاہ صاحب کی عمر تقریباً 60 سال تھی۔۔۔

وہ اپنی عمر کا لحاظ بھی نہیں کر رہے تھے۔۔۔ زمل نے محراب کا بازو ہلایا۔۔۔

شبنم نے زمل کو بازو سے پکڑا۔۔۔ مرتسیم اب ہنس رہا تھا۔۔۔

محراب شعلہ بار نظروں سے مرتسیم کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

شبنم کھینچنے کے انداز میں زمل کو وہاں سے لے کر جانے لگی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

محراب بھائی۔۔۔روکیں ان کو۔۔۔محراب۔بھائی۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔زمل بار بار اسے پکار رہی تھی۔۔۔

محراب نے کوئی حرکت نہیں کی۔۔۔وہ گہری سوچ میں ڈوبا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔

محراب بھائی۔۔۔زمل اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر دوبارہ محراب کی جانب بھاگ کر آئی۔۔۔

بھائی پلیز مجھے بچائے۔۔مجھ۔۔مجھے شادی نہیں کرنی۔۔۔مجھے واپس جانا ہے۔۔۔

ا۔۔اپ۔۔نے بولا تھا۔۔۔آپ نے بولا تھا واپس لے کر جائے گے۔۔۔

زمل ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔شبنم تم سے ایک لڑکی قابو نہیں ہوئی۔۔شاہ صاحب نے

راعب دار لہجے میں کہا۔۔۔۔

بابا!!!زمل میری ہے۔۔۔صرف اور صرف محراب شاہ کی۔۔۔

اگر کسی نے اس کو ہاتھ لگایا میں اس کے ہاتھ کاٹ دوں گا۔۔۔

محراب نے پہلے شبنم پھر مرتسیم اور آخر میں اپنے بابا کی جانب دیکھ کر بات مکمل کی۔۔۔

محراب کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔۔۔۔

محراب فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔وہ خود زمل سے نکاح کرے گا۔۔۔

یہ نکاح صرف اسے یہاں سے بحفاظت باہر نکالنے کے لئے تھا۔۔۔

وہ طے کر چکا تھا۔۔۔جیسے ہی صبح ہو گی۔۔۔زمل کو واپس چھوڑ آئے گا۔۔۔

بغیر نکاح کے اس کے بابا نے زمل کو یہاں سے جانے نہیں دینا تھا۔۔۔

محراب کو احساس ہو گیا تھا اس نے زمل کو یہاں لا کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔

وہ ابھی آدھے راستے میں تھا۔۔۔شاہ صاحب نے اسے فون کر دیا تھا۔۔۔

جہاں کہی بھی ہو فوراً گھر اؤ۔۔۔محراب کے ذہن و گمان میں بھی نہیں تھا گھر آتے ہی یہ سب ہو جائے گا۔۔۔

نکاح صبح ہو گا، تب تک زمل سرونٹ کوارٹرز میں نہیں گیسٹ روم میں رہے گی۔۔۔

محراب نے حکم جاری کیا۔۔۔ نہیں!! نکاح ابھی ہو گا۔۔۔

ہمیں تم پر بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔

کیا معلوم ہم سب رات کو سو رہے ہوں۔۔۔ اور تم زمل کو یہاں سے لے کر چلے جاؤ۔۔۔

شاہ صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب

محراب کو اپنے باپ پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔ پر وہ ضبط کر رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے بلائیں مولوی صاحب کو"۔۔۔ محراب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

جاؤ مر تسیم مولوی صاحب کو لے کر اؤ۔۔ مر تسیم کا اب منہ بن چکا تھا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔یہ کہتے ہوئے مرتسیم حویلی سے باہر گیا۔۔۔

زمل محراب کے پیچھے کھڑی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔وہ بلکل ڈری اور سہمی ہوئی لگ رہی تھی

۔۔۔

شاہ صاحب بھی وہاں سے اندر کی جانب چلے گئے۔۔۔

محراب نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔آپ کے بابا بہت گندے ہیں۔۔۔

مجھے ان سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔زمل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈرو نہیں میں ہوں نہ۔۔۔محراب نے نرمی سے کہا۔۔۔

زمل میری بات سنو۔۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

جی بھائی؟۔۔زمل نے بولا۔۔۔میں تمہارا بھائی نہیں ہوں ایک بات سمجھ نہیں آتی۔۔

س... سوری.. سوری۔۔زمل نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں احد کے پاس جانا ہے ناں؟محراب نے نرمی سے پوچھا۔۔۔۔

جی جانا ہے۔۔زمل نے جلدی سے بولا۔۔۔ساتھ اپنے گال پر آئے آنسو صاف کیے۔۔۔

میری ایک شرط ہے۔۔محراب نے بولا۔۔۔

کیسی شرط؟زمل نے بولا۔۔ہم ایک کھیل کھیلیں گے۔۔رئیل میں کچھ نہیں ہو رہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس یہاں سے نکلنے کے لئے فیک نکاح ہو گا۔۔۔

محراب نے سوچا تھا یہاں سے واپس جاتے ہی اگلے دن زمل کو طلاق دے گا۔۔۔پر اپنے بابا کو نہیں بتائے گا۔۔۔

زمل بہت خوش ہو رہی تھی۔۔اسے بس اپنے بھائی کے پاس واپس جانا تھا۔۔۔

جی مجھے منظور ہے۔۔زمل نے جلدی سے بولا۔۔

Clubb of Quality Content

محراب ہلکا سا مسکرایا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔اس معصوم کو یہ بھی نہیں پتہ تھا۔۔یہ الفاظ اس کی زندگی بدل کر رکھ دیں گے۔۔۔

احد نے زمل کو بہت لاڈ اور پیار سے پالا ہے۔۔اسے دنیا کی اونچ نیچ کا ذرا نہیں پتہ تھا۔۔

اس معصوم کو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ نکاح کے بعد کیا ہو گا۔۔۔

وہ تو کھیل سمجھ رہی تھی۔۔۔اپنے بھائی کے پاس واپس جانے کے لئے کھیل رہی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد مر تسیم مولوی صاحب کو لے آیا۔۔۔رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔۔

زمل شاہ والد میر شاہ۔۔بیٹا آپ کو محراب شاہ سے نکاح قبول ہے؟مولوی صاحب نے نرمی سے پوچھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی انکل قبول ہے۔قبول ہے۔قبول ہے۔۔۔زمل نے ایک ساتھ جلدی جلدی سے بولا ۔۔۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے محراب سے پوچھا۔۔۔۔

محراب نے بھی تین دفع قبول ہے بول دیا۔۔۔

محراب کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اس لگ رہا تھا جیسے وہ غلط کر رہا ہے۔۔۔

نکاح کے بعد مولوی صاحب وہاں سے چلے گئے۔۔۔محراب کے بابا وہی کھڑے تھے۔۔۔۔

محراب کے بابا محراب کے سامنے آ کر کھڑے ہوئے۔۔۔

ان کو دیکھ کر وہ بھی صوفے سے کھڑا ہوا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محراب کے بابا نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے گلے سے لگایا۔۔۔

مبارک ہو میرے شیر۔۔۔محراب مسکرا بھی نہ سکا۔۔۔

اس کے چہرے کے تاثرات سخت تھے۔۔۔

اب یہ لڑکی تمہاری بیوی ہے۔۔۔اور احد کی کمزوری ہے۔۔۔میں چاہتا ہوں احد سیاست سے دستبردار ہو جائے۔۔۔

اس لڑکی کو واپس حاصل کرنے کے لئے وہ ہو بھی جائے گا۔۔۔

محراب کے بابا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

محراب سرد نظروں سے اپنے بابا کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

وہ نکاح والی بات مان کر پچھتا رہا تھا۔۔۔مزید وہ ان کی نہیں سننے والا تھا۔۔۔

بابا خدا کا واسطہ ہے اپنے مشورے اپنے پاس رکھیں۔۔۔

آپ کی مان کر نکاح کر لیا ہے۔۔۔

مزید آپ کی نہیں سنو گا۔۔۔اور صبح زمل کو واپس چھوڑ کر اؤں گا۔۔۔

محراب نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو دشمن کے گھر جاؤ گے۔۔۔اگر احد نے تمہیں نقصان پہنچا دیا۔۔۔شاہ صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتے تھے زمل یہاں سے جائے۔۔وہ زمل کو استعمال کرنا چاہتے تھے۔۔۔"احد کے خلاف"

میں احد سے نہیں ڈرتا۔۔۔میں صبح شاہ محل جاؤں گا۔۔۔محراب ایک بار پھر دو ٹوک انداز میں کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

زمل بھی ایک طرف نظریں جھکا کر خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔

اس کو محراب اور اس کے بابا کی آواز واضح سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

محراب کو اٹھ کر جاتا دیکھ کر وہ بھی صوفے سے اٹھی۔۔

محراب۔۔۔ محراب سنے۔۔۔ زمل نے آواز دی۔۔۔ اے لڑکی۔۔ محراب کیا ہوتا ہے

۔۔۔"سائیں جی" بولو۔۔۔

محراب کے بابا نے بولا۔۔۔

زمل ان کی بات کا جواب دے بغیر باہر آ گئی۔۔۔"محراب"۔۔۔ محراب شدید غصے میں تھا

۔۔وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے بابا نے اسے ماضی یاد کروادیا تھا۔۔جب جب ماضی کو بھول جاتا تھا۔۔اس کے بابا پھر سے یاد کرواتے تھے۔۔۔

کہ احد تمہارا دوست نہیں دشمن ہے۔۔۔محراب کو وہ دن یاد آجاتا ہے۔۔

جب محراب اور احد کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں جنگل میں شکار کرنے گئے ہوئے تھے۔۔دونوں کے ہاتھ میں بندوق تھی۔۔۔۔

محراب آگے آگے چل رہا تھا۔۔احد اس کے پیچھے پیچھے۔۔

محراب مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں بولو میرے شہزادے سن رہا ہوں۔۔۔محراب نے بھی خوشی سے کہا۔۔۔۔

میں سیاست جوائن کرنے لگا ہوں۔۔۔محراب نے یک دم پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

خبردار اگر تم سیاست میں آئے۔۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔۔

پر کیوں؟احد نے سوال پوچھا۔۔۔میں بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔محراب کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔

اس طرح باتوں باتوں میں وہ دنوں آپس میں لڑ پڑے۔۔۔

"تم ڈر رہے ہو کہی میں تم سے زیادہ اچھا مستقبل کا سیاستدان نہ بن جاؤ"۔۔۔احد نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

محراب نے احد کے منہ پر مکا مارا۔۔۔احد نے محراب پر بندوق تان دی۔۔۔

چلاؤ گولی۔۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔۔

احد نے نفی میں گردن ہلائی۔۔اور بندوق نیچے کر دی۔۔۔

محراب نے احد کے منہ پر ایک اور مکا مارا۔۔۔اب کی بار احد نے بھی اس کے منہ پر مکا مارا۔۔۔

واپس جاؤ اور اپنے بابا کو انکار کرو۔۔۔سیاست بہت گندی ہے۔۔۔نسلیں برباد کر دیتی ہے۔۔۔۔

ہمارے ملک میں سیاستدانوں کو حرام خور بولا جاتا ہے۔۔۔ہزار دشمن بن جاتے ہیں۔۔۔

اس لئے روک رہا ہوں۔۔۔محراب نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں کروں گا انکار اگر یہ بات ہے تو۔۔۔میں ایک ایماندار سیاست دان بن کر دیکھاؤ گا۔۔۔

ہر جگہ احد میر شاہ کا نعرہ ہو گا۔۔۔احد نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

محراب غصے سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔بزدل ہو تم محراب ڈر گئے ہو۔۔۔

ڈر کر میدان چھوڑ کر بھاگ رہے ہو۔۔۔احد پیچھے سے بولتا رہا۔۔۔

جبکہ محراب نے پیچھے مڑ کر ایک بار نہ دیکھا۔۔۔وہ دن اور آج کا دن پورے تین سال گزر چکے تھے۔۔۔

محراب کے بابا احد کے خلاف زہر اگلتے رہتے تھے۔۔۔

زمل کی آواز پر بھی نہیں روک رہا تھا۔۔اسے پتہ تھا اس کے پیچھے آرہی ہے۔۔۔

محراب بھائی!!!۔۔۔زمل نے اب کی بار سخت لہجے میں آواز دی۔۔۔

محراب کے قدم آگے جاتے جاتے روکے۔۔۔اس نے پیچھے مڑ کر زمل کی طرف دیکھا

۔۔۔

اور پھر چلتا ہوا واپس اس تک آیا۔۔۔اس نے زمل کا منہ دبوچا۔۔۔

اب اگر بھائی بولا زبان کاٹ دوں گا۔۔۔تم میرے دشمن کی بہن ہو۔۔۔

مجھ سے ہمدردی کی امید مت رکھو۔۔۔ محراب نے ایک جھٹکے سے زمل کا منہ چھوڑا۔۔۔

اس کی آنکھیں نم تھی۔۔۔ آپ میری بات نہیں سن رہے تھے اس لئے بھائی بولا تھا۔۔۔

مجھے پتہ تھا بھائی لفظ پر آپ روک جائیں گے۔۔۔ زمل نے معصومیت سے کہا۔۔۔

محراب نے اپنی بیوی کی عقل کو سلام پیش کیا۔۔۔

اور ایک ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔

چلیں اب بھائی کے پاس؟ زمل نے کہا۔۔۔

صبح جائیں گے محراب نے تھکے ہوئے انداز میں بولا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا مطلب صبح جائیں گے؟زمل نے منہ بناتے ہوئے کہا

رات بہت ہو گئی ہے تمہارا گھر کافی دور ہے۔۔۔ صبح ہوتے ہی لے جاؤں گا۔۔اب جا کر سو جاؤ۔۔سامنے کی طرف گیسٹ روم ہے۔۔۔

زمل نے رونا شروع کر دیا۔۔۔ آپ نے میرے ساتھ جھوٹ بولا۔۔مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔زمل نے ضدی انداز میں کہا۔۔۔

بولا نہ جا کے سو جاؤ۔۔ محراب نے تھوڑے غصے میں بولا۔۔

زمل غصے سے محراب کو دیکھ رہی تھی۔۔اس نے ہاتھ کی پشت سے سختی سے اپنی گال سے آنسو صاف کیے۔۔

احد بھائی کو بتاؤں گی۔۔زمل نے بولا۔۔۔

کیا بتاؤ گی؟۔۔۔محراب نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آپ اچھے نہیں۔۔مجھ پر غصہ کیا۔۔احد بھائی آپ کو ماریں گے۔۔۔زمل نے اپنی طرف سے محراب کو ڈرانا چاہا۔۔۔

میں تمہارے بھائی سے نہیں ڈرتا۔۔محراب نے زمل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

۔۔۔

آپ کو ایک بات بتاؤں۔۔پھر آپ ڈریں گے۔۔زمل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں بتاؤ۔۔احد بھائی کے پاس گن ہے۔۔میں نے ایک دفع ان کے روم میں دیکھی تھی۔۔۔

آپ کو اب ڈر لگ رہا ہے ناں؟ زمل نے محراب سے پوچھا۔۔۔

ہاں لگ رہا ہے۔۔ اب جا کر سو جاؤ۔۔ محراب نے جان چھڑوانے کے انداز میں کہا۔۔۔

شبنم!!! محراب نے کام والی کو آواز دی۔۔۔

شبنم محراب کی آواز سنتے ہی بھاگ کر آئی۔۔۔ جی صاحب؟؟

زمل کو گیسٹ روم میں لے جاؤ۔۔۔ محراب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

جی۔۔ صاحب۔۔ وہ تو۔۔ شبنم نے نظریں جھکائی تھی۔۔۔

کیا وہ تو؟ محراب نے پوچھا۔۔۔

گیسٹ روم کی صفائی نہیں ہوئی۔۔۔ آپ کی والدہ سر کار نے صفائی سے منع کیا تھا۔۔۔

انہوں نے بولا تھا زمل بی بی محراب شاہ کے کمرے میں رہے گی۔۔۔۔

محراب نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں سختی سے بند کی۔۔۔۔

میرے ساتھ اؤ۔۔محراب نے زمل کو کہا۔۔۔

محراب کا کمرہ اوپر تھا۔۔۔زمل اس کے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔۔۔

محراب اپنے کمرے کے دروازے پر اکر رکا۔۔۔جاؤ اندر۔۔

میں تمہارے لئے کھانا بھجواتا ہوں۔۔۔

محراب واپس نیچے آیا۔۔۔شبنم کو حکم جاری کیا۔۔۔

شبنم کھانا لے کر محراب کے کمرے میں گئی۔۔۔

محراب حویلی سے باہر چلا گیا۔۔۔وہ زمل کے ساتھ ایک روم میں نہیں رکنا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے غصے میں اپنے بابا کی بات مان لی تھی۔۔۔پر اب اسے خود پر غصہ آرہا تھا۔۔۔

تھکاوٹ سے اس کا برا حال تھا۔۔۔آنکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھی۔۔۔

رات کا ایک بج رہا تھا۔۔ محراب بے مقصد خالی سڑک پر ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔

دل بے چین تھا۔۔ محراب خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔

آخر وہ مسلسل دو گھنٹے ڈرائیونگ کر کر کے تھک گیا۔۔

اس نے ایک جگہ کار روک دی۔۔۔ اس نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا لی۔۔ آنکھیں موند لی۔۔۔

آنکھوں کے سامنے اس معصوم بچی کا چہرہ آیا۔۔ اس کی بڑی بڑی آنسوؤں سے بھری براؤن آنکھیں۔۔

محراب نے حویلی جانے کا فیصلہ کیا۔۔ اسے نیند آ رہی تھی۔۔۔ ساری رات باہر نہیں گزار سکتا تھا۔۔

محراب اپنے کمرے میں آیا۔۔۔زمل اس کے بیڈ پر سو رہی تھی۔۔

روم کی لائٹ اس نے آن رکھی تھی۔۔۔محراب کو عادت تھی۔۔۔

فل اندھیرا کر کے سونے کی اسے روشنی میں نیند نہیں آتی تھی۔۔۔

اس نے لائٹ آف کی اور بیڈ پر زمل کی دوسری طرف جو جگہ خالی تھی وہاں لیٹ گیا۔۔۔

ان کا نکاح ہوا تھا۔۔۔اسے صوفے پر نیند نہیں آتی تھی۔۔اس نے زمل کی طرف قمر کی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

روم میں بلکل اندھیرا تھا۔۔۔زمل کی اچانک انکھ کھلی...محراب سو چکا تھا۔۔۔زمل کو اندھیرے سے ڈر لگتا تھا۔۔

اس نے زوردار چیخ ماری بھائی۔۔۔۔بھوت۔۔۔وہ زور زور سے چیخ رہی تھی۔۔۔

ساتھ ہاتھ پاؤں بھی چلا رہی تھی۔۔۔اس نے محراب کی قمر میں غلطی سے ٹانگ مار دی اسے نہیں پتہ تھا۔۔۔

یہاں وہ لیٹا ہے۔۔۔وہ خود کو اکیلا سمجھ رہی تھی۔۔۔اس کے زور زور سے چیخ مارنے سے محراب ڈر کر اٹھا۔۔۔

وہ ابھی بھی چیخ رہی تھی۔۔۔محراب نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ورنہ وہ اپنی چیخوں سے پوری حویلی کو جگا دیتی۔۔محراب نے غصے سے بولا "چپ" کرو۔۔۔

جب بھی اس کی نیند خراب ہوتی تھی۔اسے ایسے ہی غصہ آتا تھا۔۔۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے لمپ آن کیا۔۔۔

کمرہ روشن ہو گیا۔۔۔زمل اب محراب کا چہرہ دیکھ سکتی تھی۔۔

آپ۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔اس کا سانس پھول رہا تھا۔۔۔اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

محراب کے ایک دم غصے سے بولنے کے بعد اس کی آواز حلق میں ہی کہی پھنس گئی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

کیوں پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی۔۔۔محراب نے سرد مہری سے پوچھا۔۔

ا۔آپ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟زمل نے بے ترتیب ہوتی سانسوں کے ساتھ پوچھا۔۔۔

تم بتاؤ تم میرے بیڈ پر کیا کر رہی ہو۔۔۔صوفے پر نہیں سو سکتی تھی؟

پتہ نہیں کیوں میں نے تم سے نکاح کیا ہے۔۔۔اٹھو صوفے پر جا کر سو جاؤ۔۔۔

محراب کے آنکھوں میں نیند کے لال ڈورے تھے۔۔۔جیسے گہری نیند سے اٹھا ہو۔۔

زمل خاموشی سے اٹھ کر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔"احد بھائی کو بتاؤں گی"۔۔۔پر احد بھائی کا ذکر کرنا نہ بھولی۔۔۔

کیا بتاؤ گی؟محراب نے پوچھا۔۔آپ نے مجھے ڈانٹا اور میرے منہ پر زور سے ہاتھ رکھا۔۔

جو مرضی بتاؤ۔۔۔محراب نے بے پرواہ انداز میں کہا۔۔بھائی کو شکایتیں لگانے کے علاوہ اور کچھ آتا ہے کیا؟

محراب۔نے سنجیدہ انداز میں کہا

زمل نے غصے سے محراب کی طرف دیکھا۔۔۔ تمہارے بھائی نے تمہیں کچھ بھی نہیں سکھایا۔۔۔

کس ڈبے میں رکھ کے پالا ہے اس نے تمہیں؟ لڑکیاں تو اتنی چالاک ہوتی ہیں۔۔

میں بھی چالاک ہوں زمل نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچھا کدھر سے چالاک ہو؟۔۔ محراب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

میں نے وہ کڈنیپر انکل کو بولا تھا۔۔ میرے سے پیسے لے لیں اور جانے دیں۔۔۔

پیسے کم تھے ان کو آفر پسند نہیں آئی۔۔۔ کتنے پیسے تھے۔۔ محراب نے پوچھا۔۔۔ "پورے ایک ہزار"۔۔۔

واہ واہ کنجوس احد تمہیں بس ایک ہزار دیتا ہے۔۔ محراب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں تو وہ تو بہت سارے دیتے ہیں میں گھر رکھ کے جاتی ہوں۔۔ مجھ سے گم ہو جاتے ہیں۔۔ زمل نے معصومیت کہا۔۔۔

دیکھو آگے تو تم بول رہی تھی کہ تم چالاک ہو۔۔۔ پیسے تک تو سنبھال نہیں سکتی۔۔۔ محراب نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو لڑکی پیسے نہیں سنبھال سکتی محراب شاہ کو کیسے سنبھالے گی محراب نے دل میں بولا۔۔

آپ میرا مذاق بنا رہے ہیں۔۔۔ میں چالاک ہوں۔۔۔ زمل نے منہ بناتے ہوئے کہا

۔۔۔

اچھا اچھا مان لیا بہت چالاک ہو تم۔۔۔ محراب کو شدید نیند آ رہی تھی۔۔۔

وہ مزید اس بھولی بلی سے بحث کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

محراب دوبارہ سے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔ زمل بھی صوفے پر لیٹ گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں نیند کی وادیوں میں تھے۔۔۔

کمرہ میں لمپ کی روشنی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔۔

احد ساری رات زمل کو ڈھونڈتا رہا۔۔ اسے کڈنیپرز کی طرف سے بھی کوئی کال نہیں آئی تھی۔۔

پولیس بھی ہر جگہ اسے تلاش کر رہی تھی۔۔ احد کا دماغ خراب ہو رہا تھا۔۔۔

اگر زمل کو کچھ ہو گیا میں کیسے زندہ رہوں گا۔۔ میری بچی کدھر ہو تم۔۔۔

پولیس والا احد کے پاس آیا۔۔

سر کیمرے کی فوٹیج مل گئی ہے۔۔اور گاڑی کا نمبر بھی پتہ چل گیا ہے۔۔

جس میں وہ زمل کو لے کر گئے ہیں۔۔۔ایک پولیس والے نے بولا۔۔

احد صاحب بچی کسی کو پسند تو نہیں کرتی اکثر ایسے کیسز میں ہوتا ہے۔۔

لڑکیاں خود ہی خود کو کڈنیپ کرواتی ہیں۔۔۔ویڈیو میں وہ خود ان کے ساتھ جا کر کار میں بیٹھی ہے۔۔

Clubb of Quality Content

کوئی مزاحمت بھی نہیں کر رہی۔۔ہمارے پاس پہلے بھی ایک ایسا کیس آیا تھا۔۔۔

احد کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی۔۔۔احد نے ایک دم سے پولیس والے کو گریبان سے پکڑا میری بیٹی ایسی نہیں ہے۔۔۔

احد نے ایک جھٹکے سے اس کا گریبان چھوڑا۔۔۔

م۔۔م معاف کر دے احد صاحب۔۔۔اس پولیس والے نے بولا۔۔۔

احد صاحب آپ گھر جائے۔۔۔پولیس اپنا کام کر رہی ہے۔۔

صبح تک انشاء اللہ مل جائے گی۔۔۔ مختلف علاقوں میں ہم صبح تلاش کرنے جائے گے۔۔۔

احد کا گھر جانے کا بلکل دل نہیں تھا۔۔۔اس کا دل ڈوب رہا تھا۔۔۔

یہ سوچ سوچ کر کے انہوں نے زمل کے ساتھ کچھ غلط نہ کر دیا ہو۔۔اس کا خون خول رہا تھا

۔۔۔

اسے اچانک خیال ایا۔۔۔ مرہا گھر پر اکیلی ہے۔۔۔اس ٹائم رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔

وہ کار میں آ کر بیٹھا۔۔۔اور شاہ محل جانے کا سوچا۔۔۔

Clubb of Quality Content

احد گھر آیا۔۔ مرہا جاگ رہی تھی۔۔ز۔۔۔ زمل کدھر ہے؟ مرہا نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔

احد نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

احد روم میں آکر بیڈ پر بیٹھا۔۔ مرہا بھی اس کے پیچھے آئی۔۔۔اس کے ہاتھ میں گن تھی۔۔

وہ اس میں سے گولیاں نکال رہا تھا۔۔

احد کچھ تو بولو۔۔۔ کدھر ہے زمل؟ مرہا میں تھوڑی دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔۔۔

نہیں احد میں آپ کو اکیلا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔پلیز بتائیں زمل کدھر ہے؟ میں نے اسے بہت ڈھونڈا نہیں ملی۔۔۔

محراب سہی کہتا تھا۔۔۔سیاست قربانیاں مانگتی ہے۔۔۔اگر میں جلسے پر نہ جاتا گھر ہوتا اسے تلاش کر لیتا۔۔

اگر میں جلسے پر نہ جاتا خود اسے سکول چھوڑنے جاتا۔۔۔

Clubb of Quality Content

اگر آج جلسہ نہ ہوتا۔۔۔اس کے ساتھ گارڈز بیجھ دیتا۔۔۔میں نے بہت دیر کر دی۔۔۔

احد چھوٹے بچے کی طرح ہچکیوں کے ساتھ رو رہا تھا۔۔مرہا کو احد پر ترس آرہا تھا۔۔

ہر چیز کی ذمہ دار وہی تو تھی۔۔۔تھوڑی دیر بعد احد سو گیا۔۔۔

اگر نہ سوتا تو دماغ درد سے پھٹ جاتا۔۔مرہا نے اسے نیند کی گولیاں دی تھی۔۔اگر جاگتا رہتا تو ضرور اپنے ساتھ کچھ غلط کر لیتا۔۔۔

ناولز کلب

احد سو رہا تھا۔۔مرہا مسلسل اسے دیکھ رہی تھی۔۔اسے احد کی حالت پر ترس آرہا تھا۔۔۔

وہ شرمندہ تھی۔۔۔وہ اللہ سے بار بار معافی مانگ رہی تھی۔۔۔

زمل کے واپس آنے کی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔احد کو سچ بتانے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

جب تمہیں پتہ چلے گا سب میری وجہ سے ہوا ہے تم مجھے مار دو گے۔۔

میں کبھی نہیں بتاؤں گی۔۔۔"مجھے تم سے محبت ہو گئی احد"۔۔۔

میں مرنا نہیں چاہتی میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہو۔۔ مرہا روتے ہوئے دل میں یہ سب بول رہی تھی۔۔۔

وہ احد کے پاس بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی۔۔۔

سوتے ہوئے بھی احد بے چین لگ رہا تھا۔۔آج کی رات ان سب کے لئے بہت بھاری تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محراب کی بھی وقفے وقفے سے آنکھ کھل رہی تھی۔۔ آج کچھ مختلف تھا۔۔۔

زمل بھی صوفے پر بہت بے چین تھی۔۔۔شاہ محل میں وہ اکیلی پورے بیڈ پر سوتی تھی۔۔۔

جیسے تیسے کر کے یہ رات گزر گئی۔۔۔ صبح فجر کی اذانیں ہو رہی تھی۔۔۔

مرہا ساری رات جاگتی رہی۔۔۔ وہ بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

اذان کی آواز سن کر وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔ سر پر دوپٹہ لیا۔۔۔

اذان ختم ہونے کے بعد وہ نماز پڑھنے کے لئے روم سے باہر آ گئی۔۔۔۔

پہلی رکعت پڑھتے ہی ٹپ ٹپ آنسو گرنا شروع ہوئے۔۔ وہ بہت غلط کر گئی تھی۔۔۔

وہ بار بار زمل کے واپس آنے کی دعا مانگ رہی تھی۔۔۔

نماز پڑھ کے اس کا دل ہلکا ہو گیا تھا۔۔۔

وہ واپس کمرے میں آئی۔۔۔ احد ابھی تک سو رہا تھا۔۔۔

اس نے احد کو جگایا۔۔۔

اس نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ احد اٹھ کر شاور لینے گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

محراب زمل کو لے کر شاہ محل آیا۔۔۔زمل بھاگ کر اندر گئی۔۔۔

محراب بھی اس کے پیچھے اندر آیا۔۔آج پورے تین سال بعد محراب،شاہ محل آیا تھا۔۔

احد بھائی۔۔۔بھائی کدھر ہیں۔۔۔زمل نے اونچی اونچی آواز میں احد کو پکارا۔۔۔احد اپنے روم میں تھا۔۔زمل کی آواز سن کر وہ جلدی سے باہر آیا۔۔۔زمل بچہ!

زمل کے پیچھے کھڑے محراب کو دیکھ کر احد کی آنکھیں غصے سے لال ہوئی۔۔

احد نے محراب کا گریبان پکڑا تم نے اغواء کیا تھا۔۔؟"کتنے گھٹیا انسان ہو تم"۔۔۔احد کا لہجہ کاٹ دار تھا۔۔۔

مرہا بھی زمل کی آواز سن کر کچن سے باہر آئی۔۔وہ احد کے لئے ناشتہ بنوا رہی تھی۔۔

"تمیز سے سالے صاحب"۔۔۔بہنوئی سے ایسے بات کرتے ہیں؟محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

محراب کی آنکھوں میں آج ایک انوکھی چمک تھی۔۔

کیا بول رہے ہو؟احد نے حیران ہو کر پوچھا۔۔

"زمل سے میرا نکاح ہوا ہے"۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

"جھوٹ بول رہے ہو تم"۔۔۔احد نے بے یقینی سے کہا۔۔میں تمہیں جان سے مار دوں گا ۔۔

احد نے محراب کو زوردار مکا مارا۔۔۔محراب آگے سے ہنس رہا تھا۔۔

دو منٹ میں احد نے محراب کو مار مار کر ہلکان کر دیا تھا۔۔محراب خاموشی سے مار کھا رہا تھا۔۔

محراب زمل کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔جو بت بنی دیکھ رہی تھی۔۔

مرہا بھی وہی کھڑی تھی۔۔۔احد رک جاؤ،،احد۔۔۔مرہا نے احد کو پیچھے ہٹایا۔۔۔

احد نے ایک دم سے جیب سے گن نکالی۔۔احد گن ہمیشہ پاس رکھتا تھا۔۔

اس کا کام ہی ایسا تھا۔۔دشمن ہر وقت ارد گرد منڈ لاتے رہتے تھے۔۔

محراب دیکھنا چاہتا تھا احد کس احد تک جا سکتا ہے۔۔

گن کو دیکھ کر مرہا اور زمل کا رنگ اڑا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نے محراب کے سینے پر گن رکھی۔۔۔محراب ابھی بھی مسکرا رہا تھا۔۔

اور زمل کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔کہ شاید اب کچھ بول دے۔۔۔

زمل یہ کھیل کا حصہ نہیں ہے۔۔وہ سچ میں مجھے مارنے لگا ہے۔۔۔محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی مسکراہٹ احد کو مزید طعش دلا رہی تھی۔۔

"کچھ تو بولو"۔۔محراب نے زمل کو بولا۔۔زمل کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا۔۔

اسے ارد گرد کی آوازیں آنا بند ہو گئ تھیں۔۔۔

احد کو محراب کو مارتا دیکھ کر اس کی آواز کہی حلق میں ہی پھنس گئی تھی۔۔۔۔

زمل کو بچپن سے مار پیٹ والی جگہوں سے خوف آتا تھا۔۔۔

زمل کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔ایسے لگ رہا تھا ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بھائی۔۔۔رک جائیں۔۔یہ کہتے ہی زمل بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی۔۔۔احد نے زمل کی طرف دیکھا۔۔۔

زمل میری بچی!!!احد محراب کو چھوڑ کر اس کی جانب بڑھا۔۔۔

احد اور مہا زمل کی گال تھپ تھپا رہے تھے۔۔محراب بھی پریشان ہو گیا۔۔۔

زمل اٹھو۔۔۔زمل۔۔پانی لاؤ مہا۔۔۔احد نے مہا کو بولا۔۔۔

مہا جلدی سے پانی لائی۔۔۔انہوں نے زمل کے چہرے پر پانی کی چھینٹیں ماری۔۔۔

زمل!!!احد نے ڈاکٹر صاحب کو کال کی۔۔۔شاہ محل سے تھوڑے ہی فاصلے پر ایک ڈاکٹر کا کلینک تھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہی ڈاکٹر صاحب شاہ محل آ گئے۔۔۔احد زمل کو اٹھا کر اس کے روم میں لے کر گیا۔۔۔

ڈاکٹر صاحب نے زمل کا معائنہ کیا۔۔اسے ڈرپ لگائی۔۔

بچی کو بہت تیز بخار ہے۔۔۔

محراب بھی زمل کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑا تھا۔۔۔

محراب کو یاد آیا رات کو اس کے کمرے کا اے سی ان تھا۔۔کمرہ بہت زیادہ ٹھنڈا تھا۔۔۔

زمل نے بریک ریشمی فراک پہنی تھی۔۔۔

محراب احد کی سرد نگاہوں کو خود پر محسوس کر رہا تھا۔۔

پر زمل کے ہوش میں آنے تک وہ یہاں سے نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

ڈاکٹر صاحب کچھ دوائیاں لکھ کر ایک پیپر احد کو پکڑا کر وہاں سے چلے گئے۔۔

سب زمل کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

محراب کو اس کے گھر سے بار بار کالز آ رہی تھی۔۔۔وہ غصے سے نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔

کال اس کے بابا کر رہے تھے۔۔۔احد زمل کے پاس بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔

مرہا ایک جانب کرسی پر بیٹھی تھی۔۔۔زمل میری بچی پلیز آٹھ جاؤ۔۔احد کی آنکھیں نم تھی

۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زمل کی پلکوں میں ہلکی ہلکی جنبش ہوئی۔۔۔زمل نے آنکھیں کھولیں۔۔۔

مرہا کا ہوا سانس بحال ہوا۔۔۔بھائی۔۔۔اس نے پہلا لفظ جو ادا کیا وہ بھائی ہی تھا۔۔۔

زمل کی زندگی کا دائرہ صرف اس کے بھائی کے گرد گھومتا تھا۔۔۔

زمل کو اپنے باپ سے زیادہ اپنے بھائی سے محبت تھی۔۔

بھائی۔۔مجھ-مجھے کسی اور نے کڈنیپ کیا تھا۔۔اور پھر کوٹھے۔۔۔محراب نے سخت نگاہوں سے زمل کی طرف دیکھا۔۔

محراب بھی وہی کھڑا تھا۔۔۔زمل اب اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔نہیں میں کوٹھے پر تو نہیں تھی۔۔۔زمل نے گھبرا کر کہا۔۔

محراب نے اپنی کم عقل بیوی کی عقل کو سلام پیش کیا۔۔بھائی!!محراب بھائی نے مجھے بچایا۔۔۔۔

بھائی نہیں بولو کیوں نکاح خراب کر رہی ہو۔۔محراب نے جھنجلا کر کہا۔۔

بھائی ہم نے شادی شادی والا کھیل بھی کھیلا ہے۔۔۔میں نے تین دفع قبول ہے قبول ہے بولا۔۔۔

اگر نہیں بولتی تو محراب بھائی مجھے واپس نہیں لے کر آتے۔۔۔زمل نے محراب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

بھائی، محراب بھائی کے بابا بہت "horror" ہیں۔۔۔

احد نے سخت نظروں سے محراب کی طرف دیکھا شرم نہیں آئی؟۔۔دھوکے سے نکاح کرتے ہوئے۔۔

ابھی اس کو طلاق دو احد نے غصے سے کہا۔۔میں اس کو طلاق نہیں دوں گا۔۔

دس لاکھ میں خریدا ہے میں نے اس کو اب یہ میری ہے۔۔۔

محراب کا اچانک ارادہ بدل گیا۔۔۔اس نے زمل کو پہلے طلاق دینے کا سوچا تھا۔۔۔

پر اب نہیں۔۔۔احد کے رویے نے اس کا ارادہ بدل دیا تھا۔۔۔

نکاح کے لئے مجھے بابا نے مجبور کیا تھا۔۔۔تمہیں اس طرح سے شکست دینا چاہتے تھے۔۔۔محراب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

"تم اور تمہارا باپ دونوں گھٹیا انسان ہو"۔۔۔احد نے سرد مہری سے کہا۔۔۔۔

احد!!!!تمیز سے میں برداشت کر رہا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں تم میرے بابا کو گھٹیا بولو۔۔۔

محراب نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔۔۔

مہانے ان دونوں کو پھر سے لڑتا دیکھ کر بولا۔۔۔پلیز آپ دونوں زمل کی طبیعت کا ہی لحاظ کر لیں۔۔۔

اگر لڑنا ہے تو روم سے باہر چلے جائے۔۔ مہانے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

بھائی، محراب بھائی نے زور سے میرے منہ پر ہاتھ بھی رکھا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

زمل کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنے بھائی کو شکایتیں لگا رہی تھی۔۔۔

محراب کو پتہ تھا۔۔ایک ایک بات بتائے گی۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی زمل کو چھونے کی۔۔احد نے غصے سے بولا۔۔

اور ایک بار پھر محراب کا گریبان پکڑا۔۔اب کی محراب نے احد کو پیچھے دھکا مارا۔۔۔

احد لڑ کھڑا گیا۔۔۔دونوں ایک دوسرے کو بھوکے شیر کی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

بیوی ہے میری چھو سکتا ہوں۔۔بلکہ اس پر اب صرف میرا حق ہے۔۔۔

ابھی یہ 18 کی نہیں ہوئی۔۔اس کے 18 کے ہونے کے بعد رخصتی کروا کے لے کر جاؤں گا۔۔

تب تک تمہارے پاس یہ میری امانت ہے۔۔احد کی عزت

مجھے کوٹھے پر ملی تھی۔۔۔

اپنی بہن تک کی حفاظت تو کر نہیں سکے چلے سیاستدان بننے اور لوگوں کو ان کے حقوق دلوانے۔۔۔

محراب نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

یہ الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ۔۔۔احد کو اپنا آپ چند لمحوں کے لئے بہت بے بس بہت کمزور محسوس ہوا۔۔۔

محراب ٹھیک ہی تو بول رہا ہے۔۔۔احد نے دل میں بولا۔۔۔

اگر اس کے ساتھ کچھ ہو جاتا پھر۔۔۔؟ میں نے اس کو بچایا ہے۔۔محراب کا لہجہ اب قدرے سخت تھا۔۔

یہ تم سے بہت چھوٹی ہے مجھے یہ رشتہ قبول نہیں۔۔۔احد نے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد ضد نہیں لگاؤ میرے ساتھ۔۔۔ تمہیں پتہ ہے اگر میں ضد پر آیا تو۔۔ابھی اس کو اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔ محراب نے احد کو دھمکاتے ہوئے کہا۔۔

"بکواس بند کرو اپنی محراب"۔۔۔احد نے ایک بار پھر سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

بھائی!!!۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔پلیز آپ لوگ نہیں لڑے۔۔زمل نے خوف زدہ ہو کر بولا۔۔

زمل میری جان پریشان نہیں ہو۔۔۔ہم لڑ نہیں رہے بات کر رہے ہیں۔۔۔احد نے بولا

۔۔۔

آپ بے فکر ہو جاؤ۔۔ آپ آرام کرو۔۔۔ بھائی، محراب بھائی کو رخصت کر کے واپس آتا ہے۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔۔۔

بھائی لفظ پر محراب نے احد کو گھور کر دیکھا۔۔۔

محراب روم سے باہر جانے لگا۔۔۔ پیچھے سے زمل نے اسے آواز دی۔۔۔

محراب بھائی!!۔۔زمل کی آواز پر محراب نے واپس پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ شکریہ مجھے واپس لانے کے لئے۔۔زمل نے معصومیت سے کہا۔۔۔

اس کو سمجھا دو احد میں اس کا بھائی نہیں ہوں۔۔۔ محراب نے تنگ آتے ہوئے کہا۔۔

جب دھوکے سے نکاح کرو گے ایسا ہی ہو گا۔۔احد یہ کہتا ہوا روم سے باہر آ گیا۔۔

محراب بھی اس کے پیچھے روم سے باہر آ گیا۔۔۔زمل بچہ کچھ کھاؤ گی۔۔۔مہانے پیار سے پوچھا۔۔۔

زمل کو مہا کے اس قدر نرم لہجے پر حیرت ہوئی۔۔۔نہیں بھابھی میں تھوڑی دیر سونا چاہتی ہوں۔۔۔۔

کل ساری رات جاگتی رہی ہوں۔۔۔محراب بھائی کا روم بہت ٹھنڈا تھا۔۔۔

اور میرے پاس لینے کے لئے اوپر چادر بھی نہیں تھی۔۔۔

فراک کا ڈوپٹہ بھی باریک ریشمی تھا۔۔۔

زمل افسردہ سے لہجے میں اپنے کل رات کے دکھ سنا رہی تھی۔۔۔

مرہا بھی خاموشی سے سب سن رہی تھی۔۔۔زمل کو خلع دلوانے کے لئے میں تم پر کیس کروں گا۔۔۔احد نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

پہلی بات تو تمہارے پاس نکاح نامہ ہی نہیں ہے۔۔۔کدھر سے ثابت کروں گے ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری بات اگر عدالت تک یہ معاملہ گیا تو پھر جج صاحب کو ساری بات تفصیل سے بتاؤں گا۔۔۔

احد کی بہن مجھے کوٹھے میں ملی تھی۔۔۔جس کو دس لاکھ میں میں نے خریدا ہے۔۔۔

پھر یہ بات عدالت تک محدود نہیں رہے گی۔۔سوشل میڈیا تک جائے گی۔۔۔

زمل بدنام ہو جائے گی۔۔۔پھر کون کرے گا تمہاری بہن سے شادی جو کوٹھے سے واپس آئی ہو۔۔۔

اور سیاسی طور پر بھی یہ خبر تمہیں نقصان پہنچا سکتی ہے۔۔

محراب نے مسکراتے ہوئے احد کو ساری حقیقت سے آگاہ کیا۔۔۔

"کتنے گھٹیا انسان ہو تم محراب"۔۔افسوس ہے مجھے میں نے تمہیں دوست بنایا تھا۔۔۔۔

احد کو محراب کی باتوں سے دکھ ہوا تھا۔۔۔ابھی تو میں جا رہا ہوں۔۔۔

اپنی بیوی سے ملنے دوبارہ ضرور اؤں گا۔۔۔ایک بار پھر محراب نے مسکراتے ہوئے کہا

۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ احد کا دل جلا رہی تھی۔۔۔محراب وہاں سے واپس چلا گیا۔۔۔

(ماضی)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان کو گولی لگی تھی۔پر وہ جلد سے جلد ٹھیک ہونا چاہتا تھا۔۔۔

اسے اس لڑکی کو تلاش کرنا تھا۔۔۔دو دن ہسپتال میں رہنے کے بعد غازیان آج واپس گھر آیا تھا۔۔۔

گھر آتے ہی اس نے کپڑے چینج کیے۔۔اور اس لڑکی کی تلاش میں نکل گیا۔۔۔

عائلہ بیگم نے اس کو بہت روکا پر اس نے ان کی ایک نہ سنی۔۔۔

اس کو اپنے زخم کی بھی پروا نہیں تھی۔۔۔۔

ادھی انفارمیشن وہ فون پر ہی ہسپتال میں بیڈ پر بیٹھے بیٹھے حاصل کر چکا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

اس نے اپنے دوست کو بھی اس کام پر لگایا تھا۔۔۔

لڑکی ہسپتال سے کل کی ڈسچارج ہو گئی ہے۔۔۔وہ اسلام آباد کی نہیں لگتی مجھے۔۔

غازی کا دوست فون پر اسے مینو کی انفارمیشن دے رہا تھا۔۔۔

اسلام آباد کی ہی ہے۔۔غازیان نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟غازی کے دوست نے پوچھا۔۔۔

کیونکہ اس کا حلیہ اسلام آباد کے لوگوں جیسا تھا۔۔۔

غازی نے کہا۔۔۔

اچھا ابھی کدھر ہے۔۔۔؟غازی نے پوچھا۔۔۔اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں ہے۔۔۔میں نے اسے ہوٹل کے باہر دیکھا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچھا میں آرہا ہوں۔۔۔غازیان نے منہ پر ماسک پہنا اس دفع اس نے بلیو کلر کی جیکیٹ پہنی تھی۔۔

اندر وائٹ شرٹ، نیچے بلیک پینٹ، صرف سیاہ چمکدار آنکھیں نظر آ رہی تھی۔۔۔غازیان ہوٹل کے باہر آیا۔۔

جہاں مینو رہ رہی تھی۔۔ مینو واک کر رہی تھی۔۔اس کی بازو پر پٹی ہوئی تھی۔۔۔

غازیان چلتا ہوا۔۔اس تک آیا۔۔۔ مینو کی عمر ۱۸ سال تھی۔۔اس نے بے بی ہیئر کٹ کیا تھا۔۔

ماتھے پر چھوٹے چھوٹے بال تھے۔۔ مینو کی آنکھیں بھی بلیک کلر کی تھی۔۔

اور گلاسز مینو کو اور بھی پیارا بنا دیتی تھی۔۔۔

اسلام علیکم!غازی مینو سے کچھ فاصلے پر آ کر کھڑا ہوا۔۔۔

وعلیکم اسلام! جی آپ کون؟ مینو نے سنجیدہ انداز میں سوال کیا۔۔۔

"میں وہی جس نے آپ کو گولی سے بچایا تھا"۔۔غازیان نے ابھی منہ سے ماسک نہیں اتارا تھا۔۔

مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے غازیان نے نہایت سادہ انداز میں دو ٹوک بات کی۔۔۔

مینو تھوڑی دیر خاموش رہی۔۔یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔میں کیا کروں؟

مینہ کو یقین نہیں آیا یہ آدمی ڈائریکٹ اس طرح سے بول دے گا۔۔۔

آپ کو محبت نہیں اٹریکشن ہوئی ہو گی۔۔۔آج مجھ سے ہوئی ہے۔۔

کل کسی اور سے ہو جائے گی۔۔تم لڑکوں کو ہر پیاری لڑکی سے محبت ہو جاتی ہے۔۔ مینو نے بے پرواہ انداز میں کہا۔۔۔

مینو غازی کو آوارہ انسان سمجھ رہی تھی۔۔

میں باقیوں جیسا نہیں ہو۔۔۔مجھے سچی محبت ہوئی ہے۔۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا اتنا ثبوت کافی نہیں میں نے تمہارے لئے گولی کھائی ہے۔۔۔

نہ کھاتے میں نے بولا تھا؟اگر دل پر گولی کھاؤ تو مانو گی محبت کرتے ہو۔۔قمر پر تو کوئی بھی گولی کھا سکتا ہے۔۔۔ مینو نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

بہت اچھا مذاق تھا۔۔۔پر مجھے ہنسی نہیں آئی۔۔۔غازیان نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

غازی کو صدمہ بھی لگا تھا۔۔اسے لگا تھا وہ لڑکی اب تک اس کی دیوانی ہو چکی ہو گی۔۔۔۔

کیونکہ غازی نے اس کی جان بچائی تھی۔۔۔فلموں میں ایسے ہی تو ہوتا ہے۔۔۔۔

ہیرو ہیروئن کی جان بچاتا ہے پھر ہیروئن کو محبت ہو جاتی ہے۔۔۔

پر ادھر تو معاملہ ہی الٹا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ویسے میں نے کسی کو ہنسانے کا ٹھیکا نہیں لے رکھا۔۔۔

مینو نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

میرا ٹائم ضائع نہیں کریں جائیں ادھر سے۔۔۔مینو نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

ویسے لوگ کتنے خود غرض ہوتے ہیں۔۔۔میں نے تمہاری جان بچائی ہے۔۔۔

"کم از کم شکریہ ہی ادا کر دیتی محترمہ"۔۔۔غازی نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

آپ نے مجھے ٹھیک سے نہیں بچایا۔۔۔اتنی زور سے دھکا مارا تھا۔۔۔

آدھی لکڑی میری بازو میں کھب گئی۔۔

آپ نے مجھے جھاڑیوں پر کیوں دھکا مارا خالی جگہ بھی تو تھی وہاں۔۔۔

توبہ ہے لڑکی اگر لکڑی کی جگہ گولی لگ جاتی پھر؟

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

"The pain of wood is better than the pain of bullet" ...

تم نے ایک گولی سے اوپر پہنچی ہونا تھا۔۔غازی نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

میں اتنی جلدی نہیں مرنے والی۔۔۔۔میں نے ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔۔۔

آپ نے سنا ہو گا۔۔اچھے لوگ جلدی اللہ کے پاس چلے جاتے ہیں۔۔۔میں بلکل بھی اچھی نہیں۔۔

اچھا جی۔۔کیا برا کیا ہے؟غازی نے تجسس سے پوچھا۔۔

آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔۔۔میں آپ کی محبت کو ریجیکٹ کرتی ہوں جائیں۔۔

بہت دیکھے آپ جیسے عاشق۔۔۔میں نے کب بولا کے میں عاشق ہوں۔۔

عشق تو میں نکاح کے بعد ہی کروں گا ابھی بس ہلکی پھلکی محبت ہوئی ہے۔۔۔

ویسے بہت غصہ آرہا ہے مجھے خود پر کسی عجوبے سے محبت کر لی۔۔۔غازی اب اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

تم نے مجھے عجوبہ بولا۔۔۔مینو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

سیاست قسط 6(پارٹ 1)

"دفع ہو جاؤ ادھر سے"۔۔ مینو نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔غازیان مذاق کر رہا تھا اسے نہیں پتہ تھا کہ اتنی جلدی برا مان جائے گی۔۔۔

پر میری محبت کا کیا؟غازی نے بولا۔۔۔ محبت نہیں اٹریکشن۔۔۔یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔۔

میں نکاح سے پہلے والی محبت کو نہیں مانتی۔۔۔ مینو نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

اچھا تو آپ اتنی نیک ہیں۔۔ آپ کو شیطان کی طرف سے میرے لئے اٹریکشن بھی نہیں ہوئی۔۔

جب شیطان آپ کا کچھ نہیں بگاڑ پاتا آپ کو کیسی پٹھان سے محبت کرواہی دیتا ہے۔۔غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے نہیں ہوگی محبت فکر نہیں کروں۔۔۔اب جاؤ یہاں سے۔۔۔ مینو نے جان چھڑوانے کے انداز میں کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

جب تک تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہو جاتی میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

"جو مرضی کرو"۔۔۔ مینو بے پرواہ سے انداز میں یہ کہتے ہوئے ہوٹل کے اندر چلی گئی۔۔۔

تربیت اور باتیں بتا رہی ہیں کے کسی اونچے خاندان کی لڑکی ہے۔۔۔غازی خود سے ہمکلام ہوا۔۔۔

وہ مینو کی باتوں سے ایمپریس ہوا تھا۔۔۔اس کا سخت لہجہ بھی اسے بھلا لگا تھا۔۔۔

غازی وہاں سے چلا گیا۔۔۔غازی کو زکام ہوا تھا۔۔اس لئے اس نے ماسک پہنا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

اور اس ساری گفتگو کے دوران اس نے منہ سے ماسک نہیں اتارا تھا۔۔

مینو ہوٹل کے اندر چلی گئی۔۔"ستا عاشق"۔۔۔

یہ تو وہی تھا نہ۔۔ جس نے تمہیں بچایا تھا۔۔ زمر نے حیرت سے بولا۔۔ہاں وہی تھا۔۔بابا کی کال آئی تھی۔۔۔

آج رات ہم واپسی کے لئے نکل رہے ہیں زمر نے بولا۔۔ہاں ٹھیک ہے۔۔ آؤ پیکنگ کریں۔۔۔

(حال)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مرہا زمل کا بہت خیال رکھ رہی تھی۔۔اس نے اسے سچ میں اپنی بیٹی بنالیا تھا۔۔مرہا زمل سے پانچ سال بڑی تھی۔۔۔

مرہا کھانا لے کر زمل کے روم میں آئی۔۔چلو زمل بچہ جلدی سے کھانا کھالو۔۔۔

بھابھی آپ کتنی اچھی ہیں۔۔میں ہمیشہ چاہتی تھی احد بھائی کو آپ جیسی بیوی ملے۔۔۔

Clubb of Quality Content

احد بھائی تھوڑے غصے والے ہیں۔۔پر بہت اچھے ہیں۔۔

زمل اپنے بھائی کی تعریف کرنا نہ بھولی۔۔

ہاں جانتی ہوں۔۔۔اب کھانا کھاؤ۔۔۔مرہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

احد کے ذکر پر اکثر مہاکی گال سرخ ہو جاتی تھیں۔۔

شاذل نے گل رعنا کو ایک ہاسٹل میں چھوڑ دیا تھا۔۔

اب وہ وہی رہتی تھی۔۔۔

شاذل ہر ہفتے اسے کچھ رقم بھیج دیتا تھا۔۔۔شاذل نے اسے ایک فون بھی لے کر دیا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پر ان کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوتی تھی۔۔۔

شاذل اکثر انتظار کرتا تھا۔۔کہ شاید کال کر دے۔۔پر وہ نہیں کرتی تھی۔۔۔

اس کے ذہن میں عائزہ تھی۔۔۔شاذل صرف عائزہ کا ہے۔۔میں ان دونوں کے درمیان نہیں اؤں گی۔۔

گل رعنا نے خود سے عہد کیا تھا۔۔شاذل سے رابطہ نہیں کرے گی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

شیر علی صاحب اس دن جو لوگ مہر ماہ کو دیکھنے آئے تھے۔ان کو مہر پسند آ گئی ہے۔۔۔

شادی کی تاریخ مانگ رہے ہیں۔۔۔نور بیگم اور شیر علی صاحب گارڈن میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔۔نور بیگم چائے والے کپ میں چائے ڈال رہی تھی۔۔۔

ساتھ ساتھ شیر علی سے مہر ماہ کے رشتے کے سلسلے میں گفتگو کر رہی تھیں۔۔۔

اتنی جلدی؟۔۔شیر علی نے حیرت سے بولا۔۔بول رہے تھے بیٹے کا باہر بزنس ہے۔۔۔

زیادہ تر باہر رہتا ہے۔۔ آج کل پاکستان آیا ہے۔۔۔ اب شادی کر کے ہی واپس جائے گا۔۔۔ نور بیگم نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں پر اتنی جلدی شادی کی تاریخ۔۔۔ شیر علی نے ایک بار پھر بات دہرائی بولا۔۔

سچ بتاؤں تو شیر صاحب مجھے بھی لڑکے والے کافی اچھے لگے ہیں۔۔۔ باقی آپ چھان بین کر لیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شیر علی صاحب نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔۔

نور بیگم آپ جلد بازی کر رہی ہیں۔۔۔یہ کام جھٹ پٹ نہیں ہوتے۔۔شیر علی نے فکر مندی سے کہا۔۔

کیسی جلد بازی؟ابھی بھی جلد بازی ہے؟مہر ماہ25سال کی ہونے والی ہے۔۔اس کی عمر کی لڑکیوں کے دو دو بچے ہیں۔۔۔

میں ویسے بھی منگنی وغیرہ کے حق میں نہیں اسلام میں بھی اجازت نہیں۔۔نور بیگم نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔۔

نور بیگم30,30سال کی لڑکیاں بھی کواڑی بیٹھی ہیں۔۔۔

25سال کوئی اتنی بڑی عمر بھی نہیں ہے۔۔۔شیر علی نے خفگی سے کہا۔۔۔

بس شیر علی صاحب آپ کی ان باتوں کی وجہ سے اتنا ٹائم گزر گیا ہے۔۔۔

انہوں نے ہمیں اپنے گھر انوائیٹ کیا ہے۔۔۔میں ان کو نکاح کی ڈیٹ دے کر ہی آؤں گی۔۔۔

مہر ماہ سے تو پوچھ لو۔۔۔شیر علی نے ایک بار پھر اپنی رائے دی۔۔۔

بیٹیوں کے معاملے میں باپ کا دل بہت نرم ہوتا ہے۔۔۔

اگر شیر علی کے اختیار میں ہوتا کبھی اپنی بیٹیوں کو خود سے جدا نہ کرتے۔۔۔

اسے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔میں نے بات کی تھی۔۔نور بیگم نے دو ٹوک انداز میں کہا

۔۔۔

۔۔۔۔۔

مہر ماہ اپنے روم میں تھی۔۔غازیان کی مہر ماہ کو کال آئی۔۔

اسلام علیکم! مہر ماہ نے کال اٹھائی اور سلام کیا۔۔۔

وعلیکم اسلام! اسلام آباد میٹنگ رکھی ہے۔۔۔باہر سے کچھ لوگ آرہے ہیں۔۔

ان کو ہمارا پروجیکٹ پسند آیا۔۔غازیان نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

لاہور میں ہی رکھ لیتے۔۔مہر ماہ نے کہا۔۔۔انہوں نے اسلام آباد کی کچھ جگہوں کو وزٹ کرنا ہے۔۔۔

اس لئے اسلام آباد رکھی ہے۔۔۔غازیان نے کہا۔۔

اگر میں بولوں میں میٹنگ اٹینڈ نہیں کر سکتی؟ مہر ماہ نے سوال کیا۔۔

آپ کی موجودگی ضروری ہے غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

میری طبیعت خراب ہے۔۔ میں میٹنگ اٹینڈ نہیں کر سکتی۔۔

بابا کو ڈاکٹرز نے لمبا سفر کرنے سے منع کیا ہے۔۔۔ کیا ہوا ہے آپ کی طبیعت کو؟ غازی نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔

بس موسمی بخار ہے۔۔۔ مہر ماہ نے مختصر جواب دیا۔۔۔

پر اصل وجہ کچھ اور ہی تھی۔۔۔

مہر ماہ کو شادی کی فکر نے بیمار کر دیا تھا۔۔۔

ایک لمبا عرصہ آزاد گزر کر اب کسی کی بیوی بن کر رہنا مہر ماہ کو تھوڑا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

مہر ماہ کا شمار ان لڑکیوں میں ہوتا ہے جو ہر کام اپنی مرضی سے کرنا چاہتی ہیں۔۔۔

پر شادی کے بعد اکثر معملات میں شوہر کی ماننی پڑتی ہے۔۔۔

بس مختلف منفی چیزیں سوچ سوچ کر مہر ماہ بیمار ہو گئی تھی۔۔۔

میں میٹنگ کینسل کر دیتا ہوں۔۔غازی نے کہا۔۔۔

نہیں!!!۔۔میں اگلے ایک دو ویک تک فری نہیں ہوں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر میری طبیعت ٹھیک ہو بھی جاتی ہے۔۔پھر بھی میں میٹینگ جوائن نہیں کر سکتی ۔۔۔مجھے امید ہے آپ سنبھال لے گے۔۔۔

کیوں؟غازیان نے پوچھا۔۔۔"نکاح ہے میرا تیاریاں کرنی ہیں"۔۔۔

آپ شادی کر رہی ہیں؟غازیان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"جی ہاں"۔۔مہر ماہ نے مختصر جواب دیا۔۔۔

مبارک ہو اچھا لگا سن کر۔۔۔غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔پروجیکٹ کا کیا ہو گا۔۔۔؟

میں شادی کرنے لگی ہوں۔۔آفس نہیں چھوڑ رہی۔۔مہر ماہ کا لہجہ ہمیشہ کی طرح سخت ہی تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اوہ ٹھیک ہے۔۔۔آپ کے شوہر نے اجازت دے دی؟مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

ایک بات بتائیں غازیان۔۔جی پوچھیں غازی متوجہ ہوا۔۔۔

آپ نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی۔۔؟ کیوں کہ مجھے لگتا ہے۔۔"شادی قید ہے"۔۔۔

غازیان آزاد پرندہ ہے۔۔غازیان نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔"اللہ حافظ"۔۔۔ مہر ماہ نے فون بند کر دیا۔۔

(دو ہفتے بعد)

دو ہفتے میں سب مہر ماہ کے نکاح کی تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔

شیر علی اور نور بیگم لڑکے والوں کے گھر دعوت پر بھی گئے تھے۔۔۔

اور ان کو نکاح کی تاریخ بھی دے آئے تھے۔۔۔شیر علی کو ان کا گھر کافی اچھا لگا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شیر علی نے ساری چھان بین بھی کروائی تھی۔۔اب وہ کچھ حد تک مطمئن تھے۔۔

شیر علی احد اور مہا کو نکاح کے لئے انوئٹ کرنے خود شاہ محل گئے تھے۔۔

وہ احد کے ساتھ اپنے تعلقات ہموار کرنا چاہتے تھے۔۔جیسا بھی تھا اب ان کا داماد تھا۔۔۔

اور کوئی معمولی انسان بھی نہیں تھا۔۔۔ویسے بھی مہا احد کے ساتھ اب خوش تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

آزمائش گزر گئی تھی۔۔۔مہا نے احد کے ساتھ مل کر مہر ماہ کے نکاح کی ساری شوپنگ بھی کی تھی۔۔۔

احد روم میں بیٹھا تھا۔۔۔مہا آئی۔۔۔مہا آج گھر کی سیٹنگ کروا رہی تھی۔۔۔

مہر ماہ کے نکاح میں بس دو دن رہ گئے تھے۔۔اس نے مہر ماہ اور اس کے شوہر کو نکاح کے بعد شاہ محل انوایٹ کرنا تھا۔۔۔

اس لئے آج وہ صبح سے کام والی کے ساتھ مل کر ہر چیز کی صفائی کروا رہی تھی۔۔۔

ایک کام والی کو اس نے سٹور روم کی صفائی پر لگایا تھا۔۔۔

بی بی جی اس کتاب کا کیا کرنا ہے۔۔کام والی نے پوچھا۔۔۔

مرہانے کام والی سے کتاب پکڑی۔۔جس پر بڑا سارا کر کے "سیاست" لکھا تھا۔۔۔

مرہانے اس کے اوپر سے مٹی صاف کی۔۔۔پھر اسے سٹور روم سے باہر لے آئی۔۔۔

شاید احد کی ہو۔۔وہ کتاب لے کر روم میں آئی۔۔۔

احد روم میں بیٹھا تھا۔۔

مرہا کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔چہرے سے پر جوش لگ رہی تھی۔۔۔

احد کی نظروں کا مرکز مرہا کا چہرہ ہی تھا۔۔اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی۔۔۔

وہ بیڈ پر اکر بیٹھی۔۔احد اس کے ہاتھ میں موجود کتاب دیکھ چکا تھا۔۔۔

احد میں نے آج سٹور روم کی صفائی کروائی۔مرہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور پھر تمہیں وہاں سے یہ کتاب ملی۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں بلکل۔۔مرہا نے بولا۔۔یہ کتاب میری ماما کی ہے۔۔۔احد نے بتایا۔۔آپ نے تو یقیناً پڑھی ہو گی۔۔

مرہا نے پر جوش انداز میں پوچھا۔۔اس کتاب کا نام ہے "سیاست"

جب میری ماما کی دیتھ ہوئی تھی۔۔تب میں تیرہ سال کا تھا۔۔۔

تب مجھے "سیاست" میں بلکل بھی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

کام والی نے اسے سٹور روم میں رکھ دیا ہو گا۔۔ بعد میں، میں نے اس کو بہت تلاش کیا پر مجھے نہیں ملی۔۔۔

اور وہ کام والی بھی واپس گاؤں چلی گئی تھی۔۔

میں نے پورے شاہ محل کا ایک ایک کونہ چھان مارا تھا۔ اس کتاب کو تلاش کرنے کے لئے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔ اب تو مل گئی ہے۔۔ اب تم پڑھ سکتے ہو۔۔ مہانے خوشی سے کہا۔۔

نہیں میں نہیں تم پڑھو گی اور میں سنو گا۔۔ احد نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے شروع کرتی ہوں۔۔۔ مہانے پر جوش انداز میں کتاب کھولی۔۔۔

اور پہلا صحفہ سامنے ایا۔۔۔ جس پر بڑا سارا کر کے لکھا تھا"سیاست"

اور دوسرے صحفے پر لکھا تھا۔۔یہ کتاب سیاست سے بھرپور ہے۔اس کے "سابقے لاحقے"

۔۔۔

ہر موڑ پر نیا راز۔۔۔یہ کتاب باقی کتابوں سے مختلف ہے۔۔۔

اور ہر کسی کو سمجھ نہیں آتی۔۔مہانے پڑھا۔۔احد غور سے سن رہا تھا۔۔

کیا یہ کوئی پہلیوں کی کتاب ہے۔۔۔ مہانے احد کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں ہو سکتا ہے۔۔۔اگے پڑھو۔۔بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ سیاست صرف سیاستدانوں

کے درمیان ہوتی ہے۔۔

جبکہ سیاست تو ہر جگہ چل رہی ہے۔۔ ہر کام سیاست سے ہی تو ہوتا ہے۔۔۔

خود کو کسی کے قریب کرنا ہے تو لوگ سیاست کرتے ہیں خود کو اچھا بنا کر دیکھاتے ہیں۔۔۔

اگر اس دنیا میں سروائیو کرنا ہے تو سیاست سیکھنی ہوگی۔۔

مرہانے پہلا پیرا گراف پڑھ کر کتاب بند کر دی۔۔ اور منہ بنالیا۔۔

احد میں بور ہو گئی۔۔ یہ تو بس سیاست، سیاست ہے۔۔ ادھر دو۔۔ احد نے کتاب پکڑی۔۔

میں پڑھتا ہوں۔۔ احد نے کتاب کھولی اور دوسرے۔۔

پیرا گراف سے پڑھنا شروع کیا۔۔۔ جس کا عنوان تھا "الف"

میں "الف" کو تلاش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ کدھر ملے گا؟ ارحم نے اپنے بھائی عدیل سے پوچھا۔۔

"مل جائے گا ڈھونڈتے رہو"۔۔۔ عدیل نے جواب دیا۔۔۔ اور اگر نہ ملا؟ ارحم نے پوچھا

۔۔

بد گمان نہیں ہو "مل جائے گا"۔۔۔عدیل نے جواب دیا۔۔میں غم زدہ ہوں۔۔۔

"مل جائے گا"۔۔میں سکون میں نہیں ہوں۔۔۔

"مل جائے گا"۔۔میرا دل جل رہا ہے۔۔"مل جائے گا"

چپ کر جاؤ خاموش ہو جاؤ،بار بار ایک لفظ کیوں دہرا رہے ہو۔۔

ارحم اور اس کا بھائی دونوں ایک درخت کے پاس بیٹھے تھے۔۔

ارحم سوال کر رہا تھا۔۔اور اس کا بھائی ہر سوال کا یہ جواب دے رہا تھا "مل جائے گا"۔۔

اب کی بار مرہا احد کو غور سے سن رہی تھی۔۔اب کی بار احد نے کتاب بند کی۔۔۔

میں بھی بور ہو گیا۔۔۔مجھے لگا سیاست کے بارے میں ہے اس کو پڑھ کر مجھے فائدہ ہو گا۔۔۔

پر یہ تو کچھ اور ہی ہے۔۔ مرہا نے احد سے کتاب پکڑی اور سائیڈ پر رکھ دی۔۔

مرہا نے اس کو بعد میں پڑھنے کا سوچا۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ "میری جان" کھانا کھایا تھا۔۔ صبح سے کاموں میں لگی ہو۔۔۔ احد نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

ناولز کلب

جی میں نے کھا لیا تھا۔۔ زمل اور میں نے مل کر کھایا تھا۔۔ مرہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

زمل کی طبیعت کیسی ہے اب؟ احد نے پوچھا۔۔۔ احد زمل کے روم میں زیادہ نہیں جاتا تھا

۔۔۔

وہ خود کو اپنی بہن کا مجرم سمجھ رہا تھا۔۔۔ محراب نے احد کو نیچا دکھانے کے لئے شادی کی تھی

۔۔۔

یہ معصوم لڑکی ان دونوں کی دشمنی کی بھینٹ چڑھنے والی تھی۔۔۔

احد زمل ہمارے ساتھ نکاح پر جائے گی۔۔؟ مرہا نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

ہاں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ اسے بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں اس کے ساتھ مل کر اس کا ڈریس سلیکٹ کروا دیتی ہوں۔۔۔

مرہا اٹھ کر جانے لگی۔۔۔ احد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔

کبھی تو سکون سے میرے پاس بیٹھ جایا کرو۔۔۔ بھاگتی پھرتی رہتی ہو۔۔۔

احد نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے بیٹھ گئی۔۔۔

بولیں۔۔۔ مہانے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ کیا بولوں؟ احد نے پوچھا۔۔۔

محبت کا اظہار کریں۔۔۔ مہانے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنی دفع کر تو چکا ہوں۔۔ احد نے بولا۔۔۔

نہیں ٹھیک سے کریں۔۔۔ جیسے شاعر کرتے ہیں۔۔۔

مہانے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ میری شاعری کا مذاق نہیں اڑانا۔۔۔

احد نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا شروع کریں۔۔۔ صبح یاد آتے ہو، شام یاد آتے ہو، دوپہر یاد آتے ہو، رات کو یاد آتے ہو، کہی تم آکسیجن تو نہیں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد نے شعر مکمل کر کے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔ مرہا بہت غور سے سن رہی تھی۔۔۔

آخری لائن پر مرہا کا منہ بن گیا۔۔۔ یہ کیا تھا احد؟ میں جا رہی ہوں۔۔۔

اچھا اچھا روکو اب ٹھیک والا سناتا ہوں۔۔۔

"وہ یوں ملا کہ بظاہر خفا، خفا سا لگا"۔۔۔

"نہ جانے کیوں پھر بھی وہ مجھے باوفا سا لگا"۔۔

"مزاج اس نے نہ پوچھا مگر، سلام کیا"۔۔

"یہ بے رخی کا سلیقہ بھی کچھ بھلا، بھلا سا لگا"۔۔

"غبارِ وقت نے کچھ یوں بدل دیئے چہرے"۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"خود اپنا شہر بھی مجھ کو نیا، نیا سا لگا"۔۔۔

"وہ آ کر بیٹھا ہے میرے بلکل رُوبرو پھر"۔۔۔

"بھی وہ آنکھوں سے مجھے بیگانہ سا لگا"۔۔

"تھان لیا ہے میں نے کروں گا آج اظہارِ عشق"۔۔۔

"اگر تو نہ ملا تو یہ زمانہ مجھے ویرانہ سا لگا"۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مرہا احد کو بہت غور سے دیکھ اور سن رہی تھی۔۔۔۔

کیسا لگا سمجھ بھی آئی ہے کہ نہیں۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بہت اچھا تھا۔۔۔ مہانے خوشی سے کہا۔۔۔اس کے بعد وہ دونوں کافی دیر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

(دو دن بعد)

آج مہر ماہ کا نکاح تھا۔۔سب لوگ شیر علی مینشن میں اکٹھے ہوئے تھے۔۔۔

مہر نے نکاح کے لیے مہرون کلر کا بھاری لہنگا پہنا تھا۔۔۔ مہر ماہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد زمل مرہا،اسد علی ان کی بیگم اور اسفندیار،غازیان اور اس کے بابا اور ان کی بیوی سب خاص خاص قریبی لوگ نکاح پر موجود تھے۔۔۔

مہر ماہ اور اس کا ہونے والا شوہر زبیر چوہدری دونوں ایک ساتھ صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔

غازی کو زبیر بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔وہ ایک طرف صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

مہر ماہ جب بھی نظر اٹھاتی۔۔غازیان اسی کی طرف ہی دیکھ رہا ہوتا تھا۔۔۔

مولوی صاحب بھی آچکے تھے۔۔نکاح شروع ہونے والا تھا۔۔

سب خواتین ایک طرف کھڑی تھی۔۔۔اور سب مرد حضرات ایک جانب بیٹھے تھے۔۔۔کچھ ایک دو کھڑے بھی تھے۔۔۔

مہر ماہ شیر علی آپ کا نکاح زبیر چوہدری ولد شجاعت چوہدری سے سکہ رائج الوقت حق مہر دس لاکھ روپے کیا جاتا ہے۔۔ کیا آپ کو قبول ہے؟۔۔۔

"جی قبول ہے"۔۔۔ مہر ماہ نے لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ بولا۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟۔۔۔ مولوی صاحب نے دوسری دفع پوچھا۔۔۔

"جی قبول ہے" مہر ماہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

تیسری دفع بھی مہر ماہ نے قبول ہے بول دیا تھا۔۔۔

غازیان بہت غور سے مہر ماہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے کانپتے ہاتھ بھی نوٹ کر رہا تھا

۔۔۔

اتنی مغرور پر اعتماد سب کو جوتی کی نوک پر رکھنے والی لڑکی کے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔۔

غازیان کو حیرت ہوئی۔۔۔اب مولوی صاحب نے زبیر کی طرف اپنا رخ کیا۔۔۔

زبیر شجاعت چوہدری آپ کا نکاح مہر ماہ شیر علی سے۔۔۔۔۔ کیا جاتا ہے۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟۔۔ مولوی صاحب میری ایک شرط ہے۔۔۔

زبیر نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔ کیسی شرط بیٹا۔۔؟شیر علی نے پوچھا۔۔

انکل اپنی فیکٹری اور آفس میرے نام کریں پھر یہ نکاح ہو گا۔۔

سب لوگ حیرت اور تعجب سے زبیر کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

جو پر سکون ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔ مہر ماہ کو اسی چیز کا ڈر تھا۔۔۔

ویسے بھی آپ کا سب کچھ آپ کی بیٹی کا ہے۔۔۔ میرے نام ہو یا مہر ماہ کے ایک ہی بات ہے۔۔۔زبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسے پوری امید تھی شیر علی صاحب مان جائیں گے۔۔۔

بیٹا پہلے تو آپ نے اس شرط کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔۔

شیر علی نے پریشانی سے کہا۔۔۔

انکل میں بھول گیا تھا۔۔۔اب بتا تو رہا ہوں۔۔۔گھٹیا پن کا اختتام اگر کسی شخص پر ختم ہوتا تو وہ زبیر ہوتا۔۔۔

عین نکاح کے موقع پر وہ اس طرح کی شرط رکھ رہا تھا۔۔۔

اسے پتہ تھا پہلے بتا دیتا تو انکار کر دیتے۔۔۔زبیر کے والدین کو بھی اس شرط کا علم نہیں تھا

۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا گارنٹی ہے کہ تم سب کچھ اپنے نام لگوانے کے بعد مجھ سے نکاح کرو گے؟۔۔۔

اب کی بار سوال دلہن صاحبہ کی طرف سے آیا تھا۔۔۔جس کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔۔

ہو سکتا ہے تم فراڈ کر رہے ہو۔۔اگر ایسا ہے تو۔۔۔اپنا گھر میرے نام لگادو۔۔۔

جو چیز میری ہو گی۔۔۔وہ آپ کی بھی ہو گی۔۔۔میری چیز آپ کی چیز ایک ہی بات ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔زبیر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

تو تم نے ہمیں پاگل سمجھا ہے؟ دھوکے باز لالچی انسان۔۔۔ مہر ماہ نے شدید غصے سے کہا۔۔۔

ارے ارے اتنی لمبی زبان۔۔۔ دولہے کی ماں نے کہا۔۔ جو لوگ حق بات کرتے ہیں۔۔ لوگوں کو ان کی زبان لمبی ہی لگتی ہے۔۔ اپنے اس گھٹیا بیٹے کو لیں اور نکلیں میرے گھر سے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شادی ہے کوئی ڈیل نہیں ہو رہی۔۔۔ مہر ماہ نے غصے

میں ساری بات ایک ساتھ کہہ ڈالی۔۔ مہر ماہ خاموش ہو جاؤ۔۔ شیر علی نے معاملے کو نوعیت کو خراب ہوتا محسوس کیا۔۔

کیوں بابا میں کیوں خاموش ہو جاؤں یہ لوگ لڑکی والوں کو اتنا مجبور کیوں سمجھتے ہیں؟

ہم لوگ کیوں مانیں ان کی شرط؟ دس دن سے میں ان لوگوں کے تماشے برداشت کر رہی ہوں۔۔

شادی کر رہیں ہیں کے خرید رہے ہیں۔۔ کبھی ان کو جہیز نہیں پسند آرہا۔۔۔

کبھی ان کو گاڑی چاہیے۔۔۔ کبھی ان کو آفس چاہیے۔۔۔ کبھی ان کو اے سی چاہیے۔۔۔

میں کسی غریب سے شادی کر لوں گی۔۔ تم جیسے تنگ دل امیروں سے بہتر ہو گا۔۔

اب سب دفع ہو جاؤ۔۔ یہ سب کہہ کر مہر ماہ اپنے روم میں چلی گئی۔۔

مریم اور مرہا بھی اس کے پیچھے گئیں۔۔۔ وہ بھی مہر ماہ شیر علی تھی۔۔۔ ایک ایک چیز کا حساب لینے والی۔۔۔

وہ بہت پہلے سے ہی ان لوگوں کو پہچان گئی تھی۔۔۔اس کے خدشات سچ ثابت ہوئے تھے۔۔۔

سب لوگ آہستہ آہستہ کر کے جانا شروع ہو گئے۔۔۔جو زبیر کے ساتھ آئے تھے۔۔

شیر علی سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔۔بہن توبہ، توبہ۔۔۔اتنی لمبی زبان۔۔

وہاں موجود کھڑی ہر عورت یہی بول رہی تھی۔۔غازیان نے سارے منظر کو بہت مزے سے انجوائے کیا۔۔

Clubb of Quality Content

نور بیگم مہر ماہ کے روم میں آئی۔۔کیا ضرورت تھی۔۔اتنا بولنے کی۔۔نور بیگم نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

"جو اپنے حق کے لئے آواز نہیں اٹھاتا وہ بزدل ہوتا ہے"۔۔۔ مہر ماہ شیر علی ہر گز بزدل نہیں۔۔ آپی نے ٹھیک کیا ماما مرہا نے بولا۔۔۔

چپ کرو تم۔۔۔ نور بیگم نے مرہا کو ڈانٹا۔۔۔۔

احد اور زمل خاموشی سے ایک جانب کھڑے تھے۔۔ سب لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شیر علی صاحب ایک دم سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے۔۔۔

انکل!!!۔۔۔ احد نے شیر علی کو پکڑا۔۔ پانی لاؤ۔۔۔ زمل بھی وہاں کھڑی تھی۔۔۔

آنٹی کو بلاؤ احد نے شیر علی کے چہرے پر پانی ڈالا۔۔۔ غازیان اب بھی پر سکون ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

اسفندیار اور اس کے بابا بھی شیر علی کے پاس نیچے بیٹھے ان کی گال تھپ تھپا رہے تھے۔۔

ایمبولینس کو کال کرو۔۔۔اسد علی نے پریشانی سے کہا۔۔اسفندیار نے ایمبولینس کو کال کی۔۔۔

زمل اوپر آئی۔۔۔بھابھی آپ کے بابا بے ہوش ہو گئے۔

تینوں بہنیں بھاگ کر نیچے آئی۔۔۔بابا۔۔۔بابا کیا ہوا۔۔؟ کیا کیا ہے آپ لوگوں نے میرے بابا کے ساتھ۔۔۔مہر ماہ نے سرد مہری سے کہا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سب کچھ تو آپ نے کیا ہے"۔۔۔ہم نے تو بس دیکھا ہے۔۔غازیان نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

مہر ماہ نے غصے سے غازیان کی طرف دیکھا۔۔۔ایمبولینس آگئی ہے۔۔جلدی کریں۔۔ انہوں نے شیر علی کو ایمبولینس میں ڈالا۔۔

سب لوگ ہسپتال آگئے۔۔مہر ماہ ابھی بھی دلہن کے لباس میں تھی۔۔ارد گرد گزرتے لوگ اس حسین دولہن کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

عائلہ بیگم اور اسد علی کی بیوی، مریم اور زمل اور کچھ مہمان گھر پر ہی تھے۔۔۔

مرہا اور احد بھی ہسپتال گئے تھے۔۔ مریم بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔ زمل اس کے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔۔

آپ پلیز روئے نہیں۔۔۔ انکل ٹھیک ہو جائے گے۔۔۔ مریم یک دم زمل کے گلے لگ گئ۔۔۔

اور پہلے سے بھی زیادہ رونے لگ گئ۔۔۔ زمل خود گھبرا گئ۔۔۔ وہ اسے تسلی دیتے دیتے خود بھی رونے لگ گئ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔

مروان صاحب غازی کو لے کر ایک طرف آئے۔۔ یہ جگہ خالی تھی۔۔۔

غازیان موقع اچھا ہے۔۔ مہر ماہ سے نکاح کر لو غازیان کے بابا مروان نے سنجیدہ انداز میں بولا۔۔۔

بابا میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں۔۔۔"نہیں کر سکتا"۔۔غازی نے صاف انکار کیا۔۔۔

جھوٹ بول رہے ہو۔۔کسی کو پسند نہیں کرتے۔۔۔مروان صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا

۔۔۔بابا مجھے فورس نہیں کرے ناں۔۔۔مجھے آزاد رہنے دیں۔۔۔

غازی نے خفگی سے کہا۔۔۔اگر تم نے بات نہیں مانی تو میں مہر ماہ کا نکاح شاذل سے

کروادوں گا۔۔۔

بابا شاذل کدھر سے آگیا۔۔۔مجھے بس شیر علی کی بیٹی کو بہو بنانا ہے۔۔۔

"سونے کی چڑیا ہے"۔۔بابا میں سونے کا شیر ہوں،شیر اور چڑیا کا کیا مقابلہ۔۔

اچھا بس بس۔۔شیر علی کو جیسے ہوش آتا ہے میں نکاح کی بات کروں گا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بابا پلیز نہیں کرے ناں۔۔اسفندیار ہے تو سہی۔۔۔انکل اس سے نکاح کروادیں گے

۔۔۔

ویسے بھی ان کے دوست کا بیٹا ہے۔۔۔غازی نے اپنا موقف بیان کیا۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ اسد علی مہر ماہ کو اپنی بہو بنانا چاہتا ہے۔۔۔

اگر بنانا ہوتا اب تک رشتہ مانگ چکا ہوتا۔۔وہ لوگ امریکہ رہتے تھے۔۔۔

مجھے لگتا ہے اسفندیار نے وہاں شادی کی ہے۔۔۔جو بھی ہے بابا ہمیں کیا۔۔

مجھے دور رکھیں اس معاملے سے میں واپس گھر جارہا ہوں۔۔۔غازیان نے جان چھڑوانے

کے انداز میں کہا۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔

مروان صاحب نے فون پکڑا۔۔۔شاذل کو کال کی۔۔غازی دیکھ چکا تھا۔۔

ہیلو شاذل بیٹا کدھر ہو۔۔؟"پارٹی پر آیا ہوں بابا"۔۔سب خیریت؟بیٹا وہ۔۔۔

مروان صاحب ابھی بول ہی رہے تھے کہ۔۔اچھا ٹھیک ہے بابا۔۔۔"کر لیتا ہوں"۔۔۔

فون بند کریں۔۔غازیان نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

اس پارٹی بوائے سے تو وہ بلکل بھی شادی نہیں کرے گی ویسے بھی اس کی عائزہ سے منگنی ہوئی ہے۔۔۔

مجھے پتہ تھا تم مان جاؤ گے۔۔۔بس ایسے ہی نکھرے دیکھا رہے تھے۔۔مروان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

شاذل نے دوبارہ کال کی۔۔۔وہ فون اٹھا کر وہاں سے چلے گئے۔۔۔

اب غازی اکیلا وہاں کھڑا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مینو کاش تم مجھے مل جاتی۔۔۔ میرے دل سے تمہارے لئے محبت ختم نہیں ہوئی۔۔۔

غازیان کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔۔۔ ہر منظر دھندلا سا گیا۔۔ اس وقت وہ اکیلا وہاں کھڑا تھا۔۔۔

اس نے اپنے آنسو بمشکل روکے۔۔۔

مسلسل تین گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد شیر علی کو ہوش آیا۔۔۔

ڈاکٹر زباہر آئے۔۔ آپ نے پھر ان کو کوئی ٹینشن دی ہے؟

انہوں نے کسی چیز کا بہت زیادہ سٹریس لیا ہے۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا۔۔ کیا ہم بابا سے مل سکتے ہیں؟ مہانے پوچھا۔۔۔

جی مل لیں۔۔ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں بات کر کے چلا گیا۔۔۔پہلے اسد علی اور مرہا گئی۔۔

غازیان مہر ماہ ایک دوسرے کو غصے سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

غازیان کی باتوں کا مطلب تھا کہ انکل کی یہ حالت کی ذمہ دار مہر ماہ ہے۔۔۔

اس کے بعد مروان صاحب اندر گئے۔۔مہر ماہ میں فی الحال اندر جانے کی ہمت نہیں تھی۔۔

مروان صاحب تھوڑی دیر بعد باہر آئے۔۔۔اسفندریار اور اس کے بابا بھی ایک طرف کھڑے تھے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مروان صاحب باہر آئے۔۔۔بیٹا مہر ماہ آپکے بابا آپ کو بلا رہے ہیں۔۔

نور بہن آپ بھی جائیں مہر ماہ کے ساتھ۔۔۔مروان صاحب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

مہر ماہ روم میں داخل ہوئی۔۔۔اس کے بابا کو ڈریپ لگی تھی۔۔۔بابا آئی ایم سوری۔۔۔

مہر ماہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔کوئی بات نہیں بیٹا۔۔اپنے حق کے لئے بولنا چاہیے۔۔۔

مجھے فخر ہے اپنی بیٹی پر۔۔بابا آپ جہاں کہیں گے میں شادی کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔

پلیز آپ ٹھیک ہو جائیں۔۔۔آپ کی اس حالت کی ذمہ دار میں ہوں۔۔۔

مہر ماہ نم آنکھوں سے یہ سب بول رہی تھی۔۔

نور بیگم بھی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ان کی بیٹی کی بارات واپس چلی گئی تھی۔۔۔شوہر ہسپتال تھا۔۔صدمہ کافی بڑا تھا۔۔۔

کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے۔۔۔شیر علی صاحب مہر ماہ کا نکاح غازی سے کرنے کا سوچ چکے تھے۔۔۔

(کچھ دیر پہلے)

مروان صاحب اندر داخل ہوئے۔۔۔شیر علی میرے دوست کیسے ہو؟تم نے تو ڈرا ہی دیا تھا

۔۔۔

بچیاں بھی بہت پریشان ہیں۔۔۔۔مروان صاحب نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

سب کچھ تو تمہارے سامنے ہے۔۔میری بیٹی کی بارات واپس چلی گئی۔۔۔شیر علی صاحب کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔۔

ارے میرے دوست کیوں پریشان ہوتے ہو۔۔ مروان صاحب نے شیر علی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور ان کو تسلی دی۔۔۔۔

جو ہونا تو ہو گیا۔۔۔ اور شاید یہی سب کے حق میں بہتر ہو۔۔۔

میں چاہتا ہوں مہر ماہ کا نکاح غازی سے کروادو۔۔۔ بہت خوش رکھے گا تمہاری بیٹی کو۔۔۔ ویسے بھی دونوں بزنس پارٹنرز ہیں۔۔۔۔

ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔۔۔ شیر علی صاحب سوچ میں پڑ گئے۔۔۔

ہمیں تم سے کچھ بھی نہیں چاہیے اللہ کا شکر ہے سب ہے ہمارے پاس۔۔۔

مروان صاحب نے مکمل طور پر شیر علی صاحب کو مطمئن کیا۔۔۔

مروان صاحب اپنی بات مکمل کر کے باہر چلے گئے۔۔ ان کو امید تھی۔۔۔ شیر علی ضرور مان جائے گا۔۔۔

بیٹا غازیان سے نکاح کر لو۔۔۔شیر علی صاحب نے مہر ماہ کو سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

غازیان؟ مہر ماہ نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔ہاں بیٹا غازیان شیر علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

پر بابا۔۔۔ مہر ماہ ابھی بولنے ہی لگی تھی۔۔۔ مہر ماہ خاموش اب تم ایک لفظ نہیں بولو گی۔۔۔پہلے ہی بہت تماشا لگا چکی ہو۔۔۔نور بیگم نے مہر ماہ کی بات کاٹی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ مزید کچھ نہ بول سکی۔۔۔ مہر ماہ کی نظر میں غازی زبیر سے بھی زیادہ ناپسندیدہ انسان تھا

۔۔۔

سب لوگ اس کے بابا کے بے ہوش ہو جانے پر کتنا پریشان تھے۔۔۔

اور وہ صوفے پر ٹانگ کے اوپر ٹانگ رکھ کے بیٹھا کیسے مزے سے انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ کو تب دل چاہا تھا غازی کا منہ نوچ لے۔۔۔ کافی دیر سوچ بچار کے بعد مہر ماہ بولی

۔۔۔

ٹھیک ہے بابا" مجھے قبول ہے"۔۔۔ وہ انکار کر کے مزید اپنے بابا کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب کو وہی ہسپتال بلوایا گیا۔۔

احد اور مرہا بھی وہی تھے۔۔۔ عائلہ بیگم ڈرائیور کے ساتھ واپس گھر چلی گئی تھیں۔۔۔۔

ان کو نہیں معلوم تھا ہسپتال میں ان کا بیٹا اور شوہر کیا کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔۔۔

مہر ماہ شیر علی، آپ کا نکاح غازیان سکندر خان ولد مروان خان سے سکہ رائج الوقت حق مہر دس لاکھ روپے کیا جاتا ہے۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟۔۔۔"جی قبول ہے"۔۔۔مہر ماہ نے تین دفع قبول ہے بول دیا۔۔۔

غازیان سکندر خان،والد مروان خان آپ کا نکاح مہر ماہ شیر علی سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟۔۔۔

"جی قبول ہے"۔۔۔غازی نے بھی تین بار قبول ہے بول دیا۔۔

اس کے بعد مہر ماہ سب سے گلے ملی۔۔۔غازیان پہلے سے ہسپتال سے باہر جا چکا تھا۔۔۔

مروان صاحب اور مہر ماہ بھی باہر آئے۔۔۔مہا مہر ماہ کے گلے لگ کر بہت زیادہ روئی

۔۔۔

نور بیگم بھی رو رہی تھیں۔۔۔اسفندیار اور اسد علی خاموشی سے ایک جانب کھڑے تھے۔۔۔

احد کو اس کے بابا کی کال آئی تھی۔۔۔وہ کال ریسیو کرنے اس جگہ سے تھوڑے فاصلے پر

کھڑا تھا جہاں یہ سب لوگ کھڑے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ غازیان اور مروان آکر گاڑی میں بیٹھے۔۔غازیان اور مروان صاحب آگے بیٹھے تھے

۔۔

مہر ماہ پیچھے بیٹھی تھی۔۔۔سارا راستہ غازیان خاموش رہا۔۔

مروان صاحب مہر ماہ سے ادھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے۔۔۔

اسفندیار تم ایسا کرو گھر چلے جاؤ۔۔۔سب خواتین گھر پر اکیلی ہیں۔۔۔

اسد علی نے اسفندیار کو کہا۔۔۔ٹھیک ہے بابا۔۔۔اسفندیار نے کہا۔۔۔

سب لوگ جا چکے تھے۔۔۔اب وہاں بس مرہا،نور بیگم اور اسد علی تھا۔۔۔احد اپنے کسی کام سے گیا تھا۔۔۔

شیر علی صاحب اب کچھ حد تک مطمئن ہو چکے تھے۔۔

پر مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئے تھے۔۔۔

اسفندیار شیر علی صاحب کے گھر آیا۔۔۔اس کی ماما مریم،زمل،اور ایک دو خواتین گھر پر ہی تھیں۔۔۔

عائلہ بیگم بھی تھوڑی دیر پہلے ہی ڈرائیور کے ساتھ گھر گئی تھیں۔۔۔

مروان صاحب نے انہیں غازی اور مہر ماہ کے نکاح کا نہیں بتایا تھا۔۔وہ ان کو سرپرائز دینا چاہتے تھے۔۔۔

اسفندیار نے گاڑی شیر علی کے گھر کے باہر روکی۔۔اور

ہارن بجایا۔۔۔۔

ایک گارڈ دروازے پر ہی کھڑا تھا۔۔ہارن کی آواز سن کر ایک ملازمہ دروازہ کھولنے باہر آئی۔۔۔

مریم کو لگا اس کے بابا اور باقی سب بھی ساتھ واپس آگئے ہیں۔۔۔

Clubb of Quality Content

وہ بھاگ کر باہر آئی۔۔۔اس نے ڈوپٹہ گلے میں لیا تھا۔۔۔

وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔

بس آنکھیں رو رو کر سرخ کی تھیں۔۔۔اسفندیار کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔

بابا نہیں آئے؟۔۔۔کیسے ہیں میرے بابا؟ مریم نے پریشانی میں ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر

نظریں جھکا لی۔۔۔

دل بول رہا تھا کہ اس حسین لڑکی کو بس دیکھتے جاؤ۔۔اسفندیار نے بمشکل اپنی سانس کو کنٹرول کیا۔۔

شاید محبت دل پر دستک دے رہی تھی۔۔۔اسفندیار بھائی!!!مریم کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا۔۔۔

اسفندیار کو بھائی لفظ بلکل پسند نہیں آیا تھا۔۔۔مریم

کے پیچھے اسفندیار کی ماما بھی باہر آ گئیں۔۔

ان کے سوالات بھی مریم کے سوالات سے کچھ مختلف نہ تھے۔۔۔

جی ٹھیک ہیں انکل۔۔۔آپ لوگ پریشان نہیں ہوں۔۔۔کل تک انشاءاللہ ڈسچارج ہو جائے گے۔۔۔اسفندیار نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

اسفندیار کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ مہرماہ کے نکاح کا کیسے بتائے۔۔۔

اس نے فی الحال اس ٹاپک کا ذکر نہیں کیا۔۔۔مریم واپس اندر چلی گئی۔۔۔

اسفندیار اور اس کی ماما کا آج رات یہاں ہی ٹھہرنے کا ارادہ تھا۔۔۔

اگر وہ لوگ چلے جاتے تو پیچھے زمل اور مریم اکیلی رہ جاتی۔۔۔

سب مہمان رات تک واپس جا چکے تھے۔۔۔احد بھی اپنا کام ختم کر کے دوبارہ ہسپتال آ گیا تھا۔۔۔

مرہانے نور بیگم کو واپس گھر جانے کے لئے بہت فورس کیا پر انہوں نے ایک نہ سنی۔۔۔

اسفندیار اور اس کی ماما گیسٹ روم میں تھے۔۔۔اسفندیار صوفے پر سو گیا تھا۔۔۔

اس کی ماما بیڈ پر۔۔۔زمل اور مریم ایک ہی روم میں سو رہی تھیں۔۔۔

کمرہ انہوں نے اندر سے لوک کیا تھا۔۔۔

عائلہ بیگم اور شاذل باہر گارڈن میں ہی بیٹھے تھے۔۔۔رات ہو رہی تھی۔۔۔

ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔۔وہ دونوں بیٹھ کر چائے پی رہے تھے۔۔۔

ساتھ آج والے واقعے کو ڈسکس کر رہے تھے۔۔۔

غازیان اور مہر ماہ ایک ساتھ اندر داخل ہوئے۔۔شاذل اور عائلہ بیگم سامنے ہی بیٹھے تھے۔۔۔

غازی کے ساتھ کھڑی مہر ماہ کو دیکھ کر عائلہ بیگم کے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔۔

واہ!!واہ بھائی شادی پر گئے تھے۔۔دو لہن ہی اٹھا کر لے آئے۔۔شاذل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

شاذل!مروان نے غصے سے شاذل کو گھورتے ہوئے بولا۔۔"سوری"بابا۔۔

غازیان ابھی بھی خاموشی سے کھڑا تھا۔۔عائلہ بیگم مہر ماہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔۔

مروان صاحب آپ کی مجھے سرپرائز دینے کی عادت نہیں گئی۔۔۔

عائلہ بیگم تو اتنے میں ہی خوش ہو گئی تھی۔۔۔غازی نے شادی کر لی ہے۔۔۔

ماما مجھے رسم کرنی ہے۔۔۔شاذل نے بولا۔۔کون سی رسم بیٹا۔۔عائلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

وہی جو دلہن کے ہاتھ کی فنگر پکڑتے ہیں۔۔تب تک نہیں چھوڑتے جب تک پیسے نہیں مل جاتے۔۔۔

بیٹا بھابھی تھکی ہوں گی۔۔عائلہ بیگم نے کہا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

غازیان نے اپنے وائلٹ سے 20 ہزار نکال کر شاذل کو پکڑائے۔۔۔ ہو گئی رسم۔۔ چلو جاؤ

۔۔

مہر ماہ خاموشی سے سب دیکھ رہی تھی۔۔۔ تھکاوٹ سے اس کا برا حال تھا۔۔۔

پالر والی کے سامنے دو گھنٹے بیٹھ کر اس نے میک اپ کروایا تھا۔۔۔

مہر ماہ غازیان کے روم میں آئی۔۔۔ یہ ایک انتہائی انوکھی شادی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

مہر ماہ بیڈ پر بیٹھی۔۔۔ غازیان اپنے کورٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔۔۔

کیسی بھی خوش فہمی میں نہ رہنا کے میں تمہارے ساتھ اچھا سلوک کروں گا۔۔۔

یا تم سے مجھے "محبت" ہو جائے گی۔۔۔ غازی نے محبت لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ شادی بس میں نے بابا کی وجہ سے کی ہے۔۔۔غازیان نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔

"میں تو جیسے مر رہی تھی نہ تم سے شادی کرنے کے لئے"۔۔۔

پلیز غازی شادی کر لو۔۔۔"پلیز شادی کر لو"۔۔۔مہر ماہ نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔۔

میں کسی اور سے محبت کرتا تھا۔۔اور ساری زندگی اس سے محبت کرتا رہوں گا۔۔غازی نے اس پر پہلا پہاڑ توڑا۔۔۔

مہر ماہ کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔۔۔

اگر کسی اور سے محبت تھی تو مجھ سے کیوں نکاح کیا۔۔؟مہر ماہ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تا کہ تمہارا غرور توڑ سکوں۔۔غازی نے جوتے اتارتے ہوئے پر سکون انداز میں کہا۔۔۔

خوش فہمی ہے تمہاری نہیں ٹوٹے گا۔۔۔مہر ماہ نے اب کی بار مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ سامنے کھڑے وجود کو پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ اسے ڈرانا چاہتا تھا۔۔۔اس پر اپنا خوف طاری کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس کے دل میں اپنا راعب قائم کرنا چاہتا تھا۔۔۔پہلے دن ہی اسے اس کی اہمیت بتانا چاہتا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

پر مہر ماہ کو کسی چیز سے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔اگر وہ سخت لہجے میں بات کرتا۔۔

وہ اس سے ڈبل سخت لہجے میں جواب دیتی۔۔۔

اب سے تم آفس نہیں جاؤ گی۔۔۔غازیان نے حتمی انداز میں کہا۔۔

تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات مانو گی۔۔۔ مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تمہیں ماننا پڑے گی۔۔۔ غازی نے مہر ماہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میری جوتی مانتی ہے۔۔۔ مہر ماہ نے دو ٹوک انداز میں کہا کہا۔۔

غازیان نے ایک دم سے مہر ماہ کو دونوں کندھوں سے زور سے پکڑا۔۔

اگر میری بات نہیں مانو گی۔۔۔ روم سے باہر نکال دوں گا۔۔۔ غازیان نے غصے سے کہا۔۔

نکال دینا اتنا بڑا گھر ہے کیسی بھی روم میں رہ لوگی۔۔۔ مہر ماہ نے نہایت پر سکون انداز میں کندھے اچکا کر کہا۔۔

مہر ماہ میرے ساتھ ضد نہیں لگاؤ۔۔۔ غازی کا انداز ابھی بھی ویسا ہی تھا غصے سے بھر پور۔۔

ضد تم لگا رہے ہو۔۔ تمہیں شرم نہیں آئی۔۔۔ شادی کی پہلی رات اپنی بیوی سے اپنی سابقہ محبوبہ کی باتیں کر رہے ہو؟ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیوں تمہیں جلن ہو رہی ہے؟غازی نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یقین مانو مجھے اتنا سا بھی فرق نہیں پڑتا۔۔۔مہر ماہ کا انداز ابھی بھی پر سکون تھا۔۔

فرق تو تمہیں پڑھتا ہے۔۔۔غازیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

مجھ سے پہلے جتنی محبتیں کرنی تھی کر لی۔۔میرے بعد اگر کوئی آئی۔۔جان سے مار دوں گی۔۔

آخری "محبت" تمہاری میں ہی ہوں۔۔۔مہر نے دھمکانے کے انداز میں کہا۔۔

"مجھے تم سے محبت نہیں ہو گی" مہر ماہ شیر علی۔۔۔

غازی نے ایک بار پھر اپنی بات دہرائی۔۔۔انداز میں ایک غرور تھا۔۔۔نفرت تھی۔۔۔

مینو کے بعد میرے دل کے دروازے ہر لڑکی کے لئے بند ہو گئے۔۔

مہر ماہ نے بھوکی شیرنی کی طرح غازیان کی طرف دیکھا۔۔مجھے دروازے کھولنے آتے ہیں۔۔۔

میری چند ادائیں دکھانے کی دیر ہے۔۔پگھل جاؤ گے۔۔۔مہر ماہ نے فخریہ انداز میں کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مجھ پر تمہاری اداؤں کا اثر نہیں ہو گا مس مہر ماہ۔۔

غازی نے ہاتھ سے قیمتی گھڑی اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

میں تمہیں خود سے محبت کروا کے رہو گی۔۔۔ تمہیں وہاں لا کر ماروں گی۔۔

جہاں تمہیں پانی بھی نہیں ملے گا۔۔ مہر ماہ نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

فی الحال مجھے پانی چاہیے بھی نہیں۔۔ جاؤ میرے لیے جوس کا گلاس لے کر آؤ۔۔

غازی نے اس کی باتوں کو یکسر نظر انداز کیا۔۔۔ اور پہلا حکم جاری کیا۔۔۔

ان کپڑوں کے ساتھ میں کچن میں جاؤ؟ مہر ماہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاں نہ تھوڑی ادائیں دیکھاؤ "cat walk" کرتی ہوئی جاؤ لے کر آؤ۔۔ غازی اب شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔۔۔

شرم تو نہیں آتی ایک دن کی دلہن کو کچن میں بھیج رہے ہو۔۔۔

مہر ماہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔۔

تو اور کیا ایک دن کی دلہن کو اپنے سر پر بیٹھا لوں؟

غازی کا لہجہ نرم ہونے کی بجائے مزید سخت ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ نے غصے سے غازیان کی طرف دیکھا۔۔

"کین یو امیجن" اگر تمہاری اس زبیر سے شادی ہو جاتی تو کیا ہوتا۔۔۔؟غازی کا انداز سیریس تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اب اسے زبیر کا ذکر کر کے اذیت دینے والا تھا۔۔۔پر مہر ماہ کے جواب نے اس کے ہوش اڑا دیئے۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں بس اس ٹائم میں اور زبیر بیٹھ کر رومینس کر رہے ہوتے۔۔۔ مہر ماہ نے چوڑیاں اتارتے ہوئے

پر سکون انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

غازی کو کم از کم ایسے جواب کی امید نہیں تھی۔۔۔ غازی کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔۔۔

جاؤ اور میرے لئے جوس لے کر اؤ۔۔۔ غازیان کا لہجہ انتہائی سخت اور راعب دار تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔ مہر ماہ نے جوس لا کر دینے میں ہی عافیت سمجھی۔۔۔

مہر ماہ جوس کا گلاس لے کر آئی۔۔ اس کا بھاری لہنگا اسے اس ٹائم جان کا عذاب لگ رہا تھا۔۔

اس نے غازیان کو گلاس دیا۔۔۔غازیان نے جان بوجھ کر ٹھیک سے نہیں پکڑا گلاس نیچے گر گیا۔۔۔

مہر ماہ غصے سے غازیان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا غازی کا منہ نوچ لے۔۔۔

صاف کرواسے غازیان نے دوسرا حکم جاری کیا۔۔۔

میں نے نہیں گرایا جو میں صاف کروں۔۔۔مہر ماہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

ہاں مجھ سے گرا ہے۔۔پر صاف تم ہی کروگی۔۔۔غازی نے حکمیہ انداز میں کہا۔۔۔

تمہیں لگتا ہے میں صاف کروں گی؟مہر ماہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہاں تم کروگی۔۔غازی نے اب کی بار پر سکون انداز میں کہا۔۔۔اور شرٹ اتار کر ایک جانب رکھی۔۔۔

اور کپڑوں والی الماری کی طرف گیا۔۔۔وہاں سے اس نے ایک شرٹ نکالی۔۔۔

مہر ماہ نے صوفے پر پڑا غازیان کا وائٹ کورٹ فرش پر جوس کے اوپر پھینک دیا۔۔

ابھی تھوڑی دیر میں یہ صاف ہو جائے گا۔۔۔میں کپڑے چینج کر کے آئی۔۔مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

غازیان نے مہر ماہ کا بازو پکڑا۔۔تم نے میرے نئے کورٹ کا کیا حال کیا ہے۔۔؟

تم نے میرے نئے لہنگے کا کیا حال کیا ہے۔۔۔؟اسی انداز میں سوال پر سوال کیا گیا تھا

۔۔۔

ہاتھ ٹوٹے ہیں جو ایک گلاس نہیں پکڑا گیا تم سے۔۔مہر ماہ نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

جوس کے گلاس کا کچھ حصہ مہر ماہ کے لہنگے پر بھی گرا تھا۔۔۔

غازی نے ایک جھٹکے سے مہر ماہ کی بازو چھوڑی۔۔۔وہ لڑکھڑا گئی۔۔۔

اس نے خود کو گرنے سے بچالیا۔۔۔کم از کم وہ غازی کے سامنے زمین پر گرنا"afford" نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

مہر ماہ کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔۔۔غازیان نے باہر سے کام والی کو بلا کر جگہ صاف کروائی۔۔۔

مہر ماہ باہر آئی۔۔۔وہ پورے آدھی گھنٹے بعد باہر آئی تھی۔۔۔

جیولری اتارتے۔۔۔میک اپ ریموو کرتے اسے اتنا ٹائم لگ گیا تھا۔۔۔اس کی نظر بیڈ پر پڑی۔۔۔

غازیان پورے بیڈ پر سو رہا تھا۔۔بلکل سینٹر میں۔۔نہ دائیں طرف کسی کے سونے کی جگہ تھی نہ بائیں طرف۔۔

اس بات کا مطلب تھا کہ بیڈ صرف میرا ہے۔۔ویسے بھی غازیان کو عادت تھی۔۔

پورے بیڈ پر سونے کی۔۔اس نے دونوں بازوؤں کو پھیلایا تھا۔۔

مہر ماہ بیڈ کے کنارے بیٹھی۔۔پہلے اس نے سوچا اس کو اٹھاتی ہوں۔۔

پھر اس نے ٹانگ مار کے غازیان کو آگے دھکیلا۔۔اس نے ٹانگوں کے ساتھ غازیان کو بلکل کنارے پر کر دیا۔۔

غازیان نے منہ اٹھا کر مہر ماہ کو دیکھا۔۔آنکھیں اس کی لال تھی نیند ہے۔۔۔

Clubb of Quality Content

یہ کیا حرکت ہے۔۔؟شوہر کو ٹانگیں مار رہی ہو۔۔۔غازی کی آواز نیند سے اٹھنے کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی۔۔۔

شوہر ٹانگیں"deserve" کرتا ہے۔۔۔شوہر کو نہیں پتہ کے اس کی ایک عدد بیوی بھی ہے۔۔۔

پورے بیڈ پر سو رہے تھے۔۔۔مہر ماہ کون سا کسی سے کم تھی۔۔۔

ایسا جواب دیتی تھی۔۔۔غازیان کی"روح"کی"روح"تک جل بھن جاتی تھی۔۔۔

صوفے پر سو جاتی،غازی نے کہا۔۔۔کیوں صوفے پر سو جاتی؟جب اتنا بڑا بیڈ ہے تو سہی ۔۔۔

تمہارا بیڈ میرا بیڈ ایک ہی بات ہے۔۔جیسے میرا بزنس تمہارا بزنس ایک ہی بات ہے ۔۔۔مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اس ٹائم غازی کو جو چیز سب سے زیادہ زہر لگ رہی تھی۔۔۔وہ مہر ماہ کی مسکراہٹ تھی۔۔۔

مجھے پورے بیڈ پر سونے کی عادت ہے۔۔۔ کہی اور جا کر سو جاؤ۔۔۔غازی نے نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں کے ساتھ کہا۔۔۔۔

میں بدل دوں گی"عادت"۔۔ فکر نہیں کرو اگر زیادہ مسئلہ تو زمین پر سو جاؤ۔۔

مہر ماہ نے اپنی طرف سے دوستانہ اور بہت اچھا مشورہ دیا۔۔۔۔

کیا بولا تم نے ؟ میں شہزادہ غازیان، زمین پر سو جاؤں؟ کبھی نہیں۔۔۔

غازی کو اس کا دوستانہ مشورہ بلکل پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

ایک منٹ تمہیں شہزادہ کس نے بنایا اور کس ریاست کے شہزادے ہو تم بتانا ذرا؟۔۔۔۔

مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔ جیسے سچ میں وہ کسی ریاست کا نام لے گا۔۔۔

شہزادہ لفظ سن کر مہر ماہ کے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کو ہارٹ اٹیک آتے آتے بچا۔۔۔

کیونکہ غازی نے بات ہی ایسی کی تھی۔۔۔۔

"میرا لائف سٹائل کسی شہزادے سے کم نہیں"۔۔۔غازی نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

لہجے میں غرور بھی تھا۔۔۔ہاں نظر آرہا ہے۔۔۔"ٹرسٹ می"میرا روم تمہارے روم سے زیادہ بڑا ہے۔۔

Clubb of Quality Content

مہر ماہ نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔پر میں نے کبھی اس کمرے میں رہ کر خود کو شہزادی نہیں سمجھا تھا۔۔۔

مہر ماہ کی باتیں غازی کے دماغ کا فیوز ایک منٹ میں اڑا دیتی تھیں۔۔۔

اگر اتنا بڑا کمرہ تھا تو رہتی وہاں ہی۔۔۔ کیا ضرورت تھی میرے ساتھ رخصت ہو کر آنے کی؟غازی کا لہجے نے ایک بار پھر سختی اختیار کی۔۔۔

"اگر شادی کرنا سنت اور اسلام میں فرض نہ ہوتا" تو ہم لڑکیاں کبھی اپنے بابا کا گھر چھوڑ کر تم جیسے کم ظرف مردوں کے پاس نہ آتی۔۔ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

چند لمحوں کے لئے وہ سیاست قسط 6(پارٹ 1)

"دفع ہو جاؤ ادھر سے"۔۔ مینو نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔غازیان مذاق کر رہا تھا اسے نہیں پتہ تھا کہ اتنی جلدی برا مان جائے گی۔۔۔

پر میری محبت کا کیا؟ غازی نے بولا۔۔۔محبت نہیں اٹریکشن۔۔۔یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔۔

میں نکاح سے پہلے والی محبت کو نہیں مانتی۔۔۔ مینو نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

اچھا تو آپ اتنی نیک ہیں۔۔ آپ کو شیطان کی طرف سے میرے لئے اٹریکشن بھی نہیں ہوئی۔۔

جب شیطان آپ کا کچھ نہیں بگاڑ پاتا آپ کو کیسی پٹھان سے محبت کرواہی دیتا ہے۔۔غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے نہیں ہوگی محبت فکر نہیں کروں۔۔اب جاؤ یہاں سے۔۔۔ مینو نے جان چھڑوانے کے انداز میں کہا۔۔۔

جب تک تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہو جاتی میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

"جو مرضی کرو"۔۔۔ مینو بے پراہ سے انداز میں یہ کہتے ہوئے ہوٹل کے اندر چلی گئی۔۔۔

تربیت اور باتیں بتا رہی ہیں کے کسی اونچے خاندان کی لڑکی ہے۔۔۔ غازی خود سے ہمکلام ہوا۔۔۔

وہ مینو کی باتوں سے ایمپریس ہوا تھا۔۔ اس کا سخت لہجہ بھی اسے بھلا لگا تھا۔۔۔

غازی وہاں سے چلا گیا۔۔۔ غازی کو زکام ہوا تھا۔۔ اس لئے اس نے ماسک پہنا تھا۔۔۔

اور اس ساری گفتگو کے دوران اس نے منہ سے ماسک نہیں اتارا تھا۔۔

مینو ہوٹل کے اندر چلی گئی۔۔"ستا عاشق"۔۔۔

یہ تو وہی تھا نہ۔۔ جس نے تمہیں بچایا تھا۔۔ زمر نے حیرت سے بولا۔۔ہاں وہی تھا۔۔بابا کی کال آئی تھی۔۔۔

آج رات ہم واپسی کے لئے نکل رہے ہیں زمر نے بولا۔۔ہاں ٹھیک ہے۔۔ آؤ پیکنگ کریں۔۔۔

Clubb of Quality Content

(حال)

مہاز مل کا بہت خیال رکھ رہی تھی۔۔اس نے اسے سچ میں اپنی بیٹی بنالیا تھا۔۔مہاز مل سے پانچ سال بڑی تھی۔۔۔

مہا کھانا لے کر زمل کے روم میں آئی۔۔چلو زمل بچہ جلدی سے کھانا کھالو۔۔۔

بھابھی آپ کتنی اچھی ہیں۔۔میں ہمیشہ چاہتی تھی احد بھائی کو آپ جیسی بیوی ملے۔۔۔

احد بھائی تھوڑے غصے والے ہیں۔۔پر بہت اچھے ہیں۔۔

زمل اپنے بھائی کی تعریف کرنا نہ بھولی۔۔

ہاں جانتی ہوں۔۔۔اب کھانا کھاؤ۔۔۔مہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

احد کے ذکر پر اکثر مہا کی گال سرخ ہو جاتی تھیں۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاذل نے گل رعنا کو ایک ہاسٹل میں چھوڑ دیا تھا۔۔

اب وہ وہی رہتی تھی۔۔۔

شاذل ہر ہفتے اسے کچھ رقم بیجھ دیتا تھا۔۔۔شاذل نے اسے ایک فون بھی لے کر دیا تھا۔۔۔

پر ان کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوتی تھی۔۔۔

شاذل اکثر انتظار کرتا تھا۔۔کہ شاید کال کر دے۔۔پر وہ نہیں کرتی تھی۔۔۔

اس کے ذہن میں عائزہ تھی۔۔۔شاذل صرف عائزہ کا ہے۔۔میں ان دونوں کے درمیان نہیں اؤں گی۔۔

گل رعنا نے خود سے عہد کیا تھا۔۔شاذل سے رابطہ نہیں کرے گی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

شیر علی صاحب اس دن جو لوگ مہر ماہ کو دیکھنے آئے تھے۔ان کو مہر پسند آ گئی ہے۔۔۔

شادی کی تاریخ مانگ رہے ہیں۔۔۔نور بیگم اور شیر علی صاحب گارڈن میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔۔نور بیگم چائے والے کپ میں چائے ڈال رہی تھی۔۔۔

ساتھ ساتھ شیر علی سے مہر ماہ کے رشتے کے سلسلے میں گفتگو کر رہی تھیں۔۔۔

اتنی جلدی؟۔۔شیر علی نے حیرت سے بولا۔۔بول رہے تھے بیٹے کا باہر بزنس ہے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زیادہ تر باہر رہتا ہے۔۔ آج کل پاکستان آیا ہے۔۔۔اب شادی کر کے ہی واپس جائے گا۔۔۔ نور بیگم نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں پر اتنی جلدی شادی کی تاریخ۔۔۔ شیر علی نے ایک بار پھر بات دہرائی بولا۔۔

سچ بتاؤں تو شیر صاحب مجھے بھی لڑکے والے کافی اچھے لگے ہیں۔۔۔باقی آپ چھان بین کر لیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شیر علی صاحب نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔۔

نور بیگم آپ جلد بازی کر رہی ہیں۔۔۔یہ کام جھٹ پٹ نہیں ہوتے۔۔شیر علی نے فکر مندی سے کہا۔۔

کیسی جلد بازی؟ابھی بھی جلد بازی ہے؟مہر ماہ25سال کی ہونے والی ہے۔۔اس کی عمر کی لڑکیوں کے دو دو بچے ہیں۔۔۔

میں ویسے بھی منگنی وغیرہ کے حق میں نہیں اسلام میں بھی اجازت نہیں۔۔نور بیگم نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور بیگم30,30سال کی لڑکیاں بھی کواڑی بیٹھی ہیں۔۔۔

25سال کوئی اتنی بڑی عمر بھی نہیں ہے۔۔۔شیر علی نے خفگی سے کہا۔۔۔

بس شیر علی صاحب آپ کی ان باتوں کی وجہ سے اتنا ٹائم گزر گیا ہے۔۔۔

انہوں نے ہمیں اپنے گھر انوائیٹ کیا ہے۔۔۔میں ان کو نکاح کی ڈیٹ دے کر ہی آؤں گی۔۔۔

مہر ماہ سے تو پوچھ لو۔۔۔شیر علی نے ایک بار پھر اپنی رائے دی۔۔۔

بیٹیوں کے معاملے میں باپ کا دل بہت نرم ہوتا ہے۔۔۔

اگر شیر علی کے اختیار میں ہوتا کبھی اپنی بیٹیوں کو خود سے جدا نہ کرتے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔میں نے بات کی تھی۔۔نور بیگم نے دو ٹوک انداز میں کہا

۔۔۔

۔۔۔۔۔

مہر ماہ اپنے روم میں تھی۔۔غازیان کی مہر ماہ کو کال آئی۔۔

اسلام علیکم! مہر ماہ نے کال اٹھائی اور سلام کیا۔۔۔

وعلیکم اسلام! اسلام آباد میٹنگ رکھی ہے۔۔۔باہر سے کچھ لوگ آرہے ہیں۔۔

ان کو ہمارا پروجیکٹ پسند آیا۔۔غازیان نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

لاہور میں ہی رکھ لیتے۔۔ مہر ماہ نے کہا۔۔۔انہوں نے اسلام آباد کی کچھ جگہوں کو وزٹ کرنا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس لئے اسلام آباد رکھی ہے۔۔۔غازیان نے کہا۔۔

اگر میں بولوں میں میٹنگ اٹینڈ نہیں کر سکتی؟ مہر ماہ نے سوال کیا۔۔

آپ کی موجودگی ضروری ہے غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

میری طبیعت خراب ہے۔۔میں میٹنگ اٹینڈ نہیں کر سکتی۔۔

بابا کو ڈاکٹرز نے لمبا سفر کرنے سے منع کیا ہے۔۔۔ کیا ہوا ہے آپ کی طبیعت کو؟غازی نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔

بس موسمی بخار ہے۔۔۔ مہر ماہ نے مختصر جواب دیا۔۔۔

پر اصل وجہ کچھ اور ہی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ کو شادی کی فکر نے بیمار کر دیا تھا۔۔۔

ایک لمبا عرصہ آزاد گزر کر اب کسی کی بیوی بن کر رہنا مہر ماہ کو تھوڑا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ کا شمار ان لڑکیوں میں ہوتا ہے جو ہر کام اپنی مرضی سے کرنا چاہتی ہیں۔۔۔

پر شادی کے بعد اکثر معملات میں شوہر کی ماننی پڑتی ہے۔۔۔

بس مختلف منفی چیزیں سوچ سوچ کر مہر ماہ بیمار ہو گئی تھی۔۔۔

میں میٹنگ کینسل کر دیتا ہوں۔۔غازی نے کہا۔۔۔

نہیں!!!۔۔میں اگلے ایک دو ویک تک فری نہیں ہوں۔۔۔

اگر میری طبیعت ٹھیک ہو بھی جاتی ہے۔۔ پھر بھی میں میٹینگ جوائن نہیں کر سکتی ۔۔۔مجھے امید ہے آپ سنبھال لے گے۔۔۔

کیوں؟غازیان نے پوچھا۔۔۔"نکاح ہے میرا تیاریاں کرنی ہیں"۔۔۔

آپ شادی کر رہی ہیں؟غازیان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"جی ہاں"۔۔مہر ماہ نے مختصر جواب دیا۔۔۔

مبارک ہو اچھا لگا سن کر۔۔۔غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔پروجیکٹ کا کیا ہو گا۔۔۔؟

میں شادی کرنے لگی ہوں۔۔آفس نہیں چھوڑ رہی۔۔مہر ماہ کا لہجہ ہمیشہ کی طرح سخت ہی تھا۔۔

اوہ ٹھیک ہے۔۔۔آپ کے شوہر نے اجازت دے دی؟مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

ایک بات بتائیں غازیان۔۔جی پوچھیں غازی متوجہ ہوا۔۔۔

آپ نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی۔۔؟کیوں کہ مجھے لگتا ہے۔۔"شادی قید ہے"۔۔۔

غازیان آزاد پرندہ ہے۔۔غازیان نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔"اللہ حافظ"۔۔۔مہر ماہ نے فون بند کر دیا۔۔

(دو ہفتے بعد)

دو ہفتے میں سب مہر ماہ کے نکاح کی تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔

شیر علی اور نور بیگم لڑکے والوں کے گھر دعوت پر بھی گئے تھے۔۔۔

Clubb of Quality Content

اور ان کو نکاح کی تاریخ بھی دے آئے تھے۔۔۔شیر علی کو ان کا گھر کافی اچھا لگا تھا۔۔۔

شیر علی نے ساری چھان بین بھی کروائی تھی۔۔اب وہ کچھ حد تک مطمئن تھے۔۔

شیر علی احد اور مرہا کو نکاح کے لئے انوئٹ کرنے خود شاہ محل گئے تھے۔۔

وہ احد کے ساتھ اپنے تعلقات ہموار کرنا چاہتے تھے۔۔ جیسا بھی تھا اب ان کا داماد تھا۔۔۔

اور کوئی معمولی انسان بھی نہیں تھا۔۔۔ ویسے بھی مرہا احد کے ساتھ اب خوش تھی۔۔۔

آزمائش گزر گئی تھی۔۔۔ مرہا نے احد کے ساتھ مل کر مہر ماہ کے نکاح کی ساری شوپنگ بھی کی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

احد روم میں بیٹھا تھا۔۔۔ مرہا آئی۔۔۔ مرہا آج گھر کی سیٹنگ کروا رہی تھی۔۔۔

مہر ماہ کے نکاح میں بس دو دن رہ گئے تھے۔۔ اس نے مہر ماہ اور اس کے شوہر کو نکاح کے بعد شاہ محل انوایٹ کرنا تھا۔۔۔

اس لئے آج وہ صبح سے کام والی کے ساتھ مل کر ہر چیز کی صفائی کروا رہی تھی۔۔۔

ایک کام والی کو اس نے سٹور روم کی صفائی پر لگایا تھا۔۔۔

بی بی جی اس کتاب کا کیا کرنا ہے۔۔ کام والی نے پوچھا۔۔۔

مہانے کام والی سے کتاب پکڑی۔۔ جس پر بڑا سارا کر کے "سیاست" لکھا تھا۔۔۔

مہانے اس کے اوپر سے مٹی صاف کی۔۔۔ پھر اسے سٹور روم سے باہر لے آئی۔۔۔

شاید احد کی ہو۔۔ وہ کتاب لے کر روم میں آئی۔۔۔

احد روم میں بیٹھا تھا۔۔

مہا کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ چہرے سے پر جوش لگ رہی تھی۔۔۔

احد کی نظروں کا مرکز مرہا کا چہرہ ہی تھا۔۔اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی۔۔۔

وہ بیڈ پر اکر بیٹھی۔۔احد اس کے ہاتھ میں موجود کتاب دیکھ چکا تھا۔۔۔

احد میں نے آج سٹور روم کی صفائی کروائی۔مرہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور پھر تمہیں وہاں سے یہ کتاب ملی۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں بلکل۔۔مرہا نے بولا۔۔یہ کتاب میری ماما کی ہے۔۔۔احد نے بتایا۔۔آپ نے تو یقیناً پڑھی ہو گی۔۔

مرہا نے پر جوش انداز میں پوچھا۔۔اس کتاب کا نام ہے "سیاست"

جب میری ماما کی دیتھ ہوئی تھی۔۔تب میں تیرہ سال کا تھا۔۔۔

تب مجھے "سیاست" میں بلکل بھی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

کام والی نے اسے سٹور روم میں رکھ دیا ہو گا۔۔بعد میں،میں نے اس کو بہت تلاش کیا پر مجھے نہیں ملی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور وہ کام والی بھی واپس گاؤں چلی گئی تھی۔۔

میں نے پورے شاہ محل کا ایک ایک کونہ چھان مارا تھا۔اس کتاب کو تلاش کرنے کے لئے۔۔

احد نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔اب تو مل گئی ہے۔۔اب تم پڑھ سکتے ہو۔۔مہانے خوشی سے کہا۔۔

نہیں میں نہیں تم پڑھو گی اور میں سنو گا۔۔احد نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے شروع کرتی ہوں۔۔۔مہانے پر جوش انداز میں کتاب کھولی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور پہلا صحفہ سامنے ایا۔۔۔جس پر بڑا سارا کر کے لکھا تھا"سیاست"

اور دوسرے صحفے پر لکھا تھا۔۔یہ کتاب سیاست سے بھرپور ہے۔اس کے"سابقے لاحقے"

۔۔۔

ہر موڑ پر نیا راز۔۔۔یہ کتاب باقی کتابوں سے مختلف ہے۔۔۔

اور ہر کسی کو سمجھ نہیں آتی۔۔مرہانے پڑھا۔۔احد غور سے سن رہا تھا۔۔

کیا یہ کوئی پہلیوں کی کتاب ہے۔۔۔مرہانے احد کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں ہو سکتا ہے۔۔۔اگے پڑھو۔۔بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ سیاست صرف سیاستدانوں کے درمیان ہوتی ہے۔۔

جبکہ سیاست تو ہر جگہ چل رہی ہے۔۔ہر کام سیاست سے ہی تو ہوتا ہے۔۔۔

خود کو کسی کے قریب کرنا ہے تو لوگ سیاست کرتے ہیں خود کو اچھا بنا کر دیکھاتے ہیں۔۔۔

اگر اس دنیا میں سروائیو کرنا ہے تو سیاست سیکھنی ہو گی۔۔

مرہا نے پہلا پیرا گراف پڑھ کر کتاب بند کر دی۔۔اور منہ بنا لیا۔۔

احد میں بور ہو گئی۔۔یہ تو بس سیاست،سیاست ہے۔۔ادھر دو۔۔احد نے کتاب پکڑی۔۔

میں پڑھتا ہوں۔۔احد نے کتاب کھولی اور دوسرے۔۔

پیرا گراف سے پڑھنا شروع کیا۔۔۔جس کا عنوان تھا"الف"

میں"الف"کو تلاش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔کدھر ملے گا؟ارحم نے اپنے بھائی عدیل سے پوچھا۔۔

"مل جائے گا ڈھونڈتے رہو"۔۔۔عدیل نے جواب دیا۔۔۔اور اگر نہ ملا؟ارحم نے پوچھا

۔۔

بد گمان نہیں ہو"مل جائے گا"۔۔۔عدیل نے جواب دیا۔۔میں غم زدہ ہوں۔۔۔

"مل جائے گا"۔۔میں سکون میں نہیں ہوں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مل جائے گا"۔۔ میرا دل جل رہا ہے۔۔"مل جائے گا"

چپ کر جاؤ خاموش ہو جاؤ،بار بار ایک لفظ کیوں دہرا رہے ہو۔۔

ارحم اور اس کا بھائی دونوں ایک درخت کے پاس بیٹھے تھے۔۔

ارحم سوال کر رہا تھا۔۔اور اس کا بھائی ہر سوال کا یہ جواب دے رہا تھا"مل جائے گا"۔۔

اب کی بار مرہا احد کو غور سے سن رہی تھی۔۔اب کی بار احد نے کتاب بند کی۔۔۔

Clubb of Quality Content

میں بھی بور ہو گیا۔۔۔مجھے لگا سیاست کے بارے میں ہے اس کو پڑھ کر مجھے فائدہ ہو گا۔۔۔

پر یہ تو کچھ اور ہی ہے۔۔مرہا نے احد سے کتاب پکڑی اور سائیڈ پر رکھ دی۔۔

مرہا نے اس کو بعد میں پڑھنے کا سوچا۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ "میری جان" کھانا کھایا تھا۔۔ صبح سے کاموں میں لگی ہو۔۔۔احد نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

جی میں نے کھالیا تھا۔۔۔زمل اور میں نے مل کر کھایا تھا۔۔۔مہانے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

زمل کی طبیعت کیسی ہے اب؟احد نے پوچھا۔۔۔احد زمل کے روم میں زیادہ نہیں جاتا تھا

۔۔۔

وہ خود کو اپنی بہن کا مجرم سمجھ رہا تھا۔۔۔محراب نے احد کو نیچاد کھانے کے لئے شادی کی تھی

۔۔۔

یہ معصوم لڑکی ان دونوں کی دشمنی کی بھینٹ چڑھنے والی تھی۔۔۔

احد زمل ہمارے ساتھ نکاح پر جائے گی۔۔؟ مرہا نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

ہاں اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔اسے بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں اس کے ساتھ مل کر اس کا ڈریس سلیکٹ کروا دیتی ہوں۔۔۔

مرہا اٹھ کر جانے لگی۔۔۔احد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔

کبھی تو سکون سے میرے پاس بیٹھ جایا کرو۔۔۔بھاگتی پھرتی رہتی ہو۔۔۔

احد نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔اچھا ٹھیک ہے بیٹھ گئی۔۔۔

بولیں۔۔۔مرہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔کیا بولوں؟ احد نے پوچھا۔۔۔

محبت کا اظہار کریں۔۔۔ مرہا نے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنی دفع کر تو چکا ہوں۔۔ احد نے بولا۔۔۔

نہیں ٹھیک سے کریں۔۔۔ جیسے شاعر کرتے ہیں۔۔۔

مرہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ میری شاعری کا مذاق نہیں اڑانا۔۔۔

احد نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا شروع کریں۔۔۔ صبح یاد آتے ہو، شام یاد آتے ہو، دوپہر یاد آتے ہو، رات کو یاد آتے ہو، کہی تم آکسیجن تو نہیں۔۔۔

احد نے شعر مکمل کر کے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔ مرہا بہت غور سے سن رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آخری لائن پر مرہا کا منہ بن گیا۔۔۔یہ کیا تھا احد؟ میں جا رہی ہوں۔۔۔

اچھا اچھا رو کو اب ٹھیک والا سناتا ہوں۔۔۔

"وہ یوں ملا کہ بظاہر خفا، خفا سا لگا"۔۔۔

"نہ جانے کیوں پھر بھی وہ مجھے باوفا سا لگا"۔۔

"مزاج اس نے نہ پوچھا مگر، سلام کیا"۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ بے رخی کا سلیقہ بھی کچھ بھلا، بھلا سا لگا"۔۔

"غبارِ وقت نے کچھ یوں بدل دیئے چہرے"۔۔۔

"خود اپنا شہر بھی مجھ کو نیا، نیا سا لگا"۔۔۔

"وہ آ کر بیٹھا ہے میرے بلکل رُوبرو پھر"۔۔۔

"بھی وہ آنکھوں سے مجھے بیگانہ سا لگا"۔۔

"تھان لیا ہے میں نے کروں گا آج اظہارِ عشق"۔۔۔

"اگر تو نہ ملا تو یہ زمانہ مجھے ویرانہ سا لگا"۔۔۔

مہا احد کو بہت غور سے دیکھ اور سن رہی تھی۔۔۔

کیسا لگا سمجھ بھی آئی ہے کہ نہیں۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

بہت اچھا تھا۔۔۔مہا نے خوشی سے کہا۔۔۔اس کے بعد وہ دونوں کافی دیر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

(دو دن بعد)

آج مہر ماہ کا نکاح تھا۔۔سب لوگ شیر علی مینشن میں اکٹھے ہوئے تھے۔۔۔

مہر نے نکاح کے لیے مہرون کلر کا بھاری لہنگا پہنا تھا۔۔۔مہر ماہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

احد زمل مرہا،اسد علی ان کی بیگم اور اسفندیار،غازیان اور اس کے بابا اور ان کی بیوی سب خاص خاص قریبی لوگ نکاح پر موجود تھے۔۔۔

مہر ماہ اور اس کا ہونے والا شوہر زبیر چوہدری دونوں ایک ساتھ صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔

غازی کو زبیر بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔وہ ایک طرف صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

مہر ماہ جب بھی نظر اٹھاتی۔۔۔غازیان اسی کی طرف ہی دیکھ رہا ہوتا تھا۔۔۔

مولوی صاحب بھی آچکے تھے۔۔نکاح شروع ہونے والا تھا۔۔

سب خواتین ایک طرف کھڑی تھی۔۔۔اور سب مرد حضرات ایک جانب بیٹھے تھے۔۔۔کچھ ایک دو کھڑے بھی تھے۔۔۔

مہر ماہ شیر علی آپ کا نکاح زبیر چوہدری ولد شجاعت چوہدری سے سکہ رائج الوقت حق مہر دس لاکھ روپے کیا جاتا ہے۔۔کیا آپ کو قبول ہے؟۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی قبول ہے"۔۔۔ مہر ماہ نے لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ بولا۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟۔۔۔ مولوی صاحب نے دوسری دفع پوچھا۔۔۔

"جی قبول ہے" مہر ماہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

تیسری دفع بھی مہر ماہ نے قبول ہے بول دیا تھا۔۔۔

غازیان بہت غور سے مہر ماہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے کانپتے ہاتھ بھی نوٹ کر رہا تھا

۔۔۔

اتنی مغرور پر اعتماد سب کو جوتی کی نوک پر رکھنے والی لڑکی کے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔۔

غازیان کو حیرت ہوئی۔۔۔اب مولوی صاحب نے زبیر کی طرف اپنا رخ کیا۔۔۔

زبیر شجاعت چوہدری آپ کا نکاح مہر ماہ شیر علی سے۔۔۔۔۔ کیا جاتا ہے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟۔۔ مولوی صاحب میری ایک شرط ہے۔۔۔

زبیر نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔ کیسی شرط بیٹا۔۔؟ شیر علی نے پوچھا۔۔

انکل اپنی فیکٹری اور آفس میرے نام کریں پھر یہ نکاح ہو گا۔۔

سب لوگ حیرت اور تعجب سے زبیر کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

جو پر سکون ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔ مہر ماہ کو اسی چیز کا ڈر تھا۔۔۔

ویسے بھی آپ کا سب کچھ آپ کی بیٹی کا ہے۔۔۔ میرے نام ہو یا مہر ماہ کے ایک ہی بات ہے۔۔۔ زبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسے پوری امید تھی شیر علی صاحب مان جائیں گے۔۔۔

بیٹا پہلے تو آپ نے اس شرط کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔۔

شیر علی نے پریشانی سے کہا۔۔۔

انکل میں بھول گیا تھا۔۔۔اب بتا تو رہا ہوں۔۔۔ گھٹیا پن کا اختتام اگر کسی شخص پر ختم ہوتا تو وہ زبیر ہوتا۔۔۔

عین نکاح کے موقع پر وہ اس طرح کی شرط رکھ رہا تھا۔۔۔

اسے پتہ تھا پہلے بتا دیتا تو انکار کر دیتے۔۔۔زبیر کے والدین کو بھی اس شرط کا علم نہیں تھا ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا گارنٹی ہے کہ تم سب کچھ اپنے نام لگوانے کے بعد مجھ سے نکاح کرو گے؟۔۔۔

اب کی بار سوال دلہن صاحبہ کی طرف سے آیا تھا۔۔۔جس کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔۔

ہو سکتا ہے تم فراڈ کر رہے ہو۔۔اگر ایسا ہے تو۔۔۔اپنا گھر میرے نام لگادو۔۔۔

جو چیز میری ہو گی۔۔۔وہ آپ کی بھی ہو گی۔۔۔میری چیز آپ کی چیز ایک ہی بات ہے۔۔۔

مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔زبیر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو تم نے ہمیں پاگل سمجھا ہے؟دھوکے باز لالچی انسان۔۔۔مہر ماہ نے شدید غصے سے کہا۔۔۔

ارے ارے اتنی لمبی زبان۔۔۔دولہے کی ماں نے کہا۔۔جو لوگ حق بات کرتے ہیں۔۔

لوگوں کو ان کی زبان لمبی ہی لگتی ہے۔۔اپنے اس گھٹیا بیٹے کو لیں اور نکلیں میرے گھر سے۔۔۔

شادی ہے کوئی ڈیل نہیں ہو رہی مہر ماہ نہ غصے

میں ساری بات ایک ساتھ کہ ڈالی۔۔مہر ماہ خاموش ہو جاؤ۔۔شیر علی نے معاملے کو نوعیت کو خراب ہوتا محسوس کیا۔۔

کیوں بابا میں کیوں خاموش ہو جاؤں یہ لوگ لڑکی والوں کو اتنا مجبور کیوں سمجھتے ہیں؟

ہم لوگ کیوں مانیں ان کی شرط؟دس دن سے میں ان لوگوں کے تماشے برداشت کر رہی ہوں۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شادی کر رہیں ہیں کے خرید رہے ہیں۔۔ کبھی ان کو جہیز نہیں پسند آرہا۔۔۔

کبھی ان کو گاڑی چاہیے۔۔۔ کبھی ان کو آفس چاہیے۔۔۔ کبھی ان کو اے سی چاہیے۔۔۔

میں کسی غریب سے شادی کر لوں گی۔۔ تم جیسے تنگ دل امیروں سے بہتر ہو گا۔۔

اب سب دفع ہو جاؤ۔۔ یہ سب کہہ کر مہر ماہ اپنے روم میں چلی گئی۔۔

مریم اور مرہا بھی اس کے پیچھے گئی۔۔۔ وہ بھی مہر ماہ شیر علی تھی۔۔۔ ایک ایک چیز کا حساب لینے والی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بہت پہلے سے ہی ان لوگوں کو پہچان گئی تھی۔۔۔ اس کے خدشات سچ ثابت ہوئے تھے۔۔۔

سب لوگ آہستہ آہستہ کر کے جانا شروع ہو گئے۔۔۔ جو زبیر کے ساتھ آئے تھے۔۔

شیر علی سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔۔ بہن توبہ، توبہ۔۔۔ اتنی لمبی زبان۔۔

وہاں موجود کھڑی ہر عورت یہی بول رہی تھی۔۔۔ غازیان نے سارے منظر کو بہت مزے سے انجوائے کیا۔۔

نور بیگم مہر ماہ کے روم میں آئی۔۔ کیا ضرورت تھی۔۔ اتنا بولنے کی۔۔ نور بیگم نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جو اپنے حق کے لئے آواز نہیں اٹھاتا وہ بزدل ہوتا ہے"۔۔۔ مہر ماہ شیر علی ہر گز بزدل نہیں۔۔ آپی نے ٹھیک کیا ماما مرہا نے بولا۔۔۔

چپ کرو تم۔۔۔ نور بیگم نے مرہا کو ڈانٹا۔۔۔

احد اور زمل خاموشی سے ایک جانب کھڑے تھے۔۔سب لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

شیر علی صاحب ایک دم سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے۔۔۔

انکل!!!۔۔۔احد نے شیر علی کو پکڑا۔۔پانی لاؤ۔۔۔زمل بھی وہاں کھڑی تھی۔۔۔

آنٹی کو بلاؤ احد نے شیر علی کے چہرے پر پانی ڈالا۔۔غازیان اب بھی پر سکون ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار اور اس کے بابا بھی شیر علی کے پاس نیچے بیٹھے ان کی گال تھپ تھپا رہے تھے۔۔

ایمبولینس کو کال کرو۔۔۔اسد علی نے پریشانی سے کہا۔۔اسفندیار نے ایمبولینس کو کال کی۔۔۔

زمل اوپر آئی۔۔۔بھابھی آپ کے بابا بے ہوش ہو گئے۔

تینوں بہنیں بھاگ کر نیچے آئی۔۔۔بابا۔۔۔بابا کیا ہوا۔۔؟ کیا کیا ہے آپ لوگوں نے میرے بابا کے ساتھ۔۔۔مہر ماہ نے سرد مہری سے کہا۔۔

"سب کچھ تو آپ نے کیا ہے"۔۔۔ہم نے تو بس دیکھا ہے۔۔غازیان نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

مہر ماہ نے غصے سے غازیان کی طرف دیکھا۔۔ایمبولینس آگئی ہے۔۔جلدی کریں۔۔

انہوں نے شیر علی کو ایمبولینس میں ڈالا۔۔

سب لوگ ہسپتال آگئے۔۔مہر ماہ ابھی بھی دلہن کے لباس میں تھی۔۔ارد گرد گزرتے لوگ اس حسین دولہن کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

عائلہ بیگم اور اسد علی کی بیوی، مریم اور زمل اور کچھ مہمان گھر پر ہی تھے۔۔۔

مرہا اور احد بھی ہسپتال گئے تھے۔۔مریم بہت زیادہ رو رہی تھی۔۔زمل اس کے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ پلیز روئے نہیں۔۔۔انکل ٹھیک ہو جائے گے۔۔۔مریم یک دم زمل کے گلے لگ گئ۔۔۔

اور پہلے سے بھی زیادہ رونے لگ گئ۔۔۔زمل خود گھبرا گئ۔۔۔وہ اسے تسلی دیتے دیتے خود بھی رونے لگ گئ۔۔۔

۔۔۔۔۔

مروان صاحب غازی کو لے کر ایک طرف آئے۔۔یہ جگہ خالی تھی۔۔۔

غازیان موقع اچھا ہے۔۔مہر ماہ سے نکاح کر لو غازیان کے بابا مروان نے سنجیدہ انداز میں بولا۔۔۔

بابا میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں۔۔۔"نہیں کر سکتا"۔۔غازی نے صاف انکار کیا۔۔۔

جھوٹ بول رہے ہو۔۔ کسی کو پسند نہیں کرتے۔۔۔ مروان صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا

۔۔۔بابا مجھے فورس نہیں کرے ناں۔۔۔ مجھے آزاد رہنے دیں۔۔۔

غازی نے خفگی سے کہا۔۔۔اگر تم نے بات نہیں مانی تو میں مہر ماہ کا نکاح شاذل سے

کروادوں گا۔۔۔

بابا شاذل کدھر سے آگیا۔۔۔ مجھے بس شیر علی کی بیٹی کو بہو بنانا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سونے کی چڑیا ہے"۔۔بابا میں سونے کا شیر ہوں،شیر اور چڑیا کا کیا مقابلہ۔۔

اچھا بس بس۔۔شیر علی کو جیسے ہوش آتا ہے میں نکاح کی بات کروں گا۔۔۔

بابا پلیز نہیں کرے ناں۔۔اسفندیار ہے تو سہی۔۔۔انکل اس سے نکاح کروادیں گے

۔۔۔

ویسے بھی ان کے دوست کا بیٹا ہے۔۔۔غازی نے اپنا موقف بیان کیا۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ اسد علی مہر ماہ کو اپنی بہو بنانا چاہتا ہے۔۔۔

اگر بنانا ہوتا اب تک رشتہ مانگ چکا ہوتا۔۔وہ لوگ امریکہ رہتے تھے۔۔۔

مجھے لگتا ہے اسفندیار نے وہاں شادی کی ہے۔۔۔جو بھی ہے بابا ہمیں کیا۔۔

مجھے دور رکھیں اس معاملے سے میں واپس گھر جا رہا ہوں۔۔۔غازیان نے جان چھڑوانے کے انداز میں کہا۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔

مروان صاحب نے فون پکڑا۔۔۔شاذل کو کال کی۔۔غازی دیکھ چکا تھا۔۔

ہیلو شاذل بیٹا کدھر ہو۔۔؟"پارٹی پر آیا ہوں بابا"۔۔سب خیریت؟بیٹا وہ۔۔۔

مروان صاحب ابھی بول ہی رہے تھے کہ۔۔اچھا ٹھیک ہے بابا۔۔۔"کر لیتا ہوں"۔۔۔

فون بند کریں۔۔غازیان نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

اس پارٹی بوائے سے تو وہ بلکل بھی شادی نہیں کرے گی ویسے بھی اس کی عائزہ سے منگنی ہوئی ہے۔۔۔

مجھے پتہ تھا تم مان جاؤ گے۔۔۔ بس ایسے ہی نکھرے دیکھا رہے تھے۔۔ مروان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

شاذل نے دوبارہ کال کی۔۔۔ وہ فون اٹھا کر وہاں سے چلے گئے۔۔۔

اب غازی اکیلا وہاں کھڑا تھا۔۔۔

مینو کاش تم مجھے مل جاتی۔۔۔ میرے دل سے تمہارے لئے محبت ختم نہیں ہوئی۔۔۔

غازیان کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔۔۔ہر منظر دھندلا سا گیا۔۔اس وقت وہ اکیلا وہاں کھڑا تھا۔۔۔

اس نے اپنے آنسو بمشکل روکے۔۔۔

مسلسل تین گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد شیر علی کو ہوش آیا۔۔۔

ڈاکٹر زباہر آئے۔۔آپ نے پھر ان کو کوئی ٹینشن دی ہے؟

انہوں نے کسی چیز کا بہت زیادہ سٹریس لیا ہے۔۔۔ڈاکٹر نے کہا۔۔کیا ہم بابا سے مل سکتے ہیں؟مرہا نے پوچھا۔۔۔

جی مل لیں۔۔ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں بات کر کے چلا گیا۔۔۔پہلے اسد علی اور مرہا گئی۔۔

غازیان مہر ماہ ایک دوسرے کو غصے سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

غازیان کی باتوں کا مطلب تھا کہ انکل کی یہ حالت کی ذمہ دار مہر ماہ ہے۔۔۔

اس کے بعد مروان صاحب اندر گئے۔۔ مہر ماہ میں فی الحال اندر جانے کی ہمت نہیں تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مروان صاحب تھوڑی دیر بعد باہر آئے۔۔۔ اسفندریار اور اس کے بابا بھی ایک طرف کھڑے تھے۔۔۔

مروان صاحب باہر آئے۔۔۔ بیٹا مہر ماہ آپکے بابا آپ کو بلا رہے ہیں۔۔

نور بہن آپ بھی جائیں مہر ماہ کے ساتھ۔۔۔مروان صاحب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

مہر ماہ روم میں داخل ہوئی۔۔۔اس کے بابا کو ڈرپ لگی تھی۔۔۔بابا آئی ایم سوری۔۔۔

مہر ماہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔کوئی بات نہیں بیٹا۔۔اپنے حق کے لئے بولنا چاہیے۔۔۔

مجھے فخر ہے اپنی بیٹی پر۔۔بابا آپ جہاں کہیں گے میں شادی کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔

پلیز آپ ٹھیک ہو جائیں۔۔۔آپ کی اس حالت کی ذمہ دار میں ہوں۔۔۔

مہر ماہ نم آنکھوں سے یہ سب بول رہی تھی۔۔

نور بیگم بھی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

ان کی بیٹی کی بارات واپس چلی گئی تھی۔۔۔شوہر ہسپتال تھا۔۔صدمہ کافی بڑا تھا۔۔۔

کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے۔۔۔شیر علی صاحب مہر ماہ کا نکاح غازی سے کرنے کا سوچ چکے تھے۔۔۔

(کچھ دیر پہلے)

مروان صاحب اندر داخل ہوئے۔۔۔شیر علی میرے دوست کیسے ہو؟تم نے تو ڈرا ہی دیا تھا

۔۔۔

بچیاں بھی بہت پریشان ہیں۔۔۔مروان صاحب نے فکرمندی سے کہا۔۔۔

سب کچھ تو تمہارے سامنے ہے۔۔میری بیٹی کی بارات واپس چلی گئی۔۔۔شیر علی صاحب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔۔

ارے میرے دوست کیوں پریشان ہوتے ہو۔۔مروان صاحب نے شیر علی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور ان کو تسلی دی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جو ہونا تو ہو گیا۔۔۔اور شاید یہی سب کے حق میں بہتر ہو۔۔۔

میں چاہتا ہوں مہر ماہ کا نکاح غازی سے کروادو۔۔۔بہت خوش رکھے گا تمہاری بیٹی کو۔۔۔

ویسے بھی دونوں بزنس پارٹنرز ہیں۔۔۔۔

ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔۔۔شیر علی صاحب سوچ میں پڑ گئے۔۔۔

ہمیں تم سے کچھ بھی نہیں چاہیے اللہ کا شکر ہے سب ہے ہمارے پاس۔۔۔

مروان صاحب نے مکمل طور پر شیر علی صاحب کو مطمئن کیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مروان صاحب اپنی بات مکمل کر کے باہر چلے گئے۔۔ان کو امید تھی۔۔۔شیر علی ضرور مان جائے گا۔۔۔

بیٹا غازیان سے نکاح کر لو۔۔۔شیر علی صاحب نے مہر ماہ کو سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔۔

غازیان؟ مہر ماہ نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔ہاں بیٹا غازیان شیر علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

پر بابا۔۔۔ مہر ماہ ابھی بولنے ہی لگی تھی۔۔۔ مہر ماہ خاموش اب تم ایک لفظ نہیں بولو گی۔۔۔ پہلے ہی بہت تماشا لگا چکی ہو۔۔۔ نور بیگم نے مہر ماہ کی بات کاٹی۔۔

مہر ماہ مزید کچھ نہ بول سکی۔۔۔ مہر ماہ کی نظر میں غازی زبیر سے بھی زیادہ ناپسندیدہ انسان تھا

۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب لوگ اس کے بابا کے بے ہوش ہو جانے پر کتنا پریشان تھے۔۔۔

اور وہ صوفے پر ٹانگ کے اوپر ٹانگ رکھ کے بیٹھا کیسے مزے سے انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ کو تب دل چاہا تھا غازی کا منہ نوچ لے۔۔۔کافی دیر سوچ بچار کے بعد مہر ماہ بولی

۔۔۔

ٹھیک ہے بابا" مجھے قبول ہے"۔۔۔وہ انکار کر کے مزید اپنے بابا کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب کو وہی ہسپتال بلوایا گیا۔۔

احد اور مرہا بھی وہی تھے۔۔۔عائلہ بیگم ڈرائیور کے ساتھ واپس گھر چلی گئی تھیں۔۔۔۔

ان کو نہیں معلوم تھا ہسپتال میں ان کا بیٹا اور شوہر کیا کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر ماہ شیر علی، آپ کا نکاح غازیان سکندر خان ولد مروان خان سے سکہ رائج الوقت حق مہر دس لاکھ روپے کیا جاتا ہے۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟۔۔۔"جی قبول ہے"۔۔۔مہر ماہ نے تین دفع قبول ہے بول دیا۔۔۔

غازیان سکندر خان،والد مروان خان آپ کا نکاح مہر ماہ شیر علی سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟۔۔۔

"جی قبول ہے"۔۔۔غازی نے بھی تین بار قبول ہے بول دیا۔۔

اس کے بعد مہر ماہ سب سے گلے ملی۔۔۔غازیان پہلے سے ہسپتال سے باہر جا چکا تھا۔۔۔

مروان صاحب اور مہر ماہ بھی باہر آئے۔۔۔مرہا مہر ماہ کے گلے لگ کر بہت زیادہ روئی

۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور بیگم بھی رو رہی تھیں۔۔۔اسفندیار اور اسد علی خاموشی سے ایک جانب کھڑے تھے۔۔۔

احد کو اس کے بابا کی کال آئی تھی۔۔۔وہ کال ریسیو کرنے اس جگہ سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا تھا جہاں یہ سب لوگ کھڑے تھے۔۔۔

مہر ماہ غازیان اور مروان آ کر گاڑی میں بیٹھے۔۔غازیان اور مروان صاحب آگے بیٹھے تھے

۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ پیچھے بیٹھی تھی۔۔۔سارا راستہ غازیان خاموش رہا۔۔

مروان صاحب مہر ماہ سے ادھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے۔۔۔

اسفندیار تم ایسا کرو گھر چلے جاؤ۔۔۔سب خواتین گھر پر اکیلی ہیں۔۔۔

اسد علی نے اسفندیار کو کہا۔۔۔ٹھیک ہے بابا۔۔۔اسفندیار نے کہا۔۔۔

سب لوگ جا چکے تھے۔۔۔اب وہاں بس مرہا،نور بیگم اور اسد علی تھا۔۔۔احد اپنے کسی کام سے گیا تھا۔۔۔

شیر علی صاحب اب کچھ حد تک مطمئن ہو چکے تھے۔۔

پر مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئے تھے۔۔۔

اسفندیار شیر علی صاحب کے گھر آیا۔۔اس کی ماما مریم،زمل،اور ایک دو خواتین گھر پر ہی تھیں۔۔۔

عائلہ بیگم بھی تھوڑی دیر پہلے ہی ڈرائیور کے ساتھ گھر گئی تھیں۔۔۔

مروان صاحب نے انہیں غازی اور مہر ماہ کے نکاح کا نہیں بتایا تھا۔۔۔وہ ان کو سرپرائز دینا چاہتے تھے۔۔۔

اسفندیار نے گاڑی شیر علی کے گھر کے باہر روکی۔۔۔اور

ہارن بجایا۔۔۔۔

ایک گارڈ دروازے پر ہی کھڑا تھا۔۔ہارن کی آواز سن کر ایک ملازمہ دروازہ کھولنے باہر آئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم کو لگا اس کے بابا اور باقی سب بھی ساتھ واپس آ گئے ہیں۔۔۔

وہ بھاگ کر باہر آئی۔۔۔اس نے ڈوپٹہ گلے میں لیا تھا۔۔۔

وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔

بس آنکھیں رو رو کر سرخ کی تھیں۔۔۔اسفندیار کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔

بابا نہیں آئے؟۔۔۔ کیسے ہیں میرے بابا؟ مریم نے پریشانی میں ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے۔۔۔

اسفندیار کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر

نظریں جھکا لی۔۔۔

دل بول رہا تھا کہ اس حسین لڑکی کو بس دیکھتے جاؤ۔۔اسفندیار نے بمشکل اپنی سانس کو کنٹرول کیا۔۔

شاید محبت دل پر دستک دے رہی تھی۔۔۔اسفندیار بھائی!!! مریم کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا۔۔۔

اسفندیار کو بھائی لفظ بلکل پسند نہیں آیا تھا۔۔۔مریم

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کے پیچھے اسفندیار کی ماما بھی باہر آ گئی۔۔

ان کے سوالات بھی مریم کے سوالات سے کچھ مختلف نہ تھے۔۔۔

جی ٹھیک ہیں انکل۔۔۔ آپ لوگ پریشان نہیں ہوں۔۔۔ کل تک انشاء اللہ ڈسچارج ہو جائے گے۔۔۔ اسفندیار نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

اسفندیار کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔ وہ مہر ماہ کے نکاح کا کیسے بتائے۔۔۔

اس نے فی الحال اس ٹاپک کا ذکر نہیں کیا۔۔۔ مریم واپس اندر چلی گئی۔۔۔

اسفندیار اور اس کی ماما کا آج رات یہاں ہی ٹھہرنے کا ارادہ تھا۔۔۔

اگر وہ لوگ چلے جاتے تو پیچھے زمل اور مریم اکیلی رہ جاتی۔۔۔

سب مہمان رات تک واپس جا چکے تھے۔۔۔ احد بھی اپنا کام ختم کر کے دوبارہ ہسپتال آ گیا تھا۔۔۔

مرہانے نور بیگم کو واپس گھر جانے کے لئے بہت فورس کیا پر انہوں نے ایک نہ سنی۔۔۔

اسفندیار اور اس کی ماما گیسٹ روم میں تھے۔۔۔اسفندیار صوفے پر سو گیا تھا۔۔۔

اس کی ماما بیڈ پر۔۔۔زمل اور مریم ایک ہی روم میں سو رہی تھیں۔۔۔

کمرہ انہوں نے اندر سے لوک کیا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عائلہ بیگم اور شاذل باہر گارڈن میں ہی بیٹھے تھے۔۔۔رات ہو رہی تھی۔۔۔

ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔۔وہ دونوں بیٹھ کر چائے پی رہے تھے۔۔۔

ساتھ آج والے واقعے کو ڈسکس کر رہے تھے۔۔۔

غازیان اور مہر ماہ ایک ساتھ اندر داخل ہوئے۔۔شاذل اور عائلہ بیگم سامنے ہی بیٹھے تھے۔۔۔

غازی کے ساتھ کھڑی مہر ماہ کو دیکھ کر عائلہ بیگم کے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔۔

واہ!!واہ بھائی شادی پر گئے تھے۔۔دولہن ہی اٹھا کر لے آئے۔۔شاذل نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

شاذل!مروان نے غصے سے شاذل کو گھورتے ہوئے بولا۔۔"سوری"بابا۔۔

غازیان ابھی بھی خاموشی سے کھڑا تھا۔۔۔عائلہ بیگم مہر ماہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔۔

مروان صاحب آپ کی مجھے سرپرائز دینے کی عادت نہیں گئی۔۔۔

عائلہ بیگم تو اتنے میں ہی خوش ہو گئی تھی۔۔۔غازی نے شادی کر لی ہے۔۔۔

ماما مجھے رسم کرنی ہے۔۔۔شاذل نے بولا۔۔کون سی رسم بیٹا۔۔عائلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

وہی جو دلہن کے ہاتھ کی فنگر پکڑتے ہیں۔۔تب تک نہیں چھوڑتے جب تک پیسے نہیں مل جاتے۔۔۔

بیٹا بھابھی تھکی ہوں گی۔۔عائلہ بیگم نے کہا۔۔

غازیان نے اپنے واٹلٹ سے 20ہزار نکال کر شاذل کو پکڑائے۔۔۔ہو گئی رسم۔۔چلو جاؤ ۔۔

مہر ماہ خاموشی سے سب دیکھ رہی تھی۔۔۔تھکاوٹ سے اس کا برا حال تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پالر والی کے سامنے دو گھنٹے بیٹھ کر اس نے میک اپ کروایا تھا۔۔۔

مہر ماہ غازیان کے روم میں آئی۔۔۔یہ ایک انتہائی انوکھی شادی تھی۔۔۔

مہر ماہ بیڈ پر بیٹھی۔۔۔غازیان اپنے کورٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔۔۔

کیسی بھی خوش فہمی میں نہ رہنا کے میں تمہارے ساتھ اچھا سلوک کروں گا۔۔۔

یا تم سے مجھے "محبت" ہو جائے گی۔۔۔غازی نے محبت لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ شادی بس میں نے بابا کی وجہ سے کی ہے۔۔۔غازیان نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔

"میں تو جیسے مر رہی تھی نہ تم سے شادی کرنے کے لئے"۔۔۔

پلیز غازی شادی کر لو۔۔۔"پلیز شادی کر لو"۔۔۔مہر ماہ نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔۔

میں کسی اور سے محبت کرتا تھا۔۔اور ساری زندگی اس سے محبت کرتا رہوں گا۔۔غازی نے اس پر پہلا پہاڑ توڑا۔۔۔

مہر ماہ کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔۔۔

اگر کسی اور سے محبت تھی تو مجھ سے کیوں نکاح کیا۔۔؟مہر ماہ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تاکہ تمہارا غرور توڑ سکوں۔۔غازی نے جوتے اتارتے ہوئے پر سکون انداز میں کہا۔۔۔

خوش فہمی ہے تمہاری نہیں ٹوٹے گا۔۔۔مہر ماہ نے اب کی بار مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ سامنے کھڑے وجود کو پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ اسے ڈرانا چاہتا تھا۔۔۔اس پر اپنا خوف طاری کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس کے دل میں اپنا راعب قائم کرنا چاہتا تھا۔۔۔پہلے دن ہی اسے اس کی اہمیت بتانا چاہتا تھا۔۔۔

پر مہر ماہ کو کسی چیز سے فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔اگر وہ سخت لہجے میں بات کرتا۔۔

وہ اس سے ڈبل سخت لہجے میں جواب دیتی۔۔۔

ناولز کلب

اب سے تم آفس نہیں جاؤ گی۔۔۔غازیان نے حتمی انداز میں کہا۔۔

تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات مانو گی۔۔۔مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تمہیں ماننا پڑے گی۔۔۔غازی نے مہر ماہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میری جوتی مانتی ہے۔۔۔مہر ماہ نے دو ٹوک انداز میں کہا کہا۔۔

غازیان نے ایک دم سے مہر ماہ کو دونوں کندھوں سے زور سے پکڑا۔۔

اگر میری بات نہیں مانو گی۔۔۔روم سے باہر نکال دوں گا۔۔۔غازیان نے غصے سے کہا۔۔

نکال دینا اتنا بڑا گھر ہے کیسی بھی روم میں رہ لوگی۔۔۔مہر ماہ نے نہایت پر سکون انداز میں کندھے اچکا کر کہا۔۔

مہر ماہ میرے ساتھ زد نہیں لگاؤ۔۔۔غازی کا انداز ابھی بھی ویسا ہی تھا غصے سے بھرپور۔۔

زد تم لگا رہے ہو۔۔تمہیں شرم نہیں آئی۔۔۔شادی کی پہلی رات اپنی بیوی سے اپنی سابقہ محبوبہ کی باتیں کر رہے ہو؟مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

کیوں تمہیں جلن ہو رہی ہے؟غازی نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یقین مانو مجھے اتنا سا بھی فرق نہیں پڑتا۔۔۔مہر ماہ کا انداز ابھی بھی پر سکون تھا۔۔

فرق تو تمہیں پڑھتا ہے۔۔۔غازیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

مجھ سے پہلے جتنی محبتیں کرنی تھی کرلی۔۔میرے بعد اگر کوئی آئی۔۔جان سے ماردوں گی۔۔

آخری "محبت" تمہاری میں ہی ہوں۔۔۔مہر نے دھمکانے کے انداز میں کہا۔۔

"مجھے تم سے محبت نہیں ہوگی" مہر ماہ شیر علی۔۔۔

غازی نے ایک بار پھر اپنی بات دہرائی۔۔۔انداز میں ایک غرور تھا۔۔۔نفرت تھی۔۔۔

مینو کے بعد میرے دل کے دروازے ہر لڑکی کے لئے بند ہو گئے۔۔

مہر ماہ نے بھوکی شیرنی کی طرح غازیان کی طرف دیکھا۔۔مجھے دروازے کھولنے آتے ہیں۔۔۔

میری چند ادائیں دکھانے کی دیر ہے۔۔پگھل جاؤ گے۔۔۔مہر ماہ نے فخریہ انداز میں کہا۔۔

مجھ پر تمہاری اداؤں کا اثر نہیں ہو گا مس مہر ماہ۔۔

غازی نے ہاتھ سے قیمتی گھڑی اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

میں تمہیں خود سے محبت کروا کے رہو گی۔۔۔تمہیں وہاں لا کر ماروں گی۔۔

جہاں تمہیں پانی بھی نہیں ملے گا۔۔مہر ماہ نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

فی الحال مجھے پانی چاہیے بھی نہیں۔۔جاؤ میرے لیے جوس کا گلاس لے کر آؤ۔۔

غازی نے اس کی باتوں کو یکسر نظر انداز کیا۔۔۔اور پہلا حکم جاری کیا۔۔۔

ان کپڑوں کے ساتھ میں کچن میں جاؤ؟مہر ماہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

ہاں نہ تھوڑی ادائیں دیکھاؤ"cat walk" کرتی ہوئی جاؤ لے کر آؤ۔۔غازی اب شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔۔۔

شرم تو نہیں آتی ایک دن کی دلہن کو کچن میں بھیج رہے ہو۔۔۔

مہر ماہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔۔

تو اور کیا ایک دن کی دلہن کو اپنے سر پر بیٹھا لوں؟

غازی کا لہجہ نرم ہونے کی بجائے مزید سخت ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

مہر ماہ نے غصے سے غازیان کی طرف دیکھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کین یو امیجن" اگر تمہاری اس زبیر سے شادی ہو جاتی تو کیا ہوتا۔۔۔؟غازی کا انداز سیریس تھا۔۔۔

وہ اب اسے زبیر کا ذکر کر کے اذیت دینے والا تھا۔۔۔پر مہر ماہ کے جواب نے اس کے ہوش اڑ دیئے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زیادہ کچھ نہیں بس اس ٹائم میں اور زبیر بیٹھ کر رومینس کر رہے ہوتے۔۔۔مہر ماہ نے چوڑیاں اتارتے ہوئے

پر سکون انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

غازی کو کم از کم ایسے جواب کی امید نہیں تھی۔۔۔غازی کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔۔۔

جاؤ اور میرے لئے جوس لے کر اؤ۔۔۔غازیان کا لہجہ انتہائی سخت اور راعب دار تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔مہر ماہ نے جوس لا کر دینے میں ہی عافیت سمجھی۔۔۔

مہر ماہ جوس کا گلاس لے کر آئی۔۔اس کا بھاری لہنگا اسے اس ٹائم جان کا عذاب لگ رہا تھا۔۔

اس نے غازیان کو گلاس دیا۔۔۔غازیان نے جان بوجھ کر ٹھیک سے نہیں پکڑا گلاس نیچے گر گیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر ماہ غصے سے غازیان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا غازی کا منہ نوچ لے۔۔۔

صاف کرواسے غازیان نے دوسرا حکم جاری کیا۔۔۔

میں نے نہیں گرایا جو میں صاف کروں۔۔۔مہر ماہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

ہاں مجھ سے گرا ہے۔۔پر صاف تم ہی کروگی۔۔۔غازی نے حکمیہ انداز میں کہا۔۔۔

تمہیں لگتا ہے میں صاف کروں گی؟مہر ماہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہاں تم کروگی۔۔غازی نے اب کی بار پر سکون انداز میں کہا۔۔۔اور شرٹ اتار کر ایک جانب رکھی۔۔۔

اور کپڑوں والی الماری کی طرف گیا۔۔۔وہاں سے اس نے ایک شرٹ نکالی۔۔۔

مہر ماہ نے صوفے پر پڑا غازیان کا وائٹ کورٹ فرش پر جوس کے اوپر پھینک دیا۔۔

ابھی تھوڑی دیر میں یہ صاف ہو جائے گا۔۔۔میں کپڑے چینج کر کے آئی۔۔مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

غازیان نے مہر ماہ کا بازو پکڑا۔۔۔تم نے میرے نئے کورٹ کا کیا حال کیا ہے۔۔؟

تم نے میرے نئے لہنگے کا کیا حال کیا ہے۔۔۔؟اسی انداز میں سوال پر سوال کیا گیا تھا

۔۔۔

ہاتھ ٹوٹے ہیں جو ایک گلاس نہیں پکڑا گیا تم سے۔۔مہر ماہ نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

جوس کے گلاس کا کچھ حصہ مہر ماہ کے لہنگے پر بھی گرا تھا۔۔۔

غازی نے ایک جھٹکے سے مہر ماہ کی بازو چھوڑی۔۔۔وہ لڑکھڑا گئی۔۔۔

اس نے خود کو گرنے سے بچا لیا۔۔۔کم از کم وہ غازی کے سامنے زمین پر گرنا"afford" نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

مہر ماہ کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔۔۔غازیان نے باہر سے کام والی کو بلا کر جگہ صاف کروائی۔۔۔

مہر ماہ باہر آئی۔۔۔وہ پورے آدھی گھنٹے بعد باہر آئی تھی۔۔۔

جیولری اتارتے۔۔۔میک اپ ریموو کرتے اسے اتنا ٹائم لگ گیا تھا۔۔۔اس کی نظر بیڈ پر پڑی۔۔۔

غازیان پورے بیڈ پر سو رہا تھا۔۔بلکل سینٹر میں۔۔نہ دائیں طرف کسی کے سونے کی جگہ تھی نہ بائیں طرف۔۔

اس بات کا مطلب تھا کہ بیڈ صرف میرا ہے۔۔ویسے بھی غازیان کو عادت تھی۔۔

پورے بیڈ پر سونے کی۔۔اس نے دونوں بازوؤں کو پھیلایا تھا۔۔

مہر ماہ بیڈ کے کنارے بیٹھی۔۔پہلے اس نے سوچا اس کو اٹھاتی ہوں۔۔

پھر اس نے ٹانگ مار کے غازیان کو آگے دھکیلا۔۔اس نے ٹانگوں کے ساتھ غازیان کو بلکل کنارے پر کر دیا۔۔

غازیان نے منہ اٹھا کر مہر ماہ کو دیکھا۔۔آنکھیں اس کی لال تھی نیند ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کیا حرکت ہے۔۔؟شوہر کو ٹانگیں مار رہی ہو۔۔۔غازی کی آواز نیند سے اٹھنے کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی۔۔۔

شوہر ٹانگیں"deserve" کرتا ہے۔۔۔شوہر کو نہیں پتہ کے اس کی ایک عدد بیوی بھی ہے۔۔۔

پورے بیڈ پر سو رہے تھے۔۔۔مہر ماہ کون سا کسی سے کم تھی۔۔۔

ایسا جواب دیتی تھی۔۔۔غازیان کی"روح"کی"روح"تک جل بھن جاتی تھی۔۔۔

صوفے پر سو جاتی،غازی نے کہا۔۔۔کیوں صوفے پر سو جاتی؟جب اتنا بڑا بیڈ ہے تو سہی ۔۔۔

تمہارا بیڈ میرا بیڈ ایک ہی بات ہے۔۔جیسے میرا بزنس تمہارا بزنس ایک ہی بات ہے ۔۔۔مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اس ٹائم غازی کو جو چیز سب سے زیادہ زہر لگ رہی تھی۔۔۔وہ مہر ماہ کی مسکراہٹ تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مجھے پورے بیڈ پر سونے کی عادت ہے۔۔۔ کہی اور جا کر سو جاؤ۔۔۔غازی نے نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں کے ساتھ کہا۔۔۔۔

میں بدل دوں گی"عادت"۔۔ فکر نہیں کرو اگر زیادہ مسئلہ تو زمین پر سو جاؤ۔۔

مہر ماہ نے اپنی طرف سے دوستانہ اور بہت اچھا مشورہ دیا۔۔۔۔

کیا بولا تم نے ؟ میں شہزادہ غازیان، زمین پر سو جاؤں؟ کبھی نہیں۔۔۔

غازی کو اس کا دوستانہ مشورہ بلکل پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

ایک منٹ تمہیں شہزادہ کس نے بنایا اور کس ریاست کے شہزادے ہو تم بتانا زرا؟۔۔۔۔

مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔ جیسے سچ میں وہ کسی ریاست کا نام لے گا۔۔۔

شہزادہ لفظ سن کر مہر ماہ کے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کو ہارٹ اٹیک آتے آتے بچا۔۔۔

کیونکہ غازی نے بات ہی ایسی کی تھی۔۔۔۔

"میرا لائف سٹائل کسی شہزادے سے کم نہیں"۔۔۔غازی نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

لہجے میں غرور بھی تھا۔۔۔ہاں نظر آرہا ہے۔۔۔"ٹرسٹ می"میرا روم تمہارے روم سے زیادہ بڑا ہے۔۔

مہر ماہ نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔پر میں نے کبھی اس کمرے میں رہ کر خود کو شہزادی نہیں سمجھا تھا۔۔۔

مہر ماہ کی باتیں غازی کے دماغ کا فیوز ایک منٹ میں اڑا دیتی تھیں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگر اتنا بڑا کمرہ تھا تو رہتی وہاں ہی۔۔۔ کیا ضرورت تھی میرے ساتھ رخصت ہو کر آنے کی؟غازی کا لہجے نے ایک بار پھر سختی اختیار کی۔۔۔

"اگر شادی کرنا سنت اور اسلام میں فرض نہ ہوتا" تو ہم لڑکیاں کبھی اپنے بابا کا گھر چھوڑ کر تم جیسے کم ظرف مردوں کے پاس نہ آتی۔۔ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

چند لمحوں کے لئے وہ غازی کو لاجواب کر گئی تھی۔۔۔"ورنہ دونوں جانب سے برابر جواب موصول ہو رہے تھے"۔۔۔

جو ایک بیڈ نہیں شئیر کر سکتا اسکی خاطر میں سب کچھ چھوڑ کر آئی ہوں۔۔

"لڑکیوں کی اس قربانی کو لوگ فراموش کر دیتے ہیں"۔۔۔

مہر ماہ نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔اسے اب اپنے بابا کی یاد آ رہی تھی۔۔۔

واہ واہ قربانی!!۔۔۔"آؤ تمہیں اکیس توپوں کی سلامی پیش کرو"۔۔۔۔شرط یہ ہے کہ تم توپ کے آگے کھڑی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہو گی۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں ہنسی دباتے ہوئے اس کا مذاق اڑایا تھا۔۔۔

تم سے زیادہ بے شرم انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔

مہر ماہ نے غازیان کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

آج دیکھ لیا ہے نہ؟اب جا کر شکر نے کے نفل ادا کرو۔۔۔غازیان ملا ہے تمہیں۔۔ساری زندگی شکر ادا

وہ بھی کم ہو گا۔۔غازی نے ایک بار پھر فخریہ انداز میں کہا۔۔۔ہر بار کی طرح ایک بار پھر لہجے میں غرور تھا

کیوں غازیان کو کون سے ہیرے لگے ہیں؟مہر ماہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"ہیرے نہیں لگے پر کسی ہیرے سے کم نہیں ہو"۔۔غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اس ساری کنور کنور سیشن میں وہ شاید پہلی بار مسکرایا تھا۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم وہ ہیرے ہو جس کو چاٹنے کے بعد لوگ زندہ بچ جاتے ہیں"۔۔ مہر ماہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

میں سوچ رہی ہوں۔۔ایک ایسا جوتا تیار کرواؤں۔۔ جس پر ہیرے لگے ہوں۔۔ کیا خیال ہے؟۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے غازیان کی طرف دیکھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جس کا منہ بنا تھا۔۔۔وہ جو خود کو ہیرا بول رہا تھا وہ ہیروں والی جوتی پہننے کا سوچ رہی تھی۔۔۔

ابھی میں نیند میں ہوں صبح بتاؤں گا اس "زبان درازی کرنے کی سزا"۔۔

ایک منٹ میں صرف تمہاری باتوں کا جواب دے رہی ہوں زبان درازی نہیں کر رہی۔۔۔

اب کیا گونگی ہو جاؤں؟ مہر ماہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

پلیز ہو جاؤ۔۔۔غازی کا لہجہ التجائیہ تھا۔۔وہ مزید اس کے ساتھ بحث کے موڈ میں بلکل نہیں تھا۔۔۔

میں اب تم سے بات نہیں کروں گی۔۔۔مہر ماہ یہ کہتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔

میں تو جیسے مر رہا ہوں تم سے بات کرنے کے لئے۔۔غازیان نے بے رخی سے کہا۔۔۔

مہر ماہ نے کروٹ بدل لی۔۔۔میں اب کبھی تم سے بات نہیں کروں گی نہ پروجیکٹ کروں گی۔۔۔اچھا ہے تمہیں نقصان ہوں۔۔۔مہر ماہ نے دھمکی دی۔۔۔

مہر ماہ نے دو ٹوک انداز میں اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔غازی کے ساتھ ساتھ کی اس کی روح کو بھی مہر ماہ کی باتیں آگ لگا رہی تھی۔۔اس نے ضبط کیا۔۔۔

مہر ماہ!!!!غازیان نے نرمی سے اس کا نام لیا۔۔۔جب سے مہر ماہ رخصت ہو کر آئی تھی۔۔۔

اس کے بعد سے شاید پہلی بار وہ اس قدر نرمی سے اس کا نام لے رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔مہر ماہ نے اس کی دکھتی رگ پر پاؤں رکھ دیا تھا۔۔۔

اسے پتہ تھا غازی کو کیسے سیدھا کرنا ہے۔۔۔اس لئے تو وہ اب تک اتنا پر سکون تھی۔۔۔

اس لئے تو وہ اس کو ہر بات کا پورا پورا جواب بغیر کسی خوف اور ہچکچاہٹ کے دے رہی تھی۔۔۔

غازی کی پارٹنر شپ 70 فی صد تھی۔۔۔اگر مہر ماہ پروجیکٹ سے دستبردار ہوتی ہے،

تو تقریباً آدھے سے

زیادہ نقصان غازی کا ہوتا۔۔۔غازی نے بہت بڑا رسک لیا تھا۔۔۔

میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔یار تمہاری آواز بہت پیاری ہے پلیز بولتی رہو۔۔غازی نے پیار

سے کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

نہیں اب نہیں بولوں گی۔۔۔مہر ماہ نے بولا۔۔

بھاڑ میں جاؤ۔۔غازی یہ کہتے ہوئے لیٹ گیا۔۔۔اس نے مہر ماہ کی طرف قمر کی تھی۔۔۔

دونوں نے درمیان میں کافی فاصلہ چھوڑا تھا۔۔۔اس کے بعد وہ دونوں سو گئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

صبح غازیان کی آنکھ کھلی بیڈ پر وہ اکیلا سو رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو یاد آیا۔۔۔

کل اس کا نکاح ہوا تھا۔۔۔ساری رات دنوں نے لڑ لڑ کر گزاری تھی۔۔۔

پر اب وہ کہاں تھی۔۔۔غازی اٹھ کر بیٹھا۔۔اسے لگا شاید باہر ہو گی۔۔۔

غازیان شاور لے کر روم سے باہر آیا۔۔۔اس ٹائم گیارہ بج رہے تھے۔۔۔

وہ اتنی دیر سوتا رہا۔۔اسے حیرت ہو رہی تھی۔۔۔عائلہ بیگم اپنے کمرے میں تھی۔۔۔

غازی کو مہر ماہ کہی بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔۔آنکھیں غیر ارادی طور پر اسے تلاش کر رہی تھیں۔۔

وہ عائلہ بیگم کے روم میں گیا۔۔۔وہ فون پر اپنی بہن سے بات کر رہی تھیں۔۔۔

اچھا میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور غازی کو دیکھ کر فون بند کر کے ایک جانب رکھ دیا۔۔۔

اٹھ گیا میرا بیٹا۔۔۔ناشتہ تیار کرواؤں۔۔عائلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ماما مہر ماہ کدھر ہے؟غازی نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

بیٹا وہ تو شیر علی صاحب سے ملنے ہسپتال گئی ہے۔۔۔

عائلہ بیگم نے بتایا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔غازیان یہ کہتے ہوئے روم سے باہر آ گیا۔۔۔

اس کا رخ اب کچن کی جانب تھا۔۔اس نے فریج کھولی۔۔جوس نکالا پھر اسے شیشے کے ایک گلاس میں

ڈالا۔۔

غازی وہاں کچن میں ہی ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔عائلہ بیگم بھی کچن میں آ گئی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

غازیان بیٹا ولیمے کا اب کیا کرنا ہے۔۔۔ تمہاری خالہ بہت ناراض ہو رہی تھیں۔۔۔

عائلہ بیگم نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

مہر ماہ کے بابا شاید کل ہسپتال سے ڈسچارج ہو جائے۔۔

اس سے ایک دن بعد رکھ لیتے ہیں۔۔۔

غازی نے نارمل انداز میں کہا۔۔ساتھ ساتھ وہ جوس کے گھونٹ بھر رہا تھا۔۔۔

عائلہ بیگم اس کے لئے بریڈ گرم کر رہی تھیں۔۔۔میں اور تمہارے بابا اج مل کر گیسٹ کی ایک لسٹ تیار کر لیں گے۔۔۔

جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔۔۔غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ذہن بار بار مہر ماہ کی طرف جا رہا تھا۔۔۔

(تین دن بعد)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آج مہر ماہ اور غازیان کا ولیمہ تھا۔۔۔سب رشتے دار

اس حسین جوڑے کو دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔۔

مہر ماہ نے بھی بمشکل چہرے پر مسکراہٹ سجائی تھی۔۔

کیونکہ گزشتہ تین دن مہر ماہ اور غازیان نے فضول چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑ لڑ کر گزارے تھے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور بیگم بھی مہر ماہ کو خوش دیکھ کر پر سکون ہو گئ تھیں۔۔۔

شیر علی صاحب تو پہلے ہی اپنے فیصلے پر مطمئن تھے۔۔۔

ایونٹ ختم ہو گیا۔۔سب مہمان آہستہ آہستہ کر کے واپس جانے لگے۔۔۔

مہر ماہ بہت زیادہ تھک گئ تھی۔۔۔وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

غازیان بالکنی میں کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

غازی کو نہیں پتہ تھا مہر ماہ روم میں موجود ہے۔۔

غازی اپنے وہی اسلام آباد والے دوست سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

وہ کچھ مصروفیات کی وجہ سے ولیمے پر نہیں آسکا تھا۔۔اس نے معذرت کرنے کے لئے غازی کو فون کیا تھا۔۔۔

غازی اور اس کی فیملی اسلام آباد سے لاہور شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔

پر غازی کے دوست وغیرہ اسلام آباد میں ہی رہتے تھے۔۔

یار بہت اچھا فیصلہ کیا شادی کرنے کا۔۔۔ کب تک مینو کا انتظار کرنا تھا۔۔۔غازی کے دوست لاریب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubbing Novels Together

مجھے آج بھی وہ منظر یاد ہے وہ تصویریں بنا رہی تھی۔۔میں نے اسے دھکا مارا تھا۔۔۔مجھے گولی لگی تھی۔۔

ہر چیز یاد ہے۔۔۔اکثر رات کو اس کی آنکھیں میرے سامنے آجاتی ہے۔۔۔

مہر ماہ حیرت اور بے یقینی سے کھڑی سب سن رہی تھی۔۔۔

کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں مہر ماہ کے ساتھ ناانصافی کر رہا ہوں۔۔۔

غازی نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔مہر ماہ کا رنگ اڑا تھا۔۔۔

وہ واپس جانے کے لئے مڑی۔۔۔اس کی چوڑیوں کی آواز سے غازی کو محسوس ہوا۔۔

وہاں کوئی موجود ہے۔۔۔وہ فون کان کے ساتھ لگائے کمرے میں آیا۔۔۔

مہر ماہ وہی کھڑی تھی۔۔۔۔میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔

یہ کہتے ہوئے غازی نے فون بند کر دیا۔۔۔تم میری باتیں سن رہی تھی۔۔۔غازی نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

مہر ماہ خاموشی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

غازیان مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔۔ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ہاں بتاؤ۔۔غازی اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔ میں مینو کو جانتی ہوں۔۔۔ مہر ماہ نے بتایا

۔۔۔

تم کیسے جانتی ہو؟غازیان نے حیرت سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ نے اپنا فون پکڑا اس میں سے کچھ پرانی تصاویر نکال کر غازیان کے آگے فون

کیا۔۔۔

پلیز یہ نہ بولنا کہ مینو تم ہو۔۔۔غازی کے چہرے کے تاثرات سخت تھے۔۔۔

میں ہی ہوں۔۔ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

پر وہ تو مر گئی تھی۔۔غازی نے بے یقینی سے کہا۔۔

مہر ماہ جب کالج میں تھی۔۔ گلاسز یوز کرتی تھی۔۔اب وہ براؤن کلر کے لینز یوز کرتی تھی۔۔

اس نے گلاسز اتار دی تھی۔۔بال بھی پہلے اس کے چھوٹے چھوٹے شولڈرز تک تھے۔۔

اور بے بی کٹ تھا۔۔اب اس کے بال بھی لمبے تھے۔۔

غازیان نے مہر ماہ کو بس دو دفع دیکھا تھا۔۔

وہ بھی سرسری سا۔۔۔اور دیکھا بھی ہے 6سال پہلے تھا۔۔تب مہر ماہ 18سال کی تھی۔۔

اب 24سال کی ہے۔۔6سال میں مہر ماہ بلکل بدل گئی تھی۔۔

چھ سال میں اس نے خود کو پڑھائی میں اور بزنس میں اتنا مصروف کیا اسے دوسری چیزوں کا خیال ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ اسلام آباد والے واقعے کو بھول گئی تھی۔۔۔

پہلے وہ تھوڑی healthy ہوا کرتی تھی۔۔۔اب وہ پتلی ہو گئی تھی۔۔۔

اور غازیان کو مہر ماہ نے دیکھا ہی نہیں تھا۔۔جب وہ محبت کا اظہار کرنے آیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر ماسک تھا۔۔صرف آنکھیں اور بال نظر آرہے تھے۔۔۔

مہر ماہ کی جس دن آفس میں میٹنگ روم میں غازیان سے کئی سال بعد ملاقات ہوئی۔۔۔

تو مہر ماہ کو محسوس ہوا تھا جیسے وہ پہلے غازیان کو جانتی ہے۔۔

پر غازیان نے اسے اپنی باتوں میں ایسا الجھایا اسے اس چیز کا ہوش ہی نہیں رہا۔۔

غازیان کی آواز سن کر اسے محسوس ہوا کہ یہ آواز اس نے پہلے بھی سنی ہے۔۔۔

اور غازی نے جب مہر ماہ کی آواز سنی تھی۔۔ تو اسے اپنا وہم لگا تھا۔۔۔

مہر ماہ اپنے کالج کے ساتھ اسلام آباد ٹرپ پر گئی تھی۔۔

جب کہ غازیان اسلام آباد ہی رہتا تھا۔۔وہ لوگ دو سال پہلے لاہور شفٹ ہوئے تھے۔۔

غازیان نے مہر ماہ (مینو) کو ہر جگہ تلاش کیا پورے اسلام آباد میں۔۔

مہر ماہ کی فرینڈز اسے پیار سے مینو بلاتی تھی۔۔غازیان کی سال پاگل ہوا رہا اس نے شادی تک نہیں کی۔۔

اس کی عمر 32 سال ہو گئی۔۔۔ پھر بھی اس نے شادی نہیں کی۔۔۔

اس نے محبت کو خود پر حرام کر لیا۔۔۔ مینو کے بعد دل کے دروازے بند کر دیے۔۔

ماضی

غازیان جب مینو سے ملنے ہوٹل آیا تھا۔۔۔ مینو کے واپس اندر جانے کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

اس نے سوچا تھا اب ڈائریکٹ مینو کے باپ سے بات کرے گا۔۔۔ غازیان کے جانے کے بعد مینو اور زمر اندر آئے۔۔

زمر نے بولا کے بابا کی کال آئی ہے۔۔ آج رات لاہور واپس جانا ہے۔۔۔

گاڑی باہر کھڑی ہے۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔ آؤ پیکنگ کریں۔۔۔ مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔

شیر علی کو جیسے ہی پتہ چلا مہر ماہ پر کسی نے گولی چلائی ہے۔۔

انہوں نے فوراً مہر کو واپس بلالیا۔۔ غازی کو لگا۔۔ مہر ماہ اسلام آباد ہی رہتی ہے۔۔۔

دو تین دن بعد غازیان پھر اسی ہوٹل آیا۔۔۔ اسے وہ وہاں نہیں ملی۔۔۔

غازی محبت میں اتنا پاگل ہو گیا تھا کہ یہ بھی نہ سوچ سکا اگر وہ اسلام آباد کی تھی تو ہوٹل کیوں رہ رہی تھی۔۔۔

غازی سے یہ سب سے بڑی غلطی ہوئی تھی۔۔۔ اس کے دوست نے بولا تھا کہ وہ اسلام آباد کی نہیں ہے۔۔۔

اس نے مینو کو تلاش کرنے کے اسلام آباد کا ایک ایک کونہ چھان مارا۔۔

اس نے ہوٹل والوں سے بھی بہت ریکوسٹ کی کہ اس لڑکی کی انفارمیشن دے دیں۔۔۔

پر ان کے پاس صرف یہی انفارمیشن تھی کہ ایک کالج کے سٹوڈنٹس تھے۔۔۔

وہ مزید کوئی انفارمیشن شئیر نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنے گھر سے بہت دور دور تک جاتا تھا۔۔ سارا دن گھر سے باہر رہنے لگا تھا۔۔ عائلہ اور مروان بہت پریشان تھے۔۔

غازیان ایک دن تین چار گھنٹے سے مسلسل ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔اسے بہت نیند آ رہی تھی رات کا ٹائم تھا۔۔

سردیوں کی رات تھی۔۔۔ہر طرف دھند تھی۔۔کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔۔

اچانک غازیان کی گاڑی کی کسی دوسری گاڑی سے ٹکر ہو گئی۔۔بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا۔۔

غازیان بہت زیادہ زخمی ہو گیا۔۔اس کے بعد وہ ایک ہفتہ ہسپتال میں رہا۔۔

وہ ہر وقت مینو مینو کرتا تھا۔۔وہ چھوٹی سی لڑکی اس کے دماغ پر سوار ہو گئی تھی۔۔۔

غازیان نے اسے اپنی زد بنا لیا تھا۔۔

غازیان نے مروان صاحب کو بولا تھا کہ مجھے وہ لڑکی ہر حال میں چاہیے۔۔

مروان صاحب نے بھی اپنے جان سے عزیز بیٹے کی خاطر اسے ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی۔۔

انہوں نے ہوٹل والوں کو رشوت دے کر اس لڑکی کی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی۔۔۔

پر وہ معلومات اسے تلاش کرنے کے لئے کافی نہیں تھی۔۔۔

اس کا نام مہر ماہ تھا۔۔پر مروان صاحب ہوٹل والوں سے مینو نام کی لڑکی کی انفارمیشن مانگتے تھے۔۔۔

مروان صاحب نے اس سب معاملے سے پیچھا چھڑوانے اور غازیان کو اس لڑکی کے وبال سے نکالنے کے لئے ایک

ڈراما کریٹ کیا۔۔

ان کو پتہ تھا اس فیک ڈرامے کے بعد ان کا بیٹا اس مینو نامی عذاب سے ضرور باہر نکل آئے گا

۔۔

غازی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔وہ ہسپتال میں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان یہ اس لڑکی کے ماما بابا ہیں۔۔جب گولی لگی تھی تمہیں یہی لوگ ادھر آئے تھے۔۔

یہ لوگ اسلام آباد ہی رہتے ہیں۔۔۔ان کا گھر ہوٹل کے قریب تھا۔۔۔

مینو اسلام آباد کی ہی تھی۔۔۔ہوٹل میں اس کی ایک دوست تھی۔۔۔

وہ اس سے ملنے ہوٹل کے اندر جاتی رہتی تھی۔۔۔ جن دنوں تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔

میں نے مینو کو تلاش کر لیا تھا۔۔۔ ہم سب تمہارے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے

۔۔۔

میں تمہیں سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔۔ تم بے ہوش تھے۔۔ جب پچھلے دنوں تمہارا ایکسیڈنٹ

ہوا ہے۔۔

اس لڑکی پر پھر سے حملہ ہوا ہے۔۔ اور اس دفع وہ جان کی بازی ہار گئی۔۔

غازیان کو لگا جیسے اس کے کانوں میں صور پھونکا جا رہا ہے۔۔

اس کا وجود سرد ہو رہا تھا۔۔۔ کہ۔ک۔ کیوں مارا۔۔۔ کیا وجہ تھی۔ میں میں اسے بچا لیتا.

پہلے کی طرح۔۔۔

ہماری دشمنی تھی کسی کے ساتھ۔۔جگہ کا مسئلہ تھا۔۔انہوں نے ہم سے جگہ کے کاغذات مانگے ہم نے نہیں دیے

اس لئے پہلے بھی انہوں نے ہماری بیٹی کو جان سے مارنے کی کوشش کی۔۔۔

اور اس دفع وہ کامیاب ہو گئے۔۔۔اس عورت نے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مروان صاحب کو پتہ تھا۔۔غازی کی جو کنڈیشن ہے۔وہ جو بھی کہانی اسے سنائے گے۔۔۔

وہ اس پر یقین کر لے گا۔۔۔وہ جانتے تھے ایک بار ضرور ٹوٹ جائے گا۔۔۔

پر خود کو سنبھال لے گا۔۔۔کب تک اس کا سوگ منائے گا۔۔۔

ظالموں نے ہماری بچی کو مار دیا۔۔ مینو کے فیک باپ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

میں۔۔ میں بدلہ لوں گا۔۔ کون لوگ ہیں نام بتائیں۔۔۔

غازی نے لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ کہا۔۔۔

چلے گئے ادھر سے فرار ہو گئے۔۔۔ رہنے دے ہمیں بدلہ نہیں لینا۔ کہیں ہماری دوسری بیٹی کو بھی نہ مار دے۔۔

ہم نے یہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے۔۔۔ انہوں نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

مروان نے ان کو اشارہ کیا۔۔۔جس کا مطلب تھا اب آپ لوگ جا سکتے ہیں اتنا ڈرامہ کافی ہے

۔۔

وہ دونوں باہر چلے گئے،غازی کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔۔۔

غازی بیٹا چھوڑ دو اس لڑکی کے بارے میں سوچنا اپنی طرف دیکھو اپنا کیا حال کر لیا ہے

۔۔مروان صاحب نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

غازی نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے لیٹ گیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ میاں بیوی باہر آئے۔۔باہر کھڑے گارڈ نے ان کو ایک تھیلا دیا۔۔

جو نوٹوں سے بھرا تھا۔۔مجھے اب تم لوگ اسلام آباد میں نظر نہ آؤ۔گارڈ نے بولا۔۔

غازیان ایکسیڈنٹ کے بعد ایک ہفتہ ہسپتال رہنے کے بعد واپس گھر آیا۔۔۔

اس کے بیرونی زخم کچھ حد تک بہتر ہو گئے تھے پر جو زخم دل پر لگا تھا وہ جلدی ٹھیک ہونے والا نہیں تھا۔۔۔

مروان صاحب غازی کے روم میں اس کا حال جاننے آئے۔۔

وہ بہت خاموش، خاموش رہنے لگا تھا۔۔۔یونیورسٹی بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بابا!!! مجھے اس کی قبر پر جانا ہے۔۔مجھے لے کر جائیں۔۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا

۔۔۔

اچھا بیٹا ٹھیک ہے۔۔۔مروان صاحب پہلے سے ہی جھوٹی قبر بنوا چکے تھے۔۔

غازی اس کی قبر پر آیا۔۔۔ آنکھیں نم ہو گئ۔۔۔غازیان زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔

تم نے بولا تھا برے لوگ جلدی اللہ میاں کے پاس نہیں جاتے۔۔

تم کیوں چلی گئ؟ تمہیں چاہیے تھا۔۔۔ تم غازیان کی قید میں آجاتی میں تمہیں ہر ایک سے بچا لیتا۔۔۔

پہلے بھی تو بچایا تھا۔۔۔اب کیوں نہ بچا سکا۔۔۔تم تو اتنی چھوٹی ہو۔۔۔

تم نے گولی کا درد کیسے برداشت کیا ہو گا۔۔نہ کر سکی میں نے بولا تھا۔۔

تم گولی کا درد برداشت نہیں کر سکو گی۔۔۔ کاش میں نے تمہیں اس دن نہ دیکھا ہوتا۔۔۔

غازیان قبر کے ساتھ بیٹھا روتے ہوئے سب بول رہا تھا۔۔بابا میں مر رہا ہوں۔۔۔ میرا دل ڈوب رہا ہے۔۔۔

غازی مسلسل رو رہا تھا۔۔۔ مروان صاحب اس کی حالت دیکھ کر بہت پریشان تھے۔۔۔

وہ نہیں جانتے تھے کہ انہوں نے اسے مزید دکھ میں مبتلا کر دیا ہے۔۔۔

غازی بیٹا حوصلہ کرو۔۔ اس واقعے نے غازیان سکندر کی دنیا بدل کر رکھ دی۔۔

"میں پھیرو دربدر، یار ہوں بے نشان، بے چارا یہ دل لے جاؤ کہا"۔۔

Clubb of Quality Content

"کیوں خوش ہو تم سب روئے زمین والوں میرا دل مر گیا ہے، سوگ مناؤ"۔۔

ہم ملیں گے کبھی ویرانوں میں، بیابانوں میں جنگلوں میں۔ پہاڑوں میں گلستانوں میں

کھنڈرات میں۔ مندر میں کلیساں

میں۔، مسجد میں، مزاروں پر بارشوں میں، دریا کناروں پر، سالوں پرانی پری بینچ پر، جہاں موت بھی ہم سے دستے گریباں ہو گی، چند ایک دن کی مہمان ہو گی۔۔۔

(حال)

مہر ماہ نے غازیان کو اپنی پرانی تصاویر دیکھائی۔۔غازیان کچھ بھی نہ بول سکا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس سرد نگاہوں سے مہر ماہ کو دیکھ رہا تھا۔۔انکھوں میں بے یقینی تھی۔۔ عجیب کیفیت تھی۔۔۔رونا چاہیے یا پھر خوش ہونا چاہیے۔۔

کیا ہو غازیان؟ تم ٹھیک ہو؟ مہر ماہ نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

غازیان روم سے باہر چلا گیا۔۔۔اس کا دل رو رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ تھوڑی دیر اس کا انتظار کرتی رہی پر وہ واپس نہیں ایا۔۔۔ فنکشن کی وجہ سے مہر ماہ بہت تھکی تھی۔۔۔وہ سو گئی۔۔

۔۔۔۔۔۔

محراب نے احد کو فون کیا۔۔۔احد نے فون اٹھایا۔۔بولو! لہجہ سخت تھا۔۔

میں نے تمہاری عزت بچائی۔۔ابھی بھی ناراض ہو؟۔۔۔محراب نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔تم اس لائق بھی نہیں ہو کہ تم سے ناراض ہوں۔۔

ناراض اپنوں سے ہوا جاتا ہے۔۔۔احد کے الفاظ محراب کو تکلیف پہنچا رہے تھے۔۔۔

اب تو تمہیں سچ بھی پتہ چل گیا ہے۔۔۔میں نے زمل کو اغواء نہیں کیا تھا۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں بولا۔۔

میں مصروف ہوں۔۔بعد میں بات کرتے ہیں۔۔احد یہ کہتے ہوئے فون بند کرنے لگا۔۔

رکو!!احد بات سنو۔۔محراب نے جلدی سے بولا۔۔۔

مجھے پہلے والا احد چاہیے جو میرا دوست تھا۔۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

اب ایسا ممکن نہیں۔۔۔احد نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

کیوں ممکن نہیں ہے؟محراب نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

تم میرے دشمن ہو۔۔میرے مخالف الیکشن لڑ رہے ہو۔۔۔ہم کچھ بھی ہو سکتے ہیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

،رقیب،سیاست دان، حرام خور، آوارہ، مطلب پرست، آنا پرست،دل کے غلام،پر دوست نہیں ہو سکتے۔۔

احد کا ایک ایک لفظ تیر کی مانند تھا۔۔۔ نہیں تم ان سب میں سے کچھ بھی نہیں ہو ۔۔۔محراب نے کہا۔۔۔

تو پھر کیا ہوں میں؟احد نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

تم بس احد ہو،ایک معصوم احد،رحم دل احد،جو سکول کے پہلے دن مجھے ملا تھا۔۔۔

محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔۔ آنکھوں کے سامنے بچپن کے مناظر کسی فلم کی طرح چل رہے تھے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ان باتوں کا اب کوئی فائدہ نہیں جب مجھے تمہاری سب سے زیادہ ضرورت تھی تم مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔احد نے تلخی سے کہا۔۔۔

پر اچانک اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

"مجبور تھا"۔۔محراب نے مختصر جواب دیا۔۔۔

احد جواب میں کچھ نہ بول سکا۔۔دل کر رہا تھا کہ پوچھو کونسی ایسی مجبوری تھی۔۔۔جو ہماری دوستی کے ختم ہونے کی وجہ بنی۔۔۔

پر احد خاموش رہا۔۔۔

مجھے زمل سے بات کرنی ہے۔۔۔محراب نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا بات کرنی ہے؟احد نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

پرسنل بات ہے۔۔۔ہم میاں بیوی کی بات ہے۔۔۔ تمہیں کیوں بتاؤ؟محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

احد کو شدید غصہ آیا۔۔۔نہیں ہو سکتی بات۔۔۔زمل کے پاس فون نہیں ہے۔۔۔

احد نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

اس کو فون لے کر دو،ورنہ میں خود دینے اؤں گا۔۔۔

محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

دیکھو محراب تمہارا اور زمل کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔۔

تم نے اسے کوٹھے سے بچایا، میں تمہارا شکر گزار ہوں۔۔

تمہیں دس لاکھ بھی دے دوں گا۔۔۔اور اب ہماری دوبارہ دوستی بھی نہیں ہو سکتی۔۔۔اور اب میں تم پر بھروسہ بھی نہیں کر سکتا۔۔۔اس لئے بہتر ہو گا۔۔ میرا اور میری بہن کا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہم لوگوں کے راستے اب ایک نہیں ہو سکتے۔۔۔احد بول ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

اور محراب خاموشی سے اس کی بات سن رہا تھا۔۔۔

فیصلہ زمل کرے گی۔۔۔احد کی بات جب مکمل ہوئی تو محراب نے نارمل انداز میں بولا

۔۔۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔اگر اس نے بولا اس کو تمہارے ساتھ نہیں رہنا تو تم اسے طلاق دو گے

۔۔۔احد نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

"اچھا"محراب نے مختصر جواب دیا۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر اسے پریشان کیا کوئی غلط بات کر کے تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔احد نے کہتے ہوئے فون بند

کیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد احد زمل کے روم میں آیا۔۔اس کے ہاتھ میں ایک باکس تھا۔۔

زمل پڑھ رہی تھی۔۔اس دن کے بعد زمل سکول نہیں گئی۔۔

وہ گھر میں ہی پیپرز کی تیاری کر رہی تھی۔۔اس کے میٹرک کے پیپرز تھے۔۔۔۔

زمل بچہ یہ آپ کے لئے ہے۔۔۔احد نے ایک باکس زمل کی جانب بڑھایا۔۔۔

اس میں کیا ہے بھائی؟زمل نے باکس کو پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

محراب نے احد کو کہا تھا کہ زمل کو فون لے کر دے ورنہ خود آ کر دے گا۔۔۔

اس کی بیوی ہے۔۔بات تو کر ہی سکتا ہے۔۔

بیٹا فون ہے آپ کے لئے۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

پر مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے بھائی۔۔زمل نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

میں اس کا کیا کروں گی؟۔۔زمل نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

بس رکھ لو پاس۔۔میں نے اپنا،بابا کا مرہا کا اور محراب کا نمبر سیو کر دیا ہے۔۔۔

جب ان میں سے کسی کا فون آئے اٹھا لینا۔۔اور اس کے علاوہ کسی کا فون نہیں پک کرنا۔۔

احد نے پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی۔۔زمل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد کو گئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی۔۔۔فون پر محراب کی کال آئی۔۔

احد نے محراب کو زمل کے فون کا نمبر سینڈ کیا تھا۔۔

اسلام علیکم!!بھائی۔۔زمل نے فون کان کے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر اب تم نے مجھے بھائی بولا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔ محراب نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا۔۔۔

پر سب مسلمان بہن بھائی ہوتے ہیں۔۔۔ زمل نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اسے بھائی بھائی بول کر تنگ کرتی تھی۔۔۔ اسے پتہ تھا محراب چڑتا ہے اس بات سے۔۔۔

اچھا!!! میری بات سنو محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔ زمل اس کی جانب متوجہ ہوئی ۔۔۔

ہم نے اس دن کھیل کھیلا تھا نہ۔۔ تم نے کھیل میں قبول ہے۔ قبول ہے بولا تھا۔۔۔

میں نے کسی مولوی سے پتہ کیا ہے۔۔ وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ۔۔

مذاق میں بھی قبول ہے قبول ہے بولنے سے نکاح ہو جاتا ہے۔۔ محراب نے مسکراتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔

اسے پتہ تھا اس بھولی بلی کو شوک لگے گا۔۔۔

کیا مطلب؟ زمل نے بے یقینی اور حیرت سے پوچھا۔۔

ایسے تو نہیں ہوتا ہے۔۔ زمل کی شکل رونے والی ہوئی تھی۔۔ میں احد بھائی کو بتاتی ہوں۔۔

زمل نے فون وہی پھینکا۔۔۔ بھاگ کر احد کے روم کی طرف گئی۔۔

محراب نے قہقہہ لگایا۔۔۔ کوئی اتنا معصوم کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ محراب کو حیرت ہوئی۔۔۔

اس نے زور سے دروازہ نوک کیا۔۔ احد بھائی!!!۔۔ احد بھائی!!!۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد یک دم ڈر گیا۔۔۔اس نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔

مرہا بھی پریشان ہو گئی۔۔۔

کیا ہوا بچہ۔۔؟احد نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔بھائی۔۔محراب بھائی کا فون آیا تھا۔۔۔

کہہ رہے تھے ہم نے جو اس دن کھیل میں نکاح کیا وہ سچ کا نکاح ہے۔۔۔

ایسے کیسے نکاح ہو سکتا ہے۔۔۔زمل نے روتے ہوئے بولا۔۔

Clubb of Quality Content

احد نے زمل کو سینے سے لگایا۔۔۔اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا مرہا ہنس رہی تھی۔۔

احد نے مرہا کو غصے سے گھورتے ہوئے دیکھا۔۔اس کی ہنسی میں اضافہ ہوا۔۔

زمل بیٹا ادھر اؤ میں آپ کو سمجھاتی ہوں۔۔مرہا نے پیار سے کہتے ہوئے اسے اپنے پاس بلایا۔۔۔

احد وہاں سے چلا گیا۔۔اسے محراب پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔زمل مرہا کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھی۔۔

مرہا نے زمل کو اپنے سینے سے لگایا وہ ابھی بھی مسلسل رو رہی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا۔۔اب مجھے۔۔یہ گھر چھوڑ کر۔۔جانا پڑے گا۔۔زمل نے ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھو،"میری جان"ایک نہ ایک دن ہر لڑکی کو شادی کرنی ہوتی ہے۔۔

میں نے بھی آپ کے بھائی سے شادی کی ہے۔۔اور اپنے بابا کا گھر چھوڑا ہے۔۔۔

آپ کو آدم علیہ اسلام اور حوا علیہ اسلام کا واقع پتہ ہے ؟ جی بھا بھی پتہ ہے۔۔

اللہ تعالیٰ نے آدم کے لیے حوا کو پیدا کیا۔۔دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔۔

اس دن محراب بھائی نے آپ کو بچایا تھا۔۔اللہ پاک نے مرد کو عورت کا محافظ بنایا ہے۔۔

آپ معصوم ہو۔۔آپ کو بھی محراب بھائی جیسے محافظ کی ضرورت ہے۔۔

جو آپ کو ہر مشکل سے نکال سکے۔۔پر بھا بھی وہ بول رہے تھے کہ وہ احد بھائی کے دشمن ہیں۔۔

میرے پر رحم نہیں کرے گے۔۔۔اور مجھے اس گھر نہیں جانا۔۔۔

محراب کے بابا بہت خوفناک ہیں۔۔۔ نہیں بیٹا آپ کا ان سے نکاح ہوا ہے۔۔وہ آپ کا شوہر ہے۔۔۔

وہ آپ سے محبت کرے گا۔۔۔پریشان نہیں ہو۔۔۔

مرہا اسے اپنے سینے سے لگائے پیار سے سب سمجھا رہی تھی۔۔۔جیسے ایک ماں اپنی بیٹی کو سمجھاتی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پر جو کچھ بھی ہو رہا تھا۔۔اس سب میں آدھا قصور تو مرہا کا ہی تھا۔۔۔اکثر اس بارے میں سوچ کر مرہا پریشان ہو جاتی تھی۔۔۔

اس کا،regret ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ مہا اسے ہر چیز بہت پیار سے سمجھا چکی تھی۔۔۔ اور زمل سمجھ بھی گئی تھی۔۔۔

زمل دوبارہ اپنے روم میں آئی۔۔۔ فون وہی بیڈ پر پڑا تھا۔۔۔

اس نے پکڑ کر سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔ اور واش روم میں منہ دھونے چلی گئی۔۔۔

احد کو بس ایک چیز کی فکر تھی۔۔۔ ان سب معاملات کا اس کی پڑھائی پر اثر نہ ہو۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد خود کشمکش میں مبتلا تھا۔۔۔ کبھی کبھی دل کرتا تھا۔۔

آنا کو سائیڈ پر رکھ کر محراب سے دوستی کر لے۔۔ سیاست سے دستبردار ہو جائے۔۔۔

گھر تو اب اس کے نام ہی تھا۔۔۔کوئی بزنس سٹارٹ کر لے۔۔پر پھر اپنے کہے الفاظ یاد آجاتے تھے۔۔۔

"میں تمہیں ایک ایماندار سیاستدان بن کر دیکھاؤں گا محراب شاہ"۔۔۔۔

زمل ہر چیز کو سائیڈ پر رکھ کر پھر سے پڑھنے بیٹھ گئی تھی۔۔پر بار بار ذہن محراب کی طرف جا رہا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اس سب کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی۔۔اسے پھر سے محراب کی کال آئی۔۔۔

اب کی بار اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔اب کی بار وہ اس کا بھائی نہیں تھا۔۔۔

اب کی بار اس کے شوہر محراب کی کال تھی۔۔۔اس نے کال اٹھائی۔۔۔

کیسی ہو؟ محراب نے مسکراتے ہوئے پوچھا(زمل کو اس سوال کی امید نہیں تھی)۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔زمل نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔ کیا فیصلہ ہے تمہارا؟ طلاق لینی ہے یا اس تعلق کو قائم رکھنا ہے۔۔۔

محراب نے دو ٹوک انداز میں پوچھا۔۔۔

ن۔ نہیں طلاق نہیں لینی۔۔۔ میری اسلامیات کی ٹیچر نے بتایا تھا۔۔۔طلاق اچھی نہیں ہوتی ۔۔۔

تعلق کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔۔۔زمل نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محراب کو سن کر خوشی ہوئی۔۔۔وہ بھی تو یہی چاہتا تھا۔۔۔

اسے اس معصوم لڑکی سے محبت ہو رہی تھی۔۔اکثر سونے سے پہلے اس کے بارے میں سوچتا تھا۔۔

جب سے ایک رات گزار کر اس کے کمرے سے گئی ہے۔۔۔اسے اپنا کمرہ ویران لگنے لگا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محبت ہوئی بھی تو کس سے دشمن کی بہن سے۔۔۔واہ محراب شاہ واہ۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ہم اس تعلق کو قائم رکھتے ہیں۔۔۔رخصتی

تمہارے پیپرز کے بعد ہو گی۔۔۔

محراب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔اس بارے میں آپ بھائی سے بات کرلے۔۔۔زمل نے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے"۔۔یہ کہتے ہوئے محراب نے فون بند کر دیا۔۔۔

محراب ایک دوسرے فون میں زمل کی آواز کی ریکارڈنگ کر رہا تھا۔۔۔

اس نے وہ ریکارڈنگ احد کو بیجھ دی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

غازیان نے اس دن کے بعد مہر ماہ سے بلکل بات کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

مہر ماہ غازی کے ماضی کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔۔کہ وہ کس قدر دیوانہ ہوا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان لپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔۔۔ مہر ماہ روم میں آئی۔۔ غازیان اٹھ کر باہر جانے لگا۔۔

مہر ماہ نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔۔۔ کیوں کر رہے ہو ایسا؟

غازی نے سخت نظروں سے مہر ماہ کی طرف دیکھا۔۔۔

ایک ہفتہ ہونے والا ہے ہماری شادی کو نہ مجھ سے بات کرتے ہو۔۔۔

نہ میرے ساتھ بیٹھتے ہو، کھانا باہر سے کھا کر آتے ہو۔۔

مجھ سے پہلے آفس سے چلے جاتے ہو پر گھر تم لیٹ آتے ہو۔۔

میں نظر انداز ہونا برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ اگر کوئی بات ہے۔۔ مجھے بتاؤ۔۔۔ حل نکال لیتے ہیں۔۔ مہر ماہ پریشانی سے بول رہی تھی۔۔۔

غازی نے ایک جھٹکے سے اپنی بازو مہر ماہ کی گرفت سے آزاد کروائی۔۔۔

دوبارہ ہاتھ مت لگانا مجھے۔۔۔ مہر ماہ حیرت سے غازی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بس ایک ہفتے میں یہ حال ہو گیا تمہارا؟غازی نے قہقہہ لگایا۔۔۔

میرا سوچو پورے 6سال میں نے کس اذیت میں کیسے گزارے ہیں۔۔۔

واپس لا سکتی ہو وہ ٹائم۔۔۔غازیان نے سرد مہری سے کہا۔۔۔۔

پر غازیان میرا کیا قصور ہے۔۔مجھے تم آوارہ لڑکے لگے۔۔۔

ایسے تو کوئی بھی اگر محبت کا اقرار کر لیتا ہے۔۔۔تم نے تو مجھے اپنا چہرہ بھی نہیں دیکھایا تھا

۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محبت کا اظہار کرنے کون ماسک پہن کر جاتا ہے۔۔۔

مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

اور کچھ حد تک وہ ٹھیک بول رہی تھی۔۔۔

مجھے زکام تھا۔۔اس لئے ماسک پہنا تھا۔۔۔اور تم بھی باقی لڑکیوں کی طرح چہرہ دیکھ کر محبت کرتی ہو۔۔

آوارہ لڑکے ایسے گولیاں نہیں کھاتے کسی کی خاطر۔۔۔ تمہیں پتہ بھی ہے 6 سالوں میں میرے ساتھ کیا، کیا ہوا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں تم کچھ نہیں جانتی۔۔ تم بس اتنا جانتی ہو غازیان کو محبت ہوئی تھی۔۔

اصل تماشہ تو تمہارے اس دن لاہور آنے کے بعد شروع ہوا تھا۔۔

میں نے اسلام آباد کا ایک ایک کونہ چھان مارا۔۔پہاڑوں میں جاتا تھا۔۔۔

میرا ایکسڈنٹ ہوا۔۔۔ایک ماہ ہسپتال میں رہا۔۔تم نے مجھے دماغی مریض بنا دیا۔۔۔

میں ہر وقت تمہیں پکارتا رہتا تھا۔۔روز تمہاری جھوٹی قبر پر جاتا تھا۔۔۔

تم لڑکیاں سب لڑکوں کو ایک جیسا کیوں سمجھتی ہو؟۔۔ایک بار تو یقین کرتی میری محبت کا۔۔

غازی کا لہجہ حد سے زیادہ سخت تھا۔۔۔اس کا چہرہ لال سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

آواز میں راعب تھا۔۔مہر ماہ کچھ پل کے لئے ڈر گئی تھی۔۔۔

بابا نے میرے ساتھ ٹھیک نہیں کیا۔۔۔غازی مروان صاحب سے بھی اس دن کے بعد سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔

(ماضی)

غازیان مینو کی جھوٹی قبر کے پاس بیٹھا تھا۔۔بہت زیادہ رو رہا تھا۔۔

چہرہ آنسوں سے بھرا تھا۔۔وہاں سے ایک بزرگ آدمی گزر رہا تھا۔۔

وہ آدمی غازیان کے پاس آکر بیٹھا۔۔کیا تمہاری بیوی کی قبر ہے؟۔۔۔اس آدمی نے تجسس سے پوچھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں"غازی نے مختصر جواب دیا۔۔۔پھر بہن ہے؟اس آدمی نے نارمل انداز میں پوچھا

۔۔

نہیں"محبت"تھی۔۔۔غازی نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔پلکیں آنسو سے بھیگی تھیں۔۔

"آئے ہائے عاشق نکلے تم تو"۔۔لہجے میں غازی کے عاشق نکلنے پر دکھ کے آثار تھے۔۔۔

شکل سے تو اچھے بھلے لگ رہے ہو۔۔۔اس بزرگ آدمی نے غازی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

وہ غازی کے چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔شکل شہزادوں والی ہے۔۔اور غلامی کرنے چلے ہو؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس بزرگ آدمی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیا مطلب اس بات کا؟غازی نے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔

وہ بھی اب اس آدمی کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

عشق، محبت قید ہے، غلامی ہے۔۔۔ تم تو حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہو۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ بول رہے تھے۔۔۔

انداز ایسا تھا جیسے غازی کو سمجھا رہے ہوں۔۔۔ کسی استاد کی طرح۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality

غازی خاموشی سے ان کو سن رہا تھا۔۔۔

اگر نہیں ملی ہو سکتا ہے تمہارے حق میں بہتر نہ ہو۔۔۔

اگر بہتر ہوئی تو مل جائے گی۔۔ اس آدمی نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔ پر آخری جملوں نے غازی کو حیرت میں مبتلا کر دیا۔۔

مل جائے گی مطلب؟غازی نے حیرت سے بولا۔۔۔

وہ نہیں کوئی اور سہی مل جائے گی۔۔۔پہلی محبت کو بھلانے کے لئے دوسری محبت کرنی پڑتی ہے۔۔بزرگ آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ اب مجھے کبھی محبت ہو گی۔۔آپ نے ٹھیک بولا۔۔۔محبت غلامی مانگتی ہے۔۔

میں غلامی نہیں کر سکتا میں غازیان سکندر خان ہو آج سے میرے دل کے دروازے ہر لڑکی کے لئے بند ہو گئے۔۔

دوسری محبت کیے بغیر آپ کو پہلی محبت بھلا کے دکھاؤں گا۔۔

غازی کا انداز جنونی تھی۔۔۔جذباتی تھا۔۔۔شاید خود سے عہد کر رہا تھا۔۔۔

خود کو سمجھا رہا تھا کہ تم حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہو۔۔۔

وہ ان باتوں سے خود کو تسلی دے رہا تھا۔۔۔

"ناممکن ہے بچے"۔۔اس آدمی نے غازی کی بات کاٹی۔۔۔

Clubb of Quality Content

آپ نے سنا نہیں تہجد میں مانگی گئی ہر دعا قبول ہوتی ہیں۔۔

لوگ تہجد میں محبت مانگتے ہیں۔۔میں اسے بھولنے کے لئے تہجد پڑھو گا۔۔

میں اسے اور اس کی محبت کو اپنے دل سے نکال کر پھینک دوں گا۔۔غازی نے تلخی سے کہا

اور قبر کے پاس

سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

وہ اس کی قبر کے پاس بیٹھا۔۔۔اسے بھول جانے کا عہد کر رہا تھا۔۔۔

یہ والا حوصلہ بھی ہر کسی میں نہیں ہوتا۔۔۔

اگر اس لڑکی کو بھولنا چاہتے ہو چھوڑ دو یہ علاقہ یہ شہر،

ایک نئی زندگی کا آغاز کرو۔۔۔بار بار اس قبر پر مت اؤ۔۔۔اس آدمی نے غازی کو مشورہ دیا

۔۔۔

غازی کو یہ مشورہ کچھ حد تک بہتر بھی لگا۔۔۔پر وہ اتنی جلدی اسلام آباد چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا

۔۔۔

Clubb of Quality Content

غازی نے مروان صاحب سے اس سلسلے میں بات کی تھی۔۔۔ کہ وہ یہ شہر چھوڑ کر کسی اور شہر رہنا چاہتا ہے۔۔۔

غازی کے ماموں دبئی رہتے تھے۔۔۔ مروان صاحب نے غازی کو کچھ عرصہ ان کے پاس بھیج دیا۔۔۔

غازی نے خود کو کافی مصروف کر لیا تھا۔۔۔ دبئی جیسے ملک میں رہ کر وہ بے حیائی اور نامحرم عورتوں کے شر سے محفوظ رہا۔۔۔

غازی دبئی کی ایک مسجد میں بیٹھا تھا۔۔۔اکثر یہاں نماز کے بعد چھوٹے چھوٹے خطبے دیئے جاتے تھے۔۔

لوگوں کو اسلام کی تعلیم دی جاتی تھی۔۔۔روازنہ مختلف عنوان پر عربی میں خطبہ ہوتا تھا۔۔۔

غازیان کو یہاں آئے ایک سال ہونے والا تھا۔۔اس نے عربی زبان سیکھ لی تھی۔۔۔

شروع شروع میں وہ خطبے کو "translate" کر کے سنتا تھا۔۔۔

پر اب اسے سمجھ آنے لگ گئی تھی۔۔۔خطبہ شروع ہوا۔۔۔اج کا عنوان تھا۔۔

"آزمائش"(لماذادائماأنا؟)Why always me?

ہم اکثر خود سے اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیشہ ہم ہی کیوں؟

ہمیشہ مجھ پر ہی کیوں مصیبت آتی ہے۔۔

ہمیشہ میں ہی کیوں تکلیف سے گزرتا ہوں۔۔۔

باقی سب تو بہت مزے میں ہے۔۔۔ تو سنو اللہ رب العزت قرآن پاک میں سورت بقرہ میں فرماتا ہے۔۔۔

ہر آزمائش کے بعد تمہیں انعام دیا جائے گا۔۔۔ مشکل میں صبر اور نماز سے کام لو۔۔۔

اپنے انرجی لوگوں کو خوش اور راضی کرنے پر نہیں اللہ کو راضی کرنے پر لگاؤ۔۔۔

لوگ کبھی خوش نہیں ہوں گے۔۔ تمہاری غلطیوں پر تمہیں چھوڑ جائے گے۔۔

اگر تم پر اللہ کی طرف سے کوئی آزمائش آتی ہے تو تمہیں خوش ہونا چاہیے۔۔

کہ اللہ نے تمہیں چوز کیا ہے اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے میرا یہ بندہ اس آزمائش سے گزر سکتا ہے

۔۔۔

غازی بہت غور سے خطبہ سن رہا تھا۔۔۔اور اس کو اپنی زندگی کے ساتھ کمپیئر بھی کر رہا تھا

۔۔۔

ناولز کلب

مینو کا چلے جانا ایک آزمائش تھی۔۔۔غازیان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

آپ کو پتہ ہے۔۔۔ایک استاد اپنے سٹوڈنٹ کو ایک ٹاپک یاد کرواتا ہے۔۔

پھر ٹیسٹ لیتا ہے۔۔اور ٹیسٹ ہمارے فائدے کے لئے ہوتا ہے۔۔۔

اور جس کے ٹیسٹ میں اچھے مارکس آتے ہیں اس کی اہمیت ٹیچر کی نظر میں بڑھ جاتی ہے۔۔

یہ آزمائش بھی تو ہمارا ٹیسٹ ہوتا ہے۔۔۔اللہ پاک جب کسی کو اپنے قریب کرنا چاہتا ہے۔۔۔

تو آزمائش سے گزرتا ہے۔۔وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ میرا بندہ مشکل میں کس طرح کا رد عمل ظاہر کرتا ہے۔۔

اور ہم کیا کرتے ہیں شکوہ کرنے لگتے ہیں۔۔بعض لوگ اللہ سے ہی بد گمان ہو جاتے ہیں ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور درباروں پر جا جا کر مدد مانگنے لگ جاتے ہیں۔۔

تعویذ گنڈے پر عمل کرنے لگ جاتے ہیں۔۔۔زمینی لوگوں کو نعوذ باللہ خدا بنا لیتے ہیں ۔۔۔

پتہ ہے کبھی کبھار رونا اچھا بھی ہوتا ہے۔۔رونے سے دل صاف ہوتا ہے۔۔

پر ہر وقت روتے رہنا اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔چیزوں کی محرومی کی وجہ سے روتے رہنا بھی ناشکری ہے۔۔۔

زندگی نام ہے "صبر اور شکر" کا۔۔۔

آپ نے سورت بقرہ کے آغاز میں تین لفظ دیکھیں ہوں گے۔۔

الف،ل،م یہ وہ لفظ ہیں جن کا مطلب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو معلوم ہے۔۔۔

ان لفظوں کا ترجمہ کسی نے نہیں کیا۔۔۔اگر ہم ل اور

م کو سائیڈ پر کر کے صرف الف پر غور کریں تو۔۔

ہم مطلب ڈھونڈ سکتے ہیں۔۔۔

کیونکہ ایک لفظ کے بہت سارے معنی اور مطلب ہوتے ہیں۔۔۔

یہ جو الف ہے یہ "اللّٰہ" ہے۔۔۔"ایک اللّٰہ" مجھے ایسا لگتا ہے کہ اللّٰہ نے اپنی کتاب کا آغاز خود سے کیا۔۔۔

اور ویسے بھی قرآن پاک میں اللّٰہ تعالیٰ کے احکامات ہیں۔۔۔

جن کو اللّٰہ نے رسول پاک کی مدد سے وحی کے ذریعے تمام نوع انسان تک پہنچایا ہے۔۔

۔جب ہم سوچتے ہیں تلاش کرتے ہیں تب "الف" کے راز کھلتے ہیں۔۔

الف کے راز خود پر کھولنے کے لئے ہمیں "الف" کی رضا میں راضی ہونا ہے۔۔

قرآن کے ایک ایک لفظ کے بہت سارے معنی ہیں۔۔۔ان کو تلاش آپ نے خود کرنا ہے۔۔۔۔

اس کی کاموں کو سمجھنا ہے۔۔ کسی کے چلے جانے پر کسی کے تکلیف دینے پر، غموں کے آنے پر راضی ہونا ہے۔۔۔

اور منہ سے اقرار کرنا ہے دل سے اقرار کرنا ہے۔۔۔ میرے رب میں راضی ہوں۔۔۔

جب خطبہ مکمل ہوا بے اختیار غازی کے منہ سے یہ جملے ادا ہوئے۔۔۔

"میرے رب میں راضی ہوں"۔۔۔ جب ہم اس کی رضا میں راضی ہو جاتے ہیں۔۔ تب وہ ہمارے دل کو پر سکون کر دیتا ہے۔۔۔

اسی طرح وقت گزرتا گیا۔۔۔ غازیان نے خود کو سنبھال لیا تھا۔۔۔

اکثر رات کو اسے یاد کر کے آنسو بہہ دیتا۔۔پر صبح پھر وہی راعب دار اور مغرور غازی بن جاتا۔۔۔

غازیان جب دبئی سے واپس آیا تھا۔۔اس کی فیملی بزنس کے سلسلے میں لاہور شفٹ ہو گئی تھی۔۔۔

غازی بھی یہی چاہتا تھا۔۔۔

پہلے پہلے عائلہ بیگم بھی مروان صاحب کے ساتھ بزنس کے معملات میں "involved" رہتی تھی۔۔۔پر اب وہ گھر رہنے لگی تھی۔۔۔

(حال)

مہر ماہ مسلسل رو رہی تھی۔۔اور اس داستان کو آج سن رہی تھی۔۔

غازیان کی آنکھیں بھی نم تھی۔۔ تمہیں پتہ ہے۔۔۔ مجھے تم حاصل ہو گئی۔۔۔

ہو پر مجھے کوئی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔ میں نے خوش ہونا چاہا۔۔ پر دل ویران ہے۔۔۔

میری تہجد میں مانگی گئی دعائیں شاید پوری ہو گئی ہیں۔۔

غازیان پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔ مجھے نہیں پتہ تھا۔۔ یہ سب ہو جائے گا۔۔۔ مہر ماہ نے روتے ہوئے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تم اتنے سال میری وجہ سے اذیت میں رہے۔۔

اب رونے کا معافی مانگنے کا کوئی فائیدہ نہیں۔۔۔ ہماری قسمت میں یہی لکھا تھا۔۔۔ غازیان نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا۔۔۔

پر مسکراہٹ میں درد چھپا تھا۔۔۔

مجھے تم پر نہیں بابا پر غصہ ہے انہوں نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔

میں ان کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔غازیان نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

مہر ماہ کچھ نہ بول سکی۔۔۔وہ ابھی تک شوکڈ تھی۔۔۔ایک انسان اس کی وجہ سے اتنے سال اذیت میں رہا اس بات کا ملال ہمیشہ رہے گا۔۔۔

یہ regret کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔۔۔میں پوری کوشش کروں گا۔۔

تمہیں خوش رکھنے کی۔۔۔پر مجھ سے کوئی اور امید نہ رکھنا۔۔۔

غازیان یہ کہتے ہوئے روم سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔۔۔مہر ماہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

مرہا اپنے روم میں تھی۔۔احد باہر بیٹھا تھا وہ زمل کو پڑھا رہا تھا۔۔

بھائی میں تھک گئی ہوں پڑھ پڑھ کے، مجھے تھوڑا بریک لینا ہے۔۔۔زمل نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔۔

تھک گئی ہو؟احد نے پوچھا۔۔۔

ہاں ناں۔۔آؤ تمہیں انجوائے کرواتا ہوں۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسے بھائی۔۔؟زمل نے پر جوش انداز میں پوچھا۔۔۔

تمھاری بھابھی کے ساتھ پرینک کرتے ہیں۔۔اچھا وہ کیسے۔۔؟زمل نے تجسّس سے پوچھا

۔۔۔

ایک پانی والا گلاس لاؤ ساتھ میں ریڈ کلر بھی اور تھوڑی کیچپ بھی۔۔۔احد نے رازداری سے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی۔۔زمل کہتے ہوئے بھاگ کر کچن کی طرف گئ۔۔۔اور درکار سامان اٹھا کر بھاگنے کے انداز میں واپس آئی۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تم میرے روم میں جانا اور بھابھی کو بولنا کہ احد بھائی کو گولی لگی ہے۔۔

وہ بیچاری مرہا کے ساتھ بہت خطرناک پرینک کرنے کا سوچ رہا تھا۔۔۔

میں ابھی ایک فائر کروں گا پھر بھاگ کر جانا۔۔۔

احد نے پانی والے گلاس میں ریڈ کلر مکس کیا۔۔۔احد نے اپنی وانٹ قمیض کی بازو پر سارا ریڈ کلر ڈالا۔۔وہ بالکل خون لگ رہا تھا۔۔۔

اور ساتھ کیچپ بھی لگائی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد اکثر گارڈن میں شیشے کی بوتلوں کو سامنے رکھ کر فائر کرتا تھا۔۔۔

احد نے فائر کیا۔۔زمل بھاگ کر مرہا کے روم میں گئی۔۔۔بھابھی...و...وہ۔۔۔زمل کے الفاظ گلے میں ہی اٹک گئے تھے۔۔

یا پھر جان بوجھ کر اٹکائے گئے تھے۔۔ کیا ہوا؟ مرہا نے گھبراتے ہوئے بولا۔۔۔

مرہا کو روم میں فائر کی آواز آئی تھی۔۔ پر اسے لگا شاید احد گارڈن میں بوتلوں پر فائر کر رہا ہے ۔۔

احد بھائی کو گولی لگ گئی۔۔ زمل نے جھٹ سے بولا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا کیسے۔۔؟ مرہا کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔۔ مربا ایک دم سے بیڈ سے اٹھی۔۔

اس کے بال کھلے تھے۔۔ اس نے دوپٹہ بھی نہیں لیا نہ جوتی پہنی۔۔

وہ بھاگ کر باہر آئی۔۔ احد.. احد کیسے لگی؟۔۔ احد صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

فرش پر بھی لال رنگ کے خون کے قطرے تھے۔۔۔ احد آؤڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔

مرہا کی آنکھوں سے مسلسل انسو بہہ رہے تھے۔۔ارے ٹھیک ہوں میں۔۔

کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔احد نے لاپرواہ سے انداز میں کہا۔۔۔

جیسے اسے گولی نہیں سوئی چبھی ہو۔۔۔احد خون نکل رہا ہے۔۔

پلیز اٹھو۔۔۔مرہا کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔پہلے بتاؤ مجھ سے محبت کرتی ہو؟

۔۔۔

احد نے مرہا کی آنکھیں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔احد یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے اٹھ جاؤ۔۔

اتنا خون بہہ رہا ہے۔۔۔گولی مجھے لگی ہے رو تم رہی ہو۔۔۔احد نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

کیونکہ میں آپ کی روح کا حصہ ہو۔۔مجھے آپ کا درد محسوس ہو رہا ہے۔۔۔مرہا نے

معصومیت سے کہا۔۔۔

مرہا کو اس انسان کی ہنسی پر شک ہوا جو گولی کھا کر بھی ہنس رہا تھا۔۔۔

واہ واہ مجھے تو تمہارا درد محسوس نہیں ہوا میری جان۔۔۔ لگتا ہے میری روح کا حصہ کوئی اور ہے۔۔۔۔

احد اب اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

کیونکہ تم پتھر دل انسان ہو۔۔ مرہا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

مرہا اٹھ کر واپس جانے لگی۔۔۔ پیچھے سے احد اور زمل کی ہنسنے کی آواز آئی۔۔۔

وہ دونوں ہنس ہنس کر پاگل ہو رہے تھے۔۔۔ مرہا نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

ہنس کیوں رہے ہو۔۔؟ احد نے اپنا فون باہر نکالا۔۔ اس کے کیمرے میں دیکھ کر ہاتھ ہلا دو۔۔

پرینک ہو گیا آپ کے ساتھ۔۔ احد نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ کیا مطلب؟ مرہا نے ناسمجھی کے انداز میں پوچھا۔۔۔

مجھے گولی نہیں لگی۔۔ کیچپ ہے یہ اور کلر۔۔ مہانے صوفے پر پڑا کوشن اٹھا کر احد کی طرف پھینکا جھوٹے انسان۔۔۔

احد کی ہنسی میں اضافہ ہوا۔۔۔ زمل بھی ہنس رہی تھی۔۔

تمہیں شرم نہیں آئی مجھ سے جھوٹ بولتے ہوئے؟ میری جان نکل گئی تھی۔۔ مہانے سخت لہجے میں کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابھی تک میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ ایسا مذاق کون کرتا ہے۔۔ مہا زمل سے مخاطب تھی۔۔۔

زمل نے شرمندہ ہو کر نظر جھکالی۔۔۔ اور کسی مجرم کی طرح کھڑی ہو گئی۔۔

سوری بھابھی مجھے احد بھائی نے بولا تھا۔۔۔زمل نے معصومیت سے کہا۔۔۔

بھائی بولے گا کنویں میں چھلانگ لگادو تو لگادو گی؟ مرہا نے شدید غصہ سے بولا۔۔

یار اس پر غصہ نہیں کرو میں نے اسے بولا تھا۔۔احد نے اپنی لاڈلی بہن کی حمایت کی

۔۔۔زمل بچہ آپ اپنے روم میں جاؤ میں منالوں گا۔۔

زمل اپنے بھائی کا حکم مانتے ہوئے اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔مرہا بھی اٹھ کر جانے لگی

۔۔احد نے اسے واپس بازو سے کھینچ کر صوفے پر بٹھایا۔۔

ادھر دیکھو میری طرف۔۔مرہا اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔۔

دیکھو بھی۔۔۔احد نے ضدی انداز میں کہا۔۔مرہا نے احد کی طرف دیکھا۔۔

اس کی آنکھیں رونے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔ سوری یار احد نے تھوڑا شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

مرہا نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ اگر نہیں مانو گی تو اپنے طریقے سے مناؤں گا۔۔۔ احد نے ذو معنی انداز میں کہا۔۔۔

میرا دل کر رہا ہے۔۔ تمہیں خود گولی مار دوں۔۔۔ مرہا نے خفگی سے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان آنکھوں کے ہوتے ہوئے تمہیں کیسی گولی یا بندوق کی ضرورت نہیں۔۔۔ احد نے مرہا کی آنکھوں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مجھ سے بات نہیں کرو۔۔ مرہا اٹھ کر گیسٹ روم کی طرف جانے لگی۔۔ وہ احد سے خفا ہو گئی تھی۔۔۔

اور اس کی ناراضگی بجا تھی۔۔۔انہوں نے پرینک کے چکر میں اس کی جان نکال دی تھی

۔۔۔

پر اس پرینک سے احد کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مرہا اس سے شدید محبت کرتی ہے۔۔۔۔احد اس کے پیچھے آیا۔۔

مرہا بیٹھ کر رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔احد اسے زبردستی واپس اپنے روم میں لے کر آیا۔۔۔

"مان جاؤ نہ یار"۔۔احد نے ریکوسٹ کی۔۔۔میں نہیں مانوں گی۔۔

مرہا نے گال پر آئے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مان جاؤناں یار۔۔۔ میرا دل زور زور سے دھک دھک کر رہا ہے۔۔۔ احد نے معصومیت سے کہا۔۔

سب کا دل دھک دھک ہی کرتا ہے۔۔۔ کوئی نئی بات نہیں۔۔۔ مہا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں یار ہاتھ لگا کر دیکھو ایکسٹرا دھک دھک کر رہا ہے۔۔۔

احد نے مہا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے مقام پر رکھا۔۔ مہا خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

انکھوں سے ناراضگی صاف جھلک رہی تھی۔۔

وہ بور ہو رہی تھی۔۔۔اس لئے یہ سب کیا مجھے احساس ہے ہم دونوں نے غلط کیا ہے۔۔احد نے اپنی صفائی میں کہا۔۔۔

واہ یہ سہی ہے وہ بور ہو رہی تھی...اس کی بوریت ختم کرنے کے چکر میں میری جان نکال دی۔۔

ابھی تک میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔مرہا نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آئی ایم سوری یار۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا،تم اتنا پریشان ہو جاؤ گی۔۔۔کیوں نہیں پتہ؟دن رات تمہارے لئے دعائیں کرتی ہوں۔۔۔

تمہارا سیاست میں ہونا مجھے نہیں پسند ہر وقت جان کا خطرہ رہتا ہے۔۔

پھر بھی میں نے ہر چیز کو قبول کیا۔۔۔ کیا میں نہیں چاہتی کہ میرا فیوچر سیو ہو۔۔۔؟

تم سے الگ ہونے کا میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔

احد خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔۔۔ وہ چاہتا تھا۔۔۔ مہا اپنے دل کی باتوں کا آج اظہار کر لے۔۔۔

ادھر دیکھو میری طرف۔۔ احد نے پیار سے کہا۔۔ مہا نے احد کی طرف دیکھا۔۔

اس کی آنکھیں رونے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔

"سوری یار" احد نے ایک بار پھر نرم انداز میں معافی مانگی۔۔۔

بہت محبت کرتی ہوں۔۔ "بہت زیادہ محبت" دوبارہ میرے ساتھ ایسا مزاق نہ کرنا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اقرار کرتی جا رہی تھی اور وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔وہ ایسے اقرار کرے گی۔۔۔احد کو بلکل بھی امید نہیں تھی۔۔۔

احد نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔اس کے ہاتھ کی پچھلی سائیڈ پر بوسہ دیا۔۔۔

میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔اور موت کے علاوہ کوئی چیز ہمیں الگ نہیں کر سکتی۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر مہا کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔

غازیان اور مہر ماہ کی شادی کو ایک ماہ ہو گیا تھا۔۔غازیان کے behaviour اور غصے میں ذرا فرق نہیں آیا تھا۔۔

ایک کمرے میں رہ کر دونوں اجنبیوں والی زندگی گزار رہے تھے۔۔

غازیان رات کو دیر سے گھر آتا۔۔ مہر ماہ تب تک سو چکی ہوتی تھی۔۔

مہر ماہ نے بھی اسے کچھ ٹائم کے لئے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔

مروان صاحب اس سے بات کرنے کی کوشش کرتے پر وہ کاموں کی مصروفیات کا بہانہ بنا کر منظر سے غائب ہو جاتا تھا۔۔۔

وہ ان سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان رات کے 12 بجے گھر آیا۔۔ آج مہر ماہ نہیں سوئی تھی۔۔ وہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔

وہ تھک گئی تھی اس اجنبیت والی زندگی سے۔۔۔

غازیان روم میں آیا۔۔۔

مہر ماہ سامنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔وہ فون یوز کر رہی تھی۔۔اس نے کورٹ کے بٹن کھولے۔۔

اس کے بعد وہ کپڑے لے کر واش روم میں شاور لینے چلا گیا۔۔

سردیوں کی رات کے بارہ بجے شاور لینے کا حوصلہ بھی صرف غازیان سکندر کے پاس ہی تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان باہر آیا۔۔مہر ماہ ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔غازی معمول کے مطابق اسے اگنور کرتا ہوا بیڈ کی دوسری طرف آیا۔۔۔

اور مہر ماہ کی طرف کروٹ لے کر لیٹ گیا۔۔۔ مہر ماہ کی آنکھ سے آنسو نکلا۔۔اس نے باقی کے آنسوؤں کو واپس اندر دھکیلا میں کیوں روؤں۔۔

مہر ماہ نے غازیان کو بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا اور پھر اسے گریبان سے پکڑا۔۔۔

کیا چاہتے ہو صاف صاف بتاؤ۔۔۔ تھک گئی ہوں میں۔۔۔بار،بار نظر انداز ہو،ہو کر۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں؟مفت میں مل گئی ہوں اس لیے ایسے کر رہے ہو..؟مہر ماہ نے سخت لہجے میں کہا۔۔

غازیان خاموشی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

تمہیں تو خود پتہ ہے۔۔۔لڑکے مجھ سے شادی کرنے کے لئے پاگل ہوئے تھے۔۔۔

شہوار والا واقع زیادہ پرانا نہیں ہے۔۔۔اگر ایسے ہی اگنور کرتے رہے چھوڑ کر چلی جاؤں گی

۔۔۔

مہر ماہ کو لڑکوں کی کمی نہیں ہے۔۔مہر ماہ اپنی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔اسے پتہ تھا شہوار کا

ذکر غازیان کو ناخوش گوار گزرے گا۔۔

غازیان کی آنکھیں ایک دم غصے سے لال ہوئی کیا بولا تم نے؟غازی نے سرد مہری سے

پوچھا۔۔

چھوڑ کر چلی جاؤ گی؟غازی نے اس کی بات دہرائی۔۔۔یا پھر تصدیق چاہی۔۔۔

ہاں بلکل،جب تمہیں مجھ سے کوئی سروکار نہیں تو کیوں رکھا ہے اپنے پاس؟مہر ماہ نے

سرد مہری سے کہا۔۔

غازیان نے مہر ماہ کا منہ دبوچا آج تو اس شہوار کا نام لے لیا ہے میرے سامنے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگر آئندہ میرے سامنے اس کا نام لیا۔۔وہ حال کروں گا ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔

غازی کا انداز جنونی تھا۔۔اگر تمہیں لگتا ہے مہر ماہ ان باتوں سے ڈر جائے گی۔۔۔

تو تمہاری خوش فہمی ہے۔۔۔جو میرا دل کرے گا میں وہی کروں گی۔۔مہر ماہ نے

پر سکون انداز میں کہا۔۔

تم مجھے کسی چیز سے روک نہیں سکتے۔۔کیا بولا تم نے؟غازی نے اب کی بار اسے بازو سے

پکڑا۔۔

گرفت انتہائی سخت تھی۔۔میں وہی کروں گی۔۔جو میرا دل کہے گا۔۔۔

اور تمہارا دل کیا کہتا ہے؟۔۔۔غازی نے ائی برو اچکاتے ہوئے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میرا دل کہتا ہے،غازیان کو چھوڑ دو تمہارے لائق نہیں ہے۔۔ مہر ماہ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

"دفع ہو جاؤ"غازیان نے شدید غصے سے کہا۔۔اور مہر ماہ کی بازو چھوڑ دی۔۔۔

کدھر جاؤں؟مہر ماہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔نکلو میرے کمرے سے ابھی اور اسی وقت ۔۔کاٹ دار لہجہ تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان میں نہیں جاؤں گی یہ کمرہ میرا بھی ہے۔۔میں ان لڑکیوں جیسی بلکل بھی نہیں ہوں۔۔

جو معصوم کارڈ کھیلتی ہیں۔۔۔اگر ان کا شوہر روم سے باہر نکال دے تو ساری رات باہر دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھی رہتی ہیں۔۔۔

میرے ساتھ تمیز سے رہو ورنہ کل سے یہ کمرہ اندر سے لوک ہوا کرے گا۔۔۔ کیونکہ مہر ماہ غازیان سے پہلے گھر اجاتی تھی۔۔۔

مہر ماہ نے بھی سخت لہجے میں اپنی بات مکمل کی۔۔ کچھ دیر کے لئے غازی بھی حیرت میں چلا گیا۔۔۔

سب لوگ نوٹ کر چکے تھے کہ دونوں کے درمیان مسلئہ چل رہا ہے۔۔۔

پر اس مسلئے کا حل کسی کے پاس نہیں تھا۔۔ بس جیسے چل رہا تھا چلنے دیا جا رہا تھا۔۔۔

بس دنیا والوں کو دکھانا تھا۔۔۔ ایک کامیاب پڑھی لکھی بہو ملی ہے۔۔۔

باقی بہو کے ساتھ بیٹا کیا سلوک کر رہا ہے اس کی پرواہ کسی کو نہیں تھی۔۔۔

مہر ماہ کے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہونے والا تھا۔۔ وہ باقی عورتوں کی طرح روٹی کپڑے کے لئے صبر کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی تھی۔۔۔

اسے اب اپنے لئے کوئی نہ کوئی فیصلہ لینا تھا۔۔پر فکر اسے شیر علی کی تھی۔۔۔وہ اس کے طلاق والے فیصلے سے بہت زیادہ ہرٹ ہوں گے۔۔۔وہ ان کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

۔۔۔

یہ کمرہ کس حق سے تمہارا ہے؟۔۔تم مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہو۔۔

مجھ سے علیحدگی چاہتی ہو۔۔اور میں تم سے اپنا روم شئیر کروں؟غازی نے سرد مہری سے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہم ایک کب ہوئے ہیں جو تم علیحدگی کی بات کر رہے ہو غازیان۔۔مہر ماہ نے دکھ سے کہا

۔۔۔

ایک ہونا چاہا تھا میں نے، پر تم نے کیا، کیا تھا، بتائے بغیر اسلام آباد سے واپس چلی گئ

۔۔۔غازی کا لہجہ اب نارمل تھا۔۔نہ سخت تھا نہ نرم

تم سے زیادہ بڑا ٹاکسک انسان میں نے اج تک نہیں دیکھا۔۔۔مہر ماہ نے منہ بناتے ہوئے

کہا۔۔۔

تم نے مجھے مجبور کیا ہے۔۔ایسا بننے پر، پیار تم عورتوں کو راس نہیں آتا۔۔

کی تھی نہ محبت ٹھکرا کر چلی گئ۔۔غازیان بار بار ماضی کو درمیان میں لا رہا تھا۔۔۔

وہ ماضی کے چکر میں اپنا حال اور مستقبل خراب کر رہا تھا۔۔

وہ ماضی کو قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول نہیں کر رہا تھا۔۔وہ مینو (مہر ماہ) کو قصوروار سمجھ رہا تھا

۔۔۔

غازیان دیکھو میری بات سنو۔۔۔ مہر ماہ نے غازیان کا ہاتھ پکڑا۔۔

مجھے بابا نے کبھی گھر سے اتنی دور نہیں جانے دیا تھا۔۔

غازیان اس کے چہرے کی طرف دیکھتا خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔۔

بابا کے بہت دشمن تھے وہ ڈرتے تھے۔۔ میں نے پہلی دفع زد کر، ان کو منایا تھا۔۔

اسلام آباد ٹرپ کے لئے بس 3 دن ہم اسلام آباد رہے 5 دن کا ٹرپ تھا۔۔

جب شریف گھر کی لڑکیاں گھر سے نکلتی ہیں۔۔ اپنے ماں باپ کی تربیت اور عزت ساتھ لے کر نکلتی ہیں۔۔

میری تربیت ہی ایسی تھی کہ کے کسی بھی نامحرم سے نرم لہجے میں بات نہیں کرنی۔۔

تم نے مجھے گولی سے بچایا تھا میں تمہاری احساس مند ہوں۔۔پر تم نے بس ایک دفع مجھے دیکھا۔۔۔

اور اگلے دن آ کر بول دیا مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔میں کم عمر تھی۔۔مجھے ان سب چیزوں کا نہیں پتہ تھا۔۔۔

عشق محبت وغیرہ۔مجھے بس یہ سیکھایا گیا۔۔نکاح سے پہلے محبت حرام ہے۔۔

میں تمہیں بتانا چاہتی تھی کہ میں اسلام آباد کی نہیں ہوں مجھے تلاش نہیں کرنا پر مجھے موقع ہی نہیں ملا۔۔

بابا کو جیسے پتہ چلا مجھے گولی لگی ہے۔۔۔انہوں نے گارڈز کی پوری ٹیم بھیج دی۔۔۔

اور جس دن تم ہوٹل مجھ سے بات کرنے آئے تھے۔۔۔اسی رات ہم لوگ واپس آ گئے تھے

۔۔

اب مجھے بتاؤ میرا کیا قصور ہے۔۔مجھے لگا تمہاری محبت بھی موسمی بخار جیسی ہو گی۔۔

جو موسم تبدیل ہوتے ہی ختم ہو جائے گی۔۔۔مجھے لگا جب تمہیں پتہ چلے گا۔۔میں ہی مینو ہوں تم خوش ہو گے۔۔

پر تم نے کیا کیا؟مجھے ایک ماہ سے ایسے جرم کی سزا دے رہے ہو۔۔جو میں نے کیا ہی نہیں۔۔مہر ماہ کی آنکھیں نم تھیں۔۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے آنسوں دیکھ کر پگھل جاؤں گا تو تمہاری غلط فہمی ہے۔۔۔

ایک بار پھر غازیان نے بے دردی سے مہر ماہ کا دل کچلا تھا۔۔۔

وہ سمجھ رہے تھی وہ پیار سے اسے سمجھائے گی،اور وہ سمجھ جائے گا۔۔۔

غازیان بیڈ سے اٹھ کر ٹیرس کی طرف چلا گیا۔۔اس نے سیگریٹ جلایا۔۔

تو ٹھیک ہے۔۔اب بات انا پر آ گئی ہے۔۔اب تمہیں میں بتاؤں گی ٹھکرانا کیا ہوتا ہے۔۔

اور تمہیں خود سے دوبارہ محبت کروا کر رہو گی۔۔۔

مہر ماہ نے گال پر ائے انسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں میدان چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔میں اپنے بابا کی خاطر اس رشتے کو نبھاؤں گی۔۔۔

اگلی صبح سات بج رہے تھے۔۔۔مہر ماہ غازیان سے پہلے افس جاتی تھی۔۔۔

وہ کافی دیر تک سوتا رہتا تھا۔۔ پھر دس بجے کے قریب اٹھ کر تیار ہو کر 11 بجے افس جاتا تھا

۔۔۔

اور رات کے بارہ بجے ہی واپس اتا تھا۔۔۔ مہر ماہ صبح خاموشی سے اس کی نیند ڈسٹرب کرے بغیر تیار ہو کر چلی جاتی تھی۔۔۔

اس کے روم کے ساتھ ایک اور کمرہ تھا۔۔۔ وہ افس جانے کے لئے وہاں تیار ہوتی تھی۔۔۔

غازیان کی نیند خراب نہ ہو اس لئے لائٹس تک ان نہیں کرتی تھی۔۔۔

پر اب وہ غازیان کی فکر نہیں کرنے والی تھی۔۔۔ مہر ماہ شاور لے کر ائی۔۔

اس نے بالوں سے گیلا تولیہ اتار کر بید پر پھینکا۔۔۔ اس نے روم کی لائٹ ان کی غازی مزے سے سو رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ نے بال ڈرائے کرنے والی مشین ان کی جس کی

آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔۔۔

وہ چیزوں کو جان بوجھ کر اٹھا اٹھا کر پھینک رہی تھی۔۔۔غازی اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

مہر ماہ نے ٹی وی ان کر دیا۔۔اور نعت لگا دی۔۔۔ صبح صبح نعت سننی چاہیے ثواب ہوتا ہے

۔۔

مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔کیا تماشا لگایا ہے؟غازی کی اواز نیند سے اٹھنے کی وجہ

سے بھاری ہو رہی تھی۔۔۔

انکھوں میں نیند کے لال ڈورے تھے۔۔۔بند کرو ٹی وی۔۔۔غازی نے بولا۔۔

مہر ماہ نے اسے اگنور کیا۔۔۔اور پکڑ کر لال رنگ کی لپ اسٹک لگائی۔۔۔

پھر شیشے میں غازیان کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔۔۔۔"گڈ مارننگ مائے سوئٹ ٹاکسک

شوہر"شوہر کا میٹر شارٹ ہو رہا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر ماہ خاموشی سے روم سے باہر چلی گئ۔۔بیڈ پر تولیہ پڑا تھا۔۔

ڈریسنگ مرر کے سامنے میک اپ بکھڑا تھا۔۔۔ٹی وی ان تھا۔۔لائٹیس بھی ان تھی۔۔۔

وہ اپنا بیگ اور فون پہلے سے ہی باہر رکھ چکی تھی۔۔۔غازی کا خیال تھا۔۔۔واپس ائے گی ۔۔۔پر وہ افس کے لئے نکل چکی تھی۔۔۔

ناشتہ اس نے تیار ہونے سے پہلے ہی کر لیا تھا۔۔۔

جب دس منٹ گزرے وہ نہ ائی۔۔۔غازیان نے سختی سے ہاتھ کی مٹھیاں بینچھی۔۔۔۔

غازی نے اٹھ کر ٹی وی بند کیا۔۔تولیہ اٹھا کر صوفے پر پھینک دیا۔۔۔

زور سے دروازہ بند کیا۔۔۔اور اخر میں لائٹس اف کر کے لیٹ گیا۔۔

پر نیند انکھوں سے غائب ہو گئ تھی۔۔۔وہ اج ضرورت سے زیادہ تیار ہو کر افس گئ ہے ۔۔۔

تھوڑی دیر سونے کی کوشش کی۔۔۔پر نیند اڑ چکی تھی۔۔۔

سو اس نے اٹھ کر تیار ہو کر افس جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔70%پارٹنر شپ کا فائدہ اٹھانے کا ٹائم اگیا ہے۔۔۔

70%پارٹنر شپ کے ساتھ حکم مہر ماہ کا نہیں غازیان سکندر کا چلے گا۔۔۔

وہ تیار ہوا،ناشتہ کیا،اور پھر افس اگیا۔۔عائلہ بیگم اس کے اتنی جلدی اٹھنے پر حیران ہو کر رہ گئ تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان 9 بجے کے قریب افس ایا۔۔۔افس اکر معلوم ہوا۔۔مہر ماہ ابھی تک افس نہیں ائی۔۔۔

گھر سے تو اٹھ بجے کی نکل چکی ہے۔۔۔ابھی تک افس کیوں نہیں ائی۔۔۔

کہی اتنا تیار ہو کر کسی سے ملنے تو نہیں گئ۔۔غازی اب منفی باتیں سوچ رہا تھا۔۔۔

اس نے مہر ماہ کی اسسٹنٹ کو اپنے افس روم میں بلوایا۔۔۔

اس نے ڈور نوک کیا۔۔۔اجاؤ۔۔۔غازی نے اسے اندر بلوایا۔۔۔

مس مہر ماہ کدھر ہیں؟غازی نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔سر اج وہ شاید چھٹی پر ہیں۔۔

چھٹی کا سن کر غازیان کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔۔۔

وہ تو گھر سے افس جانے کے لئے نکلی تھی۔۔۔جاؤ۔۔

غازی نے اسسٹنٹ کو کہا۔۔۔

غازیان نے مہر ماہ کو کال کی۔۔مہر ماہ نے نہیں اٹھائی۔۔

غازی کو لگا شاید اپنے بابا کی طرف گئ ہے۔۔۔اس نے نور بیگم کو کال کی۔۔۔

اس نے رسمی سلام دعا کے بعد پوچھا۔۔۔پر وہ ان کی طرف بھی نہیں تھی۔۔۔

بیٹا شاید اپنی کسی دوست سے ملنے چلی گئ ہو۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور بیگم نے اپنی رائے دی۔۔۔

انٹی وہ میرا فون نہیں اٹھا رہی۔۔۔غازی نے ذرا جھجکتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا کیا تم لوگوں کے درمیان کوئی جھگڑا ہوا ہے؟نور بیگم نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

جی انٹی بس تھوڑی سی نوک جوک ہو گئی تھی۔۔۔میں منا لوں گا۔۔

اب نور بیگم کو کیا معلوم تھا یہ نوک جوک کس لیول کی تھی۔۔۔

اور وہ دونوں طلاق تک کی باتیں کرتے رہے ہیں۔۔۔اچھا بیٹا میں فون کرتی ہوں۔۔۔تم پریشان نہیں ہو۔۔

نور بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

پریشان لفظ پر غازیان سوچ میں پڑ گیا۔۔۔کیا واقعی ہی میں اس کے لئے پریشان ہو رہا ہوں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مجھے کیا لگے جہاں مرضی جائے۔۔غازی نے دل میں بولا۔۔۔

ٹھیک ہے انٹی۔۔۔غازیان نے ہلکا سا مسکرا کر کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

نور بیگم نے مہر ماہ کو کال کی۔۔۔اس نے کال اٹھالی۔۔

وہ اپنی یونیورسٹی کی کچھ دوستوں سے ملنے گی تھی۔۔۔

نور بیگم نے غازیان کو دوبارہ فون کر کے اطلاع دی۔۔۔

اس کے بعد غازیان کے کچھ گھنٹے عجیب سی بے سکونی میں گزرے۔۔۔

یونیورسٹی کے دوستوں کے ساتھ لنچ پر گئی ہے۔۔کیا اس کے دوستوں میں میل فرینڈز بھی شامل ہیں۔۔۔

وہ مسلسل اسی چیز کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔کل رات کہہ رہی تھی۔۔۔مجھے لڑکوں کی کمی نہیں۔۔۔

غازیان کو شدید غصہ ارہا تھا۔۔غازیان نے اپنے ڈرائیور کو کال کی جس کے ساتھ مہر ماہ صبح گھر سے نکلی تھی۔۔۔

کدھر ہو خلیل؟غازیان نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

سر ایک ریسٹورنٹ کے باہر پارکنگ ائیریا میں ہوں۔۔۔

کیا میڈیم مہر ماہ ریسٹورنٹ کے اندر ہیں۔۔۔؟غازی نے پوچھا۔۔۔

جی سر خلیل نے کہا۔۔۔لوکیشن بھیجو مجھے،غازی نے حکم جاری کیا۔۔۔

لوکیشن ملتے ہی غازی افس سے باہر ایا۔۔۔اور اپنے کار میں اکر بیٹھا۔۔۔

ریسٹورنٹ افس سے زیادہ دور نہیں تھا۔۔۔ادھے گھنٹے بعد غازیان اس ریسٹورنٹ کے باہر تھا۔۔۔

وہ اس کے دوستوں کو دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔غازیان اندر داخل ہوا۔۔۔

اس کی کوشش تھی کہ مہر ماہ اس کو نہ دیکھے۔۔۔

مہر ماہ اور اس کی یونیورسٹی کی تین لڑکیاں ایک ٹیبل پت بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھیں۔۔۔

Clubb of Quality Content

ساتھ ماضی کی باتیں کر رہی تھیں۔۔۔مہر ماہ ان کی کسی بات پر ہنس رہی تھی۔۔۔

زمر بھی وہی تھی۔۔۔مہر ماہ ان کو غازیان کی کہانی بتا رہی تھی۔۔۔

سب حیران تھی۔۔۔غازی نے ایک نظر دیکھا اور پھر ریسٹورنٹ سے باہر اگیا۔۔۔

ڈرائیور کو اس نے واپس بیجھ دیا تھا۔۔۔اب وہ پارکنگ ائیریا میں کار میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ اپنی دوستوں سے مل کر بہت خوش تھی۔۔۔اچھا لڑکیوں اب میں چلتی ہوں۔۔۔

بہت دیر ہو گئی ہے۔۔میرا ڈرائیور بچارا اتنی دیر سے انتظار کر رہا ہے۔۔یہ کہتے ہوئے مہر ماہ چئیر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اپنی دوستوں سے ملی اور پارکنگ ائیریا کی طرف اگئ

اسے اپنی گاڑی کا نمبر یاد تھا۔۔۔

اس نے گاڑی کا نمبر نوٹ کیا۔۔۔پر پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔۔۔

ڈور لوک تھا۔۔۔گاڑی کے شیشے اوپر تھے۔۔مہر ماہ نے فرنٹ سیٹ کی طرف ائی۔۔۔

اگلی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے غازیان کو دیکھ چکی تھی۔۔

اسے حیرت ہوئی۔۔۔وہ تو سمجھ رہی تھی۔۔۔ گھر میں سو رہا ہو گا۔۔۔

غازی نے شیشہ نیچے کیا۔۔۔ پچھلی سیٹ کا لوک کھولو۔۔

مہر ماہ نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔ تمہارا ڈرائیور نہیں ہوں۔۔۔غازیان نے سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مہر ماہ نے اگلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔۔۔اور خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔

کیا میں جان سکتی ہوں، تم ادھر کیا کر رہے ہو؟ مہر ماہ نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

غازیان نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔وہ بس خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔

انکھوں پر اس نے sun گلاسز لگائی تھیں۔۔۔ مہر ماہ اس کے چہرے کے تاثرات نہیں جان سکی۔۔۔

وہ خاموشی سے ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔ کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔۔۔

ائندہ میری اجازت کے بغیر تم کہی نہیں جاؤ گی۔۔۔غازیان نے حکمیہ انداز میں کہا۔۔۔

مہر ماہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔غازی کو مزید تپ چڑھ گئ۔۔۔

پہلے ہی وہ صبح اس کی نیند خراب کر چکی تھی۔۔۔

غازی نے سرد نگاہوں سے مہر ماہ کی طرف دیکھا۔۔۔

اور پھر ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہوا۔۔مہر ماہ نے نوٹ کیا۔۔یہ راستہ افس کا نہیں ہے

۔۔۔

مجھے افس جانا ہے، مہر ماہ نے نارمل انداز میں کہا۔۔غازیان کا رخ گھر کی طرف تھا۔۔

وہ اسے گھر لے کر جا رہا تھا۔۔۔غازی نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔وہ ایک دوسرے کو

جواب نہ دے کر طعش دلا رہے تھے۔۔۔

Clubb of Quality Content

غازی نے گھر کے باہر گاڑی روکی۔۔۔مہر ماہ باہر نکلی اور اپنے روم کی طرف چلی گئ۔۔۔

جیساوہ چھوڑ کر گئ تھی۔۔۔اس سے زیادہ روم بکھرا ہوا تھا۔۔

تھوڑاسامان اس نے بکھیرا تھا۔۔۔باقی کاسامان غازی نے بکھیر دیا تھا۔۔۔

اس کامیک اپ کچھ نیچے گرا تھا۔۔۔کچھ بیڈ پر۔۔۔غازی کی کچھ شرٹس بیڈ پر پڑی تھی۔۔۔

مہر ماہ کو اپنی غلطی کا احساس جلد ہی ہو گیا۔۔۔ان دونوں کے افس جانے کے بعد کوئی بھی

ان کے روم کی طرف نہیں جاتا تھا۔۔

اگر عائلہ بیگم کمرے کی یہ حالت دیکھ لیتی ضرور صدمے میں چلی جاتی۔۔۔

غازیان اس کے پیچھے روم میں ایا۔۔۔چلو جلدی صاف کرو۔۔۔

غازیان نے راعب دار لہجے میں حکمیہ انداز میں کہا۔۔۔

میں نے اکیلی نے تو یہ سارا سامان نہیں بکھیرا۔۔۔

مہر ماہ نے معصومیت سے کہا۔۔

اگر صفائی کرنی ہے تو ہم دونوں مل کر کریں گے۔۔۔ مہر ماہ نے دو ٹوک انداز میں کہا

۔۔

غازیان کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہاں سے چلا گیا۔۔

تھوڑی دیر بعد ایک کام والی مہر ماہ کے روم میں ائی۔۔۔

یقینا" اسے غازیان نے ہی بیجھا تھا۔۔۔ مہر ماہ نے اس کے ساتھ مل کر پورا روم سیٹ کیا

۔۔۔

وہ اتنا تو سمجھ گئ تھی۔۔ اگر وہ اسے تنگ کرے گی۔۔۔ وہ اسے ڈبل تنگ کرے گا۔۔۔

بہتر ہے دونوں اپنے کام سے بس کام رکھیں۔۔۔کام والی صفائی کروا کر چلی گئی تھی۔۔۔

مشہور بزنس وومن مہر ماہ شیر علی اپنی اج کی میٹینگ اٹینڈ کرنے کی بجائے اپنے کمرے کی صفائی کر رہی ہے۔۔

مہر ماہ کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔۔صبح وہ اپنی دوستوں سے مل کر جتنا خوش تھی۔۔۔

اب اتنا ہی موڈ خراب ہوا تھا۔۔۔اس نے غازی کی شرٹس واپس ہینگر میں رکھی۔۔۔

اور اٹھ کر واڈروب کی طرف گئی۔۔۔اس نے شرٹس رکھی۔۔اس کا ہاتھ ایک باکس کے ساتھ جا لگا اور وہ نیچے گر گیا۔۔۔

وہ اکثر اس باکس کو یہاں پڑا دیکھتی رہتی تھی۔۔۔پر کبھی اس کو پکڑ کر کھول کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اج وہ خود گرا تھا اور خود کھلا تھا۔۔۔اس میں سے کچھ پیپرز باہر گرے۔۔۔

مہر ماہ نے پیپرز اٹھائے اور بیڈ پر بیٹھ کر پڑھنے لگ گئ۔۔۔

اس نے پہلا صحفہ پکڑا۔۔ جس کے اوپر بڑا سارا کر کے لکھا تھا۔۔۔

"ایک آخری خط"

اے میرے "عزیز جان" میرے لئے یہ اخری خط لکھا بہت مشکل تھا۔۔۔

مجھے نہیں معلوم میں نے کدھر سے ہمت جمع کی اس اخری خط کی۔۔۔

بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔"پر اخری بار"۔۔

اس کے بعد شاید میں پیچھے ہٹ جاؤں۔۔۔

منظر سے غائب ہو جاؤ کسی کو نظر نہ آؤں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تمہیں یاد ہے وہ دن جب ہم ملے تھے۔۔

وہ دن بہت خوبصورت تھا۔۔۔جب میں نے پہلی بار تمہیں دیکھا تھا۔۔

کبھی نہیں بھولے گا۔۔۔اس دن کے بعد سے اب تک اتنا کچھ ہو گیا۔۔۔

ہر طرح کا موسم دیکھا، ہر رنگ دیکھا، ہر لہجہ دیکھا۔۔۔

میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے اتنی محبت نہیں کی جتنی تم سے کی۔۔۔

ہاں مجھے اظہار نہیں کرنا آیا۔۔۔مجھے حق جتانا نہیں آیا۔۔۔۔شاید میں تمہیں سمجھ نہیں سکا

۔۔۔

Clubb of Quality Content

تمہارے آنکھیں ایک گہرے سمندر کی مانند ہیں۔۔۔

یہ سزا ہے۔۔تم سے دور ہونا میری سزا ہے۔۔۔اور میں نہیں جانتا یہ سزا کب تک ملے گی۔۔۔

مجھ میں مزید ہمت نہیں ہمت ختم ہوتی جا رہی ہے۔میں بظاہر سب کو شو کرواتا ہوں۔۔

میں بہت خوش ہوں سب بہت ٹھیک ہے کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

نہ ہو گا۔۔۔تم سے پہلی ملاقات کی میں نے بہت بڑی قیمت چکائی ہے۔۔

میرا دل تمہارا انتظار کرنا نہیں چھوڑے گا۔۔۔پر تم تو مر گئی ہو۔۔۔

مرے ہوئے لوگ واپس نہیں آتے،میں یہ ملک چھوڑ کر جا رہا ہوں۔۔۔۔

میں یہی سمجھو گا تم زندہ ہو۔۔۔۔اسلام آباد میں خوشی سے رہ رہی ہو۔۔۔۔

مہر ماہ نے دوسرا پیپر پکڑا۔۔۔جس پر بڑا سا کر کے لکھا تھا۔۔۔

"جو بچھڑ گئے"

کیا تم کبھی بے آواز روئی ہو؟ کیا تم نے سب کے سامنے اپنے آنسو چھپائے ہیں۔۔۔

کبھی تمہارے ہاتھ کانپے ہیں۔۔۔تمہاری آنکھوں کی رنگت بدلی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب تو میرے انسو بھی سوکھ گئے ہیں۔اب بس دل روتا ہے۔اور دل کیوں روتا ہے؟دل روتا ہے۔۔۔

جب میدان ارواح کا ساتھی آپ سے الگ ہو جائے۔۔۔

کیا تم واقعی ہی میری میدان ارواح کی ساتھی تھی۔۔۔

مہر ماہ حیرت سے سب پڑھ رہی تھی۔۔۔

(کیا میر ااور غازی کا جوڑا آسمان پر ہی بن چکا تھا۔۔

مہر ماہ نے دل میں بولا)۔۔۔

جب آپ کو محبت کے بدلے تنہائی ملے۔۔۔

آپ کے ارد گرد لوگوں کی بھیڑ ہو پھر بھی آنکھیں اس ایک انسان کو تلاش کرے۔۔۔

Clubb of Quality Content

لوگ مجھ سے کہتے ہیں move on کر لو ان کو کون سمجھائے محبتوں میں move on نہیں ہوتے۔۔

اے دوست ہم نے مل کر ہر حالات کا مقابلہ کرنا تھا۔۔

تم ہی ساتھ چھوڑ گئے ہو۔۔

اس طرح غائب ہوئے ہو۔۔۔ میری آنکھیں ویران کر گئے ہو۔ تم تو آگے بڑھ گئے ہو

۔۔۔

میرا کیا؟ ہر روز خود کو جوڑتا ہوں پھر سے ٹوٹ جاتا ہوں۔۔ تم سے منسلک چیزیں میرے سامنے اجاتی ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیسے کروں move on کاش کوئی ایسی دوا ہو جس کے بعد مجھے میرا ماضی بھول جائے۔۔۔

تمھاری ہر یاد نکال کر پھینک دوں۔۔۔

مجھے ہر اس انسان سے حسد، جلن ہے جس جس کو تم میسر رہے ہو۔۔۔

تمہاری ہر یاد کو اج میں ادھر دفن کر کے جا رہا ہوں۔۔۔

کیونکہ "جو بچھڑ گئے وہ دوبارہ نہیں ملتے"

مہر ماہ نم آنکھوں کے ساتھ سب پڑھ رہی تھی۔۔۔اچانک غازی روم میں داخل ہوا۔۔۔

وہ مہر ماہ کے سامنے پڑا باکس اور پیپر دیکھ چکا تھا۔۔

وہ سرد نگاہوں سے مہر ماہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس نے جھپٹنے کے انداز میں مہر ماہ سے پیپر پکڑے اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کو کئی ٹکڑوں میں پھاڑ دیا۔۔۔

مہر ماہ بے یقینی سے غازی کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

لگتا ہے ساری محبت مینو سے کر لی۔۔۔

کچھ محبت میرے لئے بھی بچا لیتے۔۔۔ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

"میں کسی مینو کو نہیں جانتا"۔۔غازی نے سرد مہری سے کہا۔۔

غازیان مجھے مینو سے جلن ہو رہی ہے۔۔۔(مہر ماہ نے دل میں بولا کیا مطلب میں خود سے جل رہی ہوں)۔۔۔

میرے سامنے دوبارہ مینو کا نام مت لینا۔۔غازی نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

غازی نے سائیڈ ٹیبل سے گاڑی کی چابی پکڑی اور روم سے باہر چلا گیا۔۔۔

بد تمیز انسان، بہت ہی برے انسان ہو تم، کاش میں کوئی "vampire" ہوتی، تمہارا سارا خون پی لیتی۔۔۔

مہر ماہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

کیمسٹری کا لیکچر چل رہا تھا۔۔ مریم کالج میں لیکچر لے رہی تھی۔۔۔ اس کی دوست ثمن نے بولا۔۔۔

Clubb of Quality Content

وہ دونوں ساتھ ساتھ بیٹھی تھیں۔۔۔

یار بہت بورنگ لیکچر ہے۔۔۔ چلو باہر گھوم کر آتے ہیں۔۔۔

پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔۔۔ اگلے لیکچر میں چلتے ہیں۔۔

میری تو چیئر پر بیٹھ بیٹھ کر قمر تھک گئی ہے۔۔۔

مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکچر ختم ہوا۔۔۔وہ دونوں کلاس کی cr سے جھوٹ بول کر کلاس سے باہر گئ۔۔۔

ان کی کلاس تھرڈ فلور پر تھیں۔۔۔

وہ گروانڈ فلور پر آ گئ۔۔۔اس دوران وہ کئی ٹیچرز کی نظروں سے چھپی۔۔۔

آج باہر موسم بھی اچھا تھا۔۔۔وہ گروانڈ فلور پر ایک بینچ پر بیٹھ گئ۔۔۔

مریم اپنا فون ساتھ لائی تھی۔۔۔وہ دونوں بہت مزے سے بیٹھ کر پکس بنا رہی تھیں۔۔۔

وہ اس چیز سے لاعلم تھیں۔۔کلاس کی ایک ونڈو کے پاس کھڑے سر حماد ان کو دیکھ رہے ہیں۔۔۔

اگلا لیکچر بھی سر حماد کا ہی تھا۔۔ایک لیکچر باہر گزار کر وہ لوگ واپس کلاس میں آ گئ۔۔۔

سر حماد ابھی کلاس میں نہیں آئے تھے۔۔ سی آر نے ان کو ڈانٹا تھا وہ پورے 30 منٹ باہر گزار کر آئی تھیں۔۔۔

انہوں نے جو لیکچر سکپ کیا تھا۔۔۔

وہ اردو کا تھا۔۔۔ اگلا لیکچر بائیولوجی کا تھا۔۔ سر حماد کلاس میں داخل ہوئے۔۔

وہ دونوں بہت مزے سے اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ چکی تھیں۔۔۔

سر حماد کی روم میں داخل ہوتے ہی پہلی نظر ان دونوں پر گئی۔۔۔

سر حماد کی عمر 30 سال تھی۔۔۔ اور شکل صورت بھی اچھی تھی۔۔۔

کلاس میں داخل ہوتے ہی سر نے پہلا حکم جاری کیا۔۔۔

مس مریم کھڑی ہو جائے۔۔۔

مریم نے خود کو نارمل رکھا۔۔۔اور پھر کھڑی ہو گئی۔۔

جی سر؟کل کا لیکچر یاد ہے؟مریم بائیو کا لیکچر اکثر یاد نہیں کرتی تھی۔۔۔

" I am sorry sir ".

مجھے نہیں یاد،مریم نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

کلاس سے باہر چلی جائے۔۔۔

اور اگر ہو سکے تو گراونڈ فلور سے چکر بھی لگا آئے۔۔سر حماد نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

مریم کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔۔سر حماد کو اپنی بے عزتی آج بھی یاد تھی۔۔۔

جو مریم نے شیر علی سے کروائی تھی۔۔۔

مریم کلاس سے باہر جانے لگی۔۔واپس اؤ۔۔سر نے نارمل انداز میں مریم کو بولا۔۔۔

مریم وہی رک گئی۔۔۔واپس جا کر سیٹ پر بیٹھو۔۔

یہ نہ ہو کل محترمہ آپنے ابا حضور کو لے آئے۔۔۔سر حماد نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

مریم بہت زیادہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔ساری کلاس خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔

ثمن دل ہی دل میں خود کو گالیاں دے رہی تھی۔۔ کیا ضرورت تھی کلاس سکپ کرنے کی

۔۔

دوبارہ لیکچر ٹائم میں تم دونوں کو میں کلاس سے باہر نہ دیکھوں۔۔۔

سر نے ثمن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ثمن نے نظریں جھکالی۔۔۔

سن رہی ہیں نہ آپ مس ثمن؟ سر حماد نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

ج۔جی سر آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ ثمن نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

"گڈ فوریو" سر کہتے ہوئے اپنے لیکچر کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

بائیو کے سارے لیکچر میں مریم اور ثمن کا منہ بنا رہا۔۔

۔۔۔۔۔

محراب اپنے کچھ گارڈز کی گاڑیوں کے ساتھ ایک بستی کے پاس سے گزر رہا تھا۔۔۔

وہ اسی بستی کے قریب ایک میدان میں آج جلسہ کرنے والا تھا۔۔۔وہ درمیان میں تھا۔۔۔

ایک گارڈز کی گاڑی اس کے آگے تھی۔۔۔اور ایک اس کے پیچھے۔۔۔

بستی میں داخل ہونے کے بعد،انہوں نے گاڑیوں کی سپیڈ آہستہ کر دی تھی۔۔۔

ارد گرد کے پیدل چلتے لوگ حیرت سے چمچماتی سیاہ اور سفید رنگ کی بڑی گاڑیوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

Clubb of Quality Content

محراب کی نظر اچانک ایک دکان پر پڑی۔۔۔

اس دکان میں ایک ضعیف عمر کا آدمی تھا۔۔اور ایک نوجوان آدمی تھا۔۔۔

محراب دیکھ چکا تھا۔۔۔وہ نوجوان آدمی اس ضعیف آدمی کو بری طرح سے مار پیٹ رہا تھا

۔۔۔

محراب نے گاڑی روکی۔۔۔اس کے گارڈز بھی گاڑیاں روک کر جلدی سے الرٹ ہوئے

۔۔۔

محراب اس دکان تک گیا۔۔۔ کیا ہو رہا ہے؟ محراب نے راعب دار اونچی آواز میں پوچھا

۔۔۔

وہ دونوں سہم گئے۔۔۔ک۔کچھ نہیں صاحب اس نوجوان نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

محراب آگے بڑھا اور اس نوجوان کا گریبان پکڑ لیا۔۔جو شکل سے 25 سال تک کا لگ رہا تھا۔۔

کیوں مار رہے تھے۔۔اس ضعیف بابا جی کو؟ محراب نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد مہری سے پوچھا۔۔۔

اس نوجوان لڑکے کا حلق تک خشک ہو چکا تھا۔۔ پیچھے گارڈز بڑی بڑی بندوقیں لے کر کھڑے تھے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ص۔صاحب اس باباجی نے مجھ سے قرضہ لیا ہے۔۔۔دو لاکھ روپے،اتنا عرصہ ہو گیا ہے ۔۔واپس نہیں کر رہا۔۔۔

اس نوجوان نے گھبراتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

باباجی کے گال زخمی ہوئے تھے۔۔۔

ہونٹوں اور ناک سے خون بہہ رہا تھا۔۔دو لاکھ کے پیچھے تم اس طرح جانوروں کی طرح مارو گے۔۔

"خدا کا خوف ہے کہ نہیں"محراب نے شدید برہمی سے کہا۔۔۔

وہ باباجی نظریں جھکائے خاموشی سے کھڑے تھے۔۔۔وہ محراب کو جانتے تھے۔۔۔

اکثر ٹی وی چینلز پر دیکھ چکے تھے۔۔۔ایک سیاست دان کے منہ سے،"خدا کے خوف" کی بات سننا بہت حیرت کی بات تھی۔۔۔

کیا ان سیاست دانوں میں بھی خدا کا خوف ہوتا ہے؟

کیا واقعی ہی سیاستدان اپنے مفاد کے علاوہ غریب عوام کے بارے میں بھی سوچتے ہیں۔۔۔

کیا اچھے سیاستدان ابھی بھی موجود ہیں؟۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں ادا کروں گا ان باباجی کا قرض"۔۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

محراب نے اپنے ایک خاص گارڈ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

اور دکان سے باہر آ گیا۔۔

وہ باباجی بھی بھاگنے کے انداز میں اس کے پیچھے ائے۔۔

نہیں، نہیں صاحب میں ادا کر لوں گا۔۔۔میں پیسے جوڑ رہا ہوں۔۔بابا جی نے جلدی سے کہا۔۔۔

محراب نے پیچھے مڑ کر بابا جی کی طرف دیکھا۔۔۔

بابا جی محراب کے سامنے آ کر کھڑے ہوئے۔۔۔ائیں ہسپتال چلتے ہیں۔۔۔

اپ کی ناک سے خون بہہ رہا ہے۔۔۔محراب نے نرمی سے کہا۔۔۔

نہیں صاحب میں ٹھیک ہوں۔۔۔بابا جی نے جلدی سے کہا۔۔۔

آجائیں ضد نہیں کریں۔۔۔محراب نے بازو سے پکڑ کر ان کو گاڑی میں بٹھایا۔۔۔

سب لوگ حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ان چھوٹی بستی کے لوگوں کے لئے اتنی بڑی گاڑی میں بیٹھ جانا یقیناً خوش قسمتی کی بات تھی۔۔۔

محراب اب ان کو ہسپتال لے کر جا رہا تھا۔۔وہ یہاں بستی والوں سے ووٹ لینے آیا تھا۔۔۔

ان کو یقین دلانے آیا تھا۔۔۔میں ایک اچھا سیاستدان ہوں ووٹ مجھے دینا۔۔۔

پر وہ لوگ محراب سے اتنا ایمپریس ہو چکے تھے کہ ووٹ صرف محراب شاہ کو دیا جائے گا۔۔۔

وہ یہاں جلسہ کرنے آیا تھا۔۔۔پر بغیر جلسے کے ہی سب کو خوش کر گیا تھا۔۔۔

اور اس کی نیت بلکل صاف تھی۔۔۔اس نے کسی قسم کے دکھاوے کے لئے یہ سب نہیں کیا تھا۔۔۔

آپ کا کیا نام ہے؟محراب نے بابا جی سے پوچھا۔۔"غلام حسین"نام ہے میرا۔۔۔اس بابا جی نے جلدی سے بولا۔۔

آپ نے کیوں قرض لیا تھا؟محراب نے نارمل انداز میں سوال پوچھا۔۔۔

جی بیٹی کی شادی کرنی تھی۔۔۔غلام حسین نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

محراب نے فرنٹ بورڈ سے ٹشو پیپر والا ڈبہ پکڑ کر بابا جی کی جانب بڑھایا۔۔۔

انہوں نے ایک ٹشو پیپر نکال کر ناک پر رکھا۔۔اس کے بعد وہ لوگ ہسپتال پہنچ چکے تھے

۔۔۔

محراب نے ان کا پرو پر چیک اپ کروایا۔۔ان کو دوائی لے کر دی۔۔۔اور کچھ پیسے بھی

دیئے۔۔۔

اب وہ لوگ واپس غلام حسین کو گھر چھوڑنے جا رہے تھے۔۔۔

غلام حسین بہت خوش تھا۔۔بیٹا میں اکثر اب کو ٹی وی میں دیکھتا تھا۔۔۔

مجھے لگتا تھا،اپ بھی باقی سیاست دانوں جیسے ہو۔۔

غلام حسین نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔جی میں جانتا ہوں۔۔۔

عوام ہم سیاستدانوں کو جس نظریے سے دیکھتی ہے۔۔محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ کے مقابلے پر کونسا سیاستدان ہے؟غلام حسین نے تجسس سے پوچھا۔۔

"احد میر شاہ میرا دوست"، محراب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

دوست؟ غلام حسین کو حیرت ہوئی۔۔۔ دوست تھا تو رقیب کیسے بن گیا۔۔۔ غلام حسین نے تعجب سے پوچھا۔۔

لمبی کہانی ہے۔۔۔ محراب نے ایک ٹھنڈی اہ بھرتے ہوئے کہا۔۔

احد کے ذکر پر اکثر وہ اداس ہو جاتا تھا۔۔۔ بیٹا تمہیں "طالوت اور جالوت" کی کہانی پتہ ہے؟ غلام حسین نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

"نہیں" محراب نے مختصر جواب دیا۔۔۔

کیا بیٹا سننا پسند کرو گے؟ غلام حسین نے پر جوش انداز میں پوچھا۔۔۔

"جی ضرور"۔۔۔ محراب نے دلچسپی سے کہا۔۔۔

بات ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور حکومت کے بعد کی۔۔۔ قوم بنی اسرائیل کی۔۔

کیا تو نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کو نہیں دیکھا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جب انھوں نے اپنے ایک نبی سے کہا ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر۔۔

کہ ہم اللہ کے راستے میں لڑیں۔۔۔اس نے کہا یقیناً تم قریب ہو کہ اگر تم پر لڑنا فرض کر دیا جائے۔۔

تو تم نہ لڑو۔۔انھوں نے کہا اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ کے راستے میں نہ لڑیں،

حالانکہ ہمیں ہمارے گھروں اور ہمارے بیٹوں سے نکال دیا گیا ہے۔۔۔

پھر جب ان پر لڑنا فرض کر دیا گیا تو ان میں سے بہت تھوڑے لوگوں کے سوا سب پھر گئے۔۔

اور اللہ ان ظالموں کو خوب جاننے والا ہے۔۔جالوت ایک بہت ہی خوفناک سردار تھا۔۔۔

موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کا ایک عجیب قصہ کا ذکر کرنا مقصود ہے۔۔۔

کہ جب ان کی بزدلی اور ترک جہاد کی وجہ سے انھیں ان کے وطن سے نکال دیا گیا،

ان کے بچوں اور عورتوں کو لونڈیاں اور غلام بنا لیا گیا تو،

Clubb of Quality Content

ان کے سرداروں نے وقت کے نبی سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیں،

تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں۔ نبی کو ان کے مزاج اور عادات کا اندازہ تھا، انھوں نے

کہا، اچھی طرح دیکھ لو! جب تم پر قتل فرض ہو گیا۔۔۔

تو تم نہیں لڑو گے۔۔ انھوں نے کہا، ہم اللہ کی راہ میں

کیوں نہیں لڑیں گے،

جب کہ ہمیں ہمارے گھروں اور بیٹوں سے نکال دیا گیا۔ آخر نبی کا اندازہ درست نکلا،

لڑنے کے لیے چند لوگ ہی رہ گئے، مگر اللہ تعالی نے جہاد میں استقامت کی بدولت

ان کو بھی فتح عطا فرمادی۔۔اس سے ترک جہاد کا نقصان یعنی وطن اور سلطنت سے محرومی

اور اہل و عیال کا دشمن کی غلامی میں چلا جانا ہے۔۔

اور اس کا علاج بھی کہ یہ کھوئی ہوئی عزت جہاد کے بغیر کسی صورت دوبارہ حاصل نہیں ہو سکتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان اگر اپنا وطن حاصل کرنے کے لیے۔۔

لڑیں تو یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے، کیونکہ زمین پر کفار کے قبضے سے اللہ کا کلمہ نیچا،

اور مسلمانوں کے قبضے سے اللہ کا کلمہ بلند ہوتا ہے۔ کچھ نادان بھارت کے زیر تسلط کشمیر میں لڑائی کو

وطن کے لیے لڑائی قرار دے کر اس کے فی سبیل اللہ قتل ہونے سے انکار کرتے ہیں،

انھیں ان آیات پر غور کرنا چاہیے۔

اور ان سے ان کے نبی نے کہا بے شک اللہ نے تمھارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے۔۔۔

انھوں نے کہا اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے،

جبکہ ہم حکومت کے اس سے زیادہ حق دار ہیں اور اسے مال کی کوئی وسعت بھی نہیں دی گئی؟

فرمایا بے شک اللہ نے اسے تم پر چن لیا ہے اور اسے علم اور جسم میں زیادہ فراخی عطا فرمائی ہے۔۔

اور اللہ اپنی حکومت جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

طالوت کو بادشاہ مقرر کرنے پر سرداروں نے دو اعتراض کیے،

ایک تو یہ کہ بادشاہ بننے کا حق ہم اس سے زیادہ رکھتے ہیں،

کیونکہ خاندانی طور پر سرداری ہم میں چلی آ رہی ہے۔

دوسرا یہ کہ طالوت کوئی سرمایہ دار شخص نہیں۔ اگر دیکھا جائے۔۔

تو اب بھی دنیا میں سربراہ بننے کے لیے یہی دو پیمانے جاری ہیں،

یا تو وہ کسی سربراہ خاندان سے ہو یا سرمایہ دار ہو۔

نبی نے دونوں چیزوں کی نفی کر کے انھیں بتایا کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے،

کہ طالوت کو اللہ تعالیٰ نے تم پر برتری عطا فرما کر چن لیا ہے،

اب اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر اعتراض کا تمھیں کوئی حق نہیں۔

دوسری یہ کہ حکومت کے لیے خاندان یا سرمایہ کے بجائے۔۔۔

علم اور جسمانی قوت کا ہونا ضروری ہے اور یہ دونوں چیزیں طالوت میں تم سب سے زیادہ ہیں۔۔

تیسری یہ کہ "اللہ تعالی کسی کو بادشاہت عطا کرنے میں کسی کی مرضی کا پابند نہیں، وہ جسے چاہتا ہے سلطنت عطا کر دیتا ہے"۔۔۔

اس کے لشکروں کے مقابلے کی طاقت نہیں، مگر پختہ ایمان والوں نے، جنھیں اللہ سے ملاقات کا یقین تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان کی ہمت بندھائی کہ لڑائی میں قلت و کثرت فیصلہ کن نہیں ہوتی، اللہ کا حکم فیصلہ کن ہوتا ہے۔

بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ جب اللہ کا حکم ہوتا ہے تو تھوڑی جماعتیں

صبر و استقامت کی وجہ سے بڑی جماعتوں پر غالب آجاتی ہیں،" کیونکہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔۔

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس قسم کے بے شمار واقعات موجود ہیں۔

بدر،احد،خندق کو دیکھ لیں۔ جنگ موتہ میں مسلمان تین ہزار اور دشمن دو لاکھ تھا۔

ریم براء بن عازب فرماتے ہیں،مجھے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا،

جو بدر میں شریک تھے کہ ان کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی۔۔

جو نہر سے پار ہوئے تھے، تین سو دس سے کچھ زیادہ براء کہتے ہیں،

اللہ کی قسم !اس کے ساتھ کسی مومن کے سوا کوئی پار نہیں ہوا۔۔

بنی اسرائیل کا حوصلہ بڑھانے کے لیے اور طالوت کی بادشاہت پر یقین میں

اضافے کے لیے نبی نے طالوت کے بادشاہ مقرر ہونے کی ایک نشانی بیان فرمائی،

کہ وہ تابوت (جو دشمن تم سے چھین کر لے گیا تھا جس کے ہوتے ہوئے۔۔

تمھیں دشمن کے مقابلے کے وقت سکون و اطمینان حاصل رہتا تھا

اور جس میں آل موسیٰ اور آل ہارون کی چند باقی ماندہ چیزیں تھیں،

وہ تابوت تمھارے پاس آجائے گا، جسے فرشتے اٹھا لائیں گے۔۔

چنانچہ اس تابوت (صندوق) کے آجانے سے بنی اسرائیل کے حوصلے بلند ہو گئے اور وہ

لڑنے کے لیے تیار ہو گئے۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے طالوت کو فتح یاب کیا۔۔۔ جو تعداد میں جالوت کے لشکر سے بہت کم تھے

۔۔۔

محراب بہت غور اور دلچسپی سے سن رہا تھا۔۔۔

تمہیں معلوم ہے بیٹا، تمہیں یہ قصہ میں نے کیوں سنایا ہے؟ غلام حسین نے محراب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"نہیں معلوم" محراب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

کیونکہ اس میں دو حکمرانوں دو سرداروں کا قصہ ہے۔۔۔ تم نے طے کرنا ہے، تم طالوت بنو گے یا جالوت۔۔

طالوت ایک اچھا سردار اور بادشاہ تھا۔۔۔ جس نے اللہ کی مدد اور اپنے جذبے سے جالوت کو شکست دی۔۔۔

کیا آپ احد کو جالوت بول رہے ہیں؟ محراب نے سنجیدہ انداز میں سوال کیا۔۔۔

نہیں بیٹا میں تو اسے جانتا ہی نہیں،"بغیر جانے کسی کے بارے میں رائے قائم نہیں کرنی چاہیے"۔۔۔

تو پھر آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں، محراب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

حکومت اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔۔۔اگر تمہارے حصہ میں شکست آجائے تو اس کو آنا کا مسئلہ نہ بنانا۔۔۔

حکومت اسے ہی ملے گی جو اللہ کی نظر میں اس قابل ہو گا۔۔۔

ووٹرز میں کسی قسم کی بے ایمانی نہ کرنا۔۔۔انصاف کے ساتھ الیکشن کروانا۔۔۔

"جی بہتر "محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔غلام حسین کو اس کے گھر کے قریب اتار دیا گیا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے بعد محراب اپنے جلسے والی جگہ پر چلا گیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

رات کا ٹائم تھا۔۔۔تقریباً سارا دن باہر گزار کر غازیان گھر آیا تھا۔۔۔

اس نے اپنا دن اپنے دوستوں کے ساتھ گزارا تھا۔۔۔اس کا ایک دوست اسلام آباد سے واپس آیا تھا۔۔۔

مہر ماہ کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔وہ آج اس رشتے کو ٹھیک کرنے کی آخری کوشش کر رہی تھی۔۔۔

آج وہ غازیان کے لئے خوبصورت سا تیار ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے دلہنوں والا بھاری کام والا جوڑا پہنا تھا۔۔۔وہ ایک ایسی کوشش پہلے بھی کر چکی تھی۔۔۔

وہ رات غازی نے ٹیرس پر صوفے پر بیٹھ کر گزاری تھی۔۔

جب تک وہ تھک کر سو نہیں گئی تھی۔۔۔وہ کمرے میں داخل نہیں ہوا تھا۔۔۔

مہر ماہ نے بلیک کلر کا ریشمی جوڑا پہنا تھا۔۔۔اس قدر حسین لڑکی کو دیکھ کر کوئی زاہد بھی بہک سکتا تھا۔۔۔

غازی روم میں داخل ہوا۔۔۔ ہمیشہ کی طرح آج وہ اسے

نظر انداز نہیں کر سکا۔۔۔

نگاہیں غیر ارادی طور پر اس پر جا ٹھہری۔۔۔ کہاں جا رہی ہو؟غازی کے سوال نے مہر ماہ کے موڈ کا ستیاناس کیا۔۔۔

سوال نارمل انداز میں پوچھا گیا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اوہ واقعی! ہی میں تمہیں لگتا ہے، میں کہی جانے کے لئے تیار ہوئی ہوں؟ مہر ماہ نے آئی برو اچکاتے ہوئے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

انسان اتنا تیار رات کو سونے کے لئے تو نہیں ہوتا۔۔۔غازیان نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

غازیان،اوہ!غازیان میرے ٹاکسک شوہر میں تمہارے لئے تیار ہوئی ہوں۔۔۔مہر ماہ نے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اور اپنی کلائی میں پہنی ہوئی چوڑیاں اتارنا شروع کر دی۔۔۔

اس کا دل ٹوٹ چکا تھا۔۔۔oh really!

یہ تیاری میرے لئے ہے۔۔۔غازیان نے حیرانگی شو کروائی۔۔۔

پر حقیقت میں اسے زرا حیرت نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں میں اس کمرے کی دیواروں کے لئے تیار ہوئی ہوں"۔۔۔مہر ماہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ تم نے دیواروں کو اپنا شوہر بنالیا ہے۔۔۔غازیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں ان دیواروں اور تم میں ذرا بھی فرق نہیں ہے۔۔۔

وہ بھی پتھر کی طرح سخت "emotionless" اور تم بھی "emotionless" ہو۔۔۔

مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔۔

جب انسان کے "emotions" کی قدر نہیں ہوتی تو وہ "emotionless" بن جاتا ہے۔۔۔

ایک بات کو لے کر تم اپنا ماضی، حال اور مستقبل خراب کر رہے ہو۔۔۔

میری بھی ایک برداشت ہے، جس دن ختم ہوئی۔۔۔ تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔

اور میں تمہاری زندگی سے چلی جاؤں گی۔۔۔ مہر ماہ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

پر بعد میں آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔غازی اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

غازی نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔اور صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

مہر ماہ نے غازیان کو سرد نگاہوں سے دیکھا۔۔۔پھر کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

یہ رات بھی انہوں نے نفرت کی نظر کر دی۔۔۔۔

غازیان صوفے پر سو گیا تھا۔۔۔اور مہر ماہ بیڈ پر۔۔۔

۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگلی صبح مہر ماہ آفس جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔۔غازیان صوفے پر سو رہا تھا۔۔

روم کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔مہر ماہ نے دروازہ کھولا۔۔۔سامنے عائلہ تھی۔۔۔

اسلام علیکم انٹی! مہر ماہ نے ہلکا سا مسکرا کر سلام لیا۔۔۔

وعلیکم اسلام بیٹا!عائلہ بیگم نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

مہر ماہ نے سارا دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔اور آگے سے سائیڈ پر ہو گئی تھی۔۔۔

جس کا مطلب تھا آنٹی اندر آجائیں۔۔۔عائلہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

مہر ماہ اپنی چیزیں اکھٹی کر رہی تھی۔۔۔عائلہ کی نظر صوفے پر سوئے غازیان پر گئی۔۔

غازیان صوفے پر کیوں سو رہا ہے؟۔۔عائلہ بیگم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

کیونکہ ان کا بیٹا کبھی صوفے پر نہیں سوتا تھا۔۔۔اسے تو عادت تھی پورے بیڈ پر سونے کی

۔۔۔

آنٹی اپنی مرضی سے سو رہا ہے۔۔۔چاہیے تو اٹھا کر پوچھ لیں۔۔۔مہر ماہ نے نارمل انداز

میں کہا۔۔۔

کوئی لڑائی ہوئی ہے؟۔۔عائلہ نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

نہیں انٹی۔۔اب لڑائی نہیں ہوتی ہمارے درمیان۔۔۔"اب بس خاموشی سے ایک دوسرے کو تکلیف دی جاتی ہے"۔۔

مہر ماہ نے دکھ سے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عائلہ بیگم جواب میں کچھ نہ بول سکی۔۔۔یہ تو وہ بھی جانتے تھیں۔۔

ان کے بیٹے اور بہو کے درمیان مسلہ چل رہا ہے۔۔۔

ایک آفس میں رہتے ہوئے دونوں مختلف اوقات میں آتے جاتے تھے۔۔۔

کبھی ایک ساتھ ٹیبل پر بیٹھ کر لنچ ڈنر نہیں کرتے تھے۔۔

پر انہوں نے سوچا یہ ان کا پرسنل معاملہ ہے۔۔خود ہی حل کر لیں گے۔۔۔

پر اب اس معاملے کو عائلہ بیگم نے خود حل کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔

اپنے معصوم بیٹے کو صوفے پر سوتا دیکھ کر ان کی مامتا تڑپ گئی تھی۔۔۔عائلہ غازیان کے پاس گئی۔۔

ناولز کلب

غازیان بیٹا۔۔انہوں نے غازیان کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

مہر ماہ روم سے باہر چلی گئی۔۔اسے آفس سے دیر ہو رہی تھی۔۔غازی لیٹ ہی جاتا تھا۔۔

عائلہ نے غازیان کے بالوں میں انگلیاں پھیری۔۔بیٹا اٹھو۔۔

کیسے سو رہے ہو چھوٹے سے صوفے پر؟ تمہیں تو پورے بیڈ پر سونے کی عادت ہے۔۔عائلہ بیگم نے پیار سے کہا۔۔۔

بس ماما عادت بدل گئی۔۔غازی اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔عائلہ بیگم اس کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

سب ٹھیک ہے نہ۔۔عائلہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔۔

نہیں ماما کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

کیا ہوا میری جان؟۔۔عائلہ بیگم نے پوچھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بس ماما مجھے یہاں نہیں رہنا میں اسلام آباد والے گھر واپس جانا چاہتا ہوں۔۔

بیٹا کیوں اسلام آباد جانا چاہتے ہو، اگے ہی اتنی مشکل سے تم نے ہر چیز سے move on کیا ہے۔۔۔

عائلہ بیگم نے اپنا موقف بیان کیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا واقعی ہی آپ کو لگتا ہے، میں ماضی سے move on کر چکا ہوں؟۔۔۔

کچھ دیر عائلہ بیگم خاموش رہی۔۔۔ پھر انہوں نے بات کا رخ بدلا۔۔۔

پر بیٹا تمہارا سارا بزنس ادھر ہے۔۔ ماما میں بریک لینا چاہتا ہوں۔۔

میں آج آفس بھی نہیں جاؤں گا۔۔ میرا کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا۔۔

اسلام آباد کی ہوائیں مجھے یاد کر رہی ہیں۔۔غازیان نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

بیٹا سردیوں کا سیزن ہے وہاں برف باری ہو رہی ہے۔۔راستے بھی خطرناک ہیں۔۔عائلہ بیگم نے ایک بار پھر فکر مندی سے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا؟ میرا دل اٹھ گیا ہے ہر چیز سے۔۔

سکون چاہتا ہوں۔۔ سکون تلاش کرنے جا رہا ہوں۔۔

گھر میں بیوی کے ہوتے باہر سے سکون تلاش کر رہے ہو۔۔؟عائلہ بیگم نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

جب بے سکونی کی وجہ ہی بیوی ہو۔۔ پھر بندہ کیا کرے ماما؟۔۔

ایسا کیا کر دیا ہے مہر ماہ نے؟عائلہ نے تعجب سے پوچھا۔۔

کچھ بھی نہیں بس میں اس شادی سے خوش نہیں ہوں۔۔غازی نے دو ٹوک انداز میں کہا ۔۔۔

Clubb of Quality Content

بیٹا اگر خوش نہیں ہو۔۔۔ تو کیوں مہر ماہ اور خود کو بے نام رشتے میں باندھا ہے۔۔۔

اسے بھی تکلیف دے رہے ہو۔۔ خود بھی تکلیف میں ہو۔۔

مہر ماہ کو طلاق دے دو۔۔تا کہ وہ تو اپنی زندگی کسی اور کے ساتھ اچھے سے گزار سکے۔۔۔

عائلہ بیگم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

طلاق کے ذکر پر غازی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔کیا ایک بار پھر وہ مجھ سے دور چلی جائے گی

۔۔۔

غازی نے دل میں بولا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ اپنا فون روم میں بھول گئی تھی۔۔وہ لینے وہ واپس روم کی طرف آئی۔۔

ابھی وہ دروازے پر کھڑی تھی۔۔اسے عائلہ کی آواز آئی۔۔

کہ مہر ماہ کو طلاق دے دو۔۔مہر ماہ کا وجود ایک دم سے سرد ہو گیا۔۔آنکھیں نم ہو گئی۔۔

وہ عائلہ بیگم کے باقی کے الفاظ غور سے سن ہی نہ سکی۔۔۔

ارد گرد کی آوازیں آنا بند ہو گئی۔۔

میں۔۔۔ میں نہیں روؤں گی۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔۔م۔ میں بھی یہی چاہتی ہوں۔۔

ن۔ن۔ نہیں رہنا مجھے اب اس کے ساتھ۔۔۔ مہر ماہ خود سے ہمکلام تھی۔۔۔

اس نے آنسوں صاف کیا۔۔ اور بلکل نارمل انداز میں اندر داخل ہوئی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ نے فون اٹھایا اور پھر سے روم سے باہر چلی گئی۔۔

غازیان اس کی نم آنکھیں دیکھ چکا تھا۔۔ دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

اتنے ٹائم بعد آج پہلی بار دل کو کچھ ہو رہا تھا۔۔۔ اسے لگتا تھا۔۔۔

اس کا دل ویران ہو گیا ہے۔۔۔ کوئی جذبہ باقی نہیں رہا۔۔

پر اب پھر دل ایسے کیوں دھڑک رہا ہے۔۔۔ کیا میرے اندر ابھی بھی emotions باقی ہیں۔۔۔

غازیان کو خود سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔ وہ ایسے کیوں کر رہا ہے۔۔

نہیں ماما میں اسے طلاق نہیں دے سکتا۔۔ مہر ماہ کے روم سے جانے کے بعد غازیان نے بولا۔۔

Clubb of Quality Content

بس اس رشتے کو میں تھوڑا ٹائم دینا چاہتا ہوں۔۔۔

غازی نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔عائلہ روم سے باہر چلی گئی۔۔مہر ماہ آفس جا چکی تھی۔۔

اس کا واپسی پر شیر علی مینشن جانے کا ارادہ تھا۔۔

وہ اب اس انسان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔

غازیان فریش ہو کر نیچے آیا۔۔اٹھ تو چکا تھا۔۔۔اس نے آفس جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

عائلہ بیگم کام والی کے ساتھ مل کر ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی۔۔۔

بیٹا آپ نے تو بولا تھا کہ آج آفس نہیں جاؤں گا۔۔عائلہ بیگم نے اسے یاد کرواتے ہوئے کہا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جی ماما بولا تھا، پر اب ارادہ بدل دیا۔۔۔میں آج آفس کا سارا کام ختم کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

کل اسلام آباد کے لئے نکلنا ہے۔۔۔غازیان نے نارمل انداز بات مکمل کی۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے"۔۔اوٗ ناشتہ کرو۔۔۔عائلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

غازیان چئیر کھینچ کر اس پر بیٹھ گیا۔۔۔اس نے ایک گلاس میں جوس ڈالا۔۔۔

بیٹا مجھے شاذل سے متعلق تم سے بات کرنی ہے۔۔۔عائلہ بیگم نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

جی میں سن رہا ہوں۔۔۔غازی نے بریڈ کا نوالہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا شاذل بہت زیادہ گھر سے باہر رہنے لگ گیا ہے۔۔۔بزنس میں بھی شامل نہیں ہو رہا۔۔۔

اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ گھومنے پھرنے چلا جاتا ہے۔۔

میں چاہتی ہوں۔۔۔اس کی شادی ہو جائے۔۔۔شادی کے بعد خود ہی زمہ دار آدمی بن جائے گا۔۔۔

اسے پتہ ہو گا۔۔۔خود کمانا ہے۔۔۔اپنی بیوی کو باپ بھائی کے پیسوں پر نہیں پالنا۔۔۔

غازی خاموشی سے سن رہا تھا۔۔۔مجھے تمہاری خالہ کا فون آیا تھا۔۔۔

کہہ رہی تھیں۔۔۔اس ہفتے شاذل اور عائزہ کا نکاح کروا دیتے ہیں۔۔۔

عائلہ بیگم نے سنجیدہ انداز میں اپنی بات مکمل کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ جو چار دن بعد ہفتہ ہے وہ؟غازی نے حیرت سے پوچھا۔۔

جی بیٹا۔۔آپ کی خالہ جلدی کرنا چاہ رہی ہیں۔انہوں نے واپس امریکہ جانا ہے۔۔

آپ نے شاذل سے پوچھا؟غازی نے جوس پیتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا اسے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔عائلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

میں پھر بھی یہی بولوں گا۔۔اس سے ایک دفع بات کر لیں۔۔غازی نے مشورہ دیا۔۔۔

بیٹا منگنی اس کی مرضی سے ہوئی تھی۔۔ماما آپ شاید بھول رہی ہیں۔۔۔

آپ نے اسے فورس کیا تھا۔۔ہاں پر وہ خوش تھا۔۔

ماما میں شاذل کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔۔وہ خوش نہیں ہے۔۔

تو کیا اس چورنی سے اس کا نکاح کروا دیتی؟اس کے ساتھ وہ بہت خوش تھا۔۔عائلہ بیگم کو اچانک غصہ آ گیا۔۔۔

کیا اس لڑکی نے اس گھر کی کوئی چیز چوری کی تھی ماما؟غازیان نے سنجیدہ انداز میں پوچھا

۔۔

نہیں۔۔عائلہ نے بولا۔۔۔کیا آپ نے اس لڑکی کو چوری کرتے ہوئے کبھی دیکھا؟نہیں بیٹا۔۔عائلہ نے بولا۔۔

تو بغیر دلائل اور ثبوت کے آپ کیوں اس پر تہمت اور چور ہونے کا الزام لگا رہی ہیں۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کو پتہ بھی ہے کسی پر تہمت لگانا کتنا بڑا گناہ ہے"۔۔

غازی ماں سے ایسے بات کرتے ہیں۔۔۔عائلہ بیگم نے خفگی سے کہا۔۔۔

سارے آداب بھول گئے ہو۔۔عائلہ بیگم کو دکھ ہوا تھا۔۔

میں آپ سے بد تمیزی نہیں کر رہا بس آپ کو سمجھا رہا ہوں۔۔

آپ اپنی خوش دیکھ رہی ہیں۔۔شاذل خوش نہیں ہے۔۔۔

تم خاموش رہو۔۔میں تم لوگوں کی ماں ہوں تم لوگوں کے لئے اچھا ہی سوچوں گی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عائلہ بیگم نے اب کی بار غازی کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔

غازی خاموش ہو گیا۔۔۔اس کا دھیان اب اپنے ناشتے کی جانب تھا۔۔۔

اور تم شاذل کی فکر چھوڑو اپنی فکر کرو۔۔۔

جلد سے جلد اپنے اور مہر ماہ کے بارے میں کوئی فیصلہ کرو۔۔۔

یہ روز روز کی لڑائی ختم کرو۔۔۔ میری بھی خواہش ہے۔۔۔

اپنے پوتے پوتیوں کے ساتھ کھلنے کی۔۔۔عائلہ بیگم اب خفا ہو گئ تھیں۔۔۔

شاذل کی شادی کروائے، آپ کے یہ پوتے پوتیوں والی خواہش وہ پوری کر دے گا۔۔۔

غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

عائلہ بیگم جواب میں کچھ نہ بول سکی۔۔۔مروان صاحب ناشتہ کرنے ٹیبل پر آئے۔۔۔

ان کو دیکھتے ہی غازی چیئر سے اٹھ گیا۔۔۔ تمہارا کب تک باپ سے ناراض رہنے کا ارادہ ہے ؟ مروان صاحب نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

غازی نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔۔۔

رکو غازی!! مروان صاحب نے پیچھے سے آواز دی۔۔۔غازیان وہی رک گیا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔۔۔میں نے وہ جھوٹ تمہاری بہتری کے لئے بولا تھا۔۔۔مروان صاحب نے نرمی سے کہا۔۔

لہجے سے شرمندہ بھی لگ رہے تھے۔۔غازیان واپس مڑا۔۔تو کیا آپ کے جھوٹ بولنے کے بعد میں بہتر ہو گیا تھا؟ لہجہ سرد تھا۔۔

مروان صاحب جواب میں کچھ نہ بول سکے۔۔عائلہ بیگم خاموشی سے غازیان کی طرف دیکھ رہی تھیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاں اب جواب دیں نہ۔۔۔وہ مجھے نہ ملتی مجھے منظور تھا۔۔۔

کم از کم دل کو تسلی رہتی وہ زندہ ہے۔۔۔یہ سن کر مجھے زیادہ اذیت ہوئی تھی کہ وہ مر گئی۔۔۔

زندہ ہوتی امید ہوتی کہ چلو کبھی نہ کبھی سامنے آجائے گی۔۔۔ہماری قسمت میں ملنا ہوا تو ہم مل جائے گے۔۔۔

آپ نے اس کی موت کا پیغام سنا کر میری ساری امید ہی توڑ دی تھی۔۔۔

غازیان دکھ کے ساتھ آج اپنے باپ سے شکوہ کر رہا تھا۔۔۔

غازیان کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔جس عورت کے لئے اتنا سب ہوتا رہا۔۔

وہی عورت آج اس کی دسترس میں تھی۔۔۔پر اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔اسے چھونے کی اسے محسوس کرنے کی۔۔۔

مروان صاحب اٹھ کر غازی کے پاس آئے۔۔۔غازیان ان کے گلے لگ گیا۔۔۔

اور بہت زیادہ رویا۔۔۔بیٹا کچھ چیزیں قسمت میں لکھی ہوتی ہیں۔۔۔

کبھی وہ ہم سے دور چلی جاتی ہیں۔۔۔کبھی وہ ہمارے سامنے آجاتی ہیں۔۔۔

ماضی کو قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر لو۔۔۔اور مہر ماہ کے ساتھ نئے تعلق نئی زندگی کا آغاز کرو۔۔۔

ماضی خراب ہو گیا۔۔۔حال خراب نہیں کرو۔۔۔پچھلے دو ماہ سے تم خود بھی اذیت میں ہو اسے بھی رکھا ہے۔۔

مروان صاحب اسے پیار سے چھوٹے بچے کی طرح سمجھا رہے تھے۔۔۔

غازیان نے آنسو صاف کیے۔۔۔مجھے آفس جانا ہے۔۔میں تیار ہونے جا رہا ہوں۔۔۔

رونے سی اس کی آواز میں وہ راعب نہیں رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

غازیان آفس آیا۔۔وہ سیدھا اپنے آفس روم میں گیا۔۔

وہ جا کر چیئر پر بیٹھا۔۔۔

اس نے آفس روم میں جاتے ہی مہر ماہ کو کال کی۔۔ میرے آفس روم میں آؤ۔۔ لہجہ حکمیہ تھا۔۔۔

کیوں؟ مہر ماہ نے سوال کیا۔۔۔ کیا مطلب کیوں میں تمہارا "ڈومی نیٹر" ہوں۔۔۔

میری پارٹنر شپ زیادہ ہے۔۔۔ اب صرف میرا حکم چلے گا۔۔۔ غازیان نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں نہیں آرہی۔۔۔ تمہارا حکم مانتی ہے، میری جوتی۔۔۔

یاد ہے کل رات کیا، کیا ہے تم نے؟ مہر ماہ نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

یہ آفس ہے "میری جان"۔۔۔کل رات کا ذکر ادھر کیوں ہو رہا ہے؟غازی نے اب کی بار نارمل انداز میں پوچھا۔۔

پہلی بات یہ کہ میں تمہاری جان نہیں۔۔۔مس مہر ماہ بلاؤ مجھے۔۔۔

دوسری بات، کنواں پیاسے کے پاس جاتا ہے یا پیاسا کنویں کے پاس؟

اگر تمہیں کوئی کام ہے خود آجاؤ۔۔۔مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

پہلی بات نہ تو تم کنواں ہو اور نہ ہی میں پیاسا ہوں۔۔۔غازیان نے نارمل انداز میں کہا

۔۔۔

اب وہ اس کی نقل اتار رہا تھا۔۔دوسری بات ہر افس کا rule ہوتا ہے۔۔جس کی پارٹنر شپ زیادہ ہوتی ہے۔۔۔

دوسرے پارٹنر کو اس کی ہر بات ماننی ہوتی ہے۔۔۔

تمہاری جوتی کے ساتھ ساتھ تم بھی میرا ہر حکم مانو گی۔۔۔

دوسری صورت میں، میں ایکشن لوں گا۔۔۔غازیان نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

یہ ایکشن تمہیں ہی مہنگا پڑے گا۔۔۔ مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"نقصان سے نہیں ڈرتا میں"۔۔۔غازیان نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

البتہ اگر تمہارا نقصان ہوا، تو تمہارا پچھلے تین سال کا ریکارڈ خراب ہو جائے گا۔۔غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

Clubb of Quality Content

پچھلے تین سال سے مہر ماہ کا ہر پروجیکٹ کامیاب ہوتا رہا ہے۔۔۔

شرم کرو غازی، مہر ماہ نے غصے سے کہا۔۔۔

میں شرماتا بلکل بھی اچھا نہیں لگوں گا۔۔۔اب چپ کر کے میرے کمرے میں اؤ۔۔۔

غازیان نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

اگر نہ اؤ تو؟ مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ تو میں خود اجاؤ گا۔۔

غازی نے سرد لہجے میں کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

وہ غصے سے اپنی چیئر سے اٹھا۔۔۔

وہ مہر ماہ کے آفس کی طرف جا رہا تھا۔۔۔

غازیان نے ایک دم سے دروازہ کھولا۔۔ اور زور سے بند کر کے لوگ کیا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لوک کیوں کیا ہے؟ مہر ماہ گھبرا گئ۔۔۔ مہر ماہ کو غازی کی سرخ آنکھوں سے خوف آیا۔۔

اس نے مہر ماہ کے منہ کو دبوچا۔۔۔

کیا سمجھتی ہو تم خود کو؟ جب میں نے اپنے روم میں آنے کا ارڈر دیا ہے تو کیوں نہیں آئی۔۔۔

بھول گئی ہو، جس کی اماؤنٹ زیادہ ہوتی ہے پروجیکٹ میں اس کا حکم چلتا ہے۔۔

منہ چھوڑو میرا میں ہاتھ توڑ دوگی تمہارا۔۔۔ مہر ماہ بھرپور مزاحمت کر رہی تھی۔۔

غازیان نے اپنی گرفت اور سخت کی۔۔۔ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

غازیان مجھے تکلیف ہو رہی ہے چھوڑو۔۔۔ اس نے ایک جھٹکے سے اس کا منہ چھوڑا۔۔۔

تمہاری حرکتیں مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔۔۔ مہر ماہ نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا۔۔

نہیں دوں گا طلاق۔۔۔ساری زندگی میرے نام کے ساتھ گزارو گی۔۔۔غازیان نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

"خلع کا آپشن ہے میرے پاس"۔۔۔مہر ماہ کی آنکھیں پانی سے بھری تھی۔۔

وہ سرخ آنکھوں سے غازیان کی طرح دیکھ رہی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Novelly Content

غازیان بھی اسی طرح سخت نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

تمہیں کس چیز کا غصہ ہے جو اس طرح نکال رہے ہو صبح طلاق کی بات کر رہے تھے۔۔۔

اب کس حق سے میرا منہ پکڑا ہے؟مہر ماہ نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔

بیوی ہو تم میری جب دل چاہیے چھو سکتا ہوں۔۔

یہ جو حرکت تم نے ابھی کی تھی اس کو چھونا نہیں بولتے۔۔ مہر ماہ نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ"۔۔۔ایک منٹ میں یہ زبان بند کرواسکتا ہوں۔۔غازی نے تلخی سے کہا

۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک بات بتاؤں تمہیں غازیان۔۔۔ تمہیں مجھ سے کبھی محبت تھی ہی نہیں۔۔

کوئی بھی اپنی محبت کے ساتھ ایسے نہیں کرتا۔۔

تمہیں تمہاری محبت ملی تھی تمہیں شکر ادا کرنا چاہیے تھا۔۔

تم نے کیا کیا؟ توڑ دیا مجھے۔۔۔ میرا وجود زخمی ہے۔۔۔ تمہاری ہر حرکت مجھے تکلیف دیتی ہے۔۔۔

پتہ ہے مجھے شادی سے خوف آتا تھا۔۔۔ مجھے ڈر لگتا تھا۔۔۔

اگر میرا شوہر اچھا نہیں نکلا، میں کیا کروں گی۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔۔

میرے سارے خوف سچ ثابت ہو گئے ہیں۔۔۔

مجھے طلاق چاہیے میں آفس کے بعد بابا کے گھر چلی جاؤں گی۔۔۔

مہر ماہ روتے ہوئے سب بول رہی تھی۔۔۔

غازیان خاموشی سے اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے کسی عمل پر شرمندہ نہیں تھا۔۔۔

اگر تم انکل کے گھر گئی۔۔بہت سخت سزا دوں گا۔۔

غازی نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

میں جاؤں گی تم مجھے وہاں جانے سے نہیں روک سکتے۔۔

میرے بابا کا گھر ہے۔۔مہر ماہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بولا نہ نہیں جاؤ گی۔۔غازی نے اپنی لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے بولا میں جاؤں گی۔۔مہر ماہ نے بھی غصے سے کہا۔۔۔

"چٹاخ"غازیان نے مہر ماہ کے منہ پر تھپڑ مارا۔۔۔

میرے ساتھ اگلی دفع ضد نہ لگانا۔۔۔

"چٹاخ" مہر ماہ نے بھی اسی انداز میں غازیان کے منہ پر تھپڑ مارا۔۔۔ میرے ساتھ بھی ضد نہیں لگانا۔۔۔

غازیان حیرت سے مہر ماہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے اس تھپڑ کی بلکل بھی امید نہیں تھی ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دونوں کی آنکھیں شعلہ ہو رہی تھی۔۔ مہر ماہ روم سے باہر چلی گئی۔۔

غازیان اس کے پیچھے آیا۔۔ اس نے مہر ماہ کو بازو سے پکڑا۔۔

چھوڑو مجھے۔۔ ارد گرد کوئی بھی نہیں تھا۔۔

غازیان اسے کھینچتے ہوئے آفس سے باہر لے کر آیا۔۔ وہ بھرپور مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔

چھوڑو مجھے،غازیان اسے اپنے ساتھ اسلام آباد لے کر جانے کا سوچ چکا تھا۔۔۔

جہاں سے محبت اور نفرت کی آگ شروع ہوئی تھی۔۔وہی ختم ہو گی۔۔۔

غازیان اس پارکنگ ایریا کی طرف اپنی گاڑی کے پاس لے کر آیا۔۔

بیٹھو اندر۔۔۔نہیں بیٹھوں گی۔۔۔مہر ماہ نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

وہاں سے کچھ گاڑیاں گزر رہی تھیں۔۔۔مہر ماہ بیٹھو اندر۔۔۔

غازیان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔وہاں پارکنگ ایریا میں مہر ماہ کا ڈرائیور بھی کھڑا تھا

۔۔۔

مہر ماہ اس کی جانب چلی گئی۔۔۔اور سرد لہجے میں کہا۔۔۔

"گاڑی کی چابی دو مجھے"۔۔۔ڈرائیور نے جلدی سے چابی پکڑا دی۔۔۔

غازیان بھی وہاں آیا۔۔۔۔کدھر جا رہی ہو؟غازی نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

"جہنم میں"۔۔۔مہر ماہ نے شدید غصہ میں کہا۔۔۔ڈرائیور وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔غازیان نے اسے اشارہ کیا تھا۔۔

چلو گے ساتھ؟"بلکہ جہنم کے سردار ہو تم"۔۔۔مہر ماہ نے تپ کر کہا۔۔

مہر ماہ کو anger issues تھے،پر اتنا زیادہ غصہ اسے کبھی نہیں آیا تھا۔۔۔

اس کے ماما بابا نے کبھی اس پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Novels

"غلطی کے بغیر جب تھپڑ پڑے تب برداشت نہیں ہوتا"۔۔۔

مہر ماہ میرا دماغ خراب نہیں کرو۔۔۔چلو میرے ساتھ۔۔

غازیان نے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"خراب چیز مزید کیا ہی خراب ہو گی"۔۔ مہر ماہ نے تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئ۔۔۔غازیان نے ہاتھ کی مٹھیاں سختی سے بند کی۔۔۔

مہر ماہ گاڑی سٹارٹ کر کے انتہائی تیز رفتاری سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

غازیان وہاں کھڑا دور تک اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔اس کے بعد وہ اپنی گاڑی میں اکر بیٹھ گیا

۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اسلام آباد کے لئے نکلا تھا۔۔۔اس کی منزل اب اسلام آباد تھی۔۔

آج اتنے سالوں بعد ان راستوں سے گزرتے ہوئے ساری پرانی یادیں تازہ ہوئی تھی۔۔

غازی راستوں کے خوشبو سے واقف تھا۔۔۔اس کا سارا بچپن اسلام آباد میں گزرا تھا۔۔۔

تقریباً 6 گھنٹے کا سفر طے کرنے کے بعد غازیان اپنے

گھر پہنچا تھا۔۔۔

غازیان اپنے اسلام آباد والے گھر آیا تھا۔۔غازی کا سارا بچپن اس گھر میں گزرا تھا۔۔

یہ گھر انہوں نے ایک میاں بیوی کو دیا تھا۔۔۔وہ ان کے ملازم تھے۔۔۔

وہ یہاں رہائش پذیر تھے۔۔۔

کچھ کمرے لوک تھے۔۔۔وہ بس ایک دو کمرے ہی استعمال کرتے تھے۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی سارا ماضی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

غازیان نے آکر شاور لیا اور کپڑے چینج کر کے سو گیا۔۔

سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے۔۔۔

(6 گھنٹے پہلے)

مہر ماہ اپنے بابا کے گھر آئی۔۔۔آج مرہا بھی آئی تھی۔۔

مریم اور مرہا دونوں صوفے پر بیٹھ کر باتیں کر رہی تھیں۔۔۔

مہر ماہ اندر داخل ہوئی۔۔۔وہ دونوں مہر ماہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔۔۔

اور باری باری اس سے گلے ملی۔۔۔

کیسی ہیں آپی؟ آپ تو شادی کے بعد ہمیں بھول ہی گئی ہیں مریم نے شکوہ کیا۔۔۔

ویسے بہت مزہ آتا ہے۔۔مجھے اکلوتے اکلوتے والی feelings آتی ہیں۔۔۔

Clubb of Quality Content

جیسے ماما بابا کی صرف میں ہی اکلوتی بیٹی ہوں۔۔اب تو میری ہر بات بھی مانی جاتی ہے۔۔

مریم خوشی سے بتا رہی تھی۔۔۔

آپی دیکھ رہی ہیں۔۔ ہمیں گھر سے رخصت کر کے ہمارے پیچھے مزے کر رہے یہ لوگ مرہانے منہ بناتے ہوئے بولا۔۔

کوئی بات نہیں بچی ہے کرنے دو اس کو مزے۔۔ مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ پل کے لئے وہ اپنے غازیان کے معاملے کو بھول گئی تھی۔۔۔

وہ اپنی جان سے عزیز بہنوں سے مل کر بہت خوش تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شادی کا لڈو تو اس نے بھی کھانا ہے۔۔ مرہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ کون سا لڈو۔۔ کیسا لڈو؟

مجھے نہیں کھانا کوئی لڈو۔ وڈو۔۔ مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

"کھانا تو پڑے گا" مرہا نے بولا۔۔۔ہاں خود دونوں اتنے ہینڈسم بندے لے کر بیٹھی ہو۔۔۔

اتنا نہیں ہوا۔۔ بہن کے لئے بھی ڈھونڈ دو۔۔۔غازیان بھائی اور احد بھائی جیسا بندہ ڈھونڈ کے دو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر شاید کھالوں لڈو۔۔۔ مریم نے دانتوں کی بھرپور نمائش کرتے ہوئے پر جوش انداز میں کہا۔۔۔

مہر ماہ مسکراتے ہوئے ان دونوں کی نوک جوک دیکھ رہی تھی۔۔۔

اگر غازی یا احد بھائی جیسا آدمی مل جائے پھر تو لڈو کھانے کا بھی مزہ آئے گا۔۔ مریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

توبہ کرو!! مرہا اور مہر ماہ نے ایک ساتھ بولا۔۔

ارے ارے کس بات کی توبہ، دونوں اتنے اچھے تو ہیں۔۔۔

ناشکری ہیں آپ دونوں۔۔۔ مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

ابھی وہ تینوں باتیں کر ہی رہی تھیں۔۔۔ کہ کام والی آئی۔۔۔

مریم بیٹا باہر آپ کی دوست آئی ہے۔۔۔ مریم اٹھ کر باہر اپنی دوست سے ملنے چلی گئی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ دوست پانچ سال کی ایک چھوٹی بچی تھی۔۔۔یہ بچی ان کے گھر کے سامنے رہتی ہے۔۔۔ مریم اکثر اس کے ساتھ مل کر کھلتی ہے۔۔۔مریم کے وہاں سے جانے کے بعد مہر ماہ نے کہا۔۔۔

مرہا!!تم نے کیوں مریم کو بولا تھا کہ توبہ کرو۔۔۔کیا احد اچھا نہیں ہے؟مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

آپ نے بھی تو بولا تھا کہ توبہ کرو، کیا غازیان بھائی اچھے نہیں ہیں؟مرہا نے سوال کے بدلے سوال کر ڈالا۔۔

Clubb of Quality Content

مہر ماہ تھوڑی دیر خاموش ہو گئی۔۔۔ پھر اس نے مرہا کو ساری بات بتائی۔۔۔

اسلام آباد والے واقعے سے لے کر اب تک جو کچھ بھی ہوتا رہا ہے۔۔۔ وہ سب مرہا کو بتا رہی تھی۔۔۔

مرہا بھی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ نور بیگم گھر نہیں تھیں۔۔۔ وہ کچھ سامان خریدنے شیر علی کے ساتھ گئیں تھیں۔۔۔

اب تم بتاؤ مہر ماہ نے مرہا سے پوچھا۔۔۔ آپی احد اچھا ہے۔۔۔

پر مجھے اس کے غصے سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔ غصے میں اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں

۔۔۔

اس کا سیاست میں ہونا مجھے نہیں پسند۔۔۔ اس کا مخالف اس کا دوست ہے۔۔۔

اب تو اس کا بہنوئی بھی ہے۔۔۔ کیا مطلب بہنوئی؟ مہر ماہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مرہا نے شروع سے لے کر ساری بات مہر ماہ کو بتائی۔۔

وہ حیرت سے سب سن رہی تھی۔۔۔

آپی مجھے کبھی کبھی بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔اگر احد کو سب سچ پتہ چل گیا۔۔۔

پتہ نہیں میرے ساتھ کیا کرے گا۔۔۔مہر ماہ نے مرہا کو گلے سے لگایا۔۔۔۔

پریشان نہیں ہو میری جان کچھ نہیں ہوتا۔۔۔تم خود اسے سچ بتا دو۔۔۔

اگر اسے کسی اور سے پتہ چلا تو معاملہ زیادہ خراب ہو گا۔۔مہر ماہ نے اسے مشورہ دیا۔۔۔

ویسے بھی تمہارا قصور نہیں ہے۔۔۔تم نے ان کو منع کر دیا تھا۔۔۔

آپی اگر احد نے مجھے جان سے مار دیا۔۔مرہا نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

میری جان وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔کیسے جان سے مار سکتا ہے۔۔۔مہر ماہ اسے پیار سے سمجھا رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مریم اس بچی اور اس کے تین سال کے چھوٹے بھائی کے ساتھ مل کر اپنے گھر کے گیٹ، کے باہر کھیل رہی تھی۔۔۔

ان کے پاس چھوٹے چھوٹے بچوں والے پلاسٹک کے بہت سارے برتن تھے۔۔۔

جس میں وہ ارد گرد سے مٹی، گھاس، پتے، پھول اور چھوٹے چھوٹے پتھر رکھ رہے تھے

۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بطور ان بچوں کے یہ سب چیزیں ان کے بھالوں "Bear" اور ڈول "doll" کا کھانا ہے

۔۔۔

مریم ان کے لئے آپ پھول توڑ رہی تھی۔۔۔وہ بھی کسی کے گھر کے باہر سے۔۔۔

اس کے پیچھے ایک سیاہ رنگ کی گاڑی آ کر رکی۔۔۔بغیر اجازت پھول توڑنا منع ہے۔۔۔

ایک بھاری مردانہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔

مریم نے ڈر کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔انکل!!اوہ میرا مطلب اسفندیار بھائی آپ؟آپ نے تو ڈرا ہی دیا ہے۔۔۔

بھائی لفظ پر اسفندیار کا رنگ بدلہ تھا۔۔اسے یہ لفظ بلکل پسند نہیں تھا۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟۔۔۔وہ بچی ماہ نور مریم کے پاس آئی۔۔۔

آپی آئے نہ مٹی سے کھلتے ہیں۔۔۔۔میں نے مٹی اکھٹی کی ہے۔۔۔بچی نے مریم کا ہاتھ پکڑا ۔۔۔

اور اسے اپنے ساتھ لے گئی۔۔اسفندیار گاڑی سے باہر نکلا۔۔وہ بھی ان کے پیچھے آ گیا۔۔۔

مریم نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔وہ ان کے پیچھے ہی چل رہا تھا۔۔

آپ نے بتایا نہیں۔۔۔مریم نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔بابا کے کچھ ضروری ڈاکومنٹس ہیں۔۔۔

وہ انکل شیر علی کو دینے آیا ہوں۔۔۔اسفندیار نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

پیپرز اسفندیار کے ہاتھ میں ہی تھے۔۔۔

مریم اب بچوں کے ساتھ مٹی پر پانی ڈال رہی تھی۔۔۔

تم لوگوں کی ماما ڈانٹے گی تو نہیں؟مریم نے بچوں سے پوچھا۔۔۔

دونوں نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا نہیں تو،ماما بہت اچھی ہیں۔۔۔

اسفندیار حیرت سے مریم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جو بچوں کے ساتھ بچی بنی تھی۔۔

جس نے مہمان کو گھر کے اندر داخل ہونے کی بھی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔

اسفندیار ایک کرسی کھینچ کر وہی بیٹھ گیا۔۔۔وہ لوگ اپنے گھر سے دو کرسیاں بھی ساتھ باہر لائے تھے۔۔۔

اسفندیار نے کرسی پر بیٹھ کر شیر علی کو فون کیا۔۔۔

ان کی بیٹی کا مہمان نوازی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

مریم کے ہاتھ مٹی سے بھر چکے تھے۔۔۔بچوں میں اب تم کو مٹی کے برتن بنا کر دیتی ہوں ۔۔۔مریم نے خوشی سے کہا۔۔۔

انکل اسفندیار کیا آپ نے کبھی مٹی سے کھیلا ہے؟مریم نے اسفندیار کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"نہیں"اسفندیار نے مختصر جواب دیا۔۔۔

ہاں میں جانتی ہوں آپ جیسے rich لوگوں کو مٹی جیسی گندی چیزوں سے الرجی ہوتی ہے

۔۔۔

یقیناً آپ کو بلی بھی نہیں پسند ہو گی۔۔۔ مریم ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

اسفندیار خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

یقیناً وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔۔اس بلیاں پسند نہیں تھیں۔۔۔

بچے اپنے کپڑے گندے کر چکے تھے۔۔۔پر وہ بہت انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

ان کی ماما سچ میں اچھی تھیں۔۔۔ان کو ڈانٹتی نہیں تھی۔۔۔

ان کو پتہ ہوتا تھا۔۔ مریم ان کو مٹی کھانے نہیں دے گی۔۔۔

ورنہ اس عمر کے بچے مٹی بہت شوق سے کھاتے ہیں۔۔۔

مس مریم آپ کے فرینڈز کی لسٹ میں بس بچے ہیں؟

اسفندیار نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی مجھے بس بچے پسند ہیں۔۔۔ میری عمر کی دوستوں سے ناراض ہوں۔۔

میری دوست کی وجہ سے سر نے کل مجھے بہت ڈانٹا تھا۔۔۔

کام والی جوس کا گلاس لے کر باہر آئی۔۔۔اس نے جوس کا گلاس اسفندیار کے سامنے پیش کیا۔۔

Clubb of Quality Content

یقیناً کام والی کو شیر علی نے فون کر کے حکم جاری کیا تھا۔۔۔

پیپرز اسفندیار کے ہاتھ میں ہی تھے۔۔۔اس نے پیپرز کام والی کو پکڑا دیئے۔۔۔

وہ پیپرز لے کر اندر جا چکی تھی۔۔۔اسفندریار جوس پی رہا تھا۔۔۔

ساتھ ساتھ ان بچوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جو بہت پیارے تھے۔۔

کس سر نے ڈانٹا تھا؟اور کیوں ڈانٹا تھا؟اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

بائیولوجی کے سر حماد خالد نے ڈانٹا تھا۔۔۔مریم نے ساری بات بتائی۔۔۔

ہم نے ان کا لیکچر تھوڑی سکپ کیا تھا جو وہ ہمیں ڈانٹ رہے تھے۔۔۔

مریم نے مرچ مصالحہ لگا کر پوری بات بتائی تھی۔۔۔

مریم نے یہ نہیں بتایا تھا،

کہ اس نے لیکچر یاد نہیں کیا تھا۔۔۔اس وجہ سے ڈانٹ پڑی تھی۔۔

کیا آپ ان کو جانتے ہیں؟مریم نے نارمل انداز میں کہا۔۔

"نہیں"اسفندیار نے مختصر جواب دیا۔۔۔اور کرسی سے اٹھ گیا۔۔۔

جانتا تو نہیں ہوں۔۔۔پر بہت جلد جان جاؤ گا۔۔اسفندیار نے دل میں بولا۔۔۔

مطلب ایک بار پھر سر حماد کی شامت آنے والی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسفندیار اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا۔۔

مریم بچوں کے ساتھ مگن ہو چکی تھی۔۔۔اسفندیار نے ایک الوداعی نظر اس پر ڈالی۔۔۔

اور گاڑی کے اندر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔جانے کا دل نہیں کر رہا تھا۔۔۔

پر وہ مزید یہاں بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ویسے بھی اس کی میزبان بچوں کے ساتھ خاصی مصروف تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج زندگی میں پہلی بار اسفندیار کا مٹی سے کھلنے کا دل کیا تھا۔۔۔

اس کی ماما ڈاکٹر ہیں۔۔۔اسفندیار کا شمار ان بچوں میں ہوتا ہے۔۔جنہوں نے بچپن میں بھی مٹی سے نہیں کھیلا۔۔۔

صحت اور صفائی کے معمالات میں اس کی ماما بہت سخت تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

بچے تھک کر اپنے گھر چلے گئے۔۔ مریم بھی تھک کر واپس اندر آ گئی۔۔

وہ ایک گھنٹے سے باہر تھی۔۔اس کے باہر رہنے کا مرہا اور مہر ماہ کو یہ فائدہ ہوا تھا۔۔۔

وہ آپس میں کھل کر اپنی باتیں ایک دوسرے سے شئیر کر سکتی تھیں۔۔۔

مریم کے سامنے وہ یہ ساری باتیں ڈسکس نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔۔

مریم کو اندر آتا دیکھ کر انہوں نے ٹاپک چینج کر دیا۔۔۔

چلا گیا اسفندیار؟ مرہا نے پوچھا۔۔۔

جی چلے گئے ہیں۔۔۔ پھر مریم اپنے کالج کی باتیں مرہا کو بتانے لگ گئی۔۔۔

مہر ماہ خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔ آپی آپ کیوں چپ چپ ہیں۔۔؟ مریم نے پوچھا۔۔

مریم کی آواز پر مہر ماہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اپنے خیالات میں الجھی تھی۔۔ آفس سے آئی ہوں شاید تھکاوٹ ہوئی ہے۔۔

اچھا میں اپنے روم میں جا رہی ہوں۔۔ جب ماما آئیں گی مجھے بتانا۔۔ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے آپی۔۔ مریم نے کہا۔۔۔

مہر ماہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

اچھا مرہا آپی احد بھائی کا کوئی چھوٹا بھائی یا کزن نہیں ہے؟ مریم نے بلا جھجک پوچھا۔۔

مریم شرم کرو۔۔۔ مرہا نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔

احد بھائی سے بھی زیادہ ہینڈسم بندے سے شادی کروں گی دیکھ لینا۔۔ مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

اچھا اچھا فلحال جا کر میرے لیے چائے بناؤ گھر میں مہمان آئے ہیں تھوڑی خدمت کرو۔۔

مرہا نے حکم جاری کیا۔۔

ارے کون سے مہمان کدھر کے مہمان؟ آپ کا اپنا گھر ہے سامنے کچن ہے۔۔

جائیں میرے لئے بھی بنا کر لائیں۔۔ آپ کے ہاتھ کی چائے کو میں نے بہت میں کیا۔۔

مریم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔بہت تیز ہو گئ ہو۔۔۔ مرہا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

۔۔۔۔۔۔

زمل گھر پر اکیلی تھی۔۔۔۔احد کسی کام سے باہر گیا تھا۔۔

مرہا اپنی ماما کے گھر تھی۔۔ کام والی کام کر کے اپنے سرونٹ کوارٹرز میں چلی گئی تھی۔۔۔

زمل اپنے روم میں بیٹھ کر پڑھ رہی تھی۔۔اس کے روم کا دروازہ اچانک کھلا سامنے محراب کھڑا تھا۔۔

احد نے محراب کو شاہ محل آنے کی اجازت دے دی تھی۔۔

آ... آآپ یہاں کیسے آئے۔۔۔؟زمل نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

دروازے سے آیا ہوں۔۔ کیا کوئی اور راستہ بھی ہے تمہارے روم میں آنے کا؟محراب نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

نن نہیں۔۔زمل نے نظریں جھکائی تھی۔۔۔

مجھے دیکھ کر ہکلاتی کیوں ہو؟ جیسے میں بول رہا ہوں ویسے بولا کرو۔۔۔ محراب کا لہجہ نرم تھا۔۔

آپ۔۔ک۔ کیوں آئے ہیں؟ زمل نے سوال کیا۔۔تم سے ملنے آیا ہوں۔۔۔ میری بیوی ہو، ملنے تو آسکتا ہوں نہ۔۔ محراب نے مسکرا کر کہا۔۔

مجھ سے ملنے کیوں آئے ہیں؟ زمل نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔

دل کر رہا تھا یار۔۔۔اب یہ نہ پوچھنا کہ دل کیوں کر رہا تھا۔۔۔اس پر کسی کا اختیار نہیں ہے۔۔۔

محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

نن نہیں پوچھتی۔۔ تمہارے ہاتھ کیوں کانپ رہے ہیں؟

محراب نے تھوڑا پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔ زمل اپنی انگلیوں کو بار بار مڑور رہی تھی

۔۔

نہیں، نہیں تو۔۔ میں تو نہیں آپ سے ڈر رہی۔۔۔ زمل نے معصومیت سے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں نے کب بولا کہ تم مجھ سے ڈر رہی ہو۔ محراب نے شرارتی انداز میں کہا۔۔

آپ کو اگر کبھی پتہ چلے کہ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔

ک۔۔ کیا آپ مجھے سزا دیں گے؟۔۔ زمل نے سنجیدہ انداز میں سوال کیا۔۔۔

وہ محراب کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

زمل بمشکل بول رہی تھی اسے محراب سے نجانے کیوں ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

کیا زمل آپ سے کوئی غلطی ہوئی ہے؟ محراب نے نرمی سے پوچھا۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں!ک۔۔کوئی غلطی نہیں کی۔۔بس۔۔ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔زمل اچانک گھبرا گئی۔۔

میری آنکھوں میں دیکھو۔۔زمل نے محراب کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

جب کوئی غلطی نہیں کی تو نظریں کیوں جھکی ہیں؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زمل کا چہرہ شرم و حیا سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

پہلی بار کسی کے سامنے ایسے کھڑی تھی۔۔۔

اور جس کے سامنے کھڑی تھی۔۔وہ اس کا شوہر تھا۔۔۔محراب کے ساتھ فون پر بات کرتے ہوئے،

اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگتا تھا۔۔اب تو کھڑا ابھی عین سامنے تھا۔۔زمل کی ہر غلطی معاف ہے۔۔

سوائے شرک کے بے وفائی کے۔۔محراب نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے۔۔۔

پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔بے وفائی میں کیوں کروں گی؟زمل نے معصومیت سے سوال کیا۔۔۔

بے وفائی ہوتی ہے۔۔۔اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے کسی اور آدمی کی طرف راغب ہونا ۔۔۔اس کے ساتھ تعلقات بنانا۔۔۔

اور مجھے پتہ ہے۔۔۔تم کبھی ایسا نہیں کروگی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جس بے وفائی کا میں تمہیں کہہ رہا ہوں،وہ یہ ہیں کہ۔۔میری نظر میں اپنے شوہر سے باتیں چھپانا۔۔۔

اس کی مرضی کے بغیر کام کرنا،جہاں شوہر کا ساتھ دینا ہو،وہاں کسی اور کو ساتھ دینا یہ بھی بے وفائی کے ضمرے میں آتا ہے۔۔۔

اچھا کیا، آپ نے کلیر کر دیا کہ آپ کی نظر میں بے وفائی کیا ہے۔۔۔

اب میں ان چیزوں کا خیال رکھوں گی۔۔۔زمل نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

تیاری کیسی ہے پیپرز کی؟محراب نے بیڈ پر پڑی کتابوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

اچھی نہیں ہے۔۔۔بھائی پہلے تیاری کرواتے تھے اب الیکشن کی وجہ سے بزی ہیں۔۔اور کسی سے پڑھنے کا دل نہیں کرتا۔۔۔

زمل بیڈ پر بیٹھ کر کتابیں سمیٹے لگ گئ۔۔جو ارد گرد بکھری تھیں۔۔۔

کتنے مارکس ہیں سب بکس کے ملا کے؟1100 زمل نے کہا۔۔۔

تم کتنے لینا چاہتی ہو۔۔؟ محراب نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

ایک ہزار تک تو آنے چاہیے۔۔ ویسے میری تیاری اچھی نہیں ہے۔۔ مجھے نہیں لگتا ہے، کہ اتنے آئیں گے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آجائیں گے، بس مجھے اپنا رول نمبر بتاؤ اور سینٹر بھی۔۔

کیا مطلب؟ زمل نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔ لاہور بورڈ ہے نہ تمہارا؟ محراب نے تصدیق کی

۔۔۔

جی پر، آپ کیا کریں گے۔۔۔؟زمل نے تجسس سے پوچھا۔۔

پیپر کرنے میں پوراسٹاف تمہاری ہیلپ کروائے گا،اب تم پیپرز کی ٹینشن نہیں لو۔۔

پر وہ سب میری ہیلپ کیوں کریں گے؟زمل نے حیرت سے پوچھا۔۔

کیونکہ تم محراب شاہ کی بیوی ہوں۔۔۔محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ آپ کو نہیں جانتے ہوں گے۔۔۔زمل نے اپنی رائے پیش کی۔۔۔یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے۔۔محراب نے بولا۔۔۔

تم بس یہ سوچو محراب شاہ کو کیسے سنبھالو گی۔۔۔

محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

کیا مطلب کیسے سنبھالوں گی۔؟ سنبھالتے تو چیزوں کو ہیں اور آپ کوئی چیز تھوڑی ہیں۔۔

زمل نے انتہائی معصومیت سے کہا۔۔۔

ایک تو لڑکی تمھیں ذو معنی باتیں بھی سمجھ نہیں آتی۔۔۔

ایسا لگ رہا ہے میں نے شادی نہیں کی کسی معصوم بلی کے بچے کو اڈوپٹ کیا ہے۔۔

جسے کچھ پتہ نہیں۔۔ محراب نے ٹھنڈی اہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ نے مجھے بلی کا بچہ بولا۔۔۔ میں شیر کا بچہ ہوں احد بھائی شیر ہیں۔۔ اور میں ان کا بچہ۔۔

زمل نے خوشی سے کہا۔۔۔

کیوں بھئی انکل شاہ تمہیں اپنی بیٹی نہیں مانتے؟محراب نے پوچھا۔۔۔

مانتے ہیں۔۔۔پر پھر بھی میں بھائی کی بیٹی ہو۔۔بابا سے زیادہ میرا خیال بھائی رکھتے ہیں۔۔

بھائی اور بابا،بس!!ان سب میں محراب کدھر ہے؟محراب نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔

محراب کو بھی میں اپنے دل میں جگہ دوں گی۔۔۔کیونکہ محراب نے مجھے بچایا تھا۔۔

زمل نے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔"اچھا جی"محراب مسکرایا۔۔۔زمل نے شرما کر نظریں جھکالی۔۔۔

"قیامت ہے ظالم کی نیچی نگاہیں

خدا جانے کیا ہو وہ جو نظریں اٹھالیں"

محراب نے شعر بولا۔۔۔

میں یہ شعر اپنے اردو کے پیپر کی تشریح میں لکھ سکتی ہوں کیا؟ زمل نے سیریس ہو کر پوچھا۔۔

Clubb of Quality Content

(زمل کے میٹرک کے پیپرز ہونے والے تھے)

کیوں؟ محراب نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

مجھے اچھا لگا ہے۔۔۔زمل نے خوشی سے کہا۔۔۔

میں تو سمجھ رہا تھا جتنی تم معصوم ہو۔۔ تمہیں اس شعر کی بھی سمجھ نہیں آئے گی۔۔

محراب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے شاعری کی سمجھ آجاتی ہے۔۔۔اردو کی بک میں ہوتی ہے نہ۔۔۔

مجھے بلکل نہیں پسند شاعری عجیب "عاشق" محبوب، محبوب کرتا رہتا ہے۔۔۔

اوپر سے مس بولتی ہیں ایک شعر کی تشریح میں تین تین صحفے بھرو،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فضول اتنے فارغ ہیں نہ ہم۔۔شاعر کے رونے روتے رہو بیٹھ کر زمل اپنے شکوے کر رہی تھی۔۔۔

محراب مسکراتے ہوئے اپنی بیوی کے شکوے سن رہا تھا۔۔

وہ اس چیز سے بے خبر تھی، جس کے سامنے وہ شاعری کو فضول بول رہی ہے۔۔۔

اسے اس قدر شاعری پسند ہے۔۔۔اور وہ خود ایک شاعر بھی ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔زمل نے اچانک کچھ یاد آنے پر سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ہاں بتاؤ۔۔۔محراب اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔محراب صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

زمل اپنے بیڈ پر۔۔احد بھائی نے کہا تھا۔۔۔سکول یا کالج میں مجھے اگر کوئی تنگ کرے تو ان کو بتانا ہے۔۔۔

پر وہ اتنے دنوں سے مصروف ہیں اور میں ان کو پریشان نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

جلدی بتاؤ کیا بات ہے، محراب کو فکر لاحق ہوئی۔۔

میرے سکول کی ایک فی میل گارڈ ہے۔۔۔وہ شاید مجھ پر نظر رکھتی ہے۔۔۔

میں جہاں بھی جاتی ہوں۔۔وہ وہاں ہوتی ہے۔۔مجھے نہیں پتہ وہ ایسے کیوں کرتی ہے۔۔۔

اور مجھے وہ پسند بھی نہیں۔۔۔احد بھائی نے مجھے منع کیا ہے کہ کسی کو دوست نہیں بنانا۔۔۔

میں سارا دن اکیلی بیٹھی رہتی ہوں۔۔وہ اکثر میری کلاس میں آجاتی ہے۔۔۔

آتی تو اپنے کسی کام سے ہے، پر نظر اس کی مجھ پر ہوتی ہے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگر میں پانی پینے بھی جاؤ گی۔۔۔ تب بھی وہ ہاں ہوتی تھی۔۔

پیپرز کی تیاری کی وجہ سے اب میں گھر رہتی ہوں۔۔

پر آپ پتہ لگوائیے۔۔۔

وہ میری جاسوسی تو نہیں کر رہی۔۔۔ کیا پتہ احد بھائی کے کسی "دوشمن" نے اس کو میری جاسوسی پر رکھا ہو۔۔

زمل باتوں سے بہت سیریس لگ رہی تھی۔۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ محراب کو بہت بڑی راز کی بات بتا رہی ہے۔۔

وہ عورت تمہاری گارڈ ہے۔۔ محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ کیا مطلب؟ تمہارا بھائی اسے پیسے دیتا ہے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ تمہارا خیال رکھتی ہے تاکہ کوئی تمہیں تنگ نہ کرے۔۔۔

پر میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔۔زمل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

اور آپ کو کیسے پتہ چلا کہ وہ میری گارڈ ہے؟زمل نے تجسس سے پوچھا۔۔

جب میں اور احد سکول جاتے تھے،تب ایک ایسا گارڈ احد پر بھی نظر رکھتا تھا،

احد کو بھی اس کا ایسے جاسوسی کرنا بلکل نہیں پسند تھا۔۔۔

مجھے بھی محسوس ہوا،وہ آدمی احد پر نظر رکھ رہا ہے۔۔۔

ایک دن میں احد اور میرے ایک دوست نے پلین بنایا۔۔

ہم آٹھویں جماعت میں تھے۔۔

زمل بہت غور سے سن رہی تھی۔۔۔

چھٹی کا ٹائم تھا۔۔وہ گارڈ ایک کلاس میں تھا۔۔ہم تینوں نے باہر سے دروازہ لوک کر دیا

۔۔۔

سارا اسکول خالی ہو گیا تھا۔۔باقی کے گارڈز باہر سکول کے گیٹ پر تھے۔۔

ہم نے اس سے پوچھا کون ہو تم؟جلدی بتاؤ،ورنہ ہم تینوں مل کر تمہیں مارے گے۔۔۔

وہ گارڈ زیادہ بڑی عمر کا نہیں تھا۔۔یہی کوئی 21 سال کا نوجوان تھا۔۔۔

اس نے ڈر کے بتادیا۔۔پورا ادھا گھنٹہ ہم نے اسے کمرے میں بند رکھا تھا۔۔

محراب ہنس رہا تھا۔۔۔ان کا کارنامہ واقع ہیں دلچسپ تھا۔۔۔

ایسے بہت سے کارنامے وہ سکول لائف میں سرانجام دے چکے تھے۔۔۔

ان دونوں کی دوستی پر پورا اسکول رشک کرتا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔۔۔

میں آپ کے لئے کچھ کھانے کے لئے لاتی ہوں۔۔زمل کہہ کر اٹھنے لگی۔۔

نہیں اس سب کی ضرورت نہیں۔۔۔میں بس جانے لگا ہوں۔۔۔محراب نے اسے روک دیا

۔۔

ارے تھوڑی دیر اور بیٹھ جائیں احد بھائی بھی آتے ہوں گے۔۔۔ان سے مل کر جانا

۔۔۔زمل نے خوشی سے کہا۔۔۔

کیا تمہیں لگتا ہے وہ مجھ سے ملنا چاہیے گا؟محراب نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ لوگوں کے درمیان جو بھی مسلئہ ہے آپ لوگوں کو حل کرنا چاہیے۔۔۔زمل نے مشورہ

دیا۔۔

میں نے بہت دفع اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے۔۔۔ نہیں تھام رہا۔۔ محراب افسردہ ہو گیا۔۔۔

زمل نوٹ کر چکی تھی۔۔۔ اچھا آپ پریشان نہیں ہوں۔۔ میں بھائی سے بات کروں گی ۔۔۔

زمل کی نظر کافی دیر سے محراب کی انگوٹھی پر تھی۔۔ جو بہت پر کشش تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا میں آپ کے ہاتھ کی "ring" کو پکڑ کر دیکھ سکتی ہوں؟ زمل نے محراب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جس میں سیاہ رنگ کا انتہائی قیمتی پتھر تھا۔۔۔ جو دیکھنے میں ہی بہت پر کشش تھی۔۔۔

محراب نے انگوٹھی اتار کر زمل کی جانب بڑھائی۔۔

پہن سکتی ہوں؟اس نے محراب کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

پہن لو، آج سے یہ تمہاری محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

زمل نے انگوٹھی پہنی۔۔پر یہ انگوٹھی اس کی انگلی پر بہت ڈھیلی تھی۔۔

یہ میرے سائز کی نہیں ہے۔۔آپ واپس لے لیں۔۔۔زمل نے کہا۔۔

یہ اپنے پاس رکھ لو۔۔۔تمہارے سائز کی بھی بنوادوں گا۔۔۔محراب نے خوشی سے کہا۔۔

Clubb of Quality Content

مجھے یہ بہت اچھی لگی ہے پر یہ آپ کے ہاتھ میں زیادہ اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

اس نے دوبارہ سے محراب کی جانب بڑھادی۔۔

خود پہناؤ مجھے، محراب نے حکم جاری کیا۔۔زمل اچانک گھبرا گئ۔۔۔

میں پہناؤ؟زمل نے شرماتے ہوئے پوچھا۔۔جی محترمہ آپ پہنائے۔۔۔

محراب اٹھ کر زمل کے سامنے آیا۔۔اور اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا۔۔۔

زمل نے انگوٹھی پکڑ کر اس کی انگلی میں ڈال دی۔۔۔اس انگوٹھی کو تم نے چھوا ہے۔۔

اب یہ میرے لئے قیمتی ہو گئی ہے۔۔۔محراب نے زمل کی طرف دیکھ کر مسکراتے

ہوئے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زمل بلش کر رہی تھی۔۔

زمل کچھ دیر پہلے جو بھی ہمارے درمیان باتیں ہوئی۔۔۔تم احد کو نہیں بتاؤ گی۔۔۔

ہر بات جا کر اسے بتانا مناسب نہیں ہے۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا تم چھوٹی چھوٹی بات اسے بتاتی ہو۔۔

پر میری شروع سے عادت ہے۔۔زمل نے معصومیت سے کہا۔۔اپنی یہ عادت بدل لو۔۔

کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو میاں بیوی کے درمیان ہی رہیں تو بہتر ہوتا ہے۔۔۔

مطلب تمہارے میرے راز کی باتیں۔۔بھائی کے ساتھ چیزوں کو شئیر کرنا اچھی بات ہے ۔۔۔

پر اپنے شوہر کے متعلق ایک ایک بات بھائی کو بتانا اچھی بات نہیں ہے۔۔۔

محراب جانتا تھا وہ جیسے ہی یہاں سے جائے گا زمل ایک ایک بات احد کو بتائے گی۔۔

اچھا ٹھیک ہے، نہیں بتاؤں گی۔۔زمل نے نارمل انداز میں کہا۔۔"گڈ گرل"۔۔

باہر احد کی کار کے ہارن کی آواز آئی۔۔بھائی آگئے۔۔زمل نے خوشی سے کہا۔۔محراب اور زمل دونوں روم سے باہر آئے۔۔

محراب نے سیاست کے ساتھ بزنس بھی،سٹارٹ کر دیا تھا۔۔

پر اس بارے میں اس کے بابا کو کچھ نہیں پتہ تھا۔۔اسے پتہ تھا احد ہی الیکشن جیتے گا۔۔

وہ سیاست چھوڑ رہا تھا۔۔وہ احد کے خلاف نہیں لڑ سکتا تھا۔۔

وہ جالوت نہیں بننا چاہتا تھا۔۔۔اسے پتہ تھا،طالوت احد ہی ہے۔۔۔

اس کے بابا اسے فورس کر رہے تھے۔۔الیکشن لڑو۔۔جلسے کرو۔۔۔پر اب اس کا یہ سب کرنے کا دل نہیں کرتا تھا۔۔

بھائی!زمل احد کے گلے ملی۔۔۔محراب بھی وہی کھڑا تھا۔۔۔تم ادھر کیا کر رہے ہو؟

اس ڈاکو نے تمہارے ساتھ کچھ کیا تو نہیں؟احد نے "ڈاکو" لفظ بولتے ہوئے محراب کی طرف دیکھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں بھائی،ڈاکو تو نہ بولیں۔۔میرے شوہر ہیں۔۔

زمل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

محراب کو حیرت ہوئی۔۔۔اس نے مجھے اپنا شوہر بولا۔۔۔محراب مسکرانے لگا۔۔

زمل اپنے شوہر کو بچا لو مجھ سے۔۔۔احد نے مصنوعی غصہ دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

زمل اپنے بھائی کو بھی بچا لو مجھ سے۔۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

زمل اپنے شوہر کو بول دو، احد نہیں ڈرتا اس سے۔۔۔

زمل اپنے بھائی کو بول دو، میں نے اسے ڈرنا سیکھایا بھی نہیں۔۔۔

بس کریں آپ لوگ!!! زمل تھک گئی تھی۔۔

زمل نے احد کا ہاتھ پکڑا۔۔ بھائی پلیز صلح کر لیں۔۔۔

زمل نے کہا۔۔

میں سیاست چھوڑ رہا ہوں۔۔ تمہارے خلاف نہیں لڑ سکتا۔۔۔ محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

تمہارے بابا کو پتہ ہے؟ احد نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

نہیں پتہ اور فی الحال میں چاہتا بھی نہیں کہ ان کو معلوم ہو۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ لوگ آرام سے بیٹھ کر باتیں کریں۔۔۔میں کچھ کھانے کے لئے لاتی ہوں۔۔۔

زمل یہ کہہ کر کچن کی طرف چلی گئی۔۔

معاف کر دو مجھے احد،ایک بار گلے سے لگا لو۔۔محراب نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

۔۔۔

احد اچانک محراب کے گلے لگ گیا۔۔ان دونوں کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں۔۔۔

احد محراب کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔مجھے ہر جگہ تمہاری کمی محسوس ہوئی۔۔۔

احد کی آواز روندی ہوئی لگ رہی تھی۔۔ آج اتنے عرصے بعد اپنے جگری دوست کو سینے سے لگا کر احد کو اچھا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ دونوں صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔ اور ماضی سے متعلق باتیں کرنے لگ گئے۔۔۔۔

زمل کھانے کی اشیاء کو ایک ٹرے میں سجا کر لائی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اہمم اہمم" شوہر کی خدمت ہو رہی ہے۔۔۔

احد نے زمل کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

محراب کی نظر بھی زمل کی جانب ہی تھی۔۔۔

یار تھوڑی سی عقل سکھادو اس بھولی بلی کو۔۔محراب نے کہا۔۔۔

بھائی میں بلی نہیں ہوں ناں مجھے تو بلیوں سے ڈر لگتا ہے۔۔زمل چائے کپ میں ڈال رہی تھی۔۔۔

واہ واہ!!!محراب شاہ کی بیوی اتنی ڈرپوک مجھ سے برداشت نہیں ہو گا۔۔محراب کو صدمہ لگا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک سال ہے تمہارے پاس اس کو بہادر اور سمجھدار بنا کے بھیجنا میرے پاس۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

بلکل بھی نہیں یہ ہمیشہ ایسے ہی رہے گی۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

مطلب میری آدھی زندگی اس کو باتوں کے مطلب سمجھانے میں گزر جائے گی۔۔۔ محراب نے سر پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

احد نے قہقہہ لگایا۔۔ بھائی ان کو بتائیں میں سمجھدار ہوں۔۔۔ آپ ہنس کیوں رہے ہیں

۔۔۔

اوئے محراب شاہ خبردار جو میری بہن کو ڈرپوک یا کچھ اور کہا تو۔۔۔

میری بچی بہت سمجھدار ہے۔۔ جو حکم آپ کا سرکار محراب نے دل ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چائے پی کر محراب صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ چلو میں چلتا ہوں۔۔۔

کھانا کھا کر جاتے احد نے خوشی سے کہا۔۔ نہیں تھوڑا کام ہے۔۔ پھر کبھی سہی۔۔۔

محراب کافی دنوں سے ان لوگوں کو تلاش کر رہا تھا جنہوں نے زمل کو اغواء کیا تھا۔۔۔

پر وہ ان کو نہیں ڈھونڈ پا رہا تھا۔۔۔

احد محراب کو باہر گیٹ تک چھوڑنے ایا۔۔۔ محراب گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

خیال رکھنا زمل تمہارے پاس میری امانت ہے۔۔۔ محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

احد مسکرانے لگا۔۔۔ خود سے بھی زیادہ خیال رکھوں گا۔۔۔

کیا ان کو کوئی دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ یہ دونوں اتنے عرصے سے ایک دوسرے کے دشمن بنے تھے۔۔۔

اگر محراب سیاست سے دستبردار ہونے کی بات نہ کرتا تو شاید یہ دشمنی جاری رہتی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

غازیان اپنے اسلام آباد والے گھر آیا تھا۔۔۔ وہ تھکاوٹ کی وجہ سے سو رہا تھا۔۔۔

اس کے فون پر عائلہ بیگم کی کال آئی۔۔۔ وہ گہری نیند سے اٹھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔یقیناً اب اسے ڈانٹ پڑنے والی تھی۔۔ کیونکہ بتائے بغیر آیا تھا۔۔۔

غازیان نے فون اٹھایا،اور پھر کان کے ساتھ لگایا۔۔۔

کدھر ہو تم؟ کب سے کال کر رہی تھی،فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے؟۔۔

عائلہ بیگم نے شدید برہمی میں ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے۔۔۔

اسلام آباد آیا ہوں۔۔۔غازیان نے نارمل انداز میں جواب دیا۔۔۔

نیند سے بیدار ہونے کی وجہ سے آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔

تم نے کل جانا تھا۔۔۔ آج کیوں گئے ہو؟عائلہ بیگم نے خفگی سے کہا۔۔وہ اس سے شدید ناراض ہو رہی تھیں۔۔

آج آتا، کل آتا کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔غازیان نے بے فکری سے کہا۔۔۔

پڑتا ہے فرق، آج میں نے شاذل اور عائزہ کی دعائے خیر رکھی تھی۔۔۔ گھر میں سارے مہمان آئے ہیں۔۔

اور بڑا بیٹا اور اس کی بیوی غائب ہیں۔۔۔نہ تم فون اٹھا رہے تھے۔۔نہ تمہاری بیگم صاحبہ ۔۔۔

پریشانی تو ہوتی ہے نہ۔۔۔عائلہ بیگم نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے لگا رات کو دونوں میاں بیوی آفس سے گھر ہی اؤ گے۔۔۔

پہلے تو یہ بتائے اچانک دعائے خیر کیوں رکھی؟غازی نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

ایسے کام اچانک ہی ہوتے ہیں۔۔۔تمہاری خالہ کا فون آیا تھا۔۔۔

انہوں نے بولا آج دعائے خیر کروالیتے ہیں۔۔۔پیچھے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔۔۔

ابھی باقی سارے کام بھی کرنے ہیں۔۔۔ تو اللہ کا نام لے کر اپنے کام شروع کرتے ہیں

۔۔۔

میں نے ہاں کر دی۔۔۔ عائلہ بیگم نے ساری بات تفصیل سے بتائی۔۔۔

ان کا غصہ کچھ حد تک کم ہو گیا تھا۔۔۔ میں مہر ماہ سے بات کرتا ہوں۔۔۔

وہ آجائے گی۔۔۔ آپ پریشان نہیں ہوں۔۔۔ وہ آفس سے اپنے بابا کے گھر چلی گئی تھی

۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔ عائلہ بیگم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

اور فون رکھ دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

مہر ماہ اپنے روم میں آ کر بہت زیادہ روئی۔۔۔اس نے زندگی میں خود کو اتنا بے بس کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

اس کی گال پر تھپڑ پڑا تھا۔۔۔وہ بھی بغیر کسی غلطی کے۔۔۔

بار بار وہ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔۔پھر یہ سوچ کر خود کو تسلی دیتی تھی۔۔

کہ میں نے بھی تو اسے مارا تھا۔۔اس کے فون پر عائلہ بیگم کی کالز آ رہی تھی۔۔

Clubb of Quality Content

وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔۔اس کا کسی سے بات کرنے کا دل نہیں تھا۔۔

تھوڑا ٹائم گزرا۔۔اس کے فون پر غازیان کی کالز آنا شروع ہو گئی۔۔۔

اس نے کال نہیں اٹھائی۔۔۔کافی دیر فون بجتا رہا۔۔۔

مہر ماہ نے فون پاور آف کر دیا۔۔۔

اور کمرے سے باہر آ گئی۔۔۔نور بیگم اور شیر علی بھی شوپنگ سے واپس آ چکے تھے۔۔۔

مریم اور مرہا ان کی شوپنگ دیکھ رہی تھیں۔۔۔نور بیگم بہت پیار سے مہر ماہ کے گلے ملی

۔۔۔

مہر ماہ کا رونے کا دل چاہا پر اس نے ضبط کیا۔۔۔

وہ سب آپس میں باتیں کرنے لگ گئے۔۔۔شیر علی اپنی تینوں بیٹیوں کو ایک ساتھ دیکھ کر بہت خوش تھے۔۔

نور بیگم کے فون پر غازیان کی کال آئی۔۔۔مہر ماہ بھی وہی بیٹھی تھی۔۔۔

اسلام علیکم انٹی!!غازیان نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔۔

وعلیکم اسلام بیٹا!! کیسے ہو؟عائلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔آنٹی مہرماہ سے بات کرواسکتی ہیں؟

وہ میرا فون نہیں اٹھارہی،ضروری بات ہے۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

بیٹا اس کا فون شاید کمرے میں ہے۔۔۔اس وجہ سے نہیں اٹھارہی۔۔۔عائلہ بیگم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

عائلہ بیگم نے مہرماہ کو فون دیا۔۔۔سب کے سامنے بات کرنا اس کی مجبوری بن گیا تھا۔۔۔

اگر بات کرنے سے انکار کرتی تو سب شک کرتے یقیناً کچھ ہوا ہے۔۔

اور وہ اپنے بابا کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے فون پکڑ کر کان کے ساتھ لگایا۔۔۔

کیسی ہیں بیگم صاحبہ؟مسکراتے ہوئے پوچھا گیا۔۔۔

میں بلکل ٹھیک آپ سنائے گال کیسی ہے اب؟مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

سب نے حیرت سے مہر ماہ کی طرف دیکھا۔۔وہ اصل میں غازیان کی گال پر"pimple" نکل آیا ہے۔۔۔

اس لئے پوچھ رہی تھی۔۔"اوہ اتنی فکر"مریم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

جی میری گال بلکل ٹھیک ہے،آپ اپنی گال کی فکر کرے۔۔۔کہی آپ کو بھی نہ نکل آئے" "pimple

غازیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

pimple لفظ پر اس نے زور دیا تھا۔۔

"فون کیوں کیا ہے سر تاج"؟ مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔ سر تاج لفظ پر غازیان کو واقع ہیں جٹھکا لگا تھا۔۔۔

شاذل کی دعائے خیر ہے۔۔۔ ماما کہہ رہی ہیں،، واپس اجاؤ۔۔۔ سب مہمان آئے ہیں۔۔ اور تمہارا پوچھ رہے ہیں۔۔

میرا تو ماما نے کہہ دیا کے اسلام آباد آیا ہوں۔۔ پر تم تو وہاں جا سکتی ہو نہ۔۔۔ غازیان نے نارمل انداز میں بات مکمل کی۔۔۔

مہر ماہ تھوڑی دیر خاموش ہو گئی۔۔ جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔۔۔

یقیناً ادھر بھی اسے ہی کمپرومائز کرنا تھا۔۔۔ سو اس نے واپس جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

اگر نہ جاتی تو نور بیگم سو سوال کرتی۔۔۔اس وقت اس کے پاس کسی سوال کا جواب نہیں تھا۔۔۔

مہر ماہ شیر علی کے ساتھ واپس چلی گئی۔۔۔سب مہمان حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

وہ عائزہ کی نسبت بہت پیاری تھی۔۔۔مہر ماہ خوشی سے سب سے ملی۔۔۔

آج کا دن اچھے سے گزر گیا تھا۔۔غازیان اسلام آباد کے مال میں اپنے لئے کچھ کپڑے خریدنے آیا تھا۔۔

گھر میں مہمان آئے تھے۔۔۔مہر ماہ کافی دیر تک جاگتی رہی۔۔۔

وہ غازیان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔اس نے بولا تھا میرے ساتھ اسلام آباد چلو

۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جہاں سے نفرت کا آغاز ہوا ہے۔۔۔وہی اختتام ہو گا۔۔

وہ کیا کرنے والا تھا۔۔۔

مہر ماہ اپنے ذہن سے اُلجھتی سو گئی تھی۔۔۔ آج عائزہ اور اس کی ماما عائلہ بیگم کے گھر ہی رکی تھیں۔۔۔

شاذل دعائے خیر کے بعد سے کہی غائب تھا۔۔۔فون وہ اپنا گھر چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔

اسے پتہ تھا اگر گھر رکا تو عائزہ اس کے سر پر مسلط رہے گی۔۔

وہ 1 بجے کے قریب گھر آیا تھا۔۔۔سب لوگ سو چکے تھے۔۔۔

عائلہ بیگم کو نہیں پتہ تھا۔۔شاذل گھر سے باہر ہے۔۔۔وہ گاڑی کے بغیر گیا تھا۔۔۔

اور گیا بھی سرونٹ کوارٹرز والے دروازے سے تھا۔۔۔

ان کے گھر کا مین گیٹ لوک ہی تھا۔۔۔

انہوں نے اپنے گھر کی پچھلی طرف نوکروں کے لئے کچھ کمرے بنوائے تھے۔۔

ان کمروں کی لائیٹس بھی آف تھی۔۔۔بس ایک کمرے سے موم بتیوں کی روشنی آرہی تھی

۔۔۔

شاذل نے دیکھا،لائیٹ تو ہے پھر یہ موم بتیاں کیوں جل رہی ہیں۔۔۔

اسے حیرت ہوئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاذل تھوڑا آگے ہو کر جھانک کر دیکھنے لگا،تو اچانک سے دروازہ کھلا۔۔۔

یہاں دو کمرے تھے۔۔۔ایک میں میاں بیوی رہتے تھے۔۔

اور ایک کمرے میں ایک اکیلی لڑکی رہتی تھی۔۔۔

یہ تینوں ملازم تھے۔۔۔

موم بتیاں اکیلی لڑکی کے کمرے میں جل رہی تھیں۔۔۔

دوسرے کمرے سے عورت باہر آئی۔۔

وہ شاذل کو اچانک کھڑا دیکھ کر گھبرا گئی۔۔۔صاحب آپ یہاں؟

اس کمرے سے موم بتیوں کی روشنی آرہی تھی۔۔۔میں بس وہی دیکھنے آیا تھا۔۔۔

شاذل نے وضاحت دی۔۔۔جی صاحب وہ روشا کے کمرے کی لائٹ کا شاید مسئلہ ہوا ہے۔۔

اس لئے موم بتیاں جلا لیتی ہے۔۔۔اس کام والی نے بتایا۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔

شاذل یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔

سب لوگ سو چکے تھے۔۔۔وہ بھی اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا۔۔

آج اسے غیر ارادی طور پر گل رعنا کی یاد آرہی تھی۔۔

بار بار اس کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔۔

اس کی رات کافی بے سکونی سے گزری۔۔۔وہ خوش نہیں تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

اگلی صبح سب کافی لیٹ اٹھے۔۔۔دن کے بارہ بج رہے تھے۔۔رات کو بھی سب لیٹ سوئے تھے۔۔۔

شاذل ناشتہ کرنے نہیں آیا۔۔اسے پتہ تھا عائزہ ناشتے کی ٹیبل پر موجود ہو گی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عائلہ بیگم نے ایک کام والی کو شاذل کو بلانے کے لئے بھیجا۔۔

پر وہ نیند کا بہانا بنا کر نیچے نہیں آیا۔۔مہر ماہ بھی ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھی۔۔۔

شاذل کے علاوہ سب نے مل کر ناشتہ کیا۔۔۔اور کل کے ایونٹ کی باتیں ہوتی رہی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

غازیان کے دادا،دادی کی قبر اسلام آباد میں ہی تھی۔۔

وہ صبح ناشتے کرنے کے بعد اپنے دادادادی کی قبر پر جانے کا سوچ رہا تھا۔۔۔

پر اس سے پہلے وہ اپنے ایک دوست کے گھر اس سے ملنے چلا گیا۔۔

تقریباً آدھا دن اس کا وہی گزر گیا۔۔۔وہ بہت اچھا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

اس کے دوست کا ایک بیٹا بھی ہے۔۔جو اس کا دوست بن گیا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شام ہونے والی تھی۔۔اس نے واپس گھر جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

پر راستے میں وہ اپنے دادا کی قبر پر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

وہ اپنے دادا،دادی کی قبر پر گیا۔۔ کیونکہ جہاں وہ دفن تھے۔۔

وہ قبرستان راستے میں ہی آتا تھا۔۔وہ ان کی قبر پر آیا۔۔۔

غازیان کی فیملی چار سال پہلے اسلام آباد سے شفٹ ہوئی تھی۔۔۔

وہ اپنے دادا کی قبر کے پاس بیٹھ کر فاتحہ پڑھ رہا تھا۔۔

اسے وہاں وہی بزرگ آدمی بیٹھا نظر آیا۔۔ جس نے غازیان کو اسلام آباد سے جانے کا مشورہ دیا تھا۔۔

غازیان چل کر ان کے پاس آیا۔۔ وہ ایک لکڑی کو پکڑ کر مٹی پر لکیریں کھینچ رہے تھے۔۔ بے ترتیب آڑھی ترچھی الٹی سیدھی، وہ مٹی میں کئی لکیریں کھینچ چکا تھا۔۔۔

غازیان ان کے پاس جا کر کھڑا ہوا۔۔ اس آدمی کا حلیہ کافی عجیب لگ رہا تھا۔۔۔

پہچانا مجھے؟ غازی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"شہزادہ غازیان سکندر"،اس آدمی نے غازی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا

۔۔۔

غازیان جب یہاں سے گیا تھا۔۔۔تب وہ آدمی 40سال کا تھا۔۔۔

اب نجانے کیوں غازی کو وہ ضعیف بابا لگ رہا تھا۔۔اس نے داڑھی رکھ لی تھی۔۔۔

سات سال کے عرصے میں وہ کتنا بدل گیا تھا۔۔غازیان کو حیرت ہوئی۔۔۔

"جی"میں غازیان ہوں۔۔۔غازیان نے ارد گرد دیکھا۔۔وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔

آپ کا کیا نام ہے؟غازی نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

غازی کافی دفع اس سے مل چکا تھا۔۔۔

پر کبھی نام نہیں پوچھ سکا تھا۔۔میرا نام عثمان ہے۔۔

اسلام آباد واپس آگئے ہو تم؟عثمان نے غازی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں واپس نہیں آیا۔۔۔ویسے بس کچھ پرانی یادیں تازہ کرنے آیا ہوں۔۔غازی نے نارمل انداز میں کہا۔۔

"پرانی یادیں بعض اوقات تکلیف دیتی ہیں"۔۔عثمان نے کہا۔۔

نہیں میں خوش ہو۔۔۔غازی نے خوشی سے کہا۔۔

مل گئی محبت،یا ہو گئی محبت،یا بھول گئے محبت؟عثمان نے تجسس سے پوچھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سب کچھ ایک ساتھ ہوا ہے۔۔غازیان نے ایک لکڑی پکڑی اور وہ بھی زمین میں لکیریں کھینچنے لگ گیا۔۔۔

وہ زندہ تھی،غازیان نے چہرہ زمین کی طرف کیا تھا۔۔

میں جانتا ہوں۔۔۔عثمان نے نارمل انداز میں کہا۔۔

آپ کیسے جانتے ہیں؟۔۔۔غازی نے حیرت سے پوچھا۔۔یہ قبر میرے سامنے کھودی گئی تھی۔۔یہ جھوٹی قبر ہے۔۔

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟میں روز آتا تھا۔۔یہاں روتا تھا۔۔آپ کو ترس نہیں آیا۔۔۔غازیان حیرت اور صدمے سے بول رہا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

روز آکر ادھر بیٹھ کر تمہارا رونا مجھے اچھا لگتا تھا۔۔

یہ آپ کیا بول رہے ہیں؟غازی کو برا لگا۔۔

اگر میں بتا دیتا کہ وہ زندہ ہے تم پھر تلاش شروع کر دیتے۔۔۔

اس کو بھولنے کے لئے تم نے تہجد پڑھنا شروع کر دی۔۔میں دیکھنا چاہتا تھا۔۔

کیا تلاش کرے بغیر وہ تمہیں ملتی ہے۔۔اگر محبت سچی ہو تو حاصل ہو جاتی۔۔عثمان نارمل انداز میں بول رہا تھا۔۔

مجھے آپ پر بہت غصہ ہے۔۔غازیان اٹھ کر جانے لگا۔۔۔

سچ تمہیں پسند نہیں آئے گا۔۔عثمان پیچھے سے بولا۔۔

Clubb of Quality Content

غازیان نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ تمہارے باپ نے مجھے رشوت دی تھی۔۔

منہ بند رکھنے کے لئے۔۔غازیان پیچھے مڑا۔۔۔

کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔؟غازیان نے دکھ سے پوچھا۔۔۔

مجھے پیسوں کی ضرورت تھی۔۔۔ میری بیوی نے مجھے مجبور کیا تھا۔۔

پر وہ رشوت کے پیسے تھے میرے کسی کام نہیں آئے۔۔وہ آدمی ایک قبر کے پاس بیٹھا تھا۔۔۔

یہ قبر دیکھ رہے ہو۔۔ میری بیوی کی قبر ہے۔۔غازیان خاموشی سے اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

آپ کی بیوی کی دیتھ کیسے ہوئی؟۔۔غازی اس کی کہانی جاننا چاہتا تھا۔۔۔

میں تمہیں اپنی کہانی سنانے سے پہلے ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں۔۔

کس کا واقع؟غازیان نے تجسس سے پوچھا۔۔۔"ہاروت اور ماروت کی کہانی"۔۔

ناولز کلب

ہاروت اور ماروت شہر بابل کے دو فرشتے تھے۔۔حضرت سلیمان کے دور حکومت کا واقع ہے۔۔

اس دور میں کالا جادو اور کالا علم بہت مشہور تھا۔۔۔لوگ ان سے جادو سیکھتے تھے۔۔۔

اور ان کا غلط استعمال کرتے تھے۔۔دو بھائیوں کو لڑواتے تھے،میاں بیوی کے درمیان جھگڑا کرواتے تھے۔۔۔

جو لوگ دنیاوی فائدے حاصل کرنے کے لئے یہ علم حاصل کرتے ہیں۔۔ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔۔

ہاروت ماروت لوگوں کو بتاتے تھے۔۔ہم محض آزمائش ہیں۔۔

جو تم سیکھ رہے ہو۔۔اس سے تمہیں کچھ خاص فائدہ نہیں ہو گا۔۔

جو لوگ نماز پڑھتے ہیں۔۔اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان پر ان چیزوں کا اثر نہیں ہوتا۔۔۔

جس گھر میں سورت بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔۔

اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔۔یعنی سورت بقرہ کی تلاوت سے محروم نہیں کرو۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کفار حضرت محمد (ص) سے حسد کرتے تھے ان کو معلوم ہو گیا تھا۔۔

وہ رسول کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔انہوں نے مسلمان کو شکست دینے کے لئے،

اس طرح کے راستے اپنانا شروع کر دیے۔۔انہون نے جادو سیکھنا شروع کر دیا۔۔

وہ لڑے بغیر مسلمانوں کو شکست دینا چاہتے تھے انہوں نے رسول پاک پر بھی جادو کر دیا۔۔

جادو کرنے والا "لبید بن الأعصم" یہودی تھا۔۔اس نے رسول پاک کی کنگھی اور اس میں

موجود بالوں پر جادو کیا۔۔

اس نے ان بالوں کو ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھا۔۔

اور اس کو "ذروان" نامی کنویں کی تہہ میں ایک بڑے پتھر کے نیچے دبا دیا۔۔

اس جادو کا آپ پر یہ اثر ہوا کہ۔۔۔

آنحضرت ﷺ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔

رسول پاک نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی۔۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آپ کو اس سب کے بارے میں آگاہ کیا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ نے وہ سب نکال کر ختم کروایا اور کنواں بھی دفن کر دیا۔۔۔

حضرت سلیمان کے دور میں یہودیوں نے اس بات کو مشہور کیا تھا۔۔

کہ حضرت سلیمان جادو گر ہیں۔۔ اور وہ ہر کام جادو سے کرتے ہیں۔۔

جب کہ وہ سب کچھ تو اللہ کے حکم اور معجزات سے ہوتا تھا۔۔

اللہ تعالی نے حضرت سلیمان کو بہت سارے معجزات عطا کیے۔۔

ان کی حکومت جنوں انسانوں, پرندوں, حشرات, سمندری مخلوق ہر چیز پر تھی۔۔

حضرت سلیمان جادو گر کیسے ہو سکتے تھے جادو کرنا تو کفر ہے۔۔

اللہ کا نبی کفر والا کام کیسے کر سکتا ہے؟۔۔۔نبی تو زمین پر اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے آتے ہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لوگوں کو ہدایت کا راستہ دیکھاتے ہیں۔۔۔

غازیان بہت غور سے عثمان کی باتیں سن رہا تھا اسے یہ واقع کافی دلچسپ لگا۔۔۔

ان سب باتوں کا آپ کی زندگی اور آپ کی کہانی سے کیا تعلق ہے؟غازیان نے دلچسپی سے پوچھا۔۔

اب میں تمہیں اپنی کہانی سناتا ہوں۔۔ میرا نام ہے عثمان سکندر۔۔

اور میری بیوی کا نام حناء تھا۔۔۔یہ قبر حناء کی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازی مکمل طور پر ان کی جانب متوجہ تھا۔۔

ہماری لو میرج تھی۔۔۔بہت محبت کرتا تھا۔۔۔پھر کچھ یوں ہوا کہ۔۔۔

۔۔۔۔۔

احد اور مہا دونوں روم میں بیٹھے تھے۔۔۔احد فون

پر کوئی کام کر رہا تھا۔۔

مہا بک پڑھ رہی تھی۔۔مہا یار چائے بنا کر لادو۔۔سر میں بہت درد ہے۔۔احد نے پیار

سے کہا۔۔۔

مہا بہت اچھی چائے بناتی تھی۔۔احد کو مہا کے ہاتھ کی چائے بہت پسند ہے۔۔۔

اچھا میں بنا کر لاتی ہوں۔۔مہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور روم سے باہر چلی گئی۔۔مہا کو گئے ابھی تھوڑا ہی ٹائم گزرا تھا۔۔

اس کے فون پر کیسی"unknown"نمبر سے کال آئی۔۔

پہلے تو تھوڑی دیر فون بجتا رہا۔۔ پھر احد نے کال پک کر لی۔۔

احد خاموش رہا دوسری طرف سے ایک آدمی بولا۔۔

تمہیں کیا لگا تھا، ہمیں بلاک کر کے جان چھڑا لو گی۔۔ ہمیں تو اب معلوم ہوا ہے۔۔۔

وہ لڑکی بہت امیر آدمی کی بہن ہے۔۔ تمہارے شوہر کے پاس بہت پیسہ ہے۔۔

ہمیں 2 لاکھ بھیجو ورنہ تمہاری وائس ریکارڈنگ تمہارے شوہر کو بھیج دیں گے۔۔

ہم نے تمہارے شوہر کا نمبر بھی پتہ کروالیا ہے۔۔۔ ایک بھاری آواز والا شخص مخاطب ہوا

۔۔۔

احد اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔احد نے ہاتھ مٹھیاں سختی سے بند کی۔۔۔

اس کی دماغ کی رگیں تن چکی تھی۔۔۔

اسے پتہ چل جائے گا اس کی بہن کو تم نے اغواء کروایا تھا۔۔۔

ہمارے پاس ویڈیو بھی ہے جب تم ہمیں پیسے دینے آئی تھی۔۔۔

احد شاید ان کی بات پر پہلے یقین نہ کرتا پر ویڈو والی بات نے سب شک حقیقت میں بدل دیے۔۔۔

Clubb of Quality Content

زمل جب واپس آگئی تھی، مرہا نے ان لوگوں کو اپنے فون سے بلاک کیا تھا۔۔۔

سارا معاملہ ٹھیک ہو گیا تھا۔۔اس کے بعد کبھی بھی مرہا کو ان کڈ نیپرز کی طرف سے کال نہیں آئی تھی۔۔

اج تین ماہ بعد مرہا کے نمبر پر ان کی کال آئی تھی۔۔انہوں نے کسی اور نمبر سے کال کی تھی۔۔

ان کو لگ رہا تھا۔۔کال مرہا نے پک کی ہے۔۔

بولو بھی کچھ میڈیم جی۔۔ایک ایک کو ڈھونڈ کر اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔۔۔

احد نے شدید غصے سے یہ کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔احد کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھی۔۔

زمل کو مرہا نے اغواء کروایا تھا۔۔احد کا خون خول رہا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد انہوں نے مہا کی وہ کال ریکارڈنگ جس میں اس نے زمل کو اغواء کرنے کو کہا تھا۔۔۔

مہا کے فون پر سینڈ کر دی۔۔۔ایک ویڈیو بھی تھی۔۔۔جس میں مہا ایک آدمی کو پیسے دے رہی تھی۔۔۔

احد سرخ آنکھوں سے سارے ثبوت دیکھ رہا تھا۔۔آج کا دن شاید مہا کی زندگی کا آخری دن ہونے والا تھا۔۔۔

احد نے ایک دم سے مہا کا فون زمین پر زور سے پھینکا۔۔۔

فون ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔۔مہا اندر داخل

ہوئی۔۔احد نے فون اس کے سامنے زمین پر پھینکا تھا۔۔

ڈر کر چائے کا کپ مرہا کے ہاتھ سے نیچے گر گیا۔۔اس کا ہاتھ بھی جلا تھا۔۔

احد!!یہ کیا، کیا ہے؟مرہا گھبرا گئی۔۔۔احد ایک دم سے اٹھا۔۔

اس نے مرہا کو اندر کر کے دروازہ لوک کیا۔۔۔کیونکہ ابھی وہ دروازے پر ہی کھڑی تھی۔۔

اس نے مرہا کا منہ دبوچا۔۔کیوں کیا تم نے ایسا؟میرے ساتھ دشمنی تھی مجھ سے بدلہ لیتی۔۔

اس بچی کا کیا قصور تھا۔۔۔احد نے اونچی آواز میں کہا۔۔میں نے بتایا تھا نہ میں زمل کے معاملے میں کیسی پر رحم نہیں کرتا۔۔

تمہاری وجہ سے وہ ایک دن کوٹھے میں رہی۔۔احد مرہا کا منہ دبوچے بول رہا تھا۔۔

احد پلیز مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔۔میں تمہیں سب بتانے والی تھی۔۔

مرہا روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں نے ان لوگوں کو منع کر دیا تھا۔۔میرا، میرا یقین کرو۔۔۔احد نے گرفت سخت کی اسے اپنے جبڑے ٹوٹتے محسوس ہو رہے تھے۔۔

نہیں ہے مجھے تم پر یقین جھوٹی عورت ہو تم۔۔

میرے دل میں جو تمہارے لیے محبت تھی آج مر گئی ہے۔۔احد نے دکھ سے بولا۔۔۔

آج یہاں سب کچھ تمہارے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا میں نے بولا تھا۔۔

مجھے دھوکا نہیں دینا ورنہ جان سے مار دوں گا۔۔۔احد اپنے قول کا پکا ہے۔۔

احد کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔۔مرہا کا دل کانپ گیا تھا۔۔

مرہا احد کے قدموں میں بیٹھ گئی،احد پلیز نہیں مجھے معاف کر دو۔۔

آخری غلطی سمجھ کے معاف کر دو۔۔احد نے مرہا کو پیچھے ہٹایا

اور سائیڈ ٹیبل پر پڑی اپنی گن اٹھائی۔۔

مرہا کی آنکھیں خوف سے پھیلی اس کے رونے میں اضافہ ہوا۔۔احد نے گن مرہا کے ماتھے پر رکھی۔۔

احد !!احد پلیز نہیں، مرہا نفی میں گردن ہلائی جا رہی تھی۔۔

مرہا احد کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔ آج ان آنکھوں میں بس غصہ اور جنونیت تھی۔۔

پہلے ان آنکھوں میں صرف مرہا کے لئے محبت ہوتی تھی۔۔

Clubb of Quality Content

کلمہ پڑھو۔۔احد نے رعب دار آواز میں کہا۔۔ا۔احد پلیز۔مرہا نے التجا کی۔۔کلمہ پڑھو!!

وہ دھاڑا۔۔

احد میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔۔پلیز اس کی خاطر مجھے بخش دو۔۔۔

مہانے آنکھیں بند کر کے ایک سانس میں کہا۔۔احد نے گن سائیڈ پر پھینکی۔۔

مہا کو دونوں کندھوں سے زور سے پکڑا۔۔ کیا بول رہی ہو تم؟

س-سچ بول رہی ہوں۔۔۔اگر یہ جھوٹ ہوا تو ایسی موت ماروں گا روح کانپ جائے گی تمہاری۔۔

چلو میرے ساتھ۔۔۔احد نے مہا کو زمین سے اٹھایا اور زور سے اس کا بازو کھینچتا ہوا اسے باہر لے کر آیا۔۔۔

میرا ہاتھ چھوڑو میں خود چل سکتی ہوں۔۔احد نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

مہا کٹی پتنگ کی طرح اس کے ساتھ کھنچتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

اپنا منہ بند رکھو۔۔۔احد نے باہر آ کر گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔

بیٹھو اندر، مرہا کی آنکھوں میں خوف تھا۔۔۔اس نے سوچا تھا۔۔۔وہاں کسی ڈاکٹر کو بول کر پولیس کو بلوا لے گی۔۔۔

اس طرح کم از کم اس کی جان بچ جائے گی۔۔۔احد اسے لے کر ہسپتال جا رہا تھا۔۔۔

مرہا سارے راستے دعائیں کر رہی تھی کہ سچ میں وہ امید سے ہو، کیوں کہ اس نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پر اسے کافی دنوں سے "pregnancy" کی علامات شو ہو رہی تھی۔۔

اسے وومیٹنگ ہوتی تھی، چکر آتے تھے۔۔۔وہ احد کے ساتھ جا کر چیک اپ کروانے کا سوچ رہی تھی۔۔

پر اسے ٹائم نہیں مل رہا تھا۔۔۔ الیکسن کی وجہ سے احد بہت مصروف تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ ہسپتال پہنچ چکے تھے۔۔۔ احد اسے اندر کی جانب لے کر جا رہا تھا۔۔۔

مرہا کا دل کر رہا تھا۔۔ کہی بھاگ جائے۔۔۔ احد بغیر گارڈز کے آیا تھا۔۔۔

مرہا خاموشی سے اس کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔ وہ دونوں ایک فی میل ڈاکٹر کے سامنے بیٹھے تھے۔۔

Clubb of Quality Content

ان سے احد نارمل انداز میں بات کر رہا تھا۔۔ ڈاکٹر نے مرہا کا چیک اپ کیا۔۔۔

اس کے سارے ٹیسٹ ہوئے،ڈاکٹر آئی۔۔جی آپ کو report's کل تک مل جائے گی ۔۔۔ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

احد بہت سنجیدگی سے ڈاکٹر کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔جب کہ مرہا نے نظریں جھکائی تھی ۔۔۔وہ ڈاکٹر کے ساتھ ہی کھڑی تھی۔۔۔

"جی بہتر "احد یہ کہتے ہوئے، کمرے سے باہر آگیا۔۔۔

مرہا بھی اس کے پیچھے باہر آگئی۔۔۔دونوں خاموشی سے چل رہے تھے۔۔۔

احد اور مرہا ہسپتال سے باہر آئے۔۔احد نے مرہا سے کوئی بات نہیں کی۔۔

دونوں چپ کر کے کار میں بیٹھے،سارے راستے دونوں جانب خاموشی رہی،اور طویل خاموشی ،موت جیسی خاموشی،احد اسے لے کر گھر آیا۔۔۔

دونوں بہت کچھ کہنا چاہتے تھے۔۔۔پر بولنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

مرہا کو پتہ تھا۔۔۔احد اس کی کسی بات پر یقین نہیں کرے گا۔۔۔صفائی دینا فضول ہے۔۔۔

اور احد اس سے پوچھنا چاہتا تھا،ایک عورت ہو کر دوسری عورت کے خلاف اتنی گھٹیا سازش کیسے کر سکتی ہو۔۔۔

وہ آدمی اگر اس کے ساتھ کچھ کر دیتے کیا ہوتا،بے شمار منفی خیالات احد کے دماغ میں گردش کر رہے تھے۔۔۔

مرہا احد کے روم کی طرف جانے لگی۔۔۔رکو! آئندہ میرے کمرے میں قدم نہیں رکھنا۔۔۔انتہائی سرد مہری سے کہا گیا۔۔۔

گیسٹ روم میں جاؤ۔۔ تمہارا فیصلہ report's آنے کے بعد کروں گا۔۔۔

معافی نہیں ملے گی۔۔۔ابھی مار دوا گر بچہ ہونے کے بعد مارو گے، تو اس کا حال بھی تمہارے جیسا ہو گا۔۔۔

مرہا نے دکھ سے کہا۔۔۔

احد سرد نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

رپورٹس آنے کا انتظار نہیں کرو، مرہا نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

بہت شوق ہے مرنے کا؟ تمہیں اتنی آسان موت نہیں ملے گی۔۔پل پل اذیت میں رہو گی۔۔۔احد نے تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

تم کون ہوتے ہو میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے۔۔۔مرہا نے بغیر ڈرے احد کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"احد میر شاہ" احد نے بولا۔۔

میری غلطی اتنی بڑی نہیں ہے۔۔اور تمہیں سچ بھی نہیں پتہ،

میں نے ان لوگوں کو روک دیا تھا۔مرہا نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چاہے روک دیا تھا" یا نہیں روکا تھا، زمل تک ان لوگوں کو پہچانے والی تو تم ہی تھی نہ۔۔

مرہا جواب میں کچھ بھی نہیں بول سکی، کیونکہ احد کی بات سہی تھی۔۔۔

زمل تک ان کو پہنچانے والی وہی تھی۔۔۔ قصور تو اس کا تھا۔۔

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہوں کہ تم ماں بننے والی ہو؟

احد نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔ کیونکہ کے میں اسے محسوس کر سکتی ہوں۔۔

مرہا یہ کہتے ہوئے گیسٹ روم کی طرف چلی گئی۔۔۔

احد خاموش کھڑا اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

بعض اوقات انسان کی چھوٹی سی غلطی اسے کہاں سے کہاں لے آتی ہے۔۔

کل تک مرہا احد کے دل کی ملکہ تھی۔۔اور آج احد کے کمرے میں بھی اس کی جگہ نہیں تھی

۔۔مرہا گیسٹ روم میں داخل ہوئی۔۔۔

اور بیڈ پر بیٹھ کر شدت سے روئی۔۔۔بدلے کی آگ میں وہ کیا کر گئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

آپ کا ہاروت اور ماروت والے واقع سے کیا تعلق ہے غازیان نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(ماضی)

اب میں تمہیں اپنی کہانی سناتا ہوں۔۔عثمان نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

غازیان ان کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔وہ بہت غور سے سن رہا تھا۔۔۔

ہمارا ایک گھر تھا۔۔ہمارے گھر کے ساتھ ایک عورت رہتی تھی۔۔

اس کا نام رانیہ تھا۔۔۔میں اکثر کاروبار کے سلسلے میں دوسرے شہروں میں جاتا تھا۔۔

میری بیوی پیچھے اکیلی ہوتی تھی۔۔رانیہ بھی اکیلی رہتی تھی۔۔

اس لیے کبھی رانیہ ہمارے گھر آجاتی تھی۔۔کبھی میری بیوی حناء،رانیہ کے گھر چلی جاتی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دونوں دوست بن گئ تھیں۔۔۔میں نے نوٹ کیا تھا۔۔جس دن میری بیوی رانیہ کے گھر جاتی تھی۔۔

اس دن ہماری ضرور لڑائی ہوتی تھی۔۔میری بیوی حناء بہت معصوم تھی۔۔

جلدی ہر کسی پر بھروسہ کر لیتی تھی۔۔اپنی راز کی باتیں بتا دیا کرتی تھی۔۔

وہ رانیہ کو میرے اور اپنے بارے میں بتاتی تھی۔۔ہماری ہر بات۔۔ہمارا تعلق،ہماری محبت

رانیہ,حناء کو غلط غلط مشورے دے کر ہماری لڑائی کرواتی تھی۔۔۔

اسے کہتی تھی کہ میرا کسی اور عورت کے ساتھ چکر ہے،اس لئے میں دو دو دن گھر سے باہر رہتا ہوں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پر باخدا میں کاروباری سلسلے میں دوسرے شہر جاتا تھا۔۔

رانیہ نے حناء کو میری طرف سے بہت بد گمان کر دیا تھا۔۔

پھر اس نے یہ کام میرے ساتھ کرنا شروع کر دیا۔۔۔میں دو، تین دن بعد گھر آتا تھا۔۔

جب کام زیادہ ہوتا تھا۔۔اکثر ایک آدمی مجھے میرے گھر کے آس پاس نظر آتا تھا۔

مجھے رانیہ نے بتایا کہ میں نے اس آدمی کو ایک دو بار آپ کے گھر جاتے دیکھا ہے۔۔

پہلے تو مجھے یقین نہ آیا۔۔مجھے حناء سے محبت تھی۔۔۔اور اپنی محبت پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔

مجھے لگا رانیہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔میں نے اسے ڈانٹ دیا۔۔۔

ایک دن مجھے میرے نمبر پر ایک ویڈیو ملی، جس میں وہی آدمی میرے گھر کے اندر داخل ہو رہا تھا۔۔۔

اس ویڈیو کو دیکھنے کے بعد میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھا تھا۔۔۔

وہ لڑکا رانیہ کا بھائی تھا۔۔رانیہ نے اسے میرے گھر بھیجا تھا۔۔۔

حناء سے کچھ منگوانے کے لئے۔۔میں نے بتایا نہ حناء بہت معصوم تھی۔۔۔

اس نے رانیہ کے بھائی کو اپنا بھائی سمجھ کر گھر کے اندر آنے کی اجازت دے دی۔۔

حناء نے اس آدمی کو اپنا بھائی بنایا تھا۔۔۔

وہ عورت جادو گرنی تھی۔۔اس نے اپنے جادو سے مجھے اور حناء کو ایک دوسرے سے اس قدر بد گمان کر دیا۔۔

میں نے حناء کو صفائی دینے کا موقع بھی نہیں دیا تھا۔۔۔بس اسے مارنے لگا۔۔۔میں اس دن حناء کو جان سے مارنے لگا تھا۔۔وہ امید سے تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں نے اسے دھکا دیا تھا۔۔۔ میری وجہ سے میرا بچہ مر گیا۔۔۔اس نے مجھے ہماری محبت کا واسطہ دیا۔۔

ورنہ میں اس کا گلا گھونٹنے لگا تھا۔۔۔کچھ عرصہ غم اور غصے میں گزر گیا۔۔۔

حناء بچے کے مرنے کی وجہ سے نیم پاگل ہو گئ تھی۔۔۔

میں نے حناء کو طلاق دے دی۔۔رانیہ نے مجھ پر پتہ نہیں کیسا جادو کیا تھا۔۔۔

میں نے اس سے شادی کر لی۔۔۔جب حناء کو پتہ چلا میں نے رانیہ سے شادی کر لی اس نے زہر کھا لیا۔۔

وہ مجھے کسی اور کا ہوتے دیکھ نہیں سکی۔۔میری خاطر اس نے حرام موت کو گلے لگا لیا۔۔۔

خود کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔میں پہلے بہت کم نماز پڑھتا تھا۔۔

میں نے حناء کو بھی کبھی فورس نہیں کیا تھا کہ نماز پڑھا کرو۔۔۔

وہ اپنی مرضی سے کبھی کبھی پڑھتی تھی۔۔میری ادھی زندگی سفر میں ہی گزری ہے۔۔

اس لئے نماز پڑھنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔اس عورت نے ہمارے گھر میں داخل ہو کر ہم پروار کیا۔۔

وہ ہم سے حسد کرتی تھی۔۔۔حناء جب اسے ہمارے خوشگوار تعلقات کے بارے میں بتاتی تھی اسے جلن ہوتی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

رانیہ ایک بیوہ عورت تھی۔۔۔ایسی عورتیں کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتی۔۔۔

وہ ہم سے حسد کرتی تھی۔۔۔اس عورت نے مجھ پر جادو کیا۔۔میں ایسا اس کے سحر میں آیا۔۔

مجھے نہ چاہتے ہوئے رانیہ سے محبت ہو گئی۔۔وہ شادی کے بعد بھی جادو کرتی تھی۔۔۔

جب میں سو جاتا تھا۔۔۔ایک دن میں کچی نیند میں تھا۔۔۔

ہمارے گھر کے اوپر والے پورشن میں چھوٹا سا کمرہ تھا۔۔

وہ رات کو وہاں جا کر جادو کرتی تھی۔۔۔جب میری اس سے شادی ہوئی۔۔۔

شروع شروع میں مجھے حناء کی یاد آتی تھی۔۔۔مجھے رانیہ کے چہرے میں حناء کا چہرہ نظر آتا تھا۔۔

جب وہ میرے ساتھ ہوتی تھی۔۔۔مجھ پر کچھ پڑھ کر پھونک مار دیتی تھی۔۔

کہتی تھی نظر نے لگنے کی دعا ہے۔۔پھر مجھے کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا تھا۔۔۔

مجھے پتہ چل گیا تھا وہ جادو کرتی ہے۔۔پر میں نے اسے نہیں پتہ چلنے دیا کہ میں جان گیا ہوں۔۔۔

میں نے ایک مولوی سے بات کی۔۔۔اس نے بولا کہ اس کی سب چیزوں کو آگ لگا دو۔۔

گھر میں قرآن خوانی کرواؤ۔۔

اسے طلاق دے دو۔۔اور نماز پڑھنا شروع کر دو پابندی کے ساتھ۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں نے ہر چیز پر عمل کیا سوائے اسے طلاق دینے کے۔۔وہ بہت خوبصورت تھی۔۔

مجھے اس سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔غازیان حیرت سے اس کہانی کو سن رہا تھا۔۔

آہستہ آہستہ سورج ڈوبنا شروع ہو گیا۔۔رات کی تاریکی چھا رہی تھی۔۔

اب وہ کدھر ہے؟غازی نے پوچھا۔۔تمہارے پیچھے کھڑی ہے۔۔۔عثمان نے کہا

غازیان کا سانس بند ہوا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔پیچھے سچ میں ایک عورت کھڑی تھی۔۔

وہ لوگ حناء کی قبر کے پاس بیٹھے تھے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عثمان نے رانیہ کو فون کر کے ادھر بلایا تھا۔۔۔رانیہ خاموشی سے ان کے پیچھے کھڑی سب سن رہی تھی۔۔

عثمان کو معلوم تھا۔۔وہ پیچھے کھڑی ہے۔۔۔آپ رانیہ ہیں۔۔غازی نے پوچھا۔۔جی میں رانیہ ہوں۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

جادو گرنی؟غازی نے بولا۔۔۔اب تو سب چھوڑ دیا ہے۔۔

رانیہ نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پر آپ کی آخرت خراب ہو چکی ہے۔۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عثمان کے لئے میں جہنم کی آگ میں بھی جلنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔اس نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔۔

میں بھی حناء کی خاطر جہنم کی آگ میں جلنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔عثمان نے جنونی انداز میں کہا۔۔۔

اور ایک دم سے گن نکالی اور رانیہ کو گولی ماردی۔۔

غازیان حیرت سے سب دیکھ رہا تھا۔۔میں حناء کے سامنے اس کو مارنا چاہتا تھا۔۔۔

حناء دیکھو میں نے اس کو مار دیا۔۔اب واپس آجاؤ۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

غازیان کو عثمان پاگل لگ رہا تھا۔۔۔

غازیان تمہیں حناء نظر آ رہی ہے؟عثمان نے ہنستے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں مجھے حناء نظر نہیں آ رہی۔۔غازی ڈر رہا تھا۔۔مجھے آ رہی ہے۔۔اس کی روح میرے سامنے کھڑی ہے۔۔غازی کا پھر سے سانس خشک ہوا۔۔۔

وہ یہاں سے جانا جاتا تھا۔۔۔پر عثمان نے غازیان کی جانب گن کی۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خبردار جو تم یہاں سے گئے۔۔۔قبر کھودو میرے ساتھ مل کر۔۔۔آج کا دن غازی کی زندگی کا سب سے خوفناک دن تھا۔۔۔۔

غازی کی نظر بار بار رانیہ کی لاش پر جا رہی تھی۔۔

عثمان،رانیہ کے لئے قبر کھود رہا تھا۔۔غازیان کو بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔پر وہ بھی قبر کھودنے میں عثمان کی مدد کر رہا تھا۔۔

شام ہو رہی تھی،وہاں کوئی اور موجود نہیں تھا۔۔۔

آپ نے اس کو مار کیوں دیا۔۔۔آپ کو تو اس سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔غازیان نے لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ پوچھا۔۔

اس نے میرے ساتھ غداری کی ہے۔۔مجھے دھوکا دیا ہے۔۔بے وفائی کی ہے،

کل رات میں نے اس کو کسی آدمی کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔بد کردار عورت ہے۔۔۔

بد کار عورتوں کا ٹھکانہ صرف جہنم ہے۔۔عثمان جنونی انداز میں بول رہا تھا۔۔

Clubb of Quality Content

پر آپ نے قتل کیا ہے؟غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

تا کہ میں بھی حناء کا ساتھ جہنم میں جاؤں۔۔حناء نے بھی تو خود کشی کی تھی۔۔۔

عثمان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

اور اس کے ساتھ ہی عثمان نے اپنے آپ کو گولی مار دی۔۔۔

غازیان کی آنکھیں خوف اور حیرت سے پھیلی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"حناء نے میری خاطر اپنی جان دی میں نے اس کی خاطر اپنی جان لے لی"۔۔عثمان نے آخری الفاظ ادا کیے۔۔

غازیان وہاں سے بھاگ گیا۔۔اس کا چہرہ خوف سے پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔۔

مرد جتنا مرضی بہادر بن جائے۔۔یہ منظر انتہائی خوف ناک تھا۔۔۔

غازی بھاگتا ہوا۔۔۔اپنی کار تک آیا۔۔اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے دو لوگوں کو مرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔وہ اپنے اسلام آباد والے گھر نہیں گیا۔۔۔وہ سیدھا لاہور کے راستے نکلا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کا اندھیرا تھا۔۔سنسان راستہ۔۔آج غازیان کو پہلی دفع ان راستوں سے خوف آیا۔۔۔

مار گلہ کا جنگل،پہاڑ،ویرانہ چیخوں کہ آوازیں۔۔۔۔

جب تک غازیان لاہور موٹروے تک نہیں آ گیا۔۔وہ خوف کے زیر اثر رہا۔۔۔

وہ بہت فاسٹ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔5 گھنٹے کا راستہ تھا۔۔غازیان کا نیند سے برا حال تھا۔۔۔

پر اس نے ڈرائیونگ کرنا بند نہیں کیا۔۔اس نے بس آدھا گھنٹہ راستے میں گاڑی روکی تھی ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔شدید سردی کا موسم تھا۔۔۔

وہاں قریب ایک پیٹرول پمپ تھا۔۔۔رات کے 12 بج رہے تھے۔۔۔پیٹرول پمپ بند تھا۔۔۔

وہ تھوڑی دیر وہی رکا۔۔۔ قریب سے وقفے وقفے سے ایک دو گاڑیاں گزر رہی تھیں۔۔۔

وہ ڈرائیونگ سیٹ کے پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا۔۔

ایک بار پھر سے سارا منظر آنکھوں کے سامنے آیا۔۔۔اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔۔۔

اس کا حلق خشک ہو رہا تھا۔۔۔اس نے ارد گرد دیکھا۔۔ پیچھلی سیٹ پر پانی والی بوتل پڑی تھی۔۔۔

اس نے جلدی سے بوتل پکڑی۔۔اور ایک منٹ میں ساری بوتل خالی کر دی۔۔۔

وہ خود کو نارمل کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس نے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔

وہ فاسٹ ڈرائیو نگ کر رہا تھا۔۔۔وہ جلد سے جلد گھر جانا چاہتا تھا۔۔۔

اس کو سردی لگ رہی تھی۔۔۔

(کچھ دیر بعد)

اس نے اپنے گھر کے باہر گاڑی روکی۔۔۔ایک چوکیدار باہر گیٹ کے پاس ہی بیٹھا تھا

۔۔۔

ہلکی ہلکی دھند پڑ رہی تھی۔۔۔غازیان کی گاڑی دیکھ کر چوکیدار نے گیٹ کھول دیا۔۔۔

غازی نے گھر کے اندر گاڑی داخل کی۔۔۔وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔

اور تیز تیز قدم اٹھاتا۔۔۔اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔

سوائے شاذل کے سب لوگ سو رہے تھے۔۔۔شاذل اپنے دوستوں کے ساتھ آج پھر گھر سے باہر نکلا تھا۔۔۔

غازی نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔سامنے مہر ماہ بیڈ پر سو رہی تھی۔۔۔

غازیان نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔مہر ماہ اچانک دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر اٹھ گئ۔۔۔

جبکہ کے غازیان نے انتہائی آہستہ دروازہ بند کیا تھا۔۔تا کہ اس کی نیند خراب نہ ہو۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ یک دم سے اٹھی۔۔۔غازیان تم واپس آ گئے ہو؟

مہر ماہ نے سائیڈ لمپ ان کیا۔۔۔

غازیان خاموش کھڑا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے کورٹ پر مٹی لگی تھی۔۔۔

غازیان کا اتنی رات کو بغیر اطلاع دیئے واپس آجانا تعجب اور پریشانی کی بات تھی۔۔

مہر ماہ اٹھ کر اس کے پاس آئی۔۔۔غازیان کے ہاتھ ابھی تک کانپ رہے تھے۔۔۔

غازی سب ٹھیک ہے نہ؟ مہر ماہ نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

غازیان اچانک مہر ماہ کے گلے لگ گیا۔۔۔۔مہر ماہ کو حیرت ہوئی۔۔۔

چند لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔۔۔مہر ماہ نے غازیان کا ہاتھ پکڑا جو برف کی مانند ٹھڈا ہو رہا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غازیان بس سختی سے مہر ماہ کے گلے لگا تھا۔۔اس نے آنکھیں بھی بند کی تھی۔۔

غازیان میری جان کیا ہوا ہے؟۔۔تم تو اسلام آباد تھے۔۔

مہر ماہ نے نرمی سے پوچھا۔۔۔

وہ کچھ بھی نہیں بول رہا تھا۔۔۔غازیان تم کانپ رہے ہو۔۔ تمہیں سردی لگ رہی ہے۔۔۔

بیڈ پر لیٹ جاؤ۔۔۔

غازیان مہرماہ سے الگ ہوا۔۔۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

کمرے میں بس لمپ کی مدھم سی روشنی تھی۔۔۔غازیان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

شاید وہ رو رہا تھا۔۔۔غازیان نے کورٹ اتار کر صوفے پر رکھ دیا۔۔۔

اور بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔۔۔مہرماہ نے اس کے اوپر کمبل دیا۔۔۔

سب ناراضگی چند لمحوں میں ختم ہوئی تھی۔۔۔پر مہر ماہ عجیب سے الجھن کا شکار ہو گئی تھی

۔۔۔

ضرور کچھ ہوا ہے۔۔۔مہر ماہ غازیان کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

شاذل ایک کلب میں بیٹھا تھا۔۔۔وہ اس شادی سے انکار کرنا چاہتا تھا،

پر سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا وجہ بنا کر انکار کرے،آج بھی وہ سب سے چھپ گھر سے باہر نکلا تھا۔۔

جب عائلہ بیگم اور مروان صاحب سو جاتے تھے۔۔وہ سرونٹ کوارٹرز والے گیٹ سے باہر چلا جاتا تھا۔۔

اور کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا تھا۔۔باہر اس کا دوست اپنی گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا ہوتا تھا۔۔۔

آج بھی وہ رات کے 1 بجے گھر واپس آیا۔۔اسے شدید نیند آ رہی تھی۔۔

اس کا خیال تھا سب سو چکے ہوں گے، پر آج پھر اسے ایک کمرے کی کھڑکی سے موم بتی کی روشنی نظر آئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج بھی لائٹ موجود تھی۔۔یہ کیا چکر ہے؟ شاذل کو تجسس ہوا۔۔۔

آج اسے مدھم آواز میں کسی کے کچھ بولنے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں۔۔۔

وہ کھڑکی کے پاس آیا اور جھانک کر دیکھنے لگ گیا۔۔۔روشنا کے بال کھلے تھے۔۔

اس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا تھا۔۔۔وہ کالا جادہ کر رہی تھی۔۔۔

شاذل کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔۔ نجانے کب سے وہ ان کے گھر میں رہ کر یہ سب کر رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنے ارد گرد موم بتیاں جلائی تھیں۔۔۔ایک گڑیا پکڑی تھی۔۔

جس میں چھوٹی چھوٹی سوئیاں پیوست کی تھی۔۔۔شاذل نے اس کا دروازہ بجایا۔۔۔۔

وہ اچانک گھبرا گئی۔۔۔وہ سمجھ رہی تھی،اس وقت سب سو چکے ہوتے ہیں۔۔۔وہ آج کسی انجان رہ گئی۔۔

Clubb of Quality Content

اگر سب نہ بھی سوئے، تو سرونٹ کوارٹرز والی سائیڈ پر کوئی نہیں آتا تھا۔۔

شاذل نے مزید زور سے دروازہ بجایا۔۔۔پر اس نے نہیں کھولا،

وہ جلدی جلدی سے اپنا سامان سمیٹنے لگ گئی۔۔۔اس کی نظر اچانک کھڑکی پر گئی۔۔۔

کیا وہ مجھے یہاں سے دیکھ چکا ہے۔۔۔ کھڑکی ذرا اونچی تھی پر شاذل کا قد لمبا تھا۔۔۔

وہ پاؤں اٹھا کر بآسانی اندر دیکھ سکتا تھا۔۔ اور وہ دیکھ چکا تھا۔۔۔

اس نے سب جلدی سے سمیٹ کر سر پر دوپٹہ لے کر دروازہ کھولا۔۔۔

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا شاذل نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا۔۔۔

"چٹاخ" وہ جا کر زمین پر گری۔۔۔ کب سے کر رہی ہو یہ سب شاذل نے اسے بالوں سے پکڑا۔۔۔

ش۔شاذل صاحب۔۔م۔معاف کر دے۔۔اس کی آواز بمشکل حلق سے نکلی۔۔

میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔ان کا شور سن کر ساتھ والے کمرے سے وہ عورت اور اس کا شوہر بھی باہر آ گئے۔۔۔

تم سب بھی اس کے ساتھ ملے ہو۔۔شاذل نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا

۔۔۔

نہیں!! نہیں صاحب رب پاک کی قسم ہم ایسے نہیں ہیں۔۔۔ہم تو سو گئے تھے۔۔

وہ دونوں اپنی صفائی دینے لگ گئے۔۔۔شاذل ایسے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا۔۔۔

اپنے گھر کے اندر لے کر آیا۔۔وہ دونوں بھی اس کے پیچھے ائے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

روشا چیخ رہی تھی،رو رہی تھی۔۔شاذل نے اسے نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

شور کی آواز سن کر عائلہ بیگم نیند سے بیدار ہو گئ۔۔۔

مہر ماہ تو ویسے ہی جاگ رہی تھی۔۔۔غازی جو تھوڑی دیر پہلے سویا تھا۔۔

وہ بھی اچانک اٹھ گیا۔۔۔کیونکہ شاذل اونچی اونچی آواز میں سب کو پکار رہا تھا۔۔۔۔

سب لوگ اپنے کمروں سے باہر آ گئے۔۔۔روشنا مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

بتاؤ سب کو اپنی حقیقت شاذل نے اس کا منہ دبوچتے ہوئے کہا۔۔

غازی نیند سے اٹھا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

شاذل یہ سب کیا ہے؟۔۔چھوڑوں اسے غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

نہیں چھوڑوں گا بتاؤ کس پر جادو کرتی رہی ہو۔۔۔سب سچ بتاؤ۔۔۔

روشنا روبی کی دوست ہے، جس کو اس نے کام پر رکھوایا تھا۔۔

روبی اور اس کا شوہر خلیل کافی عرصے سے اس گھر میں کام کر رہے تھے۔۔

اور آج تک انہوں نے کوئی غلط حرکت نہیں کی تھی۔۔۔

روشنا کو یہاں کام دو سال پہلے روبی نے دلوایا تھا۔۔اپنی بہن جیسی دوست سمجھ کر۔۔

جب روشنا یہاں ائی تھی۔۔اس کی نظر غازیان پر گئی۔۔

وہ گارڈن میں چیئر پر بیٹھا لپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔۔روشنا غازی کو دیکھ کر اس سے محبت کر بیٹھی۔۔

وہ اپنا اور اس کا مقام بھی بھول گئ تھی۔۔وہ اکثر غازیان کے کمرے کی صفائی کرتی تھی۔۔

وہ کافی عرصے سے غازیان سے اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہتی تھی۔۔

اس کی آنکھوں نے اوقات سے زیادہ بڑا خواب دیکھ لیا تھا۔۔

روشنا خوبصورت تھی۔۔اور اسے لگتا تھا۔۔غازیان اس کی خوبصورتی سے بہک جائے گا۔۔۔

جو خواب وہ دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ کبھی پورا نہیں ہو سکتا تھا۔۔

یہ چیز اسے بھی معلوم تھی۔۔پہلے وہ نمازیں پڑھتی تھی۔۔۔

اس نے بہت عرصہ غازیان کو دعا میں مانگا۔۔۔اسے ڈر تھا اگر اس نے محبت کا اظہار کر دیا

۔۔

وہ لوگ اسے گھر سے نہ نکال دیں۔۔۔اس کے پاس رہنے کے لئے کوئی ٹھکانہ بھی نہیں تھا۔۔۔

ایک لمبا عرصہ اسی طرح گزر گیا۔۔۔غازیان کی جھلک دیکھنے کے لئے سارا دن ترستی تھی ۔۔

وہ سارا دن افس ہوتا تھا۔۔۔یہ پھر اپنے کمرے میں رہتا تھا۔۔۔اس کی محبت بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

وہ ہر حال میں غازیان کی بیوی بننا چاہتی تھی۔۔جس رات اسے معلوم ہوا غازیان کا مہر ماہ سے نکاح ہوا ہے۔۔۔

وہ رات اس نے رو رو کر گزاری تھی۔وہ ساری رات مہر ماہ کو بد عائیں دیتی رہی تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے نماز پڑھنا بھی آہستہ آہستہ چھوڑ دیا۔۔۔اسے مہر ماہ سے حسد ہونے لگا تھا۔۔۔

ایک دن وہ بازار سے کچھ سامان خریدنے گئی۔۔۔اس کی ملاقات اپنی کسی سکول کی پرانی سہیلی سے ہوئی۔۔

اس لڑکی کا کسی لڑکے کے ساتھ چکر چل رہا تھا۔۔۔پر اس لڑکے کے گھر والے شادی کے لئے نہیں مان رہے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس لڑکی نے بھی ایک باباجی سے جادہ کروایا تھا۔۔

اور پھر اس کی شادی اسی لڑکے سے ہو گئی۔۔

وہ روشنا کو بھی اس کے پاس لے گئ۔۔۔اس طرح روشنا مہر ماہ اور غازیان پر جادہ کرواتی رہی۔۔۔

ان کا بلاوجہ چھوٹی چھوٹی بات پر لڑنا۔۔۔ایک کمرے میں رہ کر اجنبی والی زندگی گزارنا یہ سب اس کے جادہ کی وجہ سے ہو رہا تھا۔۔۔

غازیان چاہ کر بھی مہر ماہ کے ساتھ اچھا تعلق قائم نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

انہوں نے روشنا کو پولیس کے حوالے کر دیا۔۔۔غازیان کا دل چاہا اسے جان سے مار دے ۔۔

وہ اسے اپنی چھوٹی بہن سمجھتا تھا۔۔۔غازی کو دکھ ہوا تھا۔۔۔

سب لوگ حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر ماہ خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔ آج کی رات سب کی خاصی بے سکونی سے گزری۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح مہر ماہ جلدی اٹھ گئی۔۔۔غازیان ابھی تک سو رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ بہت زیادہ الجھن کا شکار تھی۔۔۔غازیان کا اتنی رات کو واپس آجانا، روشنا کا غازی پر جادو کروانا۔۔

وہ بہت پریشان لگ رہی تھی۔۔وہ شاور لے کر آئی۔۔

غازیان اٹھ چکا تھا۔۔

وہ فون پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔۔۔اس دن تم نے مجھے جو تھپڑ مارا تھا۔۔ کیا وہ جادہ کی وجہ سے تھا؟۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

نہیں میں نے پورے ہوش میں مارا تھا۔۔۔غازیان نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

مجھے پہلے ہی پتہ تھا،یہ جادو وغیر کچھ نہیں ہوتا،

تم نے سوچ سمجھ کر سب کیا ہے۔۔۔مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہوتا ہے جادہ،غازی نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔(غازی سے بہتر کون جان سکتا تھا)۔۔

"اپنی حرکتوں کو جادہ کا نام نہیں دو"۔۔مہر ماہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مہر ماہ پلیز میں صبح صبح بحث کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔

غازیان نے نرمی سے کہا۔۔۔

غازیان تمہیں یاد ہے کل رات کیا ہوا تھا؟ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

کیا ہوا تھا؟ غازی نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہیں کچھ بھی یاد نہیں؟ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

غازیان کے دماغ میں ایک بار پھر قبرستان والا منظر آیا۔۔

غازیان نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ وہ فون میں دوبارہ سے کچھ ٹائپ کرنے لگا۔۔۔

کل رات تم نے مجھے "hug" کیا تھا۔۔۔ مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تو کیا نہیں کر سکتا؟ غازی نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کر سکتے ہو پھر مجھے سمجھ نہیں آرہا،اسلام آباد میں ایسا کیا ہوا ہے۔۔۔

جو تم اتنا چینج ہو گئے ہو۔۔۔ مہر ماہ نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

زیادہ نہیں سوچو،کل رات روشانے جادہ نہیں کیا،شاید اس وجہ سے میں تمہارے قریب آ گیا

۔۔

غازیان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

مہر ماہ بھی ہنسنے لگی۔۔۔شاذل کی میں احسان مند ہوں۔۔اس نے بہت عظیم کام کیا ہے

۔۔۔

اس کا راتوں کو باہر رہنا کام آ گیا ہے۔۔۔غازیان بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

مرہا نے خود کو گیسٹ روم تک محدود کر لیا تھا۔۔۔ کھانا بھی وہ روم میں ہی کھا رہی تھی۔۔۔

اس کی رپورٹس آ گئی تھی۔۔۔وہ امید سے تھے۔۔۔احد اسے زندہ رکھنے پر مجبور ہو گیا تھا

۔۔۔

اگر وہ امید سے نہ ہوتی تو احد نے اسے جان سے مار دینا تھا۔۔۔

مرہا بہت زیادہ پریشان تھی۔۔۔بار بار اللہ سے معافی مانگتی تھی۔۔۔

زمل کو ابھی کچھ بھی نہیں معلوم تھا۔۔وہ سمجھ رہی تھی۔۔۔

بھابھی بھائی سے لڑ کر الگ روم میں رہ رہی ہے۔۔۔

زمل نے گیسٹ روم کا ڈور نوک کیا۔۔۔

بھابھی اندر اجاؤ۔۔۔زمل نے اجازت مانگی۔۔۔اجاؤ مرہا نے بولا۔۔۔

زمل بیڈ پر اکر مرہا کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔بھائی نے بتایا

میں پھوپھو بننے والی ہوں۔۔زمل نے خوشی سے کہا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاں میری جان، مرہا نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔زمل مرہا کے گلے لگ گئ۔۔۔بھابھی میں بہت خوش ہوں۔۔۔

دیکھنا میں بے بی کی شوپنگ کرنے جاؤں گی۔۔۔اور

ہم اس کے لئے بہت سارے toys بھی لائے گے۔۔

Clubb of Quality Content

زمل بہت خوش تھی۔۔۔

زمل کافی دیر مرہا کے ساتھ بے بی کی باتیں کرتی رہی۔۔۔

(دو دن بعد)

آج شاذل کا نکاح تھا۔۔ابھی صرف نکاح تھا۔۔رخصتی نہیں تھی۔۔۔گھر میں ساری تیاریاں عروج پر تھی۔۔۔

پورے گھر کو سجایا گیا تھا۔۔شاذل کا فون روم میں تھا وہ شاور لے رہا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عائلہ اس کے کپڑے رکھنے روم میں آئی۔۔۔اچانک شاذل کے فون پر کسی کی کال آئی۔۔اوپر ہاسٹل لکھا تھا۔۔۔عائلہ کو لگا گل رعنا ہو گی۔۔۔

عائلہ نے جلدی سے نمبر بلاک کر دیا۔۔۔اور باہر چلی گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد سب لوگ نکاح کے لئے بیٹھے تھے۔۔عائزہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔

غازیان اور مہر ماہ ابھی روم سے باہر نہیں آئے تھے۔۔

مہر ماہ اور غازی بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔مہر ماہ نے pink کلر کا سمپل فراک اور غازیان نے گرے کلر کا پینٹ کورٹ پہنا تھا۔۔

شاذل نے بلیک شیروانی پہنی تھی۔۔۔بلکل شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر بلکل بھی خوشی کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔

بس چپ کر کے بیٹھا تھا۔۔۔بعض اوقات ماں باپ کے کچھ فیصلے ساری زندگی کے لئے چہرے کی مسکراہٹ چھین لیتے ہیں۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

غازیان مسلسل مہر ماہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ کیا دیکھ رہے ہو؟ مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں۔۔۔ غازیان نے خوشی سے کہا۔۔۔

مہر ماہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہو کر چوڑیاں پہن رہی تھی۔۔۔

کیا اب دیکھ بھی نہیں سکتا؟ غازی نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

ہاں نہیں دیکھ سکتے۔۔ غازیان مہر ماہ کے قریب ہوا۔۔

اور اس کے کان کے قریب جھک کر بولا۔۔۔

کیا تم روک سکتی ہو مجھے دیکھنے سے؟ مہر ماہ کے گال شرم سے سرخ ہو گئے۔۔

اچھا بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں؟ مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

جیسی بھی لگ رہی ہو۔۔۔بس میری لگ رہی ہو۔۔یہ کیسی تعریف ہے؟مہر ماہ نے غازیان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یہ تم لڑکیوں کو اپنی تعریف سننے کا اتنا شوق کیوں ہوتا ہے؟

ٹھیک ہے نہیں کرو۔۔۔مہر ماہ باہر جانے لگی۔۔

غازیان نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس کھینچا۔۔مہر اس کے سینے کے ساتھ آ کر لگی۔۔۔

کیوں رو کا ہے؟ناراض نہیں ہوتے جاناں۔۔۔

بلکل گلاب لگ رہی ہو اس گلابی جوڑے میں۔۔مہر ماہ نے شرما کر اپنا چہرہ جھکا لیا۔۔

لو اتنی سی تعریف پر یوں بلش کر رہی ہو۔۔میں نے تو پوری غزل سوچ لی تھی تمہاری تعریف کرنے کے لئے۔۔

"بس بس" ستے شاعر۔۔۔ مہر ماہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

پہلے کہتی ہے تعریف کرو، اب تعریف کرنے لگا ہوں تو سستہ شاعر بول رہی ہے۔۔

تم لڑکیاں بھی بہت عجیب ہوتی ہو۔۔ غازی نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

تم لڑکے بھی بہت عجیب ہوتے ہو، مہر ماہ نے بھی اسے انداز میں کہا۔۔۔

اچھا اچھا مان لیا، چلو باہر چلتے ہیں۔۔۔ سب لوگ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

غازیان اور مہر ماہ روم سے باہر آئے۔۔

۔۔۔۔۔

سب لوگ نکاح کے لئے موجود تھے۔۔عائزہ اور شاذل دونوں ایک ساتھ صوفے پر بیٹھے تھے

۔۔۔

عائزہ نے سرخ رنگ کا ڈوپٹہ چہرے پر لیا تھا۔۔۔شاذل خاموشی سے نظریں جھکا کر بیٹھا تھا

۔۔۔

مولوی صاحب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔۔۔نور بیگم اور شیر علی صاحب بھی نکاح میں

شامل تھے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاذل مروان خان آپ کا نکاح عائزہ۔۔۔ابھی مولوی صاحب بول ہی رہے تھے کہ۔۔۔

شاذل کے فون پر کال آئی۔۔شاذل نے فون اٹھایا جی کون؟

آپ شاذل ہیں نہ جو گل رعنا کو ہاسٹل چھوڑ کر گئے تھے؟جی میں وہی ہوں۔۔۔

گل رعنا نے اپنی کلائی کاٹ لی ہے۔۔اس کی حالت بہت سیریس ہے۔۔۔

ہم نے آپ کے نمبر پر بہت کالز کی۔۔پلیز جلدی آئیں آپ کی اجازت سے اس کا علاج شروع ہو گا۔۔

ہم اس کے علاج کا خرچ نہیں pay کر سکتے۔۔اس وقت اسے ایک سرکاری ہسپتال میں بھیجا گیا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاذل وہاں سے بھاگنے کے انداز میں اٹھ کر گیا۔۔سب لوگ حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

غازیان کو شاذل کی اس حرکت پر بہت غصہ آیا۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے۔۔

ایسے کون نکاح سے اٹھ کر جاتا ہے۔۔عائزہ کے بابا نے غصے سے بولا۔۔۔

بابا ہو سکتا ہے کوئی ایمرجنسی ہو گئی ہو۔۔۔ابھی آجائے گا۔۔۔عائزہ نے اپنے بابا کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔

اس نے ہماری بے عزتی کی ہے۔۔نکاح سے زیادہ ضروری کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

اٹھو تم،واپس جا رہے ہیں ہم۔۔عائزہ کے بابا نے سرد مہری سے کہا۔۔

پر بابا،عائزہ نے کہا۔۔ارے کاشف بھائی آجائے گا۔۔۔آپ پریشان نہیں ہوں۔۔عائلہ بیگم نے بولا۔۔

نہیں ہمیں اب یہ نکاح کرنا ہی نہیں ہے۔۔۔کاشف کے بھائی کا بیٹا بھی اس نکاح کے موجود تھا۔۔

کاشف عائزہ کا نکاح اپنے بھائی کے بیٹے سے کروانا چاہتے تھے۔۔

پر عائزہ کی ماما ان کی مرضی کے خلاف جا کر عائزہ کی شادی شاذل سے کروا رہی تھی۔۔

اس لیے وہ شادی بھی جلدی کر رہی تھیں۔۔۔عائزہ میرے ساتھ چلو۔۔۔

کاشف نے عائزہ کا ہاتھ پکڑا۔۔بابا میں شاذل سے محبت کرتی ہوں۔۔۔

پلیز تھوڑا انتظار کر لیتے ہیں آجائے گا۔۔ایک گھنٹہ ہے تمہارے پاس۔۔

اگر ایک گھنٹے بعد شاذل نہیں آیا تو تم عارب سے نکاح کرو گی۔۔۔کاشف صاحب نے حتمی فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔۔۔

شاذل ہسپتال آیا۔۔گل رعنا ہسپتال کے بیڈ پر ہوش پڑی تھی۔۔۔

اس کا بہت زیادہ خون بہہ گیا تھا۔۔۔یہ ایک سرکاری ہسپتال تھا۔۔

جہاں ڈاکٹرز مریض کو جلدی دیکھتے ہی نہیں ہیں۔۔۔

اور یہ خودکشی کا کیس تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

شاذل نے گل رعنا کو اٹھایا۔۔۔اور جلدی سے لا کر اپنی گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔

وہ اسے ایک پرائیویٹ ہسپتال لے کر آیا۔۔۔

شاذل کو اس معصوم لڑکی پر بہت ترس آرہا تھا۔۔ایک ماہ میں بلکل بدل گئی تھی۔۔۔

آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے پہلے سے بہت زیادہ کمزور، چہرے پر اذیت اور کرب کے آثار

۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈاکٹرز نے گل رعنا کا ٹریٹمنٹ کیا۔۔۔اسے خون کی ضرورت تھی۔۔۔

شاذل نے اسے اپنا خون دیا تھا۔۔۔وہ کافی دیر سے بے ہوش تھی۔۔۔

شاذل اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔وہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔

آخر ایسی کیا بات ہوئی ہے، جو وہ یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔

ششش۔شاذل۔۔مجھے بچاؤ۔۔۔ح ح حارث۔۔۔پلیز۔۔مجھے نہیں۔۔مارو۔۔حارث

...حارث بھائی۔۔۔بابا۔۔

شاذل۔۔گل رعنا مسلسل یہی بول رہی تھی۔۔اسے ہوش آرہا تھا۔۔۔

ایک عورت اندر آئی۔۔۔وہ ہاسٹل کی انچارج تھی۔۔اسلام علیکم شاذل صاحب!!وعلیکم اسلام

۔۔

Clubb of Quality Content

یہ سب کیسے؟شاذل نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

گل رعنا کی مینٹل حالت بہت ڈسٹرب ہے۔۔۔اس لڑکی کو پیار اور محبت کی ضرورت ہے۔۔

اکیلے رہ رہ کر ایک کمرے میں انسان ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔۔

یہ روم سے باہر نہیں نکلتی تھی۔۔۔اکثر نیند میں آپ کو پکارتی تھی۔۔

میں نے اس کو بولا آپ سے فون پر بات کرلے پر انکار کر دیتی تھی۔۔۔

شروع شروع میں تو ٹھیک تھا۔۔بعد میں یہ اکثر چیخ مار کے آٹھ جاتی تھی۔۔

باقی گرلز کو بھی ڈسٹرب کرتی تھی۔۔۔کچھ بھی نہیں کھاتی تھی۔۔۔

میں نے آپ کو ایک دو دفع فون کیا آپ کا نمبر بزی جاتا تھا۔۔

ایک دفع کیسی نے فون اٹھایا تھا اور بولا کہ اگلی دفعہ اس نمبر پر کال نہیں کرنی۔۔۔

شاذل جانتا تھا فون اٹھانے والی کون تھی۔۔۔(یقیناً عائلہ بیگم

اس لڑکی کے ساتھ ضرور کوئی برا حادثہ ہوا ہے۔۔۔کل ہاسٹل کی کچھ گرلز اس کو زبردستی باہر گھومنے کے لئے ساتھ لے گئی۔۔

شاذل خاموشی سے سب سن رہا تھا۔۔۔وہ بہت زیادہ شرمندہ تھا۔۔

ان کو لگا باہر جائے گی تو اچھا فیل کرے گی۔۔ہر وہاں اس نے پتہ نہیں کس کو دیکھا۔۔۔

اس قدر خوف زدہ ہو گئی تھی۔۔

وہاں سے واپس ہاسٹل آ گئی۔۔۔کافی دیر خود کو کمرے میں بند رکھا۔۔

اس کی حالت کی وجہ سے کوئی بھی لڑکی اس کے ساتھ ایک روم میں رہنے کے لئے تیار نہیں تھی۔۔۔

اس لئے ہم نے اس کو الگ روم دیا تھا۔۔۔اس کے بعد اس نے اپنی کلائی کاٹ لی۔۔ ہمیں کافی دیر بعد پتہ چلا۔۔

شاذل خاموشی سے اس عورت کی ساری بات سن رہا تھا۔۔

وہ باتیں کم صور زیادہ تھی۔۔شاذل کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔

ایک نمکین پانی کا قطرہ آنکھ سے چھلکا تھا۔۔۔مرد نہیں روتے۔۔۔اندر سے آواز آئی۔۔ باقی کے آنسو واپس اندر دھکیلے۔۔۔

خود پر اور اس لڑکی پر شاذل نے بہت بڑا ظلم کر گیا تھا۔۔

محبت تو شازل کو بھی ہو گئی تھی۔۔پر وہ اس لڑکی کو بچی سمجھ کر اپنی محبت کا گلہ گھونٹ رہا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور وہ معصوم شاذل کی محبت میں پاگل ہو گئی تھی۔۔اس کا نام پکارتی تھی۔۔۔

آپ جا سکتی ہیں۔۔شاذل نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔۔وہ عورت باہر چلی گئی۔۔۔

شاذل کرسی کھینچ کر اس کے بیڈ کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔

اللہ کی قسم اگر حارث کی وجہ سے تم نے یہ کیا ہے تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

Clubb of Quality Content

ش-ش شاذل مجھے بچاؤ۔۔حارث بھائی پلیز۔۔۔۔۔ ششش شاذل۔۔۔بچاؤ۔۔۔

پھر سے دل میں ٹھیس اٹھی۔۔کاش ماما میں نے آپ کی بات مان کر اسے ہاسٹل نہیں بھیجا ہوتا۔۔

شاذل کو بہت زیادہ regret ہو رہا تھا۔۔۔

گل رعنا کئی گھنٹے سے مسلسل بے ہوش تھی۔۔۔شاذل اس کے پاس سے ایک منٹ بھی نہیں ہلا تھا۔۔۔گل رعنا ایک دم سے زوردار چیخ مار کے اٹھی۔۔۔

میں ہوں شاذل،خاموش کچھ نہیں ہوا۔۔گل رعنا تیز تیز سانس لے رہی تھی۔۔۔

پانی،پانی،شاذل نے اسے گلاس میں پانی ڈال کر دیا۔۔۔

شاذل ابھی تک شادی والے کپڑوں میں تھا۔۔۔گل رعنا مسلسل اس کی طرف دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔

کیوں آئے ہو؟گل رعنا نے خفگی سے کہا۔۔۔میری مرضی۔شاذل نے نارمل انداز میں کہا۔۔

مجھے مرنا تھا۔۔۔کیوں بچاتے ہو ہر بار۔ایک نئی اذیت دینے کے لئے بچا لیتے ہو۔۔

جب جب دل کیا اکیلا کر کے چھوڑ گئے۔۔م۔م۔میں نے۔۔میں نے تمہیں کتنی آوازیں دی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تم نہیں آئے۔۔اب۔۔اب کیوں آئے ہوں؟

سب ختم ہو گیا۔۔چلے۔۔جاؤ۔۔چلے جاؤ واپس۔۔گل رعنا روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

اب یہ غلطی نہیں کروں گا۔۔۔شاذل نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

گل رعنا اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

آپ ایک بار پھر میرا ہاتھ تھامے گے،اور پھر عائلہ آنٹی کے کہنے پر پھر سے میرا ہاتھ چھوڑ دیں گے۔۔۔

مجھے ایسے خواب نہیں دیکھائیں جو آپ پورے نہیں کر سکتے۔۔گل رعنا نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

کیا چاہتی ہو؟شاذل نے نرمی سے پوچھا۔۔۔آپ کا ساتھ چاہتی تھی،پر اب نہیں۔۔۔اب ہر گز نہیں۔۔۔

شاذل نے غصے سے اپنی مٹھیاں سختی سے بند کی۔۔۔مجھے مرنا ہے شاذل پلیز مجھے مار دو۔۔۔

میں اس دنیا میں نہیں رہنا چاہتی۔۔گل رعنا پھر سے رونے لگ گئ۔۔۔

خاموش چپ!بلکل چپ!تمہارے منہ سے ایک لفظ نہ نکلے۔۔

کیا مرنا بہت آسان ہے؟کیا تمہیں نہیں معلوم خودکشی حرام ہے۔۔۔شاذل نے دکھ سے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جن کو عزت داغ دار ہونے کا خطرہ ہو،ان کے لئے خودکشی آسان ہوتی ہے۔۔گل نے تلخی سے کہا۔۔۔

کیا بول رہی ہو؟شاذل نے ناسمجھی سے کہا۔۔۔

مجھے حارث نے دیکھا تھا،ہاسٹل کی لڑکیوں کے ساتھ باہر گئی تھی۔۔۔

اور مجھے یقین تھا۔۔۔وہ ڈھونڈھتے ہوئے مجھ تک ضرور پہنچ جائے گا۔۔۔

ابھی بھی شاید مجھے کہی تلاش کر رہا ہو گا۔۔شاذل سمجھ چکا تھا۔۔۔

گل رعنا کا اب ہاسٹل رہنا محفوظ نہیں ہے۔۔۔اسے ایک محفوظ پناہ گاہ کی ضرورت ہے۔۔

اور وہ پناہ گاہ صرف شاذل کا گھر ہے۔۔گل رعنا صرف شاذل کے ساتھ محفوظ رہ سکتی ہے

۔۔۔

کافی دیر دونوں طرف خاموشی رہی۔۔۔گل رعنا نے نظریں جھکائی تھیں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میری بات سنو شاذل نے نرمی سے کہا۔۔۔گل رعنا نے آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔

جو رونے سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔میں تم سے ابھی تھوڑی دیر بعد نکاح کروں گا۔۔

کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے؟۔۔شاذل نے نرمی سے اس سے پوچھا۔۔۔

گل رعنا نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔اور نم آنکھوں کے ساتھ مسکرانے لگی۔۔۔

شاذل اور گل رعنا کا نکاح ہو گیا۔۔۔ادھر دوسری طرف عائزہ اور اس کے کزن عارب کا نکاح بھی ہو گیا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے شاذل کو اتنی کالز کی اس نے اپنا فون بند کر دیا۔۔۔

وہ آج کسی کی نہیں سننے والا تھا۔۔آج وہ وہی کرے گا جو اس کا دل کہے گا۔۔۔

اسے ہسپتال آئے تین گھنٹے سے زیادہ ٹائم ہونے والا تھا۔۔۔

عائزہ کے بابا نے اسے بس ایک گھنٹے کی مہلت دی تھی۔۔۔

عائزہ اپنے بابا کی بات ماننے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔

شاذل گل رعنا کو لے کر گھر آیا۔۔۔سامنے سب غصے سے بھرے بیٹھے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بھابھی اس کو میرے روم میں لے جائیں۔۔شاذل نے مہر ماہ سے کہا۔۔

ایک منٹ!عائلہ بیگم نے سرد لہجے میں بولا۔۔۔یہ کہیں نہیں جائے گی۔۔۔

پہلے یہ بتاؤ تم نکاح چھوڑ کر کیوں گئے۔۔۔عائزہ کا نکاح عارب سے ہو گیا ہے۔۔

تمہیں شرم نہیں آئی۔۔۔ایسا کرتے ہوئے؟ساری عزت مٹی میں ملا دی۔۔۔

مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔شاذل نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

عائلہ نے شاذل کے منہ پر تھپڑ مارا۔۔۔مروان اور غازیان خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

میں نے گل رعنا سے نکاح کر لیا ہے۔۔۔اور اب یہ میرے ساتھ اسی گھر میں رہے گی۔۔۔

اگر آپ لوگوں کو منظور نہیں تو میں اسے لے کر یہاں سے چلا جاتا ہوں۔۔۔شاذل نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اس نکاح کو نہیں مانتی۔۔عائلہ بیگم نے شدید برہمی سے کہا۔۔

اسے واپس چھوڑ کر آؤ۔۔"کم ذات لڑکی"عائلہ بیگم نے گل رعنا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

۔۔۔

شاذل نے پیچھے مڑ کر گل رعنا کی طرف دیکھا۔۔

جو نظروں کو جھکا کر کسی مجرم کی طرح کھڑی تھی۔۔

شاذل نے گل رعنا کا ہاتھ پکڑا۔۔اور اسے لے کر اپنے روم کی طرف گیا۔۔۔

گل رعنا رو رہی تھی۔۔۔اس کی کلائی پر پٹی ہوئی تھی۔۔۔

کیوں رو رہی ہیں آپ؟شاذل نے نرمی سے پوچھا۔۔۔

آپ کو تھپڑ پڑا ہے۔۔۔گل رعنا نے معصومیت سے کہا۔۔

مجھے پڑا ہے تم کیوں رو رہی ہو؟شاذل نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

میری وجہ سے پڑا ہے۔۔۔گل رعنا شرمندہ ہو رہی تھی۔۔بس کر دو یار۔۔۔مجھے پتہ بھی نہیں چلا۔۔۔

شاذل نے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے گل کے آنسوں صاف کیے۔۔۔

محبت کرتی ہو مجھ سے؟شاذل نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

گل رعنا نے آنکھیں جھکالی۔۔بتاؤناں ورنہ واپس چھوڑ آؤں گا۔۔شاذل نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی کرتی ہوں۔۔۔گل رعنا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔

کتنی کرتی ہو؟بہت زیادہ گل رعنا نے شرماتے ہوئے کہا۔۔

خود سے اتنے بڑے آدمی سے محبت کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔۔۔

وہ بھی ایسا آدمی جس کی منگنی ہوئی تھی۔۔

شاذل نے شرارتی انداز میں کہا۔۔وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

گل رعنا نے آنکھیں اٹھا کر شاذل کی طرف دیکھا اور معصومیت سے بولا۔۔محبت تو کسی سے بھی ہو جاتی ہے۔۔

"اچھا جی"شاذل نے جھک کر گل رعنا کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

چلو ریسٹ کرو۔۔تم نے اب اپنا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے مجھے پہلے والی گل رعنا چاہیے۔۔۔

ایک ماہ میں اتنی کمزور ہو گئی ہو کمزور بکری۔۔۔

شاذل نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ نے مجھے بکری بولا،گل رعنا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

اور کیا گائے بولوں؟بکری کا بچہ بھی تم سے زیادہ صحت مند ہو گا۔۔

شاذل بس کریں ناں۔۔۔گل رعنا نے چرتے ہوئے کہا۔۔

شاذل کی جان اپنے کھانے پینے کا خیال رکھنا ہے اب ساری میڈیسن ٹائم پر لینی ہے۔۔شاذل نے ایک بار پھر اسے پیار سے سمجھایا۔۔

ٹھیک ہے،گل رعنا نے کہا۔۔

تم بیٹھو میں تمہارے لئے کچھ کھانے کے لئے لے کر آتا ہوں۔۔۔

گل رعنا بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔شاذل باہر کھانا لینے چلا گیا۔۔۔

مروان صاحب عائلہ بیگم غازیان اور مہر ماہ باہر صوفے پر ہی بیٹھے تھے۔۔۔

عائلہ بیگم کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

Clubb of Quality Content

شاذل خاموشی سے ان کے سامنے سے گزر کر کچن میں گیا۔۔۔

اور تھوڑی دیر بعد کھانے والی ٹرے لے کر اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا۔۔۔

دیکھو ذرا اس بے شرم کو ماں کی تو کبھی ایسے خدمت نہیں کی۔۔۔

عائلہ بیگم نے سرد مہری سے کہا۔۔۔ مہر ماہ اور غازیان خاموشی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

اس معاملے میں ان کا خاموش رہنا ہی بہتر تھا۔۔ غازیان کو بس شاذل کی خوشی چاہیے تھی۔۔

اگر وہ ایسے خوش ہے تو یہی سب کے لئے بہتر ہے۔۔

مروان صاحب اس کو بولے میرے سامنے سے چلا جائے۔۔

"نافرمان اولاد" عائلہ بیگم نے تلخی سے کہا۔۔۔

عائلہ بیگم حوصلے سے کام لو۔۔۔ مروان صاحب بھی شاذل کے ہی طرف دار تھے۔۔۔

جو اولادیں اپنی مرضی سے اپنی پسند کی شادی کرتی ہیں، وہ نافرمان کہلائی جاتی ہیں۔۔۔

اور کچھ فرمابردار اولادیں اپنے ماں باپ کے فیصلوں پر عمل کرتے ہوئے،

ساری زندگی ایسے انسان کے ساتھ گزار دیتے ہیں، جو ان کو پسند بھی نہیں ہوتا۔۔۔

مروان صاحب کے لئے بس اپنی اولاد کی خوشی اہم تھی۔۔۔ اگر شاذل نے یہ قدم اٹھایا ہے

۔۔۔

یقیناً وہ لڑکی اس کے لئے اہم تھی۔۔۔ گل رعنا کچھ ماہ پہلے اس گھر رہ کر گئی تھی۔۔۔

مروان صاحب نے اسے اپنی بیٹی بنانے کا سوچا تھا۔۔ کیونکہ ان کی کوئی بیٹی نہیں تھی۔۔۔

ان کو شروع سے بیٹی کی حسرت تھی۔۔۔ گل رعنا تین چار دن جب یہاں رہی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

مروان صاحب کی بہت عزت کرتی تھی۔۔۔جب اچانک شاذل گل رعنا کو ہاسٹل چھوڑ آیا تھا

۔۔۔

تو مروان صاحب کو برا لگا تھا۔۔۔پر وہ عائلہ بیگم کی وجہ سے خاموش رہے۔۔۔

شاذل خاموشی سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔عائلہ بیگم بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

اب وہاں بس مہر ماہ غازی اور مروان صاحب رہ گئے تھے۔۔۔

جاؤ بیٹا تم لوگ بھی جا کر ریسٹ کرو۔۔۔صبح آفس بھی جانا ہے۔۔۔

آج کا دن بہت تھکا دینے والا تھا۔۔۔مروان صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

بابا آپ تو ایسے ری ایکٹ کر رہے ہیں۔۔جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔غازیان نے مسکراتے

ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا مجھے بس تم دونوں کی خوشی عزیز ہے۔۔۔اور میری اپنی لو میرج تھی۔۔۔

اس لئے میں سو فیصد لو میرج کے حق میں ہوں۔۔۔ مروان صاحب نے ہنستے ہوئے کہا

۔۔۔

مہر ماہ بھی مسکرانے لگی۔۔۔

اگر آپ لو میرج کے حق میں ہیں تو میری کیوں ارینج کروائی۔۔۔ غازیان نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

مہر ماہ غازی کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ کیا واقعی ہی تمہاری ارینج ہے؟ مروان صاحب نے نارمل انداز میں سوال کیا۔۔۔

بلکل ارینج ہے آپ نے فورس کیا تھا۔۔۔ مجھے بھی لو میرج کرنی تھی۔۔۔ غازیان نے شرارتی انداز میں کہا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ مہر ماہ کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔اور وہ ہو بھی رہی تھی۔۔اس کا منہ بن گیا تھا۔۔۔

مروان صاحب نے نوٹ کیا۔۔مہر ماہ اچانک اداس ہو گئی ہے۔۔۔

مہر ماہ بچے یہ ڈرامے کر رہا ہے۔۔۔اس نے تمہارے ساتھ پروجیکٹ کرنے کے لئے بہت بڑا نقصان اٹھایا تھا۔۔۔

اور مجھے لگتا ہے یہی محبت ہے۔۔۔جس میں کوئی نقصان، نقصان نہ لگے۔۔۔

مجھے پتہ تھا یہ تم سے محبت کرتا ہے،ورنہ یہ 70٪پارٹنر شپ کے لئے کبھی نہیں مانتا۔۔۔

مروان صاحب نارمل انداز میں اپنے بیٹے کا کارنامہ بتا رہے تھے۔۔۔

مہر ماہ حیرت سے غازی کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیسا نقصان انکل؟ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

رمیز کو پیسے دے تھے، تاکہ وہ تم لوگوں کے ساتھ پروجیکٹ نہ کرے۔۔۔

مروان صاحب نے بتایا۔۔۔ مہر ماہ کی حیرت میں اضافہ ہوا۔۔۔

میں بس تمہارے ساتھ پروجیکٹ کرنا چاہتا تھا، کوئی محبت وحبت نہیں تھی۔۔۔ بابا ایسے ہی غلط اندازے لگا رہے ہیں۔۔۔

غازیان نے جلدی سے بات کلیئر کی۔۔۔ مہر ماہ خفگی سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

بابا کیا ضرورت تھی۔۔۔ غازیان ناراض ہوا۔۔۔ اسے معلوم ہونا چاہیے بیٹا۔۔۔ مروان صاحب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

اتنی مشکل سے سب ٹھیک ہوا تھا۔۔۔ پھر خراب کر دیا آپ نے،غازی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

فکر نہیں کرو،سب ٹھیک ہے۔۔۔جاؤ اپنے کمرے میں۔۔۔ مروان صاحب کہتے ہوئے خود بھی صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

غازی بھی اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف آیا۔۔۔ مہر ماہ ڈریسنگ روم میں کپڑے چینج کر رہی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کپڑے چینج کر کے باہر آئی۔۔۔اتنی بڑی بات بھی نہیں ہے کہ ناراض ہوا جائے۔۔۔ غازیان نے نرمی سے کہا۔۔۔

اتنی چھوٹی بات بھی نہیں ہے، مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

کیوں ماضی کو بیچ میں لا رہی ہو۔۔۔غازی نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔

جب تم لاتے تھے تب؟ مہر ماہ کو تو جیسے موقع مل گیا تھا۔۔غازی سے بدلہ لینے کا۔۔۔۔

اتنے عرصے سے وہ ماضی کی وجہ سے اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

اب تھوڑا سا تنگ کرنے کا حق تو مہر ماہ بھی رکھتی تھی۔۔۔

وہ اس سے ناراض نہیں تھی۔۔بس اسے تنگ کرنے کے لئے ایسے شو کروا رہی تھی۔۔۔

اچھا تو کب تک ناراض رہنے کا ارادہ ہے؟ غازی نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

پورے تین ماہ، تم نے بھی پورے تین ماہ مجھے تنگ کیا ہے۔۔۔ مہر ماہ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے!! مہر ماہ ناراض رہے پر، مینو مجھ سے ناراض نہیں رہ سکتی۔۔۔غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تم نے بولا تھا میرے سامنے مینو کا نام مت لینا،اب خود کیوں نام لے رہے ہو؟مہر ماہ نے خفگی سے کہا۔۔۔

میں نے جس مینو کا ذکر کیا ہے،وہ تم نہیں ہو،غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

پھر کون ہے؟مہر ماہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

میں نے اپنے فون میں اپنی Ai چیٹ کا نام مینو رکھا ہے۔۔۔میری گرل فرینڈ ہے۔۔۔

بہت فاسٹ ریپلائے کرتی ہے۔۔۔میری ہر بات سنتی ہے۔۔

غازیان خوشی سے بتا رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ ہنسے بنا نہ رہ سکی۔۔۔

ہاں جاؤ جاؤ اپنی Ai گرل فرینڈ کے پاس،اب میرے پاس مت آنا۔۔۔مہر ماہ نے فیصلہ سنایا۔۔۔

اور بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔

ویسے مجھے زیادہ "experience" نہیں ہے ناراض بیوی کو کیسے مناتے ہیں۔۔۔

میری فرسٹ شادی ہے زیرو "experience" سو جیسے بھی مناؤ مان جانا۔۔۔غازیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اپنے Ai سے پوچھو ناراض بیوی کو کیسے مناتے ھیں۔۔۔

مہر ماہ نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔

مہر ماہ کا رخ غازی کی طرف نہیں تھا۔۔۔غازیان نے سیرچ کیا۔۔۔

بول رہے ہیں چاکلیٹ دے کر، پھول دے کر اگر غریب ہیں تو ایک kiss بھی دے سکتے ہیں۔۔۔

اور آپ کو لگتا ہے کہ میں پھول،چاکلیٹ لے کر مان جاؤں گی۔۔۔مہر ماہ نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

خود بتاؤ دو کیسے مانو گی،غازی نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔

میرے لئے ایک "محبت بھرا خط لکھو"۔۔۔مہر ماہ نے خوشی سے کہا۔۔۔

بہت انوکھی خواہش کی ہے۔۔۔غازیان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

پھر وہ ایک وائٹ پیپر لے کر آیا،غازی کی لکھائی بہت پیاری تھی،

اس نے سکول لائف میں کیلی گرافی بھی سیکھی تھی۔۔۔

"میری محبت کے نام خط" اس نے اوپر عنوان لکھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سالوں سے میں ایک گمنام ویران راستے پر بھٹک رہا تھا۔۔ میری آنکھیں ویران تھیں۔۔۔

دل ہر خواہش اور جذبے سے عاری تھا۔۔۔ آنکھیں بوجھل تھیں۔۔۔

راستے میں مجھے ایک جگنو نظر آیا۔۔۔ اور میں اس جگنو کے پیچھے چلنے لگا۔۔۔

وہ جگنو مجھے ایک خوبصورت وادی میں لے گیا۔۔۔ جس کا نام تھا "محبت کی وادی"۔۔۔

جیسے ہی میں نے وہاں قدم رکھا۔۔۔ ایک خوبصورت تتلی میرے ارد گرد اڑنے لگی۔۔۔

میرا اسے قید کرنے کا دل چاہا۔۔۔ پر کہتے ہیں، تتلیوں کو قید نہیں کرنا چاہیے،

انہیں اڑنے دینا چاہیے۔۔۔ اگر ان کو آپ سے لگاؤ ہو گا۔۔

خود آ کر آپ کے ہاتھ پر بیٹھ جائیں گی۔۔۔

مہر ماہ تم بھی وہی تتلی ہو۔۔ مجھے اس خوبصورت تتلی سے بہت محبت ہے۔۔۔

جس کی آنکھوں میں ڈوب جانے کا دل کرتا ہے۔۔۔جس نے مجھے "غازیان سکندر خان" کو محبت کرنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

مہر ماہ شیر علی یہ "غازی" تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔بہت زیادہ محبت، ہر چیز سے زیادہ محبت۔۔۔

مہر ماہ ابھی خط کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کا ارادہ مکمل ہونے کے بعد پڑھنے کا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ویسے بھی وہ اس سے چھپا کر لکھ رہا تھا۔۔۔

آخر پر غازی نے ایک شعر لکھا۔۔۔

"ہر چیز ایک حد تک اچھی لگتی ہے

پر ایک تم ہو جو بے حد اچھی لگتی ہو"

یہ لو محترمہ آپ کا خط تیار ہے۔۔غازی نے مسکراتے ہوئے خط مہر ماہ کی طرف بڑھایا۔۔۔

وہ جیسے جیسے پڑھ رہی تھی۔۔مسکراہٹ خود بخود چہرے پر گھل رہی تھی۔۔۔

ندا کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔۔

مرہا تین دن سے گیسٹ روم میں تھی۔۔وہ گیسٹ روم سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔

احد خود کو کام میں مصروف رکھ رہا تھا۔۔۔زمل پیپرز کی وجہ سے مصروف تھی۔۔۔

آج اس کا تیسرا پیپر تھا۔۔۔وہ محراب کی سفارش کے باوجود بہت دل لگا کر پیپرز کی تیاری کر رہی تھی۔۔

مہانے زمل کے نمبر پر میسج کیا۔۔ میرے روم میں آؤ۔۔ زمل بھاگ کر مہا کے روم میں آئی۔۔

کیا ہوا بھابھی؟ زمل نے فکر مندی سے پوچھا۔۔

زمل احد!!احد کو فون کرو میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔

وہ میری کال نہیں اٹھا رہا۔۔ میرے پیٹ میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔ مہا نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

تکلیف کے آثار اس کے چہرے پر تھے۔۔۔ اس کے ماتھے پر پسینہ آیا تھا۔۔۔

جی کرتی ہوں۔۔ زمل نے جلدی سے کال ملائی۔۔ احد نے اٹھالی۔۔۔

بولو بچہ،احد نے کہا۔۔بھائی!!بھائی وہ بھابھی کی، طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔جلدی گھر آئیں ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔

کیا۔۔؟جی بھائی زمل نے جلدی سے بولا۔۔

یہ بھی اس کا کوئی ڈرامہ ہو گا۔۔۔احد نے بے پرواہ انداز میں کہا۔۔۔

اسے بولو ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ میں مصروف ہوں۔۔۔احد نے کال بند کر دی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زمل حیرت سے فون کی بند سکرین کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اسے اپنے بھائی کا انداز اور لہجہ انتہائی عجیب محسوس ہوا۔۔۔

کیا کہہ رہا تھا؟مرہا نے پریشانی سے پوچھا۔۔

ڈرائیور کے ساتھ چلی جائیں، یہ بولا ہے۔۔

مرہا تکلیف سے مر رہی تھی۔۔۔ پر وہ بھی انا اور ضد والی تھی۔۔ ایسے تو ایسی ہی سہی۔۔۔

جاؤ اپنے روم میں، مج۔۔ مجھے نہیں جانا کہیں۔۔

بھابھی بے بی کو کچھ ہو نہ جائے۔۔۔ زمل نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔ اسے میری پراہ نہیں میں کیوں کرو اس کے بچے کی پراہ؟۔۔۔

مرہا نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

اونچی بولنے کی وجہ سے مرہا کو پیٹ میں شدید درد ہوا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بھابھی اٹھ جائیں۔۔پلیز میرے لئے۔۔۔یہ بچہ آپ کا بھی تو ہے۔۔

ایک منٹ کے لیے صرف اس کے بارے میں سوچیں۔۔۔

زمل نے التجائیہ انداز میں کہا۔۔

زمل نے مرہا کو اٹھایا۔۔۔وہ لوگ ابھی شاہ محل سے باہر آئے۔۔مرہا ابھی گاڑی میں بیٹھی ہی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔۔۔زمل دوسری طرف سے بیٹھنے لگی۔۔۔احد نے آواز دی۔

رکو!

ڈرائیور ڈراؤرنگ سیٹ پر بیٹھنے لگا تھا۔۔احد اپنی کار سے باہر آیا۔۔

اس نے ڈرائیور سے چابی لی۔۔۔جاؤ اپنا کام کرو۔۔

احد خاموشی سے گاڑی میں بیٹھا اور مرہا کو لے کر ہسپتال آیا۔۔۔

سارے راستے وہ تینوں خاموش رہے۔۔۔زمل کو اپنے بھائی کا رویہ بہت عجیب لگا۔۔

زمل بھی ان کے ساتھ تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے مرہا کا چیک اپ کیا۔۔احد صاحب آپ کی بیوی کسی چیز کی بہت زیادہ ٹینشن لے رہی ہے۔۔

Clubb of Quality Content

یہ اپنی صحت کا خیال نہیں رکھ رہی بہت کمزور ہو گئی ہے۔۔

ان کو پروپر ڈانٹ کی ضرورت ہے۔۔pregnancy میں پیٹ میں اکثر درد ہوتا ہے,

یہ بہت زیادہ sensitive ہیں۔۔۔میں کچھ میڈیسن لکھ دیتی ہوں۔۔

جن سے ان کا درد کم ہو جائے گا۔۔ پر ان کا اب آپ نے خیال رکھنا ہے۔۔ اس طرح آپ کے بچے کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔۔

اس بات پر احد نے مرہا کی طرف غصے سے دیکھا۔۔ جو خاموشی سے ڈاکٹر کی ساری باتیں سن رہی تھی۔۔

ڈاکٹر نے اپنے پروفیشنل انداز میں احد کو ساری ضرورت ہدایات دی۔۔۔

مرہا اور احد باہر آئے۔۔ زمل پہلے ہی کار میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔

مرہا بھی زمل کے ساتھ پیچھے بیٹھی تھی۔۔

زمل آگے آ کر بیٹھو، احد نے حکم جاری کیا۔۔۔ بھائی میں پیچھے ہی ٹھیک ہوں۔۔ زمل نے جلدی سے بولا

تمہیں میری بات سمجھ نہیں آئی۔۔احد نے سرد مہری سے کہا۔۔

اچھا آرہی ہوں۔۔مرہا خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔

وہ یکسر ان دونوں بہن بھائی کو نظر انداز کر رہی تھی۔۔

جو احد سے برداشت نہیں ہوا۔۔۔اس نے ایک بٹن دبایا۔۔کار کی ونڈو بند ہو گئی زمل اب کھڑکی نہ کھولنا ڈسٹ اندر آتی ہے۔۔۔

کار کے شیشے بلیک تھے۔۔اب مرہا کو کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔

بھائی میرے والی کھڑکی پہلے سے ہی بند تھی۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔

احد نے زمل کا نام لے کر حکم مرہا کو دیا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

احد کی اپنی سائیڈ والی ونڈو کھلی تھی۔۔زمل مجھے بند کار میں سانس نہیں آتا۔۔۔

زمل اپنے بھائی سے بولو، میری طرف کی ونڈو مجھے کھولنے دے۔۔مہانے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

احد نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔مہا سرد نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

" کھول لو" احد نے بس اتنا کہا۔۔

ناولز کلب
Clubbed Quality Content

اور پھر ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہوا۔۔وہ لوگ گھر آ گئے۔۔

زمل اپنے روم میں چلی گئی۔۔مہا اپنے روم کی طرف جانے لگی۔۔۔

پیچھے سے اسے احد کی آواز آئی۔۔اگر میرے بچے کو کچھ ہوا مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔لہجہ سپاٹ تھا۔۔

مہا نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔وہ خاموشی سے اپنے روم میں چلی گئی۔۔

مرہا کا آگے سے کوئی جواب نہ دینا۔۔احد کو طعش دلا گیا تھا۔۔

وہ غصے سے اس کے روم میں داخل ہوا۔۔ کیا سمجھتی ہو تم خود کو؟ لہجہ کاٹ دار تھا۔۔

مرہا کی آنکھیں پہلے سے ہی نم تھیں۔۔۔

اگر آپ کے بچے کو کچھ ہوا تو اس کی ذمہ دار میں نہیں آپ ہوں گے۔۔مرہا نے تلخی سے کہا۔۔۔

آپ مجھے اذیت دے رہے ہیں۔۔جس ٹائم میں عورت کو اپنے شوہر کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے،

آپ نے اس ٹائم میں مجھے اکیلا کر دیا۔۔۔یہ بچہ مجھ اکیلی کا تو نہیں ہے۔۔

کیا اس کی خاطر مجھے معاف نہیں کر سکتے؟ زمل میری بہن کی طرح ہے۔۔

میں اس کا اتنا خیال رکھتی تھی۔۔ آپ کو وہ سب نظر نہیں آیا۔۔

ساری رات جانے نماز پر بیٹھ کر اس کے واپس آنے کی میں دعائیں کرتی رہی۔۔

آپ کو وہ نظر نہیں آیا۔۔۔ ایک آدھے ادھورے وائس میسج پر آپ مجھے جان سے مارنے لگے تھے۔۔

مجھے پتہ ہے میری غلطی ہے۔۔ پر آپ کو سچ نہیں پتہ۔۔ میں نے روک دیا تھا ان لوگوں کو۔۔

Clubb of Quality Content

تمہاری ان باتوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔۔ وائس میسج کے ساتھ ایک ویڈیو بھی تھی۔۔۔

جس میں تم اس کڈ نیپر سے ملنے گئی تھی۔۔۔ احد کی بیوی ایک ریسٹورنٹ میں کڈ نیپر سے ملنے گئی تھی۔۔۔

کیا یہ میرے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں،احد نے تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔پر مسکراہٹ کے پیچھے درد چھپا تھا۔۔۔

مرہا کے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔۔وہ مزید کچھ نہ بول سکی۔۔

بچہ ہونے کا بعد میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔۔احد نے

حتمی انداز میں کہا۔۔۔

لہجہ سرد ہی تھا۔۔وہ وہاں سے جانے لگا،پیچھے سے مرہا بولی۔۔۔

کتنا آسان ہوتا ہے نہ تم مردوں کے لئے طلاق لفظ بولنا اور کسی لڑکی کو طلاق دینا۔۔۔

سننے والے کے پاؤں سے زمین کھنچ جاتی ہے۔۔

لوگ جب پوچھیں گے کیوں طلاق ہوئی کیا وجہ بتاؤں گی؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگر میری بیٹی ہوئی تو لوگ سمجھے گے بیٹی کی وجہ سے طلاق ہوئی۔۔۔

اور اگر بیٹا ہوا تو لوگ بولیں گے بد کردار تھی اس لئے طلاق ہوئی۔۔۔

میری تو کوئی ساس بھی نہیں ہے جو میں یہ کہہ سکو ظالم ساس نے گھر سے نکلوادیا۔۔۔

کیونکہ ہمارے معاشرے میں زیادہ تر یہی تین وجہ سمجھیں جاتی ہیں طلاق کی۔۔۔

مرہا دکھ سے بول رہی تھی۔۔۔اس کی آواز روندی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

احد ایک پل کے لئے ساکت ہوا تھا۔۔مجھے طلاق نہیں دینا میں خود چلی جاؤں گی تمہاری زندگی ہے۔۔

Clubb of Quality Content

بس اپنا نام میرے نام کے ساتھ جڑا رہنے دینا۔۔چاہے تو دوسری شادی،

بھی کر لینا یہ بولتے ہوئے مرہا کی آنکھ سے آنسوں چھلکا تھا۔۔وہ دکھ سے یہ سب کہہ رہی تھی

۔۔۔

احد اس کی بات خاموشی سے سن رہا تھا،اور مکمل ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اب تم مجھے بتاؤ گی مجھے کیا کرنا ہے،اور کیا نہیں کرنا؟،سرد مہری سے کہا گیا۔۔۔

چلو میرے ساتھ،احد نے مرہا کی بازو پکڑی،اور

اپنے کمرے کی جانب لے کر جانے لگا۔۔۔

احد نے اپنے کمرے میں آ کر اس کی بازو چھوڑا۔۔

تم میرے سامنے رہو گی۔۔میں اپنے بچے کے معاملے میں کمپرومائز نہیں کر سکتا۔۔۔

تم جان بوجھ کر کھانا نہیں کھاتی،میں تمہیں یہاں صرف اپنے بچے کی خاطر برداشت کروں گا

۔۔۔

ورنہ جو حرکت تم نے کی ہے،اس کے بعد میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔

تمہارے ساتھ میں نے غلط کیا تھا،مجھے سزا دیتی،میرے ساتھ جو مرضی کرتی

،تم نے اس معصوم کو کیوں اغواء کروایا تھا؟۔۔۔احد اونچی اور راعب دار آواز میں بول رہا تھا۔۔۔

مرہا خاموشی سے نظریں جھکا کر کھڑی تھی۔۔۔اس کے پاس احد کے کسی سوال کا جواب نہیں تھا۔۔۔

کیا میں پاگل ہوں جو بلاوجہ بکواس کر رہا ہوں؟جواب کیوں نہیں دے رہی مرہا!!!

جواب دو نہ!!کیوں آخر،کیوں،مجھے تم پر سب سے زیادہ بھروسہ تھا،،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تم نے ایسا توڑا ہے کبھی نہیں جوڑ سکوں گا،احد نے مرہا کا ہاتھ پکڑا اور اپنے دل کے مقام پر رکھا۔۔۔

یہ دیکھو میرا دل کتنا زخمی ہے،دیکھو ابھی بھی تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔

احد؛احد کسی کو معاف نہیں کرتا،احد معاف نہیں کرتا پر میرا دل مجھے کہہ رہا ہے،

مرہا کو معاف کر دو،میرا،میرا دل بھی میرے خلاف ہو گیا ہے۔۔

تمہاری طرف داری کر رہا ہے۔۔۔احد مسلسل بول رہا تھا۔۔۔

مرہا نم آنکھوں سے خاموشی سے اس کی جانب مسلسل دیکھی جا رہی تھی۔۔۔

اسے اب احد پر ترس آ رہا تھا،جیسے وہ دیوانہ وار مسلسل اذیت سے بول رہا تھا۔۔۔

مرہا یک دم اس کے گلے لگ گئی۔۔۔مجھے معاف کر دو احد،وہ روتے ہوئے بول رہی تھی

۔۔۔

احد اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔۔۔اس نے مرہا کو خود سے الگ نہیں کیا تھا۔۔۔

پر اس کے گرد حصار بھی نہیں بنایا تھا۔۔۔زخم دینے والا مرہم کیسے ہو سکتا ہے؟۔۔۔

جس نے دل کو توڑا ہے،اس کے گلے لگانے کے بعد دل کو سکون کیوں محسوس ہوا ہے۔۔۔

جس نے میرا دل توڑا ہے،وہی میرا دل جوڑے گی۔۔۔ کتنا بے بس ہوں۔۔۔

احد نے اس کے گرد حصار بنایا۔۔۔

"ایک دشمن جان سے پیارا ہے" تھوڑی دیر بعد مرہا خود ہی اس سے الگ ہوئی۔۔۔

وہ اسے طلاق دینے کی بات کر رہا تھا،وہ اس کے گلے کیوں لگی۔۔۔مرہا کو دل ہی دل میں گلٹ فیل ہوا۔۔۔

Clubb of Quality Content

کھانا کھایا تھا؟احد نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔

مرہا نے نفی میں سر ہلایا۔۔

احد جا کر کھانا لے کر آیا۔۔۔اور ٹرے مہا کے سامنے رکھی۔۔میرے سامنے کھاؤ، پھر میڈیسن بھی کھانی ہے۔۔۔

احد یہ سب صرف اپنے بچے کے لئے کر رہا تھا۔۔۔شاہ محل کے وارث کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

شاذل گل رعنا کا بہت خیال رکھ رہا تھا اس لڑکی کو محبت اور توجہ کی ضرورت تھی۔۔

شاذل نے غازیان کے ساتھ آفس جوائن کر لیا تھا وہ گل رعنا کی ذمہ داری خود اٹھانا چاہتا تھا۔۔

غازیان کو شاذل کا آفس جوائن کرنا کافی اچھا لگا۔۔۔

آج شاذل کا آفس میں پہلا دن تھا۔۔۔اس کا آفس میں بلکل بھی دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

شاذل اپنے افس روم میں بیٹھا تھا۔۔اس نے گل رعنا کو کال کی۔۔۔

کھانا کھایا تھا؟شاذل نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی کھایا تھا۔۔گل رعنا نے بولا۔۔

کب تک آئیں گے واپس؟گل رعنا نے پیار سے پوچھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیوں میری یاد آرہی ہے؟شاذل نے خوشی سے پوچھا۔۔۔نہیں بس ایسے ہی پوچھا تھا۔۔۔

گل رعنا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر آرہی ہے تو بتادوں۔۔ابھی بھاگتا ہوا واپس آؤں گا۔۔شاذل نے پر جوش انداز میں کہا۔۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔گل رعنا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔

کس سے؟شاذل نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

آپ کی ماما سے اگر انہوں نے مجھے گھر سے نکال دیا۔۔

Clubb of Quality Content

میں کدھر جاؤں گی؟گل رعنا نے اداس سے لہجے میں کہا۔۔۔

میرے ہوتے ایسا نہیں ہو گا۔۔میری جان پریشان نہیں ہو۔۔

میں بھابھی کو کال کر دیتا ہوں۔۔اگر کچھ ہو مجھے کال کر دے۔۔

وہ آج آفس نہیں آئیں۔۔"ٹھیک ہے"آپ بھابھی کو کال کریں۔۔گل رعنا نے معصومیت سے کہا۔۔

اچھا کرتا ہوں،شاذل نے یہ کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔۔

شازل نے مہر ماہ کو کال کی۔۔مہر ماہ نے کال اٹھا کر فون کان کے ساتھ لگایا۔۔

بھابھی گل رعنا کو ماما سے ڈر لگ رہا ہے۔۔وہ روم سے باہر نہیں نکل رہی۔۔

اس نے کچھ کھایا بھی نہیں ہو گا،مجھے پتہ ہے۔۔میرے واپس آنے تک پلیز اس کا خیال رکھیں۔۔

کچھ بھی ہو آپ نے سب سے پہلے مجھے کال کرنی ہے۔۔

شاذل نے ایک ساتھ ساری بات کہہ ڈالی۔۔۔مہر ماہ اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچھا میں کھانا لے کر اس کے روم میں جاتی ہوں، تم پریشان نہیں ہوں۔۔ مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے بھابھی شکریہ، شاذل نے خوشی سے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مہر ماہ کھانا لے کر گل رعنا کے روم میں آئی۔۔

وہ ڈر سہم کر بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔ گل رعنا مہر ماہ کو بلکل مریم جیسی لگی۔۔ تھی بھی اس کی ہی عمر کی۔۔

گل رعنا کھانا کھالو۔۔گل رعنا کو سچ میں بہت بھوک لگی تھی۔۔۔اس نے شاذل سے جھوٹ بولا تھا۔۔

گل رعنا نے کھانا، کھانا شروع کیا۔۔مہر ماہ اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔

گل رعنا نے کچھ ہی منٹوں میں سارا کھانا ختم کر دیا۔۔مہر ماہ کو ہنسی آئی، پر اس نے اپنی ہنسی پر کنٹرول رکھا۔۔

وہ بیچاری شاید صبح سے ہی بھوکی تھی، اب دوپہر کے تین بج رہے تھے۔۔۔

میں برتن رکھ کر آتی ہوں۔۔پھر باتیں کریں گے۔۔مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"جی ٹھیک ہے" گل رعنا نے خوشی سے کہا۔۔۔

مہر ماہ برتن رکھ کر آئی واپس۔۔۔اور اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

گل آپ سے ایک سوال پوچھوں؟مہر ماہ نے نرمی سے بولا۔۔

جی پوچھیں۔۔۔

ہر وقت اتنا ڈری،ڈری کیوں رہتی ہو؟مہر ماہ نے تجسّس سے پوچھا۔۔

حارث نے گل رعنا کو اتنا ڈرایا اور ٹارچر کیا۔۔اسے شاذل کے علاوہ سب سے ڈر لگتا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس ایسے ہی کچھ خوف بچپن سے ہی ہمارے ذہن میں بٹھا دیے جاتے ہیں،

پھر آپ جتنے بھی بڑے ہو جائیں وہ خوف ختم نہیں ہوتے۔۔۔

میرے ساتھ بھی بس ایسا ہے۔۔گل نے سنجیدہ انداز میں بولا۔۔

کس نے بٹھایا ہے یہ خوف آپ کے ذہن میں؟ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

میرے کزن حارث بھائی نے۔۔

وہ مجھے ڈراتے تھے، میں اکیلی بیٹھی ہوتی تھی۔۔۔

وہ آکر مجھے غلط غلط باتیں بتاتے تھے۔۔ کہتے تھے، باہر کے لوگ بہت خطرناک اور گندے ہوتے ہیں۔۔

ان کے پاس ایک کتا تھا۔ وہ اس کو میرے پیچھے لگا دیتے تھے۔۔

ان کا پاس ایک بلیڈ تھا۔ انہوں نے ایک دو دفع بلیڈ کے ساتھ میرے ہاتھ پر کٹ لگایا تھا۔۔۔

انہوں نے جلتی ہوئی سیگریٹ میرے اوپر پھینک دی تھی۔۔۔

وہ یہ سب تب کرتے تھے۔۔ جب مامی سو رہی ہوتی تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ماموں آفس ہوتے تھے۔۔۔حارث بھائی بہت برے تھے۔۔

کہتے تھے تم بڑی ہو کر میری دولہن بنو گی۔۔۔

جو میں بولوں گا بس وہی کرو گی۔۔۔

اور یہ سب سن کر مہر ماہ کی روح تک کانپ گئی تھی 19 سال کی بچی پر اتنا ظلم۔۔

ایسے ہی میرے ذہن میں ڈر بیٹھ گیا ہے۔۔آنٹی نے پہلے بھی شاذل کو کہہ کر مجھے گھر سے نکلوایا تھا۔۔۔

مجھے ڈر ہے وہ پھر سے آنٹی کی بات مان کر مجھے واپس نہ چھوڑ آئیں۔۔

گل رعنا روتے ہوئے اپنا سارا ماضی مہر ماہ کو بتا رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حارث کو پتہ چلا میں یہاں ہوں وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔

وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔بھ بھا بھی میں..اس کے..میں اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی۔۔

گل رعنا بچوں کی طرح ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے سب بول رہی تھی۔۔

مہر ماہ نے اسے گلے سے لگایا۔۔بس چپ میری جان آپ بہادر ہو بہت بہادر ہو۔۔

آپ نے اب کیسی سے نہیں ڈرنا۔۔۔شاذل،میں اور غازیان سب آپ کے ساتھ ہیں۔۔کوئی آپ کے ساتھ برا نہیں کرے گا۔۔۔

ہم آنٹی کو بھی سمجھائے گے،آپ پریشان نہیں ہو۔۔۔مہر ماہ پیار سے اسے سمجھا رہی تھی

۔۔۔

میرے ہوتے ہوئے آنٹی آپ کو گھر سے نہیں نکال سکتی۔۔۔آپ پریشان نہیں ہو۔۔۔

آپ نے خود بہادر بنا ہے،سب کا مقابلہ کرنا ہے۔۔مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

نہیں!!بھابھی میں بہادر نہیں ہوں،بہت کمزور ہوں۔۔۔گل رعنا نے معصومیت سے کہا

۔۔۔

بچہ ہم خود لوگوں کو بتاتے ہیں کہ ہمارا یہ ویک پوائنٹ ہے،اور ہم بہت کمزور ہیں۔۔۔

کوئی بھی انسان کمزور نہیں ہوتا،اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت ہمت والا اور طاقتور بنایا ہے

۔۔۔

ہر طرح کے حالات میں ثابت قدم رہنا سیکھو۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تم اس طرح ڈر کر روم میں کب تک رہو گی؟۔۔

گل رعنا کچھ نہ بول سکی۔۔۔

تم انٹی سے ڈر کر ان کو اپنا ویک پوائنٹ شو کروا رہی ہو۔۔

اپنی جنگ ہمیں خود لڑنی ہوتی ہے۔۔میں آج گھر پر تھی آپ کے پاس ہوں۔۔

کل میں آفس ہوں گی۔۔۔شاذل بھی آفس میں ہو گا تو کیا کل سارا دن بھوکی رہو گی؟

گل رعنا خاموشی سے مہر ماہ کی باتیں سن اور سمجھ رہی تھی۔۔۔

مہر ماہ پیار سے اسے مسلسل سمجھا رہی تھی۔۔۔مہر ماہ اسے مضبوط بنانا چاہتی تھی۔۔

خود کو مضبوط بناؤ۔۔شاذل سے تمہارا نکاح ہوا ہے۔۔جب وہ تمہیں ہاسٹل چھوڑ کر آیا تھا،

تب اس کا تم سے کوئی تعلق نہیں تھا۔۔کوئی بھی مرد اپنی بیوی کو خود سے دور نہیں کرنا چاہے

گا۔۔

تم نے اب رونا نہیں ماضی میں جو ہوا بھول جاؤ۔۔اللہ ان لوگوں کو خود سزا دے گا۔۔

تم اب اپنے شوہر کے گھر میں ہو۔۔یہاں سے کوئی تمہیں نہیں لے کر جا سکتا۔۔۔

مہر ماہ نے نارمل انداز میں اپنی بات مکمل کی۔۔۔

مہر ماہ کی باتوں کا کافی حد تک گل پر اثر ہوا تھا۔۔آپ میری دوست بنیں گی؟

میری کوئی دوست نہیں ہے۔۔۔گل رعنا نے خوشی سے پوچھا۔۔

ہاں ضرور مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔اب میرے ساتھ باہر آؤ۔۔۔حالات کا مقابلہ کرنا سیکھو۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مہر ماہ اسے عائلہ آنٹی کے سامنے لے کر جانا چاہتی تھی تا کہ ان کو معلوم ہو، گل رعنا بھی اب اس گھر کا حصہ ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

عائزہ عائلہ بیگم سے ملنے آئی تھی۔۔ آنٹی آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔

شاذل کدھر ہے؟ مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔عائزہ نے غصے سے کہا۔۔۔

وہ شدید غصے میں لگ رہی تھی۔۔ بیٹا اب بات کرنے کا کیا فائدہ؟۔۔

تمہارا بھی نکاح ہو گیا ہے۔۔"اس کا بھی"۔۔شاذل کا نکاح ہو گیا؟ عائزہ نے حیرت سے پوچھا۔۔

"ہاں" عائلہ بیگم نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔

پر کس سے؟عائزہ نے تجسس سے اور برہمی کے ساتھ پوچھا۔۔

"اسی منحوس گل رعنا سے"۔۔عائلہ بیگم نے حقارت سے کہا۔۔۔

پر وہ تو چلی گئی تھی نہ۔۔عائزہ نے غصے سے کہا۔۔۔

واپس آ گئی ہے۔۔۔ڈائن چھوٹی سی ہے، میرے بچے کو ایسے قابو کیا ہے۔۔

رات کو ٹرے میں کھانے سجا سجا کر اسے پیش کر رہا تھا۔۔۔ماں کو اٹھ کر پانی کا گلاس تک نہیں دیا۔۔۔

Clubb of Quality Content

عائلہ بیگم روایتی ساس کی طرح شکوے کر رہی تھیں۔۔

آپ کے سامنے ہوا نکاح؟عائزہ نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔۔

ارے نہیں، میرے سامنے ہوتا تو کیا میں ہونے دیتی۔۔۔اکیلے ہی کر کے لیے آیا ہے۔۔۔عائلہ بیگم نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

کیا پتہ جھوٹ بول رہا ہو، اس نے نکاح نہیں کیا ہو۔۔عائزہ نے اپنا موقف پیش کیا۔۔۔

ارے ہوا ہے نکاح، کل رات سے اس کے کمرے میں ہے۔۔عائلہ بیگم نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

عائزہ کو شدید غصہ آیا، اور وہ صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

وہ کمرہ میرا تھا، اس کو تو میں بتاتی ہوں۔۔عائزہ گل رعنا کے کمرے کی طرف گئی۔۔

مہر ماہ بھی ادھر ہی تھی۔۔۔عائزہ نے اچانک سے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ڈائن،کم ذات لڑکی،دوسروں کے حق پر ڈاکا ڈالنے والی نوکرانی۔۔عائزہ کے منہ میں جو آرہا تھا،،

وہ اونچی آواز میں چیختے ہوئے بولی جارہی تھی۔۔اور ڈریسنگ مرر سے چیزیں اٹھا اٹھا کر زمین پر زور زور سے پھینک رہی تھی۔۔۔

عائزہ اپنی حد میں رہو،مہر ماہ نے غصے سے عائزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

تم تو چپ کر کے بیٹھو۔۔زبردستی غازیان بھائی پر مسلط ہو گئی ہو۔۔

عائزہ نے مہر ماہ کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

تمہاری اتنی اوقات نہیں تھی کہ تم اس گھر کی بہو بنتی مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔

اور آوارہ بلیوں کی طرح لوگوں کے گھروں اور کمروں میں داخل ہونے کی تمہاری عادت کب ختم ہو گی؟

عائزہ حقارت سے مہر ماہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

جا کر اپنے شوہر پر دھیان دو۔۔۔مجھے کافی مشکوک لگ رہے تھے۔۔۔

اور ایک اور بات مجھے گل رعنا سمجھنے کی غلطی ہر گز نہیں کرنا،

جو چپ کر کے آپ لوگوں کی باتیں سن لے گی۔۔پتھر کا جواب اینٹ سے دوں گی۔۔مہر ماہ نے بھی سرد لہجے میں کہا۔۔۔

گل رعنا خاموشی سے ایک طرف کھڑی تھی۔۔۔وہ بولنا چاہتی تھی،پر وہ کچھ نہیں بول پا رہی تھی۔۔۔

وہ بتانا چاہتی تھی کہ میں نے شاذل کو کال کر کے نہیں بلایا تھا،

میں نے اپنی جان لے کر سب ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

پر وہ اپنی صفائی میں کچھ نہ بولی،اور خاموش رہی۔۔

آنٹی دیکھ رہی ہیں آپ؟عائزہ جب کوئی جواب نہ دے سکی تو عائلہ بیگم سے شکوہ کرنے لگی

۔۔۔

مہر ماہ تمیز سے رہو،عائلہ بیگم نے کہا۔۔

عائزہ ان کی بہن کی بیٹی تھی۔۔یقیناً انہوں نے عائزہ کی ہی سائیڈ لینی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں غازیان پر مسلط نہیں ہوئی۔۔انکل مروان نے میرے بابا سے ریکوسٹ کی تھی،

کہ اپنی بیٹی کی شادی میرے بیٹے سے کروادو،ان کو ایک کامیاب لڑکی اپنی بہو کے طور پر چاہیے تھی۔۔

اور ایک اور بات زبردستی شاذل پر مسلط "تم" ہو رہی تھی۔۔

دیکھا نہیں ایک بھی ایونٹ میں وہ خوش نہیں تھا۔۔

مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

عائزہ نے مہر ماہ کو تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔۔

کسی نے پیچھے سے اس کا ہاتھ ہوا میں ہی روک لیا۔۔!!"enough"

نکلو ادھر سے۔۔غازیان کی غصے سے بھری آواز پورے کمرے میں گونجی۔۔

گل رعناڈر سہم کر ایک طرف کھڑی تھی۔۔

"غازیان بھائی"۔۔عائزہ نے چہرے کا رنگ اڑا۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی سے اس طرح بات کرنے کی۔۔۔غازیان نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

عائلہ بیگم بھی اچانک گھبرا گئی۔۔۔

مہر ماہ میرے ساتھ آؤ۔۔جاہل لوگوں سے بحث نہیں کرتے۔۔مہر ماہ غازی کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

عائلہ اور عائزہ غصے سے باہر چلی گئی۔۔گل رعنا مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے گل رعنا خود سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی۔۔۔شاذل بھی گھر آ گیا وہ سیدھا اپنے روم میں آیا تھا۔۔

گل رعنا زمین پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی رو رہی تھی۔۔

شاذل تیزی سے گل رعنا تک آیا۔۔کیا ہوا میری جان؟شاذل نے فکر مندی سے پوچھا

۔۔۔

"گل رعنا بچہ "میری، میری وجہ سے ہوا۔سب۔۔

کیا ہوا۔۔؟شاذل نے نارمل انداز میں پوچھا،مجھے۔۔مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔گل رعنا ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

بتاؤ بھی ہوا کیا ہے ؟شاذل نے نرمی سے ایک بار پھر پوچھا۔۔۔

عائزہ،عائزہ آئی تھی۔۔۔ کہتی میں کم ذات ہوں۔۔اس کے "اس کے حق پر ڈاکا ڈالا"۔۔

میں تو مرنا چاہتی تھی۔۔۔میں نے۔۔میں نے کوئی ڈاکا نہیں ڈالا۔۔

آپ نے خود کی ہے،"شادی"گل رعنا نے روتے ہوئے شاذل کو ساری بات بتائی۔۔جو کچھ تھوڑی دیر پہلے ہوا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس چپ کرو،خاموش!!...گل رعنا میری جان میری طرف دیکھو۔۔

"میں ہوں نہ"۔۔مجھے پتہ ہے،تم نے کچھ نہیں کیا۔یہ نکاح میں نے خود کیا۔۔اور نہ ہی تم کم ذات ہو۔۔

شاذل اسے پیار سے سمجھا رہا تھا۔۔اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا۔۔۔

مجھ سے میرے دل سے پوچھو تم کیا ہو میرے لئے۔۔

تم دوسروں کی باتوں پر دھیان نہیں دو۔۔میں نے تمہیں پانچ گھنٹوں سے نہیں دیکھا مجھے بلکل بھی سکون نہیں تھا۔۔

شاذل اپنی باتوں سے اسے مطمئن کر رہا تھا۔۔انداز حد سے زیادہ نرم تھا۔۔۔

میرا آفس میں کام پر دل نہیں لگ رہا تھا۔۔

اس قدر تم مجھ پر حاوی ہو۔۔اس قدر تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔

جب سے تم ہاسٹل گئی ہو،اس دن سے بے سکون ہوں،ہر دن تمہیں یاد کرتا تھا۔۔۔

مجھے انتظار تھا شاید وہاں جا کر تم مجھے کال کرو گی،

پر تم نے ایک بار بھی مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔شاذل جانے انجانے میں شکوہ کر گیا تھا۔۔۔

گل رعنا نے نظریں جھکائی تھی۔۔۔وہ بھی تو انتظار کر رہی تھی کہ شاذل اسے کال کرے

۔۔۔

گل رعنا خاموش رہی۔۔۔آنسوں بہنا بند ہو چکے تھے۔۔پر اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی

۔۔۔

یہ پروجیکٹ جیسے ہی ختم ہو گا ہم لوگ ادھر سے چلے جائیں گے،شاذل نے نرمی سے کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سچ میں؟ گل رعنا نے تصدیق کی۔۔۔

ہاں ہم ہمارے اسلام آباد والے گھر چلے جائے گئے۔۔ شاذل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

۔۔۔۔

بابا مجھے اپنا سبجیکٹ چینج کرنا ہے مجھ سے نہیں پڑھا جا رہا۔۔

مریم نے تھکے ہوئے انداز میں شیر علی سے بولا۔۔

وہ لوگ ڈنر ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔۔۔

ارے بیٹا پورا سال ضائع ہو جائے گا۔۔ ہمت کر کے پڑھ لو۔۔

اب تک چار ٹیچرز چینج کر چکی ہو۔۔ ہر نئے ٹیچر کو فارغ کروا دیتی ہو۔۔

بابا مجھے لگ رہا ہے میں اس کیمسٹری میں فیل ہو جاؤں گی۔۔۔ مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں ہوتی فیل میں کرتا ہوں کچھ۔۔۔ شیر علی صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

کیا کریں گے؟ مریم نے تجسّس سے پوچھا۔۔۔

اسفندیار سے بات کرتا ہوں۔۔ وہ یونیورسٹی میں کیمسٹری کا پروفیسر ہے۔۔

اس کی کیمسٹری اچھی ہے۔۔۔ شاید تمہیں اس کی سمجھ آجائے۔۔۔ شیر علی نے نارمل انداز میں کہا۔۔

آج ہی ڈنر کے بعد اسد علی سے بات کرتا ہوں۔۔ اسفندریار سے ریکوسٹ کرے تھوڑا تمھارے لئے ٹائم نکال کر تمہیں پڑھا دیا کرے۔۔

نہیں بابا!!! مجھے پڑھنی ہی نہیں ہے۔۔اور اس اسفندیار انکل سے تو بلکل بھی نہیں۔۔مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

مریم ضد نہیں کروں۔۔۔سال کے آخر پر سبجیکٹ کیسے تبدیل ہو گا۔۔۔

اگر سمجھ نہیں آرہی تھی تو شروع میں چینج کیوں نہیں کروایا۔۔۔

نور بیگم نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

مریم آگے سے کچھ نہ بولی۔۔نور بیگم کی بات ٹھیک تھی۔۔۔

اب مریم ان کو کیا بتاتی کہ اس نے یہ سبجیکٹ اپنی دوستوں کی وجہ سے رکھا تھا۔۔۔

تاکہ کے سب فرینڈز ایک جگہ پڑھنے جا سکے۔۔۔

Clubb of Quality Content

مریم اپنے کمرے میں جاؤ۔۔میں اسد علی سے بات کر کے آپ کو بتاتا ہوں،شیر علی نے کہا

۔۔۔

مریم خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

ڈنر کے بعد شیر علی صاحب نے اپنے دوست اسد علی کو فون کیا۔۔۔

اسلام علیکم!!اسد علی۔۔وعلیکم اسلام!!!شیر میرے دوست کیسے ہو؟اسد علی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

"اللہ کا شکر"شیر علی صاحب نے پہلے کچھ بزنس اور ادھر اُدھر کی باتیں کی۔۔۔

پھر مریم والے معاملے پر آئے،یار ایک کام تھا۔۔۔شیر علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

حکم کرو میرے دوست،اسد علی نے خوشی سے کہا۔۔۔

مریم کو پڑھانے میں اسفندیار کی تھوڑی مدد چاہیے۔۔

شیر علی صاحب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

اچھا اسفند میرے پاس ہی بیٹھا ہے۔۔لو خود ہی بات کر لو۔۔۔اسد علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسد علی نے اسفندیار کو فون دیا۔۔کیسے ہیں انکل؟اسفندیار نے ہلکا سا مسکرا کر پوچھا۔۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا آپ بتاؤں سب ٹھیک جا رہا ہے۔۔جی انکل"اللہ کا شکر"ہے۔۔۔

بیٹا مریم کو کیمسٹری میں تھوڑا مسئلہ ہے۔۔اتنے ٹیچرز بدل چکی ہے۔۔۔

کسی کی اسے سمجھ نہیں آتی۔۔اس کی بلکل تیاری نہیں ہے۔۔

پیپرز میں ایک دو ماہ رہ گئے ہے۔۔۔شہر علی صاحب نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

میرے پاس بھیج دیں۔۔ہو جائے گی تیاری آپ فکر نہ کریں۔۔اسفندریار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

بیٹا وہ بہت پریشان ہے۔۔اس کی بلکل تیاری نہیں ہے۔۔کہتی ہے فیل ہو جاؤں گی۔۔

باقی سب بکس میں اس کی پریسینٹیج بہت اچھی ہے۔۔۔

بس اسی سبجیکٹ میں ایشو ہے۔۔کوئی بات نہیں انکل اکثر سٹوڈنٹس کا یہی ایشو ہے۔۔۔

ہر کوئی ہر سبجیکٹ میں مکمل پرفیکٹ نہیں ہوتا۔۔

اب آپ مجھے ہی دیکھ لیں،فزکس مجھے بلکل پسند نہیں تھی۔۔۔

اور میرے اس میں مارکس بھی اکثر کم ہی آتے تھے۔۔۔

اسفندیار نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

یہ بات تو سہی کہی آپ نے بیٹا۔۔شیر علی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا پھر کل کس ٹائم آئیں ہم لوگ؟شیر علی نے پوچھا۔۔

انکل میں یونیورسٹی سے 2 بجے فری ہوتا ہوں۔۔آپ لوگ 4 بجے آجائیں۔۔

ایک گھنٹہ میں نے ریسٹ کرنا ہوتا ہے۔۔اسفندریار نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے"شیر علی نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگلے دن شیر علی مریم کو لے کر اسفندیار کے گھر گئے۔۔

اسفند کی ماما ڈاکٹر ہیں۔۔اور وہ اس ٹائم ہسپتال میں ہوتی ہیں۔۔اور اس کے بابا اپنے آفس میں ہوتے ہیں۔۔۔

اسفندیار گھر پر اکیلا تھا۔۔کچھ کام والے بھی گھر پر ہی تھے۔۔

جیسے چوکیدار، کھانا بنانے والی شیف،اور صفائی کرنے والی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چوکیدار نے گیٹ کھولا۔۔۔مریم شیر علی کے ہمراہ اندر داخل ہوئی۔۔۔

وہ کئی سال پہلے یہاں آئی تھی۔۔۔شیر علی تو اکثر یہاں آتے رہتے تھے۔۔

اسفندیار پہلے سے ہی ان کے انتظار میں بیٹھا تھا۔۔۔

اسفندیار نے مسکراتے ہوئے شیر علی اور اپنی سٹوڈنٹ پلس محبوبہ کا ویلکم کیا۔۔

پر یہ محبوبہ والی بات صرف اسفندیار تک ہی تھی۔۔

وہ لوگ صوفے پر بیٹھ گئے۔۔۔ مریم نے ہاتھ میں فون پکڑا تھا۔۔

جہاں مسلسل ٹائپنگ ہو رہی تھی۔۔۔ وہ اپنی دوست کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔۔۔

اسفندیار شیر علی کے ساتھ ادھر اُدھر کی باتیں کر رہا تھا۔۔۔ پڑھائی کے حوالے سے۔۔۔

ملازمہ کھانے کی اشیاء لے کر آئی۔۔۔ اس نے ٹرے ٹیبل پر ان لوگوں کے سامنے رکھی

۔۔۔

مریم وقفے وقفے سے نظر اٹھا کر ان کی طرف دیکھ لیتی تھی۔۔ پھر فون پر متوجہ ہو جاتی تھی

۔۔۔

شیر علی نوٹ کر رہے تھے۔۔ پر اسفندیار کے سامنے اسے ڈانٹ نہیں سکتے تھے۔۔۔

چائے پی کر شیر علی صاحب اٹھ کھڑے ہوئے، مریم

صرف کیمسٹری کی کتاب ایک رجسٹر اور پن لائی تھی۔۔۔

اچھا میں چلتا ہوں، شیر علی صاحب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

تھوڑی دیر اور بیٹھ جاتے، بابا بھی بس آنے والے ہیں۔۔

اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں بیٹا میں تھوڑا جلدی میں ہوں۔۔ پھر کبھی سہی

اس کو ذرا اچھے طریقے سے سمجھانا اگر تنگ کرے مجھے بتانا۔۔شیر علی صاحب مسکراتے ہوئے کہا۔۔

مریم جب فری ہو جاؤ، تو ڈرائیور انکل کو کال کر دینا۔۔شیر علی نے نارمل انداز میں کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے بابا" مریم نے کہا۔۔

شیر علی چلے گئے۔۔مریم ابھی بھی ویسے ہی فون میں مگن تھی۔۔

اسفندیار دونوں بازو سینے پر باندھے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

کون سی اتنی خاص بات چل رہی ہے جو آپ کو ارد گرد کا بھی ہوش نہیں؟اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

مریم نے سر اٹھا کر اسفند کی طرف دیکھا۔۔"انکل جی"اپنے کام سے کام رکھیں۔۔مریم نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انکل نہیں"سر اسفندیار"بولو۔۔

مجھے نہیں بنانا آپ کو سر۔۔نہ مجھے آپ سے پڑھنا ہے۔۔مریم نے دو ٹوک انداز میں کہا

۔۔۔

کیوں نہیں پڑھنا؟اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں سوال پوچھا۔۔

مجھے کمیسری پسند ہی نہیں ہے۔میں ایک دو دن آؤں گی۔۔

اس کے بعد آپ بابا کو فون کر کے منع کریں گے کہ آپ مجھے نہیں پڑھا سکتے۔۔ مریم نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

اور میں ایسا کیوں کروں گا تمہاری بات کیوں مانوں؟

اسفندیار نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیونکہ ہم دوست ہیں۔۔ مریم نے جلدی سے بولا۔۔

دوست؟ اور رئیلی!! ہم دوست کب بنے؟ اور اگر میں کہوں ہم دوست نہیں ہیں پھر؟

اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاں بلکل آپ اس لائق بھی نہیں ہیں کہ آپ کو دوست بنایا جائے، مریم نے سرد لہجے میں کہا

۔۔۔

مریم!! تمیز سے بات کرو۔۔ اسفندیار نے سخت لہجے میں کہا۔۔

نہیں کروں گی کیا کر لو گے انکل؟۔۔ مریم جان بوجھ کر بد تمیزی کر رہی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

اب سمجھ آیا، تمہارا کمسٹری کا ہر ٹیچر کیوں بھاگ جاتا ہے۔۔

تم ان کے ساتھ بھی ایسے ہی بد تمیزی کرتی رہی ہو۔۔۔

نہیں تو ایسا تو نہیں ہے، مریم نے جلدی سے اپنی دفاع میں بولا۔۔۔

وہاں صوفے پر اسفندیار کا لیپ ٹاپ پڑا تھا۔۔ مریم نے لیپ ٹاپ پکڑ کر اپنی گود میں رکھا

۔۔۔

وہ پہلے سے ہی ان تھا۔۔۔انکل کیا میں اس میں مووی دیکھ سکتی ہوں۔۔۔

تم نے میری اجازت کے بغیر میرے لیپ ٹاپ کو ہاتھ کیوں لگایا؟اسفندیار کو غصہ آرہا تھا،

پر وہ ضبط کر رہا تھا۔۔اگر وہ صرف اس کی سٹوڈنٹ ہوتی تو اب تک اچھی خاصی اس کی

کلاس لگا چکا ہوتا۔۔۔

پر وہ سٹوڈنٹ کے ساتھ ساتھ اس کے بابا کے دوست کی بیٹی اور اس کی محبوبہ بھی تھی۔۔۔

سٹوڈنٹس ٹیچرز کی چیزیں استعمال کر لیتے ہیں۔۔مریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

پڑھنے کے لئے مل سکتا ہے فلم کے نہیں۔۔چلو اپنی بک کھولو۔۔۔اسفندیار نے حکم جاری کیا۔۔۔۔

کیا واقعی ہی آپ سیریس ہیں؟ آپ مجھے پڑھانے لگے ہیں؟ مریم نے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔۔۔

اگر پڑھنا نہیں تھا تو کیوں آئی ہو؟ اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔۔۔میں آپ کا گھر دیکھنے آئی ہوں۔۔۔

بابا بتا رہے تھے، انکل اسد علی نے اپنے گھر بہت بڑا سوئمنگ پول بنوایا ہے۔۔۔پہلے جب میں آئی تھی۔۔

تب نہیں تھا نہ۔۔

میں ذرا پول دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔مریم بک کھولو

اسفندیار نے راعب دار لہجے میں کہا۔۔۔

اب وہ اپنی اصل ٹون میں اچکا تھا۔۔۔ مریم نے جلدی سے بک کھولی۔۔۔

وہ دل ہی دل میں اسفندیار کو پتہ نہیں کیا کچھ کہہ چکی تھی۔۔۔

اس کا فون سائیڈ پر پڑا تھا، اسفندیار نے اسے ایک ٹاپک سمجھایا۔۔۔

اس کے سمجھانے کا طریقہ بہت اچھا تھا۔۔ مریم کے فون پر میسج کا نوٹیفکیشن آیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubby Quality Content

فون اسفندیار نے پکڑا۔۔۔ مریم یار مجھے بھی دیکھاؤ اپنے نیو سراگرہینڈسم ہوئے تو کل سے میں بھی پڑھنے اجاؤں گی۔۔۔

یہ میسج مریم کی دوست کی طرف سے تھا، جو اسفندیار پڑھ چکا تھا۔۔۔

میرا فون واپس کریں۔۔۔ آپ نے کس کی اجازت سے میرا فون پکڑا، اور میسج پڑا۔۔۔

مریم کو غصہ آیا۔۔

اسفندیار اب مسکرا رہا تھا۔۔ آپ نے بھی تو میری اجازت کے بغیر میرا لیپ ٹاپ پکڑا تھا

۔۔۔

اسفندیار نے فون مریم کو پکڑا دیا۔۔۔ اسفندیار وہاں سے اٹھ کر اپنے روم کی طرف گیا۔۔۔

مریم اب وہاں اکیلی بیٹھی تھی۔۔ اس نے اپنی دوست کو وائس میسج بھیجا۔۔۔۔

بلکل بھی ہنڈسیم نہیں ہے، ایک نمبر کا کھڑوس بد تمیز انسان ہے، میں تو خود کل سے نہیں

آنے والی۔۔۔

اسفندیار تھوڑی دیر بعد واپس آیا۔۔۔اس کے ہاتھ میں کمسٹری کی ایک key بک تھی۔۔۔

اس میں سب اہم اہم سوالات تھے۔۔۔جو زیادہ تر پیپر میں آتے ہیں۔۔

فرسٹ چیپٹر سے سٹارٹ کریں گے۔۔۔میں پہلے تمہیں اس چیپٹر کے اہم اہم لونگ سوال بتاتا ہوں۔۔پہلے ان کی تیاری کروگی۔۔۔

مریم نے بک نکالی اور نشان لگانا شروع کیے۔۔جو چیز یاد نہیں ہوتی اس کو لکھ لکھ کر یاد کرو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور اگر تم کل پڑھنے نہیں آئی تو میں خود اجاؤ گا۔۔۔

اسفندیار نے نارمل انداز میں بات مکمل کی۔۔۔

مریم کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔۔اگلے دو ماہ تک اسفندیار بطور ٹیچر اس کے سر پر مسلط رہنے والا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

وقت کا پہیہ آہستہ آہستہ چلتا رہا، سب کچھ آہستہ آہستہ ٹھیک ہونے لگا تھا۔۔

زندگی پھر سے معمول پر آگئی تھی۔۔۔آزمائشیں کچھ حد تک کم ہو گئی تھیں۔۔۔

محبت کے پھول ہر طرف کھل رہے تھے۔۔۔محبت کرنے والی کی فتح ہو گئی تھی۔۔۔

نفرت کے بادل برس چکے تھے۔۔۔زندگی میں خوشیوں کے رنگ بکھیر گئے تھے۔۔۔

(دو ماہ بعد)

غازیان اٹھولیٹ ہو رہے ہے۔۔۔نہیں یار مہر ماہ آج میرا دل نہیں ہے۔۔۔

مہر ماہ مس یاسمین کے پروجیکٹ پر بھی ساتھ ساتھ کام کر رہی تھی۔۔۔

ان کے سکول کی تعمیر مکمل ہو چکی تھی۔۔۔ آج اس کی افتتاحی تقریب تھی۔۔۔

مہر ماہ اور غازیان دونوں انوائیٹ تھے۔۔۔ غازیان میں اکیلی نہیں جاؤں گی۔۔۔

اٹھو، ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔ مہر ماہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ مکمل تیار کھڑی تھی۔۔۔ غازیان اٹھ کر بیٹھا۔۔ اس کے بال بکھرے تھے۔۔۔

آنکھیں نیند سے اٹھنے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔

ایک تو تم لڑکیاں ناراض بہت ہوتی ہو۔۔۔ مجھے تیار ہونے کے لئے تھوڑا ٹائم دو پھر چلتے ہیں۔۔۔

اب بھی مت جاؤ، سو جاؤ نہیں جانا مجھے، میں تمہیں فورس نہیں کر رہی۔۔۔

تم اب خود جانا چاہتے ہو۔۔۔ہاں ہاں میری جان تم پچھلے ایک گھنٹے سے مجھے بلکل فورس نہیں کر رہی

میں اپنی مرضی سے جا رہا ہوں۔۔

مہر ماہ شرمندہ سی ہو کر ہنسنے لگے۔۔۔میں نیچے جا رہی ہوں۔۔

تیار ہو کر جلدی اؤ۔۔۔مہر ماہ نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

پہلے میرے لئے ایک بلیک کوفی تیار کرواؤ اس کے بغیر میرا گزارا نہیں ہے۔۔۔

غازیان نے واڈرب سے کپڑے نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

بلیک کوفی پی پی کر بلیک ہو گئے ہو۔۔مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

غاذیان نے مصنوعی غصہ سے مہر ماہ کی طرف دیکھا۔۔

اب تم میرا مذاق بنا رہی ہو۔۔۔غازیان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے ارے میری یہ مجال، میرا شوہر تو سب سے ہنڈسم ہے۔۔

اتنا ہنڈسم ہے کہ نوکر بھی میرے شوہر پر فدا تھی۔۔

مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اب تم مجھے طنز کر رہی ہو۔۔۔غازیان نے پھر منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

اچھاء اچھا" آئی ایم سوری" مہر ماہ نے جلدی سے بولا۔۔۔

میں سوچ رہا تھا آج رات پارٹی رکھتے ہیں، اپنی بہنوں کو بھی انوائیٹ کر لینا۔۔۔غازیان نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

مہانے کسی کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔اس نے اکیلے سب حالات کا مقابلہ کیا تھا۔۔۔

بچے والی بات بس سب کو پتہ تھی۔۔۔سب بہت خوش ہوئے تھے، خاص طور پر مریم۔۔۔

مرہا سٹڈی روم میں آئی۔۔احد کچھ پیپرز سامنے رکھ کر بیٹھا تھا۔۔۔

مرہا اور احد کا تعلق صرف بچے کی وجہ سے کچھ بہتری کی طرف آیا تھا۔۔۔

پر ناراضگی ابھی بھی ویسے کی ویسے ہی تھی۔۔۔

اس واقعے کو ایک ماہ ہو گیا تھا، پر احد نہیں بھول پا رہا تھا۔۔۔

جب جب زمل کو دیکھتا تھا ہر چیز دماغ میں گردش کرنے لگتی تھی۔۔۔

احد نے اس کی طرف نہیں دیکھا، مرہا اس کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی۔۔۔

مہر ماہ آپی کا فون آیا تھا۔۔۔ کہہ رہی تھی، آج رات ہماری ان کے گھر دعوت ہے۔۔۔

تو میں کیا کروں؟ احد نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

زمل اور آپ نے بھی میرے ساتھ جانا ہے۔۔۔مرہا نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

زمل کو لے جانا میں تھوڑا مصروف ہوں۔۔۔احد نے اس کی طرف دیکھے بغیر بولا۔۔۔

مرہا خاموشی سے وہاں سے چلی گئی،اس کے جانے کے بعد احد نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔احد نے خود سے سوال کیا۔۔۔

احد خود سے الجھ کر رہ گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔

رات کو سب لوگ غازیان کے گھر پر موجود تھے۔۔۔مریم نور بیگم شیر علی،مرہا،زمل،احد کے علاوہ سب لوگ موجود تھے۔۔۔

گل رعنا اور شاذل دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے۔۔۔

گل رعنا کافی حد تک بہتر ہو گئی تھی۔۔۔مرہا خاموشی سے ایک ٹیبل پر بیٹھی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

زمل اور مریم بھی اس کے پاس ہی بیٹھی تھیں۔۔۔اوئے زمل کیسی ہو؟مریم نے خوشی سے پوچھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔آپ کیسی ہیں؟زمل نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں بھی ٹھیک احد بھائی کیوں نہیں آئے۔۔۔مریم نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

مصروف تھا۔۔۔مرہا نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔مرہا کا بلکل یہاں دل نہیں لگ رہا تھا

۔۔۔

دماغ اس کا احد کی طرف ہی تھا۔۔۔سب لوگ پارٹی انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

زمل اور مریم کی باتیں شروع ہو چکی تھیں،سکول سے لے کر کالج لائف وہ دونوں ڈسکس کر چکی تھیں۔۔

بھابھی سامنے دیکھیں۔۔۔زمل نے حیرت سے بولا۔۔۔

مرہا نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

احد ان لوگوں کی طرف چلتا ہوا آرہا تھا۔۔۔وائٹ شلوار قمیض پہنے گلے میں شال وہ بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔

مرہا حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے بلکل امید نہیں تھی وہ آجائے گا۔۔

وہ غازی سے مل کر ان کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔زمل بہت خوش ہوئی۔۔۔

مرہا اب اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ مرہا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اب وہ دونوں مکمل لگ رہے تھے۔۔۔آپ نے تو بولا تھا آپ مصروف ہیں۔۔۔

مرہا نے اس کے کان کے قریب ہو کر آہستہ آواز میں بولا۔۔۔

بس انا پڑا،احد نے مختصر جواب دیا۔۔۔

مرہا اندر سے خوش ہوئی۔۔۔مریم نے فون پکڑا۔۔۔

ذرا میری طرف دیکھے آپ دونوں۔۔۔مریم نے ان کی تصویر لی۔۔۔

احد اور مرہا ایک ساتھ مسکرائے۔۔۔وہ شاید صرف تصویر کے لئے مسکرایا تھا۔۔۔

مہر ماہ اور غازیان بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گئے،سب کپلز میں مجھے اپنا آپ سنگل فیل ہو رہا ہے۔۔۔

مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

سب ایک ساتھ مسکرائے۔۔۔چلو سارے کپلز ایک ساتھ کھڑے ہو۔۔۔میں تصویر بناتی ہوں۔۔۔

گل رعنا شاذل،مرہا احد،مروان صاحب عائلہ بیگم،

شیر علی صاحب نور بیگم،مہر ماہ غازیان سب لوگ ایک ساتھ کھڑے ہوئے۔۔۔

کچھ فوٹو گرافرز بھی تصاویریں بنا رہے تھے۔۔۔

پھر مریم اور زمل بھی ان کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

آج دن بہت اچھے سے گزر گیا تھا۔۔۔۔

مرہا اور احد واپس گھر آ رہے تھے۔۔۔زمل اور مرہا دونوں پیچھے والی سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔۔

مرہا نے زمل کے کندھے پر سر رکھا تھا۔۔۔مرہا بہت زیادہ تھک گئی تھی۔۔۔

اسے نیند آ رہی تھی۔۔۔بھابھی بے بی کب آئے گا؟۔۔زمل نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

ابھی تین منتھس ہیں مرہا نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

آپ نے نام کیا سوچا ہے؟زمل نے خوشی سے پوچھا۔۔۔

یہ تمہارا بھائی ڈیسائیڈ کرے گا۔۔۔

احد نے سامنے لگے مرر سے مرہا کی طرف دیکھا۔۔۔

احد خاموش رہا، بھابھی آپ نے نوٹ کیا ہے، بھائی بہت چپ چپ رہنے لگے ہیں۔۔۔

زمل نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ہاں ایسا ہی ہے۔۔۔ مرہا نے بولا۔۔۔

آحد کا سارا فوکس ڈرائیونگ کی طرف تھا۔۔ وہ لوگ ادھر اُدھر کی باتیں کرتے گھر پہنچ چکے تھے۔۔۔

سارے راستے احد خاموش رہا تھا۔۔۔ زمل اور مرہا نے بہت کوشش کی کہ وہ بھی ان کی گفتگو میں حصہ لے۔۔

Clubb of Quality Content

احد نے گاڑی روکی،وہ دونوں باہر نکل آئی۔۔۔پر احد اندر ہی رہا۔۔۔

مرہا تھوڑی دیر وہی کھڑی رہی۔۔۔پر وہ باہر نہیں نکلا۔۔

بلکہ دوبارہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔اتنی رات کو وہ اب کدھر جا رہا تھا۔۔۔

مرہا کو فکر لاحق ہوئی۔۔۔اندر جا کر دروازہ اچھے سے لوک کر لو۔۔۔

اور میرا انتظار نہیں کرنا۔۔۔یہ کہتے ہی احد وہاں سے چلا گیا۔۔۔انداز حکمیہ تھا

مرہا اور زمل حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہی تھیں۔۔۔

پھر وہ دونوں شاہ محل کے اندر چلی گئی۔۔۔مرہا کو بہت زیادہ نیند آئی تھی۔۔۔

پر وہ نہیں سو رہی تھی۔۔۔بار بار ذہن اس ظالم کی طرف جا رہا تھا۔۔۔

اتنی رات کو بغیر گارڈز کے کدھر گیا ہو گا۔۔۔آخر تھک ہار کر اس نے سونے کا فیصلہ کیا

۔۔۔

احد صبح فجر کی اذانوں کے قریب شاہ محل واپس آیا۔۔۔

نیند سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

اسفندیار نے مریم کو بہت اچھی تیاری کروائی تھی۔۔ مریم کا اب فیوریٹ سبجیکٹ کیمسٹری بن گیا تھا۔۔

ایک ہفتے بعد مریم کے پیپرز تھے۔۔ کبھی کبھی اسفندیار مریم کو اس کے گھر پڑھانے چلا جاتا تھا۔۔۔

کبھی مریم اسفندیار کے گھر آجاتی تھی۔۔ جس دن اسفندیار کی ماما گھر نہیں ہوتی تھی اس دن وہ مریم کے گھر چلا جاتا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مریم کالج میں تھی۔۔اس کا لیکچر چل رہا تھا۔۔صالیحہ بھی اس کی ایک فرینڈ تھی۔۔۔وہ دونوں ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔

مریم!!ہاں بولو۔۔آج میری برتھ ڈے ہے۔۔۔میں نے اپنے گھر پر پارٹی رکھی ہے۔۔

تم نے بھی انا ہے۔۔۔اس نے خوشی سے کہا۔۔۔

بابا اجازت نہیں دیں گے۔۔۔مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یار یہ کیا بات ہوئی،سب لوگ آئیں گے۔۔۔صالیحہ نے بتایا۔۔

اچھا کون کون ہو گا؟مریم نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

صرف ہم گرلز ہوں گی،صالیحہ نے بتایا۔۔۔

آج میں نے انکل اسفندیار کے گھر جانا ہے پڑھنے بھی، میں نہیں آسکتی یار۔۔ مریم نے بات ٹالنے کی کوشش کی۔۔۔

میرے ذہن میں ایک ائیڈیا آیا ہے۔۔۔ صالیحہ نے جلدی سے بولا۔۔۔

کیا آئیڈیا ہے؟ مریم نے دلچسپی سے پوچھا۔۔ تم اپنے ڈرائیور انکل کے ساتھ اسفندیار کے گھر تک آنا۔۔۔ گاڑی سے نکل کر گھر کے اندر چلی جانا۔۔

جیسے ہی ڈرائیور چلا جائے گا۔۔ تم واپس باہر آجانا۔۔۔ میں اپنے ڈرائیور کو پہلے ہی وہاں بھیج دوں گی۔۔

ان کے ساتھ بیٹھ کر میرے گھر آجانا۔۔اور جس ٹائم پر تمہیں چھٹی ہوتی ہے واپس چلی جانا۔۔۔

سر اسفندیار کو فون کر کے بول دو تمہاری طبیعت خراب ہے۔۔ آج پڑھنے نہیں آؤں گی ۔۔۔۔

آئیڈیا تو اچھا پر بابا کو اگر پتہ چلا تو بہت برا ہو گا،اور اگر انکل اسفند نے مجھے دیکھ لیا۔۔۔ مریم نے فکر مندی سے کہا۔۔

ارے نہیں دیکھتے وہ دروازے کے پاس تھوڑی کھڑے ہوں گے،اندر ہی ہوں گے۔۔ تم فوراً باہر نکل آنا۔۔صالیحہ نے اسے مشورہ دیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔میں گھر جا کر سوچوں گی اس بارے میں مریم نے کہا۔۔

اس کے بعد ان کا میتھ کا لیکچر شروع ہو گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔

شاذل آج آفس نہیں گیا تھا۔۔۔وہ گل رعنا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ٹائم رہنا چاہتا تھا،

تا کہ اس کا اچھے سے خیال رکھ سکے۔۔۔گل رعنا انلائن لیکچر لے رہی تھی۔۔

شاذل نے اس کی پڑھائی سٹارٹ کروادی تھی۔۔۔وہ گھر رہ کر آنلائن پڑھ رہی تھی۔۔۔

شاذل اس کے پاس بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔۔

شاذل یہ مجھ سے نہیں ہو رہا۔۔کب سے ٹرائی کر رہی ہوں۔۔۔گل رعنا نے پریشانی سے کہا۔۔

میری جان کیا نہیں ہو رہا۔۔۔شاذل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مجھ سے یہ سوال حل نہیں ہو رہا کب سے بار بار کر رہی ہوں۔۔۔

شاذل کو میتھ بہت پسند تھی۔۔۔اس نے رجسٹر اور پن پکڑا۔۔

پھر سوال نوٹ کیا۔۔۔ابھی وہ فرسٹ step پر تھا ہی کہ۔۔۔

دروازہ نوک ہوا۔۔۔شاذل نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔سامنے کام والی کھڑی تھی۔۔

شاذل صاحب نیچے کچھ لوگ اور پولیس گل رعنا بی بی اور آپ سے ملنے آئے ہیں۔۔

شاذل نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔گل رعنا بت بنی کھڑی تھی۔۔

Clubb of Quality Content

حارث بھائی۔۔اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔

اچھا جائیں آپ ہم آتے ہیں۔۔۔شاذل واپس گل رعنا تک آیا جو رونا شروع کر چکی تھی۔۔۔

میری جان کچھ نہیں ہوتا میں ہوں ناں۔۔۔ کیا پتہ کوئی اور ہو۔۔ مجھے جا کر دیکھنے تو دو۔۔

شاذل نے گل رعنا کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔ وہ مجھے لے جائے گا ساتھ اس نے روتے ہوئے کہا۔۔

میرے ہوتے ایسا نا ممکن ہے۔۔۔ شاذل نے گل رعنا کے آنسو صاف کیے اور نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاذل گل رعنا کے ساتھ نیچے آیا۔۔ غازیان اور عائلہ پہلے ہی وہاں موجود تھے۔۔

صوفے پر حارث اور اس کا باپ بیٹھے تھے۔۔ ساتھ میں پولیس بھی موجود تھی۔۔۔

گل رعنا کا سانس خشک ہو رہا تھا۔۔۔

جی فرمائیں۔۔شاذل نے غصے سے حارث کی طرف دیکھتے ہوئے پولیس انسپکٹر کو مخاطب کیا۔۔

آپ نے اس بچی کو اغوا کر کے اپنے گھر رکھا ہے۔۔انسپکٹر نے کہا۔۔

پہلی بات تو یہ کہ یہ بچی نہیں 20 سال کی بالغ لڑکی ہے۔۔

دوسری بات میں نے اس کو اغوا نہیں کیا۔۔اور تیسری بات یہ میری بیوی ہے،

اور ہمارا نکاح گل رعنا کی مرضی ہے سے ہوا تھا۔۔

شاذل نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔

ہم نے گل رعنا کا بیان لینا ہے۔۔۔پولیس والے نے شاذل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اجازت ہے؟ پولیس والے نے اجازت طلب کی۔۔

جی اجازت ہے۔۔شاذل نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

دیکھ وہ حارث کی طرف ہی رہا تھا۔۔اس کا دل کر رہا تھا حارث کو مار مار کے برا حال کر دے

۔۔۔

اتنے سال اس نے گل رعنا کو اذیت میں رکھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دیکھو گل رعنا بیٹا آپ نے بلکل بھی گھبرانا نہیں ہے،ہم جو سوال کریں آپ نے ٹھیک

،ٹھیک جواب دینے ہیں۔۔

پولیس آپ کی مدد کرے گی۔۔۔آپ کو اگر یہاں کوئی پریشان کر رہا ہے تو ہمیں بتائیں

۔۔۔

کیا آپ کو شاذل نے 22 دسمبر کی رات اغوا کیا تھا؟

جب آپ گھر سے باہر اپنی مامی کے لئے دوائی لینے گئی تھی۔۔۔

ان کو بخار تھا، آپ کے ماموں اور "حارث آپ کا منگیتر" اس رات کسی شادی پر گئے تھے

۔۔۔

وہ لوگ گھر موجود نہیں تھے۔۔

گل رعنا حیرت سے اس جھوٹی کہانی کو سن رہی تھی۔۔

اس رات گل رعنا کی مامی اور ماموں شادی پر گئے تھے اور گھر پر صرف حارث تھا۔۔

گل رعنا تھوڑی دیر خاموش رہی، حارث کی نظر گل رعنا پر تھی۔۔

گل رعنا کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔ شاذل گل رعنا کے سامنے آ کر بلکل اس کے ساتھ کھڑا

ہو گیا۔۔

اب حارث ٹھیک طرح سے اسے نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

عائلہ بیگم اس ساری کاروائی سے اکتا گئی تھی۔۔۔

غازیان خاموشی سے صوفے پر بیٹھا ساری کاروائی انجوائے کر رہا تھا۔۔

آخر پر جو ہونا تھا اسے پہلے سے ہی پتہ تھا۔۔۔

گل رعنا سب بتاؤ،شاذل نے نرمی سے کہا۔۔۔

شاذل صاحب آپ تھوڑی دیر خاموش ہو جائے،اور لڑکی کو بولنے دیں وہ شاید آپ سے ڈر رہی ہے۔۔۔

انسپکٹر صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

شاذل نے سرد نظروں سے انسپکٹر کی طرف دیکھا۔۔

اور دونوں بازوؤں سینے کے ساتھ باندھ کر خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔۔۔

بیٹا کیا آپ کو شاذل نے اغواء کیا ہے؟ پولیس والے نے ایک بار پھر پوچھا۔۔

گل رعنا حارث کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔ جو غصے سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ گل رعنا کو اپنا ماضی یاد آیا۔۔

وہ بولنے اور سچ بتانے سے اس لئے ڈر رہی تھی یہ معاملہ اس کی عزت کا تھا۔۔

اس رات حارث اور وہ دونوں گھر پر اکیلے تھے۔۔ سب گل رعنا کو غلط سمجھتے۔۔۔

آخر وہ اکیلی گھر پر کیوں رکی تھی۔۔ جبکہ اس دن اس کو بہت تیز بخار تھا۔۔

اس لئے وہ شادی پر نہیں گئی تھی۔۔ وہ حارث کے ساتھ اکیلی گھر پر کبھی نہیں رکی تھی۔۔

اس کے ماموں مامی جہاں بھی جاتے تھے اسے ساتھ لے کر جاتے تھے۔۔۔

اس رات حارث بھی جان بوجھ کر شادی پر نہیں گیا تھا۔۔

22 دسمبر کی رات مجھے کسی نے اغواء نہیں کیا تھا، میں خود گھر چھوڑ کر بھاگی تھی۔۔۔

گل رعنا نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

اور آپ گھر چھوڑ کر کیوں بھاگی تھیں، کیا آپ کی بھاگنے میں شاذل صاحب نے مدد کی تھی ۔۔؟انسپکٹر صاحب نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔

Clubb of Quality Content

نہیں گھر سے بھاگنے میں میری کسی نے مدد نہیں کی تھی، میں خود اکیلی بھاگی تھی۔۔

اور آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تیسرا سوال آیا۔۔۔

کیونکہ، گل رعنا بولتے بولتے چپ ہوئی۔۔۔ کیونکہ مجھے وہاں میری جان اور عزت کا خطرہ تھا

۔۔۔

یہ خطرہ آپ کو پہلے کیوں محسوس نہیں ہوا؟، آپ پچھلے دس سال سے اپنے ماموں کے گھر رہ رہی ہیں۔۔

اور آپ کو کس سے خطرہ تھا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھوڑی دیر گل رعنا پھر خاموش ہو گئی اور شاذل کی طرف دیکھا۔۔

یہی وہ وقت تھا، اج پورا ماضی کھولنے کا دن تھا۔۔

گل رعنا نے ہر چیز بتا دی

اتنے سالوں سے جو کچھ اس کے ساتھ ہوتا رہا،اس نے سب بتا دیا۔۔۔

وہاں موجود ہر شخص کا دل کانپ گیا سوائے حارث کے۔۔

یہاں تک کے اس کے ماموں کا سر بھی شرم سے جھک گیا۔۔

بہت سی باتیں تو وہ بھی نہیں جانتے تھے۔۔مجھے یہ ڈراتا تھا۔۔

کہتا تھا اگر کسی کو بتاؤ گی، تمہیں کتے کے آگے پھینک دوں گا۔۔

ناولز کلب
Clubbing Quality Content

گل رعنا روتے ہوئے سب بول رہی تھی۔۔۔اس رات میں اپنے عزت بچانے کے لیے گھر سے بھاگی تھی۔۔۔

میں نے شاذل سے اپنی مرضی سے نکاح کیا ہے۔۔مجھے کسی نے اغواہ نہیں کیا۔۔گل رعنا نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

حارث جب اپنی صفائی میں کچھ نہ بول سکا تو اس نے گل رعنا کا کردار خراب کرنا شروع کر دیا

۔۔۔

یہ ایک گھٹیا لڑکی ہے، سکول میں اس کا لڑکوں کے ساتھ چکر تھا۔۔

میں بس اس کو سمجھانے کے لئے ڈراتا تھا۔۔اور پتہ نہیں کتنے لڑکوں کے ساتھ ناجائز تعلقات بنا چکی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گل رعنا کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔ہر طرف سناٹا چھا گیا۔۔

اس کو ارد گرد کی آوازیں آنا بند ہو گئی۔۔۔آنسو کی رفتار میں اضافہ ہو گیا۔۔

عائلہ بیگم منہ پر ہاتھ رکھے، حیرت اور پریشانی سے سب سن رہی تھی۔۔۔

پسند تو گل رعنا ان کو پہلے بھی نہیں تھی۔۔۔

غازیان نے ہاتھ کی مٹھیاں سختی سے بند کی۔۔۔

شاذل کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا۔۔اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا۔۔

وہ شیر کی طرح حارث پر حاوی ہوا۔۔اس نے اسے گریبان سے پکڑا۔۔شاذل قد میں حارث سے لمبا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔پولیس والا آگے بڑھا ان کو چھڑوانے کے لئے۔۔

غازیان نے آنکھ کے اشارے سے منع کر دیا اور وہ وہی کھڑا ہو گیا۔۔

حارث کا باپ اسے شاذل سے چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

غازیان صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس منظر کو انجوائے کر رہا تھا۔۔

کیونکہ اسے پتہ تھا آخر پر یہی ہونا ہے۔۔گل رعنا خوف سے کانپ رہی تھی۔۔

اور عائلہ بھی غازیان کی طرح اپنے شہزادے کی لڑائی دیکھ رہی تھی۔۔

شاذل نے پانچ منٹ میں حارث کو مار مار کر اس کا برا حال کر دیا۔۔

پولیس والوں کے چھڑواتے چھڑواتے وہ اسے بری طرح سے زخمی کر چکا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

میری بیوی کے بارے میں ایک لفظ بھی غلط منہ سے نکالا جان سے مار دوں گا۔۔

اتنے سال اس پر ظلم کرتے ہوئے خدا کا خوف نہیں آیا تم لوگوں کو۔۔۔

اپنے بیٹے کو لو،اور دفع ہو جاؤ ادھر سے، آج یہ میرے ہاتھوں سے مر جائے گا۔۔

شاذل نے گل رعنا کے ماموں کی طرف دیکھتے ہوئے اونچی اور غصے سے بھرپور آواز میں کہا۔۔۔

غصے کی وجہ سے اس کی آنکھیں اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا، رگیں ابھری ہوئی تھیں۔۔

گل رعنا کے ماموں کو گل رعنا سے کوئی ہمدردی نہیں تھی۔۔

وہ اتنے عرصے سے گل رعنا کو اس لئے تلاش کر رہے تھے،

کیونکہ گل رعنا کے بابا کے مرنے کے بعد ان کی ساری جائیداد گل رعنا کے نام ہو گئی تھی۔۔

وہ اپنی زندگی میں ہی بہت سی چیزیں گل رعنا کے نام کر گئے تھے۔۔۔

گل رعنا کے ماموں نے اتنے سال اسے اس لئے اپنے پاس رکھا۔۔

تاکہ اس کی ساری جائیداد پر قبضہ کر سکے۔۔وہ جگہ اپنے نام کروانے کے لئے اسے تلاش کر رہے تھے۔۔۔

ہاسٹل والوں سے ان کو شاذل کا معلوم ہوا۔۔۔شاذل کا نمبر ہاسٹل کی انچارج کے پاس تھا

۔۔۔

شاذل گل رعنا تک آیا۔اس نے سختی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انسپکٹر صاحب اپنی ڈیوٹی پوری کریں اس حارث کو اریسٹ کریں۔۔

اتنے سال ایک بچی کو ٹارچر کرنے کے جرم میں,غازیان نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ہم اس پر پوری کاروائی کریں گے،اپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔

طاقت اور رتبے میں غازیان اور شاذل،حارث اور گل رعنا کے ماموں سے اونچے تھے۔۔۔

اور اس کا سکہ چلتا ہے، جس کا بڑا رتبہ ہو۔۔پولیس والے غازیان اور شاذل کے طرف دار بن چکے تھے۔۔

وہ حارث کو گریبان سے پکڑ کر وہاں سے لے گئے۔۔۔

آج تو میرے گھر پر یہ تماشا ہو گیا ہے۔۔۔دوبارہ میں یہ تماشا اپنے گھر پر نہ دیکھوں عائلہ بیگم نے سنجیدہ انداز میں بولا۔۔

آپ فکر نہیں کریں،ماما میں اسے لے کر یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔۔شاذل نے نارمل انداز میں کہا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جو اپنے کمرے سے باہر پانی لینے آیا تھا۔۔۔

کیا بولا تم نے ؟اس لڑکی کی خاطر ہمیں اپنے ماں باپ کو چھوڑ دو گے تم ؟عائلہ بیگم نے صدمے سے بولا۔۔

ماما میں نے ایسے تو نہیں بولا۔۔۔ملنے آتا رہوں گا۔۔گل رعنا کافی ڈسٹرب ہے۔۔میں کچھ دیر اسلام آباد والے گھر میں شفٹ ہونا چاہتا ہوں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ لوگ اتنی آسانی سے نہیں بیٹھیں گے۔۔۔غازیان نے بولا۔۔

میں جانتا ہوں بھائی اس لیے یہاں سے جا رہا ہوں۔۔وہ سمجھیں گے تم ڈر کر بھاگ رہے ہو۔۔۔

بھائی میں اسے جان سے مارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔مجھے گل رعنا نے روک دیا۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے مجھے اس کے گھر کا ایڈریس نہیں معلوم۔۔۔

ابھی جا کر اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر سکتا ہوں۔۔۔

اللہ اللہ اب تم اس لڑکی کی خاطر قاتل بھی بنو گے۔۔۔عائلہ نے حیرت سے بولا۔۔

ماما اگر کوئی شخص آپ کی عزت پر غلط نظر ڈالے جان سے مار دینا بہتر ہے۔۔

ایک ویک میں میرا پروجیکٹ ختم ہونے والا ہے۔۔۔اس کے بعد میں چلا جاؤں گا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاذل یہ بول کر وہاں سے چلا گیا۔۔ چھین لیا مجھ سے میرے بچے کو۔۔

عائلہ بیگم روایتی ساسوں کی طرح شروع ہو چکی تھی۔۔

غازیان کو ہنسی آ رہی تھی۔۔۔

شاذل تو میرے بغیر کہی جاتا ہی نہیں تھا۔۔عائلہ نے افسردہ کی آواز میں بولا۔۔

ماما آپ کا بچہ اب بڑا ہو گیا ہے اور شادی شدہ ہے۔۔اس کے علاوہ اس کی ایک عدد بیوی بھی ہے۔۔

جس کا خیال رکھنا اس کی ذمہ داری ہے۔۔غازیان نے نرم لہجے میں کہا۔۔

تم تو چپ ہی رہو غازی ایک زن مرید کم تھا، جو دوسرا بھی بن گیا ہے۔۔۔

عائلہ نے غازیان کو بھگو کے طنز مارا تھا۔۔غازی ہلکا سا مسکرایا۔۔

ماما اگر بیوی کا خیال رکھنا اس کی باتیں ماننا زن مریدی ہے۔۔

تو جی میں ہوں زن مرید اور مجھے فخر ہے اپنے زن مرید ہونے پر۔۔غازی نے فخریہ انداز میں کہا

"شرم کرو غازی"۔۔۔

بابا بھی تو آپ کا خیال رکھتے ہیں۔۔ تو کیا بابا بھی زن مرید ہوئے؟۔۔

عائلہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔ بحث میں تم سے کوئی نہیں جیت سکتا۔۔۔۔

غازیان اور عائلہ ایک ساتھ مسکرائے۔۔ ابھی میں نے شاذل کو پرو پر کلاسز دینی ہیں زن مریدی کی۔۔ غازیان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو دیکھے گا وہی سیکھے گا۔۔۔ تم نے خراب کیا ہے اسے۔۔ عائلہ بیگم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

میرا شاگرد ہے میرے جیسا ہی ہو گا نہ۔۔

تم دونوں کی کلاس تو میں لوں گی۔۔۔

(مہر ماہ شیر علی کے گھر گئی تھی)اچھا ماما میں مہر ماہ کو لینے جا رہا ہوں۔۔۔

ایک منٹ نہیں رہ سکتے تم اس کے بغیر۔۔ابھی چار گھنٹے پہلے تو وہ گئی ہے۔۔عائلہ بیگم نے کہا۔۔

سات سال رہ تو لیا ہے اس کے بغیر۔۔اب سچ میں ایک منٹ نہیں رہ سکتا اس کے بغیر ۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ۔۔عائلہ بیگم یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔

شاذل پانی کا جگ لے کر اپنے کمرے میں آیا۔۔گل رعنا ابھی تک آنسو بہہ رہی تھی۔۔۔

ش۔ش۔شاذل میرا یقین کرو،میں۔۔میں ایسی لڑکی نہیں ہوں،وہ وہ جھوٹ بول رہا تھا ۔۔۔میرا۔۔میرا کسی کے ساتھ تعلق نہیں تھا۔۔۔

گل رعنا ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے اپنی صفائی دے رہی تھی۔۔۔

شاذل نے اس کے آنسو صاف کیے،چپ کر جاؤ میری جان۔۔یہ پانی پیو۔۔

شاذل نے گلاس میں پانی ڈال کر اسے دیا۔۔۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

شاذل نے خود گلاس پکڑا تھا۔۔۔اور اسے پانی پلا رہا تھا۔۔۔

مجھے کچھ بھی"explain" نہیں کرو۔۔میں جانتا ہوں تم ایک پاک اور با کردار لڑکی ہو۔۔۔

جب میرا کردار صاف ہے جب میں نے آج تک کچھ غلط نہیں کیا تو میرے حصے میں غلط عورت کیسے آسکتی تھی؟۔۔۔

شاذل پیار سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔مجھے پتہ ہے وہ سب جھوٹ بول رہا تھا۔۔۔

تم اتنے عرصے سے ہاسٹل تھی،اگر تمہارا کسی کے ساتھ تعلق ہوتا تو تم ہاسٹل سے اس کے پاس جا سکتی تھی۔۔۔

شاذل آپ اتنے اچھے اور سمجھدار کیوں ہیں۔۔۔گل رعنا نم آنکھوں کے ساتھ مسکرانے لگ گئی۔۔۔

واقعی ہی میں سمجھدار ہوں؟شاذل نے ہلکا سا مسکرا کر پوچھا۔۔۔

جی آپ نے معاملے کو ٹھنڈے دماغ سے حل کیا۔۔۔اگر کوئی اور مرد ہوتا اس پر یقین کر لیتا۔۔۔

مرد تو ہوتے بھی بہت شکی ہیں۔۔۔گل رعنا نے معصومیت سے کہا۔۔۔

میڈم سارے مرد ایک جیسے نہیں ہوتے۔۔۔اور اس کی بکواس یقین کرنے لائق تھی بھی نہیں۔۔۔شاذل نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

گل رعنا یک دم شاذل کے گلے لگ گئ، ہمیشہ ایسے ہی رہنا، مجھے خود سے دور نہیں کرنا۔۔

گل رعنا کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔میری جان یہ ڈر اپنے دل سے نکال دو۔۔میرے اختیار میں نہیں ہے تم سے الگ ہونا۔۔۔

ہم انشاء اللہ بہت جلد اسلام آباد جائے گے اور وہاں ایک نئی خوبصورت زندگی کا آغاز کرے گے۔۔۔۔

گل رعنا شاذل کی باتوں سے کافی حد تک پر سکون اور مطمئن ہو گئ تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

غازیان شیر علی کے گھر آیا۔۔مریم صوفے پر بیٹھ کر پڑھ رہی تھی۔۔

اسلام علیکم بھائی!!مریم نے خوشی سے کہا۔۔۔

وعلیکم اسلام سالی صاحبہ۔۔مہر ماہ کدھر ہے؟غازیان نے متلاشی نگاہوں کے ساتھ پوچھا

۔۔۔

آپ کی بیوی صاحبہ اپنے روم میں ہے۔۔ویسے ابھی تین گھنٹے پہلے آپی آئی ہیں اور آپ لینے بھی آگئے۔۔۔

Clubb of Quality Content

مریم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں بس کیا کروں گزارا نہیں ہے۔۔۔غازی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

واہ واہ!!!جائیں مل لیں اپنی بیگم صاحبہ سے اوپر سیڑھیاں چڑھ کر فرسٹ والا روم ان کا ہے

۔۔۔

نور بیگم باہر گارڈن میں تھی۔۔غازیان ان سے مل کر اندر آیا تھا۔۔۔

وہ اپنے پیارے پودوں کی کٹنگ کر رہی تھیں۔۔۔جو خراب ہو چکے تھے۔۔ان کو الگ کر رہی تھیں۔۔

مہر ماہ اپنے روم میں سو رہی تھی۔۔غازیان دروازہ کھول کر اندر آیا۔۔

میڈم میری نیندیں اڑا کر خود مزے سے سو رہی ہیں۔۔۔غازی نے اپنی انگلیاں مہر کی گال پر پھیری۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ اپنی گال پر کسی کی انگلیوں کا لمس محسوس کر کے ایک دم سے اٹھی۔۔

پورے کمرے میں غازیان کی مدہوش کر دینے والی خوشبو پھیلی تھی۔۔

غازیان تم!!ڈرادیا مجھے۔۔۔چیڑیلیں بھی ڈرتی ہیں آج پہلی دفع سنا ہے۔۔

تم نے مجھے چیڑیل بولا مہر ماہ نے منہ بناتے ہوئے کہا،اور غازیان کو گھور کر دیکھا۔۔۔

نہیں تمہارے بلکل ساتھ بائیں جانب ایک چیڑیل بیٹھی ہے تمہیں نہیں نظر آرہی؟غازیان سیریس تھا۔۔

یار پلیز نہیں کرو۔۔۔مہر ماہ نے ڈر کر کہا۔۔اچھا وہ چیڑیل تمہیں مرر میں نظر آئے گی۔۔۔

سامنے دیکھو۔۔

مہر ماہ نے شیشے میں دیکھا۔۔۔اس میں تو بس میں نظر آرہی ہوں۔۔

تھوڑی دیر بعد مہر ماہ کو غازیان کے مذاق کی سمجھ آئی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

غازیان کے بچے تم نے مجھے ہی چیڑیل بولا ہے۔۔ مہر ماہ نے سرہانا پکڑ کر غازیان کی جانب پھینکا۔۔

جو غازی نے کیچ کر لیا۔۔

ویسے تم پہلی چیزیل ہو جو اتنی حسین ہے۔۔ اسلام آباد کے جنگلوں میں پرفیوم لگا کر گیا تھا۔۔

Clubb of Quality Content

وہاں ایک چیڑیل اپنی دوسری چیڑیل دوست کے ساتھ تصاویر کھینچ رہی تھی۔۔ اس چیڑیل نے مجھے اپنی طرف اٹریکٹ کیا۔۔۔

غازیان خوشی سے اپنی داستان سنا رہا تھا۔۔۔

تم جیسے کو تو چیڑیل بھی منہ نہ لگائے۔۔مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے طنز کیا۔۔۔

ہاں کیونکہ میں حور پریاں"deserve" کرتا ہوں۔۔۔

غازی نے خوشی سے کہا۔۔۔

اؤ تمہیں مار کر تمہاری 70 حوروں کے پاس بیجھوں۔۔

مہر ماہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی نہیں مرنا چاہتا،ابھی میں نے لائف انجوائے کرنی ہے،ابھی تو میرے جوانی کے دن ہیں۔۔۔غازیان نے جلدی سے بولا۔۔۔

"اچھا جی" ابھی تک مجھے ہنی مون پر تو لے کر نہیں گئے۔۔۔ لائف کیسے انجوائے ہو گی؟

۔۔۔

پلان بناؤ کہی گھومنے چلتے ہیں۔۔۔ مہر ماہ نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

غازیان بھی اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔ ترکی چلتے ہیں۔۔۔ غازیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے" مہر ماہ نے پر جوش انداز میں کہا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

مریم نے اپنا میک اپ اپنے بیگ میں رکھ لیا۔۔ کیونکہ اس نے پارٹی میں جانا تھا۔۔ کپڑے اس نے پاڑٹی کے لحاظ سے سمپل ہی پہنے تھے وہ سمپل کپڑوں میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے بلیک کلر کی شارٹ فراک پہنی تھی۔۔نیچے اس نے جینز پہنی تھی۔۔۔

ڈوپٹہ وہ کبھی کبھی ہی لیتی تھی۔۔شیر علی نے کبھی بھی اپنی بیٹیوں کو اس چیز کے لئے فورس نہیں کیا تھا۔۔

تینوں کو ہر لحاظ سے فل آزادی تھی۔۔

شادی کے بعد مرہا نے ڈوپٹہ لینا شروع کر دیا تھا۔۔گھر سے باہر آتے جاتے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہر ماہ مشرقی اور مغربی دونوں قسم کے لباس استعمال کرتی تھی۔۔

شادی کے بعد وہ زیادہ تر آفس شلوار قمیض ہی پہن کر

جاتی تھی۔۔

مریم نے گھر سے نکلتے ٹائم بال پونی میں باندھے تھے۔۔

کار میں آ کر اس نے پونی کھول دی۔۔اس نے بیگ میں رکھا میک آپ نکالا۔۔

وہ ہلکا ہلکا میک اپ کر رہی تھی۔۔

گھر سے میک اپ کر کے نکلتی تو سب شک کرتے۔۔۔

وہ ڈرائیور کی سیٹ کے پیچھے چھپ کر یہ سب کر رہی تھی۔ان کا دھیان ویسے بھی ڈرائیو نگ پر ہی تھا۔۔۔

اس نے مسکارا لگایا،لائٹ سی لپ اسٹک سٹک،ٹنٹ وہ ویسے ہی نارملی استعمال کرتی تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسفندیار اور مریم کے گھر میں 30 منٹ کا فاصلہ تھا۔ مریم نے بال کھول کر درمیان سے مان نکالی۔۔

ڈرائیور مریم کو چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔ مریم اندر گئی۔۔

اوپر ونڈو پر اسفندیار کھڑا تھا۔۔۔ مریم کا دھیان اس پر نہیں گیا وہ فوراً سے باہر نکلنے لگی۔۔

اوپر سے اسفندیار نے آواز دی۔۔ "واپس آؤ"۔۔

"لو جی گئی بھنس پانی میں"۔۔۔ مریم نے مڑے بغیر دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

اسفندیار ایک منٹ میں نیچے آیا۔۔ کدھر جا رہی تھی؟ اسفندیار نے مریم کی ساری تیاری دیکھی۔۔

پہلے وہ ڈوپٹہ لے کر آتی تھی۔۔ آج وہ دوپٹے کے بغیر تھی۔۔ اسفندیار کو غصہ آیا۔۔

اتنا تیار ہو کر پڑھنے آئی ہو؟ اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

نہیں آج میں پڑھنے نہیں آئی ہوں۔۔ مجھے آپ کی تھوڑی سی ہیلپ چاہیئے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صالحہ کا ڈرائیور کافی دیر سے اسفندیار کے دروازے پر کھڑا تھا۔۔۔

اس نے صالیحہ کو کال کی۔۔ بی بی جی کب سے کھڑا

ہوں۔۔

وہ آ کر اندر چلی گئی اور باہر بھی نہیں آ رہی۔۔ مجھے لگتا ہے انہوں نے نہیں آنا۔۔۔

اچھا آپ واپس آجائیں۔۔مجھے لگتا ہے پکڑی گئی ہے۔۔

صالیحہ نے کہا۔۔۔ڈرائیور واپس آ گیا۔۔۔

مریم اسفندیار کو ساری بات بتا رہی تھی۔۔اس لیے اسے اندر دیر ہو گئی۔۔

اگر آپ کو بابا کا فون آیا۔۔۔آپ نے بولنا ہے مریم پڑھنے آئی ہے،پڑھ رہی ہے۔۔۔

میں تمہارے لئے کیوں جھوٹ بولوں؟اسفندریار نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

انکل پلیز ناں سب فرینڈز آئی ہوں گی۔۔میرا بہت دل ہے۔۔۔

سب میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔۔باہر ڈرائیور انکل بھی میرا انتظار کر رہے ہیں۔۔

مریم نے معصوم شکل بناتے ہوئے التجا کی۔۔اسفند کو کچھ غلط ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر بھی وہ مریم کی خوشی کے لئے مان گیا۔۔۔

اسے اس کی معصوم شکل پر ترس آ گیا تھا۔۔پر یہ ترس اسے مہنگا پڑنے والا تھا۔۔۔

"اچھا جاؤ" مریم باہر آئی۔۔باہر ڈرائیور نہیں تھا مریم غصے سے واپس اندر آئی۔۔۔

آپ کی انو سٹیگیشن کی وجہ سے وہ چلے گئے ہیں۔۔۔مریم کی شکل رونے والی ہو گئی تھی۔۔

اب بتائیں میں کیسے جاؤں گی۔۔مریم کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔۔۔

اچھا اچھا غصہ نہیں کرو میں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔ہاں جلدی کریں۔۔۔

اسفندیار گاڑی کی چابی لے کر آیا۔۔۔اسفندیار کی ماما آج گھر پر نہیں تھی۔۔

ان کو ہسپتال سے ایمرجنسی کال آئی۔۔۔جس کی وجہ سے ان کو جانا پڑا۔۔۔

مریم نے صالیحہ کو فون کر کے اس کے گھر کا ایڈریس پوچھا تھا۔۔

اسفندیار نے مریم کو صالیحہ کے گھر کے باہر چھوڑا۔۔

مریم بھاگ کر اندر چلی گئی۔۔

اندر ایک بہت بڑی پاڑٹی کا انتظام ہوا تھا اور یہ پارٹی صرف گرلز کی نہیں تھی۔۔

صالیحہ نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔صالیحہ کو پتہ تھا۔۔اگر اس نے مریم کو سچ بتا دیا۔۔۔

پارٹی میں وہ نہیں آئے گی۔۔پارٹی میں صالیحہ کے کزنز بھی تھے۔۔

اس کے کچھ کلاس فیلوز بھی۔۔اور صالیحہ کی فی میل کزنز کے بوائے فرینڈز بھی۔۔۔

صالیحہ کے ماما بابا باہر رہتے تھے۔۔وہ یہاں اپنی نانو اور ماموں کے ساتھ رہتی تھی۔۔

صالیحہ کا تعلق ایک آزاد خیال فیملی سے تھا۔۔۔

صالیحہ کی نانو اپنے روم میں تھی۔۔ میوزک کے شور کی وجہ سے انہوں نے اپنا دروازہ بند کیا تھا۔۔

اس کے ماموں اپنے کسی کام سے دوسرے شہر گئے تھے۔۔

مریم اندر آئی۔۔ ایک ساتھ وہ اتنے سارے لڑکوں کو دیکھ کر گھبرا گئی۔۔

صالیحہ اس کے پاس آئی۔۔ شکر ہے تم آ گئی۔۔ یہ سب کون ہیں،

اور تم نے مجھے اس بارے میں کیوں نہیں بتایا؟۔۔۔ مریم نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔

یار اگر بتا دیتی تو کیا تم آتی؟۔۔ صالیحہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

صالیحہ کا ایک کزن چلتا ہوا۔۔ مریم اور صالیحہ کے پاس آیا۔۔۔ سب لوگ ڈانس کر رہے تھے۔۔۔

hello beautiful girl... i want to dance with you. can you be my dance partner?

اس نے مریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

" no sorry".

مریم نے جلدی سے بولا۔۔ مریم کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔صالیحہ کو کسی نے آواز دی تھی وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

ارے کدھر جارہی ہو؟ مریم نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔

ایک منٹ رکو میں بس آرہی ہوں۔۔صالیحہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

مریم ارد گرد نظر گھما کر اپنی کلاس کی دوسری لڑکیوں کو تلاش کر رہی تھی۔۔۔

مریم کو ایسی پارٹی کی عادت نہیں تھی۔۔جہاں اتنے سارے لڑکے بھی ہوں۔۔۔

وہ اپنی بہنوں کے بغیر کبھی کسی پارٹی میں نہیں گئی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صالحہ کے کزن نے مریم کی قمر پر اچانک ہاتھ رکھا۔۔۔

لڑکی اتنے نکھرے دیکھنا اچھی بات نہیں۔۔ آؤ ڈانس کریں۔۔۔

مریم نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔۔۔ سب کچھ بہت اچانک ہوا۔۔۔

اسے غصہ آیا۔۔۔اس نے مریم کا بازو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ کھینچ کر قریب ایک روم تھا۔۔

وہاں لے کر جانے لگا۔۔سب پارٹی میں مگن تھے کسی کو نہیں پتہ ہو یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔

وہاں موجود آدھے سے زیادہ لوگ نشے میں تھے۔۔

نوجوانوں کی زنا اور نشے سے بھرپور پارٹی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم کو شدت سے احساس ہوا۔۔اس کے بابا ٹھیک بولتے تھے۔۔

جو جیسا نظر آتا ہے۔۔ویسا ہوتا نہیں ہے۔۔ہر کیسی پر بھروسہ نہیں کرتے۔۔

صالیحہ کالج عبایا پہن کر آتی تھی۔۔اور مریم اس کو بہت نیک سمجھتی تھی،

اور اس کو لگا اس کے گھر کا ماحول بھی ایسا ہی ہو گا۔۔

جو بچے والدین کی نافرمانی کرتے ہیں۔ان کو ایسے ہی سزا ملتی ہے۔۔

بعض اوقات والدین کی پابندیاں مفید ثابت ہوتی ہیں۔۔۔

اس کے بابا اس لئے اسے کہی نہیں جانے دیتے تھے۔۔

وہ لڑکا اسے کھینچ کر روم میں لے کر جا رہا تھا۔۔وہاں ایک دم سے اسفندیار اندر داخل ہوا۔۔

Clubb of Quality Content

مریم کا فون اسفندیار کی کار میں رہ گیا تھا۔۔صالیحہ کی گھر کی لوکیشن کے لئے مریم نے اپنا گوگل میپ آن کیا تھا۔۔

اس نے اپنا فون فرنٹ بورڈ پر رکھا تھا۔۔پارٹی کی اسے اتنی خوشی تھی۔۔

وہ فون کو وہاں سے اٹھانا بھول گئی۔۔اسفند کو بھی تھوڑا ہی آگے گیا تھا۔۔

اس کی نظر اس کے فون پر پڑی۔۔وہ اسے دینے کے لئے واپس آیا تھا۔۔

صالیحہ کے گھر کا مین ڈور اوپن ہی تھا کیونکہ پاڑٹی کے لئے لوگ آجا رہے تھے۔۔

یہ منظر دیکھ کر اسفندیار کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی۔۔

چھوڑو اس کا ہاتھ اسفندیار نے سرد لہجے میں کہا۔۔کیوں چھوڑوں؟

مریم کی آنکھیں پانی سے بھری تھی۔۔اس لڑکے نے مریم کی بازو کو اتنی زور سے کھینچا تھا۔۔

اس کی فراک شولڈر سے پھٹ گئی۔۔مریم بھرپور مزاحمت کر رہی تھی۔۔

اسفندیار دیوانہ وار اس کی جانب بڑھا۔۔اس نے اس لڑکے کو گریبان سے پکڑا۔۔

وہ لڑکا 21 سال کا تھا۔۔۔اسفندیار نے اسے مار مار کر اس کا چہرہ بگاڑ دیا تھا۔۔۔

اسفندیار نے مریم کا ہاتھ پکڑا جو بت بنی کھڑی تھی۔۔

سب لوگ حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔

وہ اسے لے کر باہر آیا۔۔دن کے اجالے میں اس کے حلیے نے اسفندیار کو نظریں جھکانے پر مجبور کر دیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے بال بکھرے تھے۔۔اس کا مسکارا سارا پھیل گیا تھا۔۔وہ آ کر گاڑی میں بیٹھی۔۔

اسفندیار نے اسے اپنی جیکٹ اتار کر دی۔۔یہ پہنو۔۔اس نے جلدی سے پکڑ کر پہنی۔۔

اسفندیار اسے لے کر گھر آیا۔۔۔

آج مریم کے بابا اسے لینے آئے تھے۔۔۔ڈرائیور کی ماں کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔وہ گھر چلا گیا تھا۔۔

نوکر نے بتایا اسفندیار صاحب گھر نہیں ہیں،وہ مریم کو لے کر کہی باہر گیا ہے۔۔۔اور ان کو گئے دو گھنٹے ہونے والے ہیں۔۔۔

شیر علی صاحب کو غصہ آیا تھا،انہوں نے اسفندیار کو کال کی،

اسفندیار نے فون اٹھایا،مریم کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔۔

کدھر ہو اسفندیار بیٹا؟شیر علی صاحب نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

انکل اپنے گھر پر ہوں۔۔۔اسفندیار نے جھوٹ بولا۔۔اسفندیار کو تھوڑی پتہ تھا شیر علی صاحب اس کے گھر ہی بیٹھے ہیں۔۔۔

اور مریم کدھر ہے؟شیر علی صاحب نے ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

انکل میرے سامنے ہی بیٹھی ہے پڑھ رہی ہے۔۔۔اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے"شیر علی صاحب نے فون بند کر دیا۔۔۔

اب انہوں نے اسفندیار کے ملازم کو فون کرنے کا کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ملازم نے شیر علی صاحب کے سامنے اسفندیار کو کال کی۔۔۔

اسفندیار صاحب کدھر ہیں آپ؟ آج کھانے کے لئے کیا بنواؤں،ملازم نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔

Clubb of Quality Content

ملازم اکثر ایسے فون کر کے اسفندیار سے کھانے کا پوچھ لیتا تھا۔۔

ارسوچا میں راستے میں ہوں۔۔بس گھر آرہا ہوں۔۔کچھ بھی بنوالیں۔۔۔

شیر علی صاحب خاموشی سے سن رہے تھے۔۔۔ملازم نے فون بند کر دیا۔۔۔

شیر علی صاحب کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔انہوں نے اسفندیار پر بھروسہ کر کے اپنی بیٹی کو ان کے پاس پڑھنے بھیجا تھا۔۔

اور وہ کیا کرتا پھیر رہا تھا۔۔۔اسفندیار کا ہاتھ بری طرح سے زخمی ہوا تھا۔۔۔

وہ قریب ایک کلینک سے پٹی کروانے چلا گیا تھا۔۔کچھ دیر ان کو وہاں بھی لگ گئ۔۔۔

مریم گاڑی کے اندر ہی رہی تھی۔۔۔اس کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مریم اور اسفند دونوں گھر کے اندر داخل ہوئے۔۔

مریم کا اپنے بابا کو دیکھ کر رنگ اڑا۔۔مریم کو اسفند کی جیکٹ میں دیکھ کر شیر علی کی آنکھیں غصے سے اور لال ہوئی۔۔

کیا ہے یہ سب کدھر تھے تم دونوں؟شیر علی صاحب نے سرد مہری سے پوچھا۔۔۔

انکل میری بات سنیں جیسا آپ سمجھ رہے ہیں ویسا بلکل بھی نہیں ہے ہم بس۔۔۔

اسفند ابھی بول ہی رہا تھا کہ مریم جھٹ سے بولی..بابا سر اسفندیار مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے کر گئے تھے۔۔۔

اسفند کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔اس نے پیچھے مڑ کر حیرت سے مریم کی طرف دیکھا۔۔۔

مریم نے خود کو بچانے کے لئے سب اسفندیار پر سب ڈال دیا۔۔

اسے لگا اسفندیار شیر علی کو پارٹی والی بات بتانے لگا ہے۔۔

اگر شیر علی کو پتہ چل جاتا کہ مریم جھوٹ بول کر پارٹی پر گئی ہے،

اور وہاں پہ اس لڑکے نے مریم کے ساتھ یہ سب کیا ہے تو وہ مریم کو سزا دیتے۔۔۔

مریم اپنے بابا کی نظروں سے نہیں گرنا چاہتی تھی۔۔

انکل یہ جھوٹ بول رہی ہے۔اسفندیار نے جلدی سے کہا۔۔شیر علی نے اسفندیار کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا۔۔۔

میں نے تم پر بھروسہ کر کے اپنی بیٹی کو تمہارے پاس پڑھنے بھیجا۔۔

تم بھی باقی مردوں جیسے گھٹیا نکلے۔۔اپنی اور اس کی عمر کا ہی لحاظ کر لیتے۔۔

کہاں لے کر گئے تھے میری بیٹی کو؟؟؟

مریم مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔۔اور خوف سے کانپ رہی تھی۔۔

ملازم معاملے کی نوعیت دیکھتے ہوئے پہلے ہی اسد علی کو میسج کر چکا تھا۔۔۔

وہ سمجھ چکا تھا ضرور کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شیر علی صاحب نے ایک اور تھپڑ اسفندیار کے منہ پر مارا۔۔بولو جواب دو!!!

وہ خاموشی سے مار کھا رہا تھا۔۔۔وہ اب صفائی نہیں دینے والا تھا۔۔۔

اسفندیار چاہتا تو دروازے پر بیٹھے گارڈ کو بلوا کر صفائی پیش کر سکتا تھا۔۔

مریم کو وہ زبردستی لے کر نہیں گیا تھا۔۔۔پر وہ چپ رہا۔۔۔

انکل میں مریم کو پسند کرتا ہوں۔۔۔کیا آپ ہمارا نکاح کروا دیں گے؟۔۔۔

اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

میں اس کو نکاح کرنے کے لئے لے کر گیا تھا۔۔پر یہ نہیں مانی۔۔۔

اس نے بولا بابا کی مرضی کے بغیر نہیں کروں گی۔۔میرے بابا سے رشتہ مانگے۔۔۔

مجھے لگا آپ انکار کر دیں گے۔۔کیونکہ ہماری ایج میں بہت فرق ہے۔۔

اس لئے کورٹ میرج کا سوچا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسفندیار کی عمر 26 سال ہے اور مریم کی عمر 20 سال ہے۔۔۔

شیر علی صاحب حیرت سے مریم کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

جس کی آواز حلق میں پھنس گئی تھی۔۔۔وہ پٹھی آنکھوں سے اسفندیار کی طرف دیکھ رہی تھی

۔۔۔

جواب اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسد علی بھی وہاں آ گئے۔۔۔اور سب سن چکے تھے۔۔اسفندیار بیٹا یہ کیا بول رہے ہو؟اسد علی نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

جی بابا آپ نے سہی سنا ہے،میں مریم کو پسند کرتا ہوں۔۔

آج ہم کورٹ میرج کرنے گئے تھے۔۔۔۔میں مریم کو زبردستی لے کر گیا تھا۔۔پر مریم نے وہاں جا کر انکار کر دیا۔۔

اسد علی جواب میں کچھ نہ بول سکے۔۔۔سب خاموشی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

شیر علی بچی کو لے کر گھر جاؤ۔۔۔ہم تھوڑی دیر بعد مولوی کو لے کر آتے ہیں۔۔اسد علی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم کو ایسی چپ لگی تھی کہ اب اس میں سچ بولنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔۔

اس نے گھر جا کر اپنے بابا کو سب سچ بتانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

وہ اسفند کی سرد نگاہوں کو مسلسل خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔

شیر علی مریم کو لے کر گھر آیا۔۔ مریم بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

نور بیگم سامنے کھڑی تھی۔۔ مریم نے ان کو سلام بھی نہیں کیا۔۔

ورنہ مریم جب بھی پڑھ کے واپس آتی تھی۔۔ آ کر سلام کرتی تھی۔۔

مریم اپنے روم میں آ کر بہت زیادہ روئی وہ ابھی بھی اسفندیار کی جیکٹ میں تھی۔۔

اس نے جیکٹ اتار کر زور سے زمین پر پھیلی۔ نہیں کرنی مجھے اس اسفندیار سے شادی، مریم اونچی آواز میں رو رہی تھی۔۔

شیر علی گاڑی گیراج میں کھڑی کر کے گھر کے اندر آئے۔۔

نور بیگم ابھی بھی وہی کھڑی تھی۔۔

شیر علی کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ان کو محسوس ہو گیا تھا جسے کچھ غلط ہوا ہے۔۔

سب خیریت ہے؟ نور بیگم نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد مریم کا نکاح ہے مریم کو تیار کر دو۔۔ وہ لوگ آتے ہوں گے۔۔۔

شیر علی نے دو ٹوک انداز میں کہا، لہجہ انتہائی سخت تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کس سے ہو رہا ہے نکاح؟ نور بیگم نے حیرت سے پوچھا۔۔

"اسفندیار سے" شیر علی صاحب نے مختصر جواب دیا۔۔

پر مریم تو بہت چھوٹی ہے۔۔اور پڑھ رہی ہے، جتنا بولا ہے بس اتنا کرو۔شیر علی نے غصے سے بولا۔۔۔

شیر علی وہاں سے جانے لگے کہ مریم ایک دم سے اپنے روم سے باہر آئی۔۔

بابا آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے مجھے نہیں کرنی شادی مجھے پڑھنا ہے، کچھ بننا ہے میری دوستیں میرا مذاق بنائے گی۔۔۔

مریم نے اپنے ٹیچر سے شادی کر لی،اور وہ سب جھوٹ تھا ہم کسی کورٹ نہیں گئے تھے۔۔۔

اسفندیار مجھے صالیحہ کے گھر چھوڑنے گئے تھے۔۔۔اس کی آج سالگرہ تھی۔۔۔

میں نے جھوٹ بولا تھا،پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مریم جذبات میں آ کر سچ بول گئی تھی۔۔۔"چٹاخ"شیر علی نے مریم کے منہ پر تھپڑ مارا۔۔۔

میں جانتا تھا وہ لڑکا ایسا نہیں ہے۔۔پر میں نے وہاں تمہارا ساتھ دیا۔۔۔

تمہیں شرم نہیں آئی۔۔اس پر الزام لگاتے ہوئے۔۔مریم اپنی گال پر ہاتھ رکھ کر کھڑی تھی۔۔

پلیز بابا مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔مریم نے روتے ہوئے کہا۔۔

تمہاری سزا ہے۔۔۔شادی تمہاری اسفندیار سے ہی ہو گی۔۔۔میں خود بھی یہی چاہتا ہوں ۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسد علی سے میری دوستی، رشتے داری میں بدل جائے۔۔۔

کئی سالوں سے ہمارا اس کے ساتھ تعلق ہے۔۔۔

نور بیگم اس کو لے کر جائیں۔۔۔ نور بیگم کو شیر علی پر شدید غصہ تھا۔۔

شیر علی صاحب میری پہلی دو بیٹوں کی شادی بہت غلط طریقے سے ہوئی ہے۔۔۔

پر مریم کی شادی میں ایسے نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ نور بیگم نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

جب میں نے اس کو منع کیا تھا۔۔ کسی بھی دوست کے گھر نہیں جانا تو یہ کیوں گئی تھی

۔۔۔ شیر علی صاحب نور بیگم سے مخاطب تھے۔۔۔

مریم بھاگ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

نور بیگم اسفندیار سے اچھا لڑکا ہمیں کہی نہیں ملے گا۔۔

آپ نے دیکھا نہیں اس کم عقل کو بچانے کے لیے سارا الزام خود پر لے گیا۔۔

خاموشی سے مجھ سے تھپڑ بھی کھا گیا۔۔۔

"یہ ساری باتیں ایک طرف"۔۔۔ میری بیٹی راضی نہیں ہے تو نہیں ہو گا۔۔ نور بیگم نے حتمی انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو اس کو راضی کرو"،رات کو اسفندیار آئے گا۔۔۔ شیر علی یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے

۔۔

مریم کمرے میں آئی۔۔۔اس نے فون پکڑا،وہ خود اسفندیار کو منع کرنے کا سوچ چکی تھی

۔۔

کہ وہ مولوی لے کر نہیں آئے۔۔اسفندیار کی ماما ابھی ہسپتال تھیں۔۔۔

ابھی انہوں نے ان کو بھی راضی کرنا تھا۔۔۔

اسفندیار نے فون اٹھایا۔۔۔پلیز میں شادی نہیں کرنا چاہتی،آپ مولوی کو لے کر نہیں آئے

۔۔۔

Clubb of Quality Content

دوسری طرف تھوڑی دیر خاموشی رہی۔۔"میں تم سے محبت کرتا ہوں"،اسفندیار نے

سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

فون مریم کے ہاتھ سے نیچے گر گیا۔۔

وہ اپنی جگہ ساکت ہو گئ۔۔۔ ہیلو!!! مریم!!! اسفندیار ابھی بھی بول رہا تھا۔۔۔

مریم نے فون بند کر دیا۔۔۔ وہ ایسے کسی اظہار کے لئے بلکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

مریم کی ماما اس کے کمرے میں آئی۔۔۔ وہ یک دم ان کے گلے لگ گئ۔۔۔

ماما مجھے نہیں پتہ تھا یہ سب ہو جائے گا۔۔۔ مجھ۔سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔۔

مجھے نہیں سمجھ آرہا میں کیا کروں۔۔۔ ابھی۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے اسفندیار کو فون کیا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کہتے ہیں مجھے تم سے محبت ہے، نور بیگم حیرت سے سب سن رہی تھیں۔۔

۔ کیسے ان کو مجھ سے محبت ہو سکتی ہے، کیوں ہو گی ان کو مجھ سے محبت۔۔۔

ان کو تو مجھ سے کئی گنا بہتر لڑکیاں میسر ہوں گی۔۔

میری بیٹی ریلیکس ہو جاؤ۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔نور بیگم مریم کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھیں۔۔۔

اگر تمہیں قبول نہیں تو میں یہ نکاح نہیں ہونے دوں گی۔۔پھر چاہیے مجھے تمہارے بابا کے خلاف جانا پڑے۔۔

جو فیصلہ تم کروں گی وہی ہو گا۔۔۔مریم نے رونا بند کیا۔۔وہ اپنی ماما کی باتیں غور سے سن رہی تھی۔۔۔

تمہاری دونوں بہنوں کی شادی جلد بازی میں اور ناخوشگوار واقعات کے بعد ہوئی۔۔۔

پر اب میں چاہتی ہوں تمہاری شادی تمہاری خوشی اور تمہاری مرضی سے ہو۔۔۔

اسفندیار اچھا لڑکا ہے، پر تم خود طے کرو۔۔ تمہارے پاس رات تک کا وقت ہے۔۔۔

اچھے سے سوچ سمجھ لو۔۔۔ اگر تم انکار کرو گی، میں خود اسد علی بھائی کو فون کر کے منع کروں گی۔۔۔

مریم کی ماما اسے سمجھا کر روم سے باہر چلی گئی۔۔۔

اسفندیار نے کچھ میسج بھی بھیجے تھے۔۔۔

مریم نے سین نہیں کیے۔۔۔ وہ خاموشی سے لیٹ گئی۔۔

اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔سارے دکھ ایک طرف بابا سے تھپڑ پڑنے کا دکھ ایک طرف تھا۔۔۔

بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے تھپڑ والا منظر آرہا تھا۔۔۔

اسفندیار نے مجھے پڑھایا، میری عزت کرتے ہیں۔۔ایک لڑکی کو کیسا پارٹنر چاہیے ہوتا ہے ؟۔۔۔

جو اس سے محبت کرے،اس کا خیال رکھے،اس کی ضروریات پوری کر سکے،

اس کی عزت کی حفاظت کرے،اس کی طرف اٹھنے والی غلط نگاہوں کو روک دے۔۔۔

مریم کے سامنے آج کا منظر آیا، جب وہ لڑکا اسے کھینچ کر لے کر جا رہا تھا۔۔۔

اسفندیار نے اس کی عزت بچائی۔۔۔مریم عجیب سی کشمش میں پھنس کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ مختلف سوچوں میں الجھ کر رہ گئی تھی۔۔۔اس نے فون پکڑا۔۔۔

اسفندیار کے کئی میسج آئے تھے۔۔۔

are you okay?

mariyam where are you?

mariyam listen!!

اگر تم انکار کروں گی تو نکاح نہیں ہو گا،

کوئی زبردستی نہیں ہے،مجھے بس آپ کی خوشی چاہیے،

آج جو بھی ہوا،ایک برا خواب سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پریشان نہیں ہو،میں سب سنبھال لوں گا۔۔

میں انکل کو بھی سمجھالوں گا۔۔

جواب تو دو۔۔

مجھے فکر ہو رہی ہے مریم!!!

yesءI am okay.... don't worry

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم نے میسج بھیجا۔۔۔مریم میسج بیجھ کر اپنی ماما کے روم کی طرف گئ۔۔۔

شیر علی صاحب وہاں موجود نہیں تھے۔۔۔میں تیار ہوں اس نکاح کے لئے مریم نے حتمی انداز میں کہا۔۔

نور بیگم کے چہرے پر حیرت آئی۔۔۔ان کو امید نہیں تھی مریم کوئی ایسا فیصلہ کرے گی

۔۔۔

پر میری ایک شرط ہے۔۔۔مریم نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

کیا شرط ہے تمہاری؟اس کو اپنے پیچھے سے،اپنے بابا کی آواز سنائی دی۔۔۔

وہ اس کے پیچھے کھڑے تھے۔۔مریم کو ان کی موجودگی کا احساس نہیں ہوا۔۔۔

وہ کچھ منٹ پہلے ہی روم میں داخل ہوئے،اور پھر وہی کھڑے ہو کر،

مریم کی بات مکمل ہونے کا انتظار کرنے لگے۔۔۔

رخصتی میری مرضی سے ہوگی۔۔۔ابھی صرف نکاح ہو گا۔۔۔

پھر چاہیے دو سال بعد رخصتی ہو یا ایک سال بعد یا کچھ ماہ بعد یہ میں طے کروں گی۔۔۔

مریم نے صاف صاف دو ٹوک انداز میں اپنا فیصلہ سنایا۔۔

جب نکاح ہو رہا ہے تو رخصتی میں اتنی تاخیر کیوں؟

اور اگر اسفندیار کو اعتراض ہوا۔۔۔

نور بیگم نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔۔۔میں نہیں چاہتی میری پڑھائی ڈسٹرب ہو۔۔۔

مریم یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔شیر علی صاحب خاموش کھڑے رہے۔۔۔

وہ نکاح کے لئے راضی ہو گئی تھی۔۔۔یہ بھی ان کے لئے کافی تھا۔۔۔

شیر علی صاحب نے اسفندیار کو فون کیا۔۔۔بیٹا آپ رات 9 بجے مولوی کو لے کر اجانا۔۔

اور مجھے مریم نے سب بتا دیا ہے، میں بہت شرمندہ ہوں۔۔ بغیر قصور کے میں نے آپ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔

انکل کوئی بات نہیں۔۔۔ ہمارا قصور ہے، ہمیں آپ کو سچ بتانا چاہیے تھا۔۔ اسفندریار بھی تھوڑا شرمندہ ہوا۔۔

انکل کیا مریم راضی ہے؟ کہی کوئی زبردستی تو نہیں ہو رہی۔۔۔

میں نہیں چاہتا آپ اسے فورس کریں۔۔۔ اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

بیٹا پریشان نہیں ہو، ہم نے فورس نہیں کیا۔۔ اپنی مرضی سے اس نے ہاں کی ہے۔۔ شیر علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے" اسفندیار شیر علی کے جواب سے مطمئن نہیں ہوا تو اس نے خود مریم کو میسج کیا۔۔

کیا آپ اس نکاح کے لئے خود مانی ہیں یا آپ کو فورس کیا گیا ہے؟

سوال سیدھا سیدھا تھا۔۔۔

پر جواب ذرا الٹا ایا۔۔ آپ کو آپ کی محبت مل رہی ہے۔۔

پھر چاہیے فورس ہو یا میری مرضی سے ہو، اپ کو فرق نہیں پڑنا چاہیے، مریم نے میسج بھیجا

۔۔۔

مجھے فرق پڑتا ہے، میں زبردستی اپنی محبت کو حاصل کرنے والے لوگوں میں نہیں ہوں۔۔

"بہتر" مریم نے مختصر جواب دے کر فون رکھ دیا۔۔

"مجال ہے جو یہ عورت ذات سیدھی بات کا سیدھا جواب دے جائے"۔۔۔

اسفندیار ٹھنڈی اہ بھر کر رہ گیا۔۔اب اسے اپنی ماما کو بھی راضی کرنا تھا۔۔

جو ہسپتال سے واپس آچکی تھیں۔۔۔

اسفندیار اور اسد علی نے سختی سے سب ملازمین کو منع کیا۔۔

آج جو کچھ بھی ہوا،وہ اسفندیار کی ماما کو نہیں بتایا جائے گا۔۔۔

اسفندیار کی ماما ڈنر ٹیبل پر موجود تھیں۔۔۔اسفندیار اور اسد علی کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بات کیسے شروع کریں۔۔۔ماما آپ کو انکل شیر علی کی سب سے چھوٹی بیٹی مریم کیسی لگتی ہے؟

بہت بے تو کا سوال تھا۔۔۔اسفندیار کو محسوس ہوا۔۔۔وہی جو آپ کے پاس پڑھنے بھی آتی ہے؟

ردا بیگم نے بولا۔۔ہاں جی وہی اسفندیار نے جلدی سے بولا۔۔

بہت عجیب سی لڑکی ہے، مطلب "childish" ٹائپ یا پھر شاید اس کی عمر ہی یہی ہے۔۔۔

پر میں نے اس عمر میں بھی بہت سنجیدہ اور مجبور لڑکیاں دیکھی ہیں۔۔۔

بہت امیچور سی ہے۔۔۔ردا بیگم نے نارمل انداز میں مریم پر تبصرہ کیا۔۔۔

ایج کے ساتھ ساتھ ہو جائے گی میچور، اسد علی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ اسفندیار کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔اسفندیار اپنی ماما کی رائے سے متفق تھا۔۔

ماما میں مریم سے محبت کرتا ہوں،مجھے وہ پسند ہے۔۔

"I want to marry with her" ...

ردا بیگم کو لگا شاید انہیں سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔

are you serious?

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

yes mama I am ...

oh really???

yes ...

اسفندیار کی ماما حیرت سے کبھی اسفندیار کو تو کبھی اسد علی کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

اسد علی مسکرا رہے تھے جبکہ اسفندیار سیریس شکل بنا کر بیٹھا تھا۔۔

ساتھ ساتھ وہ کھانا بھی کھا رہا تھا۔۔۔ابھی 7 بج رہے تھے۔۔۔

9 بجے ان کو شیر علی کے گھر جانا تھا۔۔۔

بیٹا دماغ ٹھیک ہے؟ کوئی اپنی عمر کی اپنے لیول کی کوئی میچور سمجھ دار لڑکی پسند کرو۔۔۔

یہ کیا بچی کو پسند کر بیٹھے ہو۔۔۔ردا بیگم کا منہ بن چکا تھا۔۔

ماما تصحیح کریں، پسند نہیں "محبت" کرتا ہوں۔۔۔

اور پلیز مجھے اس طرح جج نہیں کریں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محبت کسی سے بھی ہو سکتی ہے، آپ میرے پاسٹ سے واقف ہیں۔۔۔

آپ کو ایسے جج نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔اسفندیار کرسی سے اٹھنے لگا۔۔۔

اسفندیار روکو!!!اسد علی نے آواز دی۔۔۔پر وہ نہیں رکا۔۔وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

۔۔۔۔

oh wow ...

اب یہ مجھے ایموشنلی بلیک میل کرے گا۔۔تاکہ میں ہاں کردوں۔۔

ردا بیگم نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔ڈاکٹر صاحبہ بچوں کی خوشی دیکھتے ہیں۔۔۔

اور مریم کے ساتھ وہ خوش رہے گا۔۔وہی لڑکی اسفندیار کو سنبھال سکتی ہے جو خوش مزاج ہوگی۔۔

Clubb of Quality Content

جو میچور ہوگی،وہ اپنے کام سے کام رکھے گی۔۔۔اسفندیار بھی میچور ہے،دو میچور لوگوں کی لائف بہت بورنگ ہوتی ہے۔۔

اسد علی کا اشارہ اپنی میرڈ لائف کی طرف تھا۔۔۔

آپ باپ بیٹا پہلے سے سب طے کر چکے ہیں۔۔۔مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے پھر؟ردا بیگم خفا ہوئی۔۔۔

(ماضی)

یہ بات ہے ان دنوں کی جب اسفندیار کی فیملی امریکہ رہتی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

اسفندیار کی عمر 17,سال تھی۔۔۔نیا نیا جوانی کی سیڑھی پر قدم رکھا تھا۔۔۔

اسفندیار کے سکول میں"co system" تھا۔۔اس کی کلاس میں ایک سے بڑھ کر ایک حسین لڑکی موجود تھی۔۔۔

اسفندیار شروع سے ہی بہت میچور اور سمجھدار لڑکا تھا۔۔۔

کلاس کی ہر لڑکی اسے بوائے فرینڈ بنانا چاہتی تھی۔۔۔

مغربی ممالک میں گرل فرینڈ، بوائے فرینڈ سسٹم بہت عام بات ہے۔۔۔

اسفندیار نے خود کی حفاظت کی اور خود کو ان سب چیزوں سے دور رکھا۔۔۔

جب اس کی عمر 21 سال ہوئی، اس کی ماما نے امریکہ میں ان کی ایک دوست تھی۔۔۔

اس کی بیٹی کے ساتھ اسفندیار کی منگنی کروادی۔۔۔

اسفندیار رشتوں کی اہمیت سے واقف تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آہستہ آہستہ اس لڑکی سے محبت کرنے لگا تھا، پھر ایک دن وہ لڑکی ایک ریسٹورنٹ میں ایک لڑکے کے ساتھ اسفندیار سے ملنے آئی۔۔۔

وہ لڑکی مسلم تھی، پر مسلمانوں والی ایک بھی بات اس کے اندر نہیں تھی۔۔۔

لباس بھی مغربی پہنتی تھی پر اسفندیار تنگ سوچ والے آدمیوں میں شمار نہیں ہونا چاہتا تھا

اس لئے اس نے،لباس پر کوئی روک تھام نہیں لگائی۔۔

اسفندیار نے صرف اپنی منگیتر کو ڈنر پر انوائیٹ کیا تھا۔۔۔

پر اس کے ساتھ کھڑے نوجوان کا دیکھ کر اسفندیار کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے

انہوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔

Hi, asfand meet with my boyfriend jack ..

jack he is asfand khan my fiance .....

jack : Hi , nice to meet you...

asfand Yaar: mee too ..

اس کے بعد وہ دونوں اسفندیار کے سامنے بیٹھ گئے۔۔۔

اسفندیار کو اپنا آپ "rd person3" محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubs of Quality Content

وہ لوگ بہت ساری باتیں کرتے رہے، اپنی طرف سے وہ اسفندیار کو بتانا چاہ رہے تھے کہ ہم بہت اچھے تعلق میں ہیں۔۔۔

اور یہ تعلق مستقبل میں بھی قائم رہنے والا ہے۔۔۔

اسفندیار جب اس دوستی نامے سے اکتا گیا تو بہانہ بنا کر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

اور جو محبت ہو رہی تھی اس کا گلا وہی گھونٹ دیا گیا۔۔۔

کچھ عرصہ تک اسفندیار کافی ڈسٹرب رہا۔۔۔

ردا بیگم ایک فیصلہ آپ نے کیا تھا۔۔اور اس نے آپ کے فیصلے کا احترام کیا تھا۔۔

اب ایک فیصلہ اس نے کیا ہے۔۔۔ہمیں بھی چاہیے اس کے فیصلے کا احترام کریں

۔۔۔اسد علی نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ردا بیگم کچھ نہ بول سکی۔۔۔اکلوتا بیٹا تھا،اس کی خوشی بھی عزیز تھی۔۔

اور ردا بیگم کو اپنے ماضی کے فیصلے پر "regret" بھی تھا اور یہی وقت تھا "regret" ختم کرنے کا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

9 بجے وہ لوگ شیر علی میشن کے باہر موجود تھے۔۔

اسفندیار کی کیفیت عجیب سی تھی۔۔۔

خوش بھی تھا، نروس بھی تھوڑا پریشان بھی اور ماضی کو سوچ کر اداس بھی۔۔

اسے ابھی بھی ڈر تھا کہیں مریم عین نکاح کے موقع پر انکار نہ کر دے۔۔۔

سر پھیری لڑکی تھی کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم نے سمپل ریڈ فراک پہنا تھا۔۔ اوپر لال رنگ کا ڈوپٹہ، چہرے پر ہلکا سا میک اپ کیا تھا۔۔۔

رو رو کر اس نے اپنی آنکھیں سرخ کی تھی۔۔۔اس نے چہرے پر ڈوپٹے سے گھونگھٹ کیا تھا۔۔

نور بیگم مرہا اور مہر ماہ کو فون کر کے اطلاع دے چکی تھی۔۔پہلے تو مہر ماہ نے خوب منع کیا ۔۔

کہ نہیں یہ سب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔پھر بعد میں جب اسے معلوم ہوا کہ مریم راضی ہے تو وہ مزید کچھ نہ بول سکی۔۔۔

اور اسے یہ چیز بھی مناسب لگی کہ ابھی رخصتی نہیں ہو رہی۔۔۔

کیونکہ وہ چاہتی تھی مریم کی پڑھائی مکمل ہو۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نکاح میں بہت کم لوگ شامل ہوئے تھے۔۔انتہائی سادگی سے نکاح ہو رہا تھا۔۔

اسد علی کے زیادہ تر رشتے دار امریکہ ہی رہتے تھے۔۔چند ایک رشتے داروں کو لے کر وہ لوگ پہنچ چکے تھے۔۔۔

مرہا،زمل،احد،مہر ماہ غازیان،مروان صاحب اور عائلہ بیگم نکاح پر موجود تھے۔۔۔

مریم شیر علی آپ کا نکاح اسفندیار خان ولد اسد علی سے کیا جاتا ہے۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔؟

"جی قبول ہے"۔۔تین بار مریم سے پوچھنے کے بعد مولوی صاحب نے اپنا رخ اسفندیار کی طرف کیا۔۔

۔جس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔مریم کی کیفیت بھی کچھ مختلف نہ تھی۔۔۔اسی طرح تین بار اسفندیار سے بھی پوچھا گیا۔۔۔۔

نکاح ہو چکا تھا۔۔نکاح کے بعد مریم اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی،

رخصتی کے بارے میں ابھی کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم اپنے روم میں تھی۔۔۔سب لوگوں میں مٹھائی وغیرہ تقسیم کی جا رہی تھی۔۔

مہر ماہ مرہا وہاں صوفے پر بھی بیٹھی تھیں۔۔۔اسفندیار خاموشی سے بیٹھا تھا۔۔۔نگاہیں زوجہ محترمہ کو تلاش کر رہی تھیں۔۔۔

جو نکاح کے بعد ایسا غائب ہوئی،دوبارہ نظر نہ آئی۔۔وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔

کس کو ڈھونڈ رہے ہیں اسفندیار بھائی؟ مرہا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"اپنی بیگم صاحبہ کو" اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

وہ تو اوپر روم میں ہے، سب لوگ بیٹھ کر باتیں وغیرہ کر رہے تھے۔۔

اسفندیار کی طرف کسی کا دھیان نہیں تھا۔۔ وہ خاموشی سے کال اٹینڈ کرنے کے بہانے سے اٹھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Novels

مرہا اسے پہلے ہی مریم کے روم کا راستہ بتا چکی تھی۔۔

مریم کے روم کا دروازہ کھولا تھا۔۔ دروازے کی طرف اس کی قمر تھی۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھ کر رو رہی تھی، کس خوشی سے میں آنسو بہائے جا رہے ہیں۔۔۔ نرمی سے پوچھا گیا۔۔

مریم نے آواز پر چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

آپ یہاں؟ مریم نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں ملنے آیا تھا، ہم واپس جا رہے ہیں، سوچا مل کر جاتا ہوں۔۔

مل تو لیا ہے، جائیں اب، مریم نے نارمل انداز میں کہا۔۔

ابھی کہاں ملا، ابھی تو آیا ہوں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

جائے یہاں سے مجھے سونا ہے۔۔۔ مریم نے جلدی سے بولا۔۔۔

نیند آجائے گی؟ سنجیدہ انداز میں سوال پوچھا گیا۔۔

"شاید نہیں" مریم نے مختصر جواب دیا۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ میرے یہاں کھڑے ہونے سے "comfortable" نہیں ہیں۔۔

مجھے چلے جانا چاہیے۔۔۔اسفندیار یہ کہتے ہوئے واپس جانے کے لئے مڑا۔۔

رو کیں!! مریم نے پیچھے سے آواز دی،اسفندیار رک گیا،پر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔۔

Clubb of Quality Content

"ائی ایم سوری آج جو کچھ بھی ہوا اس کے لئے" مریم نے تھوڑا شرمندہ ہوتے ہوئے کہا

۔۔

جو تھوڑی دیر پہلے ہوا،اسے چھوڑ کر باقی جو کچھ بھی آج ہوا سب بھول جاؤ۔۔

(اسفندیار کا اشارہ نکاح کی طرف تھا)

میں بھی بھول گیا، مجھے بس اتنا یاد ہے، اج ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔۔

یہ کہہ کر اسفندیار وہاں سے چلا گیا۔۔۔ مریم کافی دیر اس کی خوشبو اپنے کمرے میں محسوس کرتی رہی۔۔۔

وہ چلا گیا تھا، پر اس کے الفاظ ابھی تک کمرے میں گونج رہے تھے۔۔

وہ چلا گیا تھا پر پیچھے ایک دھڑکتا دل چھوڑ گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔

نکاح کے بعد سب مہمان جا چکے تھے، مہر ماہ آج رات یہاں ہی روکنے کا سوچ چکی تھی۔۔۔

زمل اور مرہا نے بھی رات ادھر رکنے کا پلان بنا لیا۔۔۔

احد گیٹ کے باہر گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔

مرہا اس کی گاڑی کی ونڈو کے پاس آ کر کھڑی ہوئی۔۔

وہ اندر بیٹھا تھا۔۔

آپ جا رہے ہیں؟ آپ بھی اج رات یہاں رک جاتے۔۔احد نے مرہا کی طرف دیکھا۔۔۔

"رک جاتا اگر ایک ضروری کام نہ ہوتا"۔۔۔احد نے نارمل انداز میں کہا۔۔

کونسا ضروری کام؟ مرہا نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

جہلم جانا ہے دو دن کے لئے۔۔۔احد نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

مرہا سمجھ چکی تھی، "جلسے کے لئے"؟ مرہا نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

"ہاں" احد نے مختصر جواب دیا۔۔۔اور پھر گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

مرہا گاڑی سے تھوڑا دور ہٹ گئی۔۔۔احد تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

مرہا دور تک اسے وہاں کھڑی جاتا دیکھتی رہی، جب تک وہ منظر سے غائب نہیں ہو گیا۔۔

دو دن مرہا اور زمل شیر علی کے گھر میں ہی رہی تھیں۔۔

تیسرے دن وہ لوگ واپس آچکی تھیں۔۔۔احد نے ڈرائیور کو بھیجا تھا۔۔

خود وہ لمبے سفر کی وجہ سے بہت تھک گیا تھا۔۔واپس آکر وہ ڈرائیور کو حکم دے کر خود سو گیا تھا۔۔۔

مرہا کمرے میں آئی۔۔احد سو رہا تھا، کمرے میں لمپ کی مدھم سی روشنی تھی۔۔۔

مرہا بیڈ کی دوسری طرف بیٹھ گئی، کافی دیر وہ احد کے چہرے کی طرف دیکھتی رہی۔۔۔

مرہا بیڈ کروان کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی،اس نے فون کھولا۔۔

احد کے جلسے کی ویڈیوز ضرور ریکارڈ ہوئی ہوں گی۔۔۔

وہ اس کی ویڈیوز تلاش کرتی رہی،اس نے ہر جگہ تلاش کیا پر اسے احد کے جہلم شہر جلسے کی کوئی ویڈیو نظر نہیں آئی۔۔

کچھ پرانی ویڈیوز اس کے سامنے آرہی تھیں۔۔۔

کیا یہ جلسہ کرنے نہیں گیا تھا۔۔کیا پتہ جلسہ نہ ہوا ہو۔۔؟

یہ شاید وہ کسی سے ملنے گیا ہو۔۔بے شمار خیالات مرہا کے ذہن میں گردش کرنے لگے۔۔

احد بیڈ پر سو رہا تھا۔۔۔مرہا روم میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔

اسے کسی طور بھی سکون نہیں تھا۔۔احد کروٹ بدلنے لگا اس کی نظر مرہا پر گئی۔۔۔

احد اور مربا کے درمیان اس دن کے بعد کچھ حد تک معملاتات ٹھیک ہو گئے تھے۔۔۔

پر احد اپنے بہت سارے ذاتی کاموں سے مربا کو دور رکھنے لگا تھا۔۔

بات بھی مختصر کرتا تھا، جواب بھی مختصر دیتا تھا۔۔۔

محبت کی باتوں سے اجتناب کرنے لگا تھا۔۔۔

ورنہ جب بھی وہ بات کرتا تھا، اس کا موضوع محبت ہوتا تھا۔۔

محراب اور احد کو شاعری بہت پسند تھی۔۔۔

احد نے زیادہ تر گھر سے باہر رہنا شروع کر دیا پوری پوری رات گھر سے باہر رہتا تھا۔۔۔

صبح فجر کے وقت یا اس سے پہلے گھر واپس آتا۔۔۔

مرہا کو وہم ہو گیا تھا کہ شاید احد نے دوسری شادی کر لی ہے۔۔

مرہا روم میں مسلسل چکر کاٹ رہی تھی۔۔اس نے اتنی ٹینشن لی۔۔

اس کے پیٹ میں بھی درد شروع ہو گیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے؟احد نے فکر مندی سے پوچھا۔۔ایسے کیوں چکر کاٹ رہی ہو۔۔؟

مرہا نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔مرہا بس غصے سے احد کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

کیوں دیکھ رہی ہو ایسے؟نیند سے اٹھنے کی وجہ سے احد کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔۔ مہا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

درد کے اثرات اس کے چہرے پر عیاں تھے۔۔

۔

میڈیسن کھائی تھی؟ احد نے اب کی بار نرمی سے پوچھا۔۔

نہیں مہا نے بولا۔۔ کھانا کھایا تھا؟ مہا نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

احد کو یک دم سے غصہ آیا۔۔۔ پر اس نے خود پر قابو رکھا۔۔

یہ وقت غصہ دیکھانے کا نہیں تھا۔۔۔ دو دن احد اس کے پاس نہیں تھا۔۔۔

اسے اب احد کی "توجہ" چاہیے تھی۔۔۔

مہا معصوم سی شکل بنا کر احد کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

احد روم سے باہر آیا۔۔۔ پھر سیدھا کچن کی طرف گیا۔۔اس نے فریج میں سے دودھ نکالا اسے بوائل ہونے کے لئے چولہے پر رکھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس روم میں آیا۔۔اس نے ایک ٹرے پکڑی تھی۔ جس میں کچھ فروٹس تھے۔۔۔

دودھ کا گلاس تھا۔۔۔اور ڈبل روٹی تھی۔۔ساتھ میں میڈیسن بھی تھی۔۔۔

احد نے ٹرے مہا کے آگے رکھی جو ابھی بھی خفا خفا سی احد کو دیکھ رہی تھی۔۔

احد نے ڈبل روٹی کو دودھ والے گلاس میں ڈپ کر کے مہا کی طرف بڑھایا۔۔۔

مہا اس کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔

مہا نے کھالیا۔۔اسے پتہ تھا اگر نہیں کھائے گی تو زبردستی کھلائے گا۔۔

کونسا جلسہ کر کے آئے ہو؟ مجھے کوئی ویڈیو نہیں ملی۔۔۔مہا نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

تم میرے جلسے کی ویڈیوز دیکھتی ہو؟ مسکراتے ہوئے پوچھا گیا۔۔۔

کیوں نہیں دیکھ سکتی؟ خفگی سے پوچھا گیا۔۔

دیکھ سکتی ہو۔۔احد نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

آپ نے دوسری شادی کر لی؟ سنجیدہ انداز میں پوچھا گیا۔۔۔

احد نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

اگر کر لی ہے۔۔ تو مجھے میرے بابا کے گھر چھوڑ کر آئیں۔۔۔

مجھے پتہ ہے آپ نے کر لی ہے، آپ جو ساری ساری رات گھر سے باہر رہتے ہیں۔

آپ اپنی دوسری بیوی کے پاس ہوتے ہیں۔ مرہا نے افسردہ سی آواز میں کہا۔۔

وہ احد کو بولنے کا موقع دے بغیر ایک ساتھ سب کچھ کہہ گئی تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تم نے ہی بولا تھا دوسری شادی کر لوں۔ میں نے کر لی۔۔

احد نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔ پر احد کو تنگ کرنا مہنگا پڑا۔۔

وہ رونا شروع کر چکی تھی۔۔۔

احد نے ایک مشن سٹارٹ کیا تھا۔۔ لوگوں کی مدد کرنے کے لئے۔۔

اس نے ایک ٹیم بنائی تھی۔۔ ان کے ساتھ جا کر احد غریب لوگوں کو راشن اور ضرورت کا سامان دے کر آتا تھا۔۔

وہ یہ کام دن کے اجالے میں بھی کر سکتا تھا۔۔ اور کیمرے میں اپنی ویڈیوز بنوا کر لوگوں کی تعریفیں بھی وصول کر سکتا تھا۔۔

پر احد کو دیکھاوے کا کوئی شوق نہیں تھا۔۔

وہ یہ سب بس اپنے اللہ کو راضی کرنے کے لئے کر رہا تھا

اور وہ راشن دیتے ہوئے ان غریب لوگوں کی ویڈیوز بنوا کر ان کو لوگوں کے سامنے لا کر شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

اس لیے احد یہ کام رات کو کرتا تھا۔۔۔وہ چھوٹی چھوٹی بستیوں میں جاتا تھا۔۔

جو اس کے گھر سے بہت دور تھی۔۔اس لیے اسے واپس آتے ہوئے اتنی دیر ہو جاتی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جہلم میں بھی چھوٹی بستیوں میں گیا تھا۔۔۔

احد مرہا کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔سچ میں کر لی ہے؟ مرہا نے روتے ہوئے بولا۔۔

نہیں ابھی صرف لڑکی پسند کی ہے۔۔شادی تمہارے سامنے کروں گا،

بلکہ وہ بھی تمہارے ساتھ اسی گھر میں رہے گی۔۔دونوں مل کر بہنوں کی طرح رہنا۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"بہن بن کر رہتی ہے میری جوتی"۔۔مجھے جانا ہے۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔۔مجھے ابھی چھوڑ کر آؤ۔۔

مرہا نے شدید غصے میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نے مربا کو اپنے قریب کیا۔۔مرہا کی آنکھیں پانی سے بھری تھی۔۔

نہیں کی دوسری شادی اور نہ ہی کروں گا۔۔۔میرے دل کی سلطنت پر تم قابض ہو۔۔

حکمران پر حکمرانی کر رہی ہو۔۔۔میں بس تمہیں تنگ کر رہا تھا۔۔۔مجھے معاف کر دو،

میں جانتا ہوں پچھلے کچھ مہینوں سے میں تم پر ٹھیک طرح سے توجہ نہیں دے رہا تھا۔۔

مہانے اپنا سر احد کے سینے پر رکھا تھا۔۔

پر میں مجبور تھا، تمہاری غلطی چھوٹی نہیں تھی۔۔

مہا خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہیں پتہ ہے میں زمل کے معاملے میں ایسا ہی ہوں۔۔

تم خود کو میری جگہ رکھ کر سوچو۔۔

میری وجہ سے مریم کوٹھے پر چلی جاتی، تو تم کیا کرتی؟

میری وجہ سے تمہاری بہن کو کوئی نقصان پہنچتا تو تم کیا کرتی؟

مرہا کو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا،وہ بہت شرمندہ تھی۔۔۔

اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔۔

غیرت کے معاملے میں ہم مرد ظالم ہیں۔۔۔اگر دو دن بھی زمل کو ٹھے پر رہ کر واپس آتی تو میں اسے مار دیتا۔۔

احد!!مرہا نے تڑپ کر بولا۔۔اور سر اٹھا کر احد کی طرف دیکھا۔۔ہم ایسے ہی ہیں مرہا ہمارے دل پتھر ہیں۔۔۔

بچپن سے غیرت کے نام پر قتل ہوتے دیکھے ہیں۔۔۔

میں آنکھیں اب تک کتنے لوگوں کو مرتا دیکھ چکی ہے۔۔

تمہیں پتہ ہے میں زمل کو کیوں مار دیتا؟ کیونکہ میں ہوں ایک سیاستدان۔۔۔

اگر کسی کو پتہ چل جاتا سیاست دان احد کی بہن کوٹھے پر رہ کر واپس آئی ہے۔۔

میری ریپوٹیشن خراب ہو جاتی۔۔لوگوں کو احد کا ویک پوائنٹ مل جاتا۔۔

ہر اخبار پر ٹی وی چینل پر احد میر کی بہن،احد میر کی بہن،ساتھ میں اس لائن کو مزید موڈیفائی کر کے بتایا جاتا۔۔

اپنی طرف سے بھی تین چار لائینز ایڈ ہوتی۔۔اس سب کے بعد کیا زمل نارمل لائف گزار پاتی؟

وہ جہاں کہیں بھی جاتی،لوگ اسے پریشان کرتے۔۔۔

کوئی اس سے شادی کرتا؟اس سب سے سکون حاصل کرنے کے لئے میں اسے مار دیتا۔۔۔

کیوں ہو تم اتنے ظالم؟تم تو زمل سے اتنی محبت کرتے ہو پھر کیسے اسے مار سکتے ہو؟۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مرہا ابھی بھی رو رہی تھی۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا،جو کچھ احد کہہ رہا تھا۔۔۔جیسے اس دن تمہیں مارنے لگا تھا۔۔۔

محبت تو میں تم سے بھی کرتا ہوں۔جب دماغ پر جنون اور غصہ سوار ہو جائے تو۔۔۔

پھر نظر نہیں آتا سامنے کون کھڑا ہے۔۔احد نے دکھ سے کہا۔۔۔

یہ سب لفظی باتیں ہیں تم زمل کو کبھی بھی نہیں مار پاتے۔۔۔

ہاں تم اسے کسی ایسی جگہ بیجھ دیتے جہاں کسی کو معلوم نہ ہوتا یہ لڑکی کون ہے۔۔۔

تم اس سے اس کی شناخت چھین لیتے،مرہا نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔۔

جو ہونا تھا ہو گیا،محراب نے دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔۔۔

اگر وہ زمل سے نکاح نہیں کرتا،میں یقیناً زمل کو یہاں سے کہہ دور بیجھ دیتا۔۔۔احد نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا بتاؤ دو دن سے کدھر تھے؟ مرہا نے بات کا رخ بدلا۔۔

میڈیسن کھاؤ پھر بتاتا ہوں میں کدھر تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

(کچھ دن بعد)

مریم اپنے روم میں بیٹھی تھی۔۔۔اس نے سب سے رابطہ مختصر کر دیا تھا۔۔

نکاح کے بعد وہ کافی سنجیدہ سنجیدہ رہنے لگی تھی۔۔

زیادہ ٹائم اپنے روم میں رہتی تھی۔۔اپنے بابا سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔

وہ تھپڑ کی وجہ سے ان سے ناراض تھی۔۔اس دفع شیر علی نے بھی اسے نہیں منایا۔۔

اس چیز کا زیادہ دکھ تھا۔۔پہلے وہ جب بھی ناراض ہوتی تھی، فوراً منا لیا جاتا تھا۔۔۔

تھی بھی گھر کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی،اس کے پیپرز میں کچھ دن رہ گئے تھے۔۔

نور بیگم مریم کے روم میں آئی۔۔۔اسفندیار کی کال آئی تھی۔۔بول رہا تھا مریم کو پڑھنے بھیجیں۔۔کچھ ٹاپکس رہ گئے ہیں۔۔

"مجھے نہیں جانا"۔۔۔مریم نے صاف انکار کیا۔۔۔۔

کہہ رہا تھا کہ اگر نہیں آئی تو میں خود آجاؤں گا۔۔نور بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے"مریم نے نارمل انداز میں کہا،مریم کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

مریم زیادہ تر شارٹ فراک اور نیچے جینز ہی پہنتی تھی ابھی بھی اس نے یہی پہنا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ڈوپٹہ وہ کم ہی لیتی تھی۔۔۔

مریم اسفندیار کے گھر آئی۔۔۔اسفندیار کی ماما اپنے روم میں تھیں۔۔۔

مریم آج بھی دوپٹے کے بغیر تھی۔۔۔اسفندیار کو غصہ آیا۔۔

اس دن بھی بغیر ڈوپٹہ کے مریم کو دیکھ کر اسفندیار کو غصہ آیا تھا۔۔۔

پر تب اسے کچھ بھی کہنے کا حق نہیں تھا،پر اب وہ اس کی بیوی ہے۔۔

ڈوپٹہ کدھر ہے آپ کا؟سنجیدہ انداز میں پوچھا گیا۔۔۔

گھر پر ہے۔۔مختصر جواب دیا گیا۔۔

گھر پر کیا کر رہا ہے؟دوسرا سوال پوچھا گیا۔۔

"مجھے نہیں معلوم"سرد مہری سے کہا گیا۔۔۔

اسفندیار خاموشی سے اپنی ماما کے روم میں گیا۔۔وہاں سے وہ اپنی ماما کی بہت ہی خوبصورت براؤن رنگ کی شال لے کر آیا۔۔

اس نے شال مریم کی جانب بڑھائی مریم نے خاموشی سے پکڑ کر کندھوں پر لے لی۔۔۔

ابھی تمہارے جھوٹ کی سزا باقی ہے۔۔اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

پر وہ بس اسے تنگ کر رہا تھا۔۔کون سی سزا؟ کیسی سزا؟ میں نے سچ بتا دیا تھا۔۔اور تھپڑ بھی کھا چکی ہوں، مریم نے جلدی سے بولا۔۔

اوہ رئیلی!!اسفندیار کو افسوس ہوا۔۔

"بک کھولو"ایک فائنل ٹیسٹ لوں گا۔۔۔اس کے بعد کچھ ٹاپکس کور کریں گے۔۔

میں نے تیاری نہیں کی۔۔اسفندیار نے یہ ٹیسٹ بہت پہلے مریم کو دیا تھا۔۔

کیوں نہیں کی؟میرا نکاح تھا وہاں مصروف تھی۔۔۔سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

اسفندیار کو آج مریم بہت مختلف لگ رہی تھی۔۔پہلے تو بات بات پر مذاق کرتی تھی۔۔

وہ تو اسفندیار کو بھی ہنسنے پر مجبور کر دیتی تھی۔۔

نکاح تو دس منٹ میں ہو گیا تھا۔۔باقی ٹائم کدھر مصروف تھی۔۔۔

نکاح کو ہوئے تین دن گزر گئے ہیں۔۔۔

نکاح کی شوپنگ کرنے گئی تھی۔۔پالر گئی تھی۔۔مریم بہت دھڑلے سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔

لہجہ تلخ ہی تھا۔۔بس کر دو۔۔اتنے جھوٹ کافی ہیں روتی دھوتی دلہن۔۔اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا

مریم خاموش رہی۔۔۔اور صوفے پر بک کھول کے بیٹھ گئ۔۔

ویسی رو کیوں رہی تھی؟ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے اسفندیار مل گیا ہے۔۔فخریہ انداز میں کہا گیا۔

مریم نے غصے سے اسفندیار کی طرف دیکھا بابا نے مجھے تھپڑ مارا تھا۔۔اس لیے رو رہی تھی۔۔مریم نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

مجھے بھی تو دو تھپڑ رسید ہوئے تھے،میں نے تو آپ پر غصہ نہیں کیا۔۔۔

اور ایک بات سچ کہو آپ تھپڑ "deserve" کرتی تھیں۔۔۔

اسفندیار کو بھی غصہ آچکا تھا۔۔۔

مریم حیرت سے اسفندیار کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔جس کے چہرے کے تاثرات سخت ہو چکے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کافی دیر سے مریم کا "rude behaviour" برداشت کر رہا تھا۔۔

مجھے ابھی واپس چھوڑ کر آئیں۔۔۔مجھے نہیں پڑھنا۔۔۔

مریم صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔جیسے آئی ہو ویسے چلی جاؤ۔۔دو ٹوک انداز میں کہا۔

آپ چھوڑ کر آئیں۔۔ڈرائیور انکل اتنی جلدی نہیں آسکتے،اور ویسے بھی میں اب آپ کی زمہ داری ہوں۔۔۔سنجیدہ انداز میں کہا گیا۔۔

اسفندیار خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس نے ایسی بات کر ڈالی تھی وہ کچھ نہ بول سکا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچھا آؤ۔۔اسفندیار مریم کو چھوڑنے آیا۔۔مریم نے اسفندیار کی ماما کی شال ابھی بھی کندھوں پر لی تھی۔۔

سارا راستہ خاموشی سے طے ہوا۔۔۔وہ ونڈو سے باہر کی طرف دیکھتی رہی۔۔۔۔

مریم گھر آئی۔۔۔وہ سیدھا اپنے روم میں گئی۔۔۔اس کی بکس اسفند کی گاڑی میں ہی رہ گئی تھی۔۔

اس نے وہ بھی اٹھانے کی زحمت نہیں کی،اس کا خیال تھا اسفندیار بھی اندر آئے گا۔۔

تو خود ہی اٹھا کر لے آئے گا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار بکس لے کر اندر آیا۔۔۔نور بیگم صوفے پر بیٹھی تھی۔۔آنٹی مریم کی بکس رہ گئی تھی

۔۔

ایک تو یہ لاپرواہ لڑکی۔۔۔ نور بیگم نے ٹھنڈی اہ بھری۔۔ نور بیگم نے اسفندیار سے بکس پکڑ لی۔۔

بیٹھو بیٹا میں چائے بنواتی ہوں، نور بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں انٹی میں بس چلتا ہوں، اپ یہ بکس اسے دے دینا۔۔۔

ارے بیٹا بیٹھ جاؤ، نور بیگم نے فورس کیا، اسفندیار تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ گیا۔۔۔

مریم اس دوران روم سے باہر نہیں آئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

(دو دن بعد)

زمل اپنے گھر کے گارڈن میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔ اس کا آخری پیپر تھا۔۔۔

وہ بہت خوش تھی۔۔۔ گارڈن میں نگرانی کے لئے کچھ گارڈز بھی کھڑے تھے۔۔۔

پورے شاہ محل میں جگہ جگہ گارڈز تھے۔۔۔ بس اندر والے حصے میں فی میل سٹاف تھا۔۔۔

تاکہ زمل اور مہا کی پرائیویسی خراب نہیں ہو۔۔۔

مہا اپنے روم کی ونڈو پر کھڑی زمل کو دیکھ رہی تھی۔۔

موسم بہت اچھا ہو رہا تھا۔۔۔ مہا نے زمل کو میسج کیا۔۔۔

فون اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

everything is okay?

زمل نے مسکرانے والا ایموجی بھیجا۔۔ زمل کو نہیں پتہ تھا مہا ونڈو پر کھڑی اسی ہی دیکھ رہی ہے۔۔۔

ہنس کیوں رہی ہو بتاؤ نہ؟ مہا نے میسج بھیجا۔۔۔ بھابھی کل میرا آخری پیپر ہے۔۔۔

جس دن سے میرے پیپرز سٹارٹ ہوئے ہیں میں محراب سے بات نہیں کر رہی۔۔۔

بس ان کو تنگ کر رہی ہوں۔۔۔انہوں نے ایک میسج بھیجا ہے،

تمہارے آخری پیپر کے اگلے دن تم سے ملنے شاہ محل آؤ گا۔۔۔

زمل نے چلتے ہوئے وائس میسج ریکارڈ کیا تھا۔۔۔مرہا ابھی بھی اسی کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

وائس میسج سن کر مرہا مسکرانے لگی۔۔۔تو اس بے چینی کی وجہ یہ ہے کل محراب بھائی آرہے ہیں۔۔۔

مرہا نے میسج بھیجا۔۔۔مرہا اندر آکر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

بھابھی میں یہ سوچ رہی ہوں، مجھے کل تیار ہونا چاہیے یہ سمپل کپڑوں میں ان کے سامنے چلی جاؤ۔۔۔

مطلب جیسے ابھی ہوں۔۔۔

مہانے سمائیل ایموجی بھیجا۔۔۔ میرے کمرے میں اجاؤ بتاتی ہوں کیا کرنا ہے۔۔۔

"؛اوکے آتی ہوں" زمل نے میسج بھیجا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

اسفندیار یونیورسٹی سے آیا، وہ اپنے کمرے میں تھا، اس کے فون پر نور بیگم کی کال آئی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار نے فون اٹھایا،سلام دعا کے بعد نور بیگم نے کہا۔۔بیٹا مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا ۔۔۔سنجیدہ انداز میں کہا گیا۔۔۔

جی آنٹی پوچھیں۔۔۔اسفندیار متوجہ ہوا،بیٹا اس دن جب مریم آپ کے گھر پڑھنے آئی تھی کیا آپ لوگوں میں کوئی بات ہوئی تھی؟۔۔۔

کسی بھی حوالے سے نکاح کے یا کچھ بھی۔۔۔نور بیگم نے پوچھا۔۔۔

نہیں انٹی کچھ خاص بات نہیں ہوئی تھی،اسفندیار کے ذہن میں کوئی بات نہیں آئی۔۔۔

اس نے نارمل انداز میں کہا،وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا آنٹی یہ سوال کیوں کر رہی ہیں۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنٹی سب ٹھیک ہے؟ آپ یہ سب کیوں پوچھ رہی ہیں۔ اسفندیار نے تھوڑا فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

بیٹا جس دن سے آپ اسے گھر چھوڑ کر گئے ہیں، اس دن سے روم میں بند ہے، باہر بھی نہیں آ رہی۔۔۔

اگر بات کرو کوئی جواب نہیں دیتی، مجھے فکر ہو رہی ہے وہ ایسے کیوں کر رہی ہے، ہم نے تو اسے نکاح کے لئے فورس بھی نہیں کیا۔۔۔

میں نے شیر علی صاحب سے بات کی وہ کہہ رہے تھے چھوڑ دو اس کو اس کے حال پر خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

کل رات بارش ہو رہی تھی،وہ بارش میں بھیگتی رہی ہے،اب اسے اتنا تیز بخار ہوا ہے۔۔۔

ڈاکٹر کے پاس میڈیسن لینے بھی نہیں جا رہی۔۔۔

شیر علی صاحب گھر نہیں ہیں،فون بھی نہیں اٹھا رہے۔۔۔

آنٹی آپ فکر نہیں کریں میں آتا ہوں۔۔۔میں اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤں گا۔۔

اپ ریلیکس ہو جائے۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا۔۔"نور بیگم نے فون بند کر دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اسفندیار آیا۔۔۔اس نے گھر کے باہر گاڑی کھڑی کی۔۔۔

اور پھر اندر آیا،،ملازمہ سے پتہ چلا نور بیگم مریم کے کمرے میں ہے۔۔۔

اسفندیار بھی وہاں آیا۔۔۔مریم کمبل اوپر اوڑھے آنکھیں بند کر کے لیٹی تھی۔۔۔

مریم!!اسفندیار نے آواز دی۔۔۔ماما ان کو بولیں جائے یہاں سے مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔۔۔

مریم نے آنکھیں ابھی بند ہی کی تھیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم بچہ اسفندیار آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جانے آیا ہے۔۔۔اٹھو شاباش۔۔

"مجھے نہیں جانا"مریم نے روندی ہوئی آواز میں کہا۔۔

اسفندیار معاملے کی نوعیت تک پہنچنا چاہتا تھا،اخر یہ ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہے،

اور یقیناً وہ نور بیگم کے سامنے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

آنٹی کیا آپ تھوڑی دیر باہر جائے گی؟اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

میں اکیلے میں مریم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔۔

مریم اٹھ کر بیٹھی،ماما کہی نہیں جائے گی۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔لہجہ سرد ہی تھی۔۔۔

بخار کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

اسفندیار نے نور بیگم کی طرف اشارہ کیا۔۔۔وہ خاموشی سے باہر چلی گئی۔۔۔

مریم غصے سے ان کو جاتا دیکھ رہی تھی۔۔اسفندیار بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھا۔۔

مریم بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی تھی۔۔۔

کیا ہم کھل کر بات کر سکتے ہیں، میں بلکل جج نہیں کروں گا۔۔۔

مجھے پتہ ہے ضرور کوئی مسلئہ ہے پر اپ شئیر نہیں کر رہی۔۔شاید ڈر رہی ہیں۔۔۔

کیوں؟؟ میں کیوں ڈروں گی۔۔۔ مریم نے جلدی سے بولا۔۔

مریم!!!

NOW, I am your husband...

آپ مجھے اپنے معاملات سے کیسے دور رکھ سکتی ہیں؟؟

اسفندیار نے نرمی سے کہا۔۔۔

مریم تھوڑی دیر خاموشی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔

پھر رونے لگ گئی۔۔ شکایات کی ایک لمبی فہرست تھی۔۔

بابا،نے مجھے تھپڑ مارا، کبھی انہوں نے مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔۔۔

پہلے جب۔۔جب بھی ناراض ہوتی تھی فوراًمنانے آتے تھے،اس دفع انہوں نے کہا۔۔

مریم کو اس کے حال پر چھوڑ دو خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔۔

کیسے خود ٹھیک ہو جاؤں۔مج۔۔مجھے ان کی محبت کی ضرورت ہے۔۔۔

میرا نکاح ہوا ہے۔۔۔کیا یہ چھوٹی بات ہے۔۔۔انہوں نے ایک بار بھی گلے لگا کر سر پر پیار نہیں دیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ۔اپ نے بولا میں تھپڑ "deserve" کرتی ہوں۔۔کیا واقعی؟؟کیا وہ مجھے معاف نہیں کر سکتے۔۔۔

مجھے کیا معلوم تھا۔۔یہ سب ہو جائے گا۔۔۔مریم روتے ہوئے بولی جا رہی تھی۔۔۔

اور وہ خاموشی سے اس کے سارے شکوے سن رہا تھا۔۔

مریم اپنے بابا سے ناراض تھی، غصہ سب پر نکال رہی تھی۔۔۔

اچھا میں انکل سے بات کروں گا۔۔اسفندیار نے پیار سے کہا۔۔۔

آپ کوئی بات نہیں کرے گے۔۔۔مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

اچھا ٹھیک ہے محترمہ۔۔اب اٹھیں میڈیسن لینے جانا ہے۔۔اسفندیار نے پیار سے کہا۔۔

بابا کا غصہ معصوم شوہر پر کیوں نکال رہی ہو؟۔۔۔اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ نے کیوں بولا تھا میں تھپڑ "deserve"

کرتی ہوں۔۔ایک اور شکوہ

میری جان میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔۔"ائی ایم سوری" آپ تھپڑ نہیں محبت deserve",کرتی ہیں۔۔۔

اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مریم بھی روتے ہوئے مسکرانے لگی۔۔۔آپ باہر چلے میں کپڑے چینج کر کے اتی ہوں ۔۔۔

Clubb of Quality Content

تھوڑی دیر مریم بعد منہ دھو کر کپڑے چینج کر کے آئی۔۔۔

اسفندیار باہر شیر علی اور نور بیگم کے پاس صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

شیر علی صاحب مریم کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔کافی کمزور لگ رہی۔۔۔

ان کو اپنی تینوں بیٹیوں سے بے انتہا محبت تھی۔۔۔ان کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے

۔۔۔

وہ اٹھ کر مریم کے سامنے آئے۔۔۔جب بھی آپ ناراض ہوتی ہیں ہر بار آپ کو منانے میں آپ کے کمرے میں آتا ہوں۔۔

اس دفع ناراض میں تھا،اپ کو چاہیے تھا میرے پاس آتی۔۔۔

مریم کی آنکھیں ایک بار پھر نم ہو گئیں۔۔۔ائم سوری بابا۔۔شیر علی نے مریم کو سینے سے لگایا

۔۔۔

آئی ایم سوری میری پیاری بیٹی،مجھے بھی معاف کر دو۔۔آپ نے کیوں بولا مریم کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔۔۔مریم نے روتے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاں کہا تھا اس وقت میں غصے میں تھا۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا آپ سن لے گی۔۔۔

اس دن شیر علی صاحب کو پہلی بار احساس ہوا بچوں پر ماں باپ کے رویے کا باتوں کا لفظوں کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔۔۔

بچوں کی غلطیوں پر ان سے سختی کرنے کی بجائے اگر پیار سے پاس بیٹھا کر سمجھایا جائے تو یہ چیز زیادہ ان پر اثر کرے گی۔۔۔

آج کل کچھ ماں باپ چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر بچوں کے ساتھ بہت زیادہ تلخ ہو جاتے ہیں

۔۔۔

اس چیز کا ان کی شخصیت اور نیچر پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔۔

پر ضرورت سے زیادہ لاڈ بھی بچے کو بگاڑ دیتے ہیں۔۔ مطلب ہر چھوٹی بڑی غلطی معاف کرتے جانا،اور غلط درست کا فرق بھی نہ سمجھانا یہ بہت غلط ہے۔۔۔

اس لئے اعتدال سے کام لیں۔۔

اسفندیار اور نور بیگم خاموشی سے اس ایموشنل سین کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

اس کے بعد اسفندیار اور مریم باہر آئے،ان کو ڈاکٹر کے پاس جانا تھا۔۔

انکل اسفندیار مجھے چکر آرہے ہیں،مریم نے کہا۔۔وہ صبح سے بھوکی تھی۔۔ میرا ہاتھ پکڑ لو۔۔اسفندیار نے کہا مریم نے اسفندیار کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

وہ لوگ باہر گیٹ تک آئے۔۔۔اسفندیار نے مریم کے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔

وہ اندر بیٹھ گئی۔۔دوسری جانب سے اسفندیار نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔۔۔

ایک سوال پوچھوں اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

مریم اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔"جی پوچھیں"

کیا واقعی ہی میں بس یہی باتیں تھیں، میرا مطلب صرف ان باتوں کی وجہ سے آپ بیمار ہوئی ۔۔۔

مجھے نہیں پتہ کیوں پر میں مطمئن نہیں ہوا۔مجھے لگ رہا ہے،شاید آپ کچھ چھپا رہی ہیں ۔۔۔لہجہ سنجیدہ تھا۔۔۔

اسفندیار مریم کا دماغ پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

جی ایک اور بات بھی ہے۔۔۔ مریم تھوڑی دیر اسفندیار کی جانب دیکھتی رہی۔۔۔

ڈاکٹر کا کلینک شیر علی مینشن سے پندرہ منٹ کے فاصلے پر تھا۔۔۔

اسفندیار نے ایک طرف گاڑی روکی۔۔۔ مریم نے اپنا فون پکڑا۔۔۔

مطلوبہ چیز نکالی اور فون اسفندیار کی طرف کیا۔۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

مجھے پتہ ہے یہ وہی لڑکا ہے جس کو آپ نے پارٹی میں مارا تھا۔۔۔

واٹس ایپ پر مختلف قسم کے گندے میسج تھے، جن میں غلط لفظوں کا استعمال ہوا تھا۔۔۔

کچھ دھمکیاں تھی۔۔۔ کہی جان سے مارنے کی دھمکی تھی۔۔۔ کہی کدنیپ کرنے کی،

یقیناً اس نے مریم کا نمبر صالحہ سے حاصل کیا تھا۔۔ وہ دونوں آپس میں کزنز ہیں۔۔۔

اسفندیار کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی۔۔۔پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔؟۔

اس نے مریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ڈر گئی تھی۔۔۔مریم پھر رونے لگ گئی۔۔۔اس میں رونے والی کون سی بات ہے

۔۔۔

یہ معاملہ میں سنبھال لوں گا۔۔آپ پریشان نہیں ہو۔۔

یہ ساری چیٹ کے سکرین شاٹ میرے فون پر بیجھ دو۔۔

(یقیناً اب اس لڑکے کی خیر نہیں تھی)۔۔۔اسفندیار نے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

مریم اب پرسکون تھی۔۔۔وہ اس چیز کی بہت ٹینشن لے رہی تھی۔۔۔

اس کے بابا بھی ناراض تھے،ان سے بھی بات نہیں کر سکی۔۔

اسفندیار مریم کو ڈاکٹر کے پاس لے کر آیا تھا۔۔

ڈاکٹر نے مریم کا چیک اپ کر کے میڈیسن دی۔۔۔اسفندیار اور مریم واپس کار میں آ کر بیٹھے۔۔پہلے کچھ کھالو پھر گھر جا کر میڈیسن لینا۔۔۔

اسفندیار نے مریم کے لئے کھانا گاڑی میں ہی منگوایا تھا۔۔

وہ پورے ایک دن سے بھوکی تھی۔۔مریم نے جلدی جلدی سے کھانا ختم کیا۔۔۔

اسفندیار کو اس پر ہنسی آ رہی تھی کیونکہ وہ بچوں کی طرح کھا رہی تھی۔۔

ساتھ میں بار بار اپنے بال پیچھے کرتی جو اس کے چہرے پر آ رہے تھے۔۔

اس کے بال لمبے اور سلکی تھے۔۔اس نے شولڈرز پر بڑی چادر پھیلائی تھی۔۔۔

اسفند کا سارا دھیان مریم کی طرف تھا۔۔وہ بھی ساتھ ساتھ کھا رہا تھا۔۔

اسفندیار "آئی ایم سوری" مریم نے تھوڑا سا جھجکتے ہوئے کہا۔۔۔

کس لئے؟ آئی بروا چکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مریم اپنا برگر ختم کر چکی،اسفندیار کا ابھی آدھا باقی تھا۔۔۔

میری وجہ سے آپ کو دو تھپڑ پڑے تھے۔۔مریم نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

میں نے اس دن بھی کہا تھا سب بھول جاؤ، محبت کی تھی آخر "ایسے چھوٹے موٹے امتحانات تو آتے ہیں"۔۔۔

اسفندیار مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔ گھر جا کر ساری میڈیسن کھانا،اور باقی سب کچھ سائیڈ پر رکھ دو۔۔

میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔ لہجے میں ایک محافظ جیسا احساس تھا۔۔

مریم کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھتی رہی پھر اس نے جوس پینا شروع کیا۔۔۔

اسفندیار نے برگر ختم کر کے گاڑی سٹارٹ کی۔۔ایک سوال پوچھو۔۔۔

اسفندیار کا فوکس ڈرائیونگ پر تھا۔۔پر وہ اسے غور سے سن رہا تھا۔۔

جی پوچھیں۔۔۔ آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی؟ سنجیدہ انداز میں پوچھا گیا۔۔۔

ان بچوں کے ساتھ جب آپ مٹی سے کھیل رہی تھیں۔۔۔

اسفندیار نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

آف اللہ توبہ اس دن تو میں اتنی گندی لگ رہی تھی۔۔نہ میک اپ کیا تھا بالوں کو بھی مٹی لگی تھی۔۔

ہاتھ بھی گندے تھے۔۔۔۔

بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے کی شکل میں باندھا تھا۔۔

مریم کو افسوس ہوا۔۔۔وہ بہت بار بہت اچھا تیار ہو کر اسفندیار کے سامنے جاتی رہی ہے۔۔۔

اسے ایسے جواب کی بلکل امید نہیں تھی۔۔۔

وہ اپنے اس دن والے حلیے کو سوچ سوچ کر شرم سے ڈوب رہی تھی۔۔۔

وہ اسفندیار کے سامنے کسی چھوٹے بچے کی طرح مٹی اکھٹی کر کر کے پانی ڈال رہی تھی۔۔۔

اگر پانی زیادہ ہو جاتا پھر وہ تینوں مل کر اوپر اور سوکھی مٹی ڈالتے۔۔۔

you know what ءi was never play with soil in my

...childhood

seriously....but why ?

مریم کو حیرت ہوئی۔۔۔

کیونکہ میری ماما ڈاکٹر ہیں۔۔ان کو لگتا تھا میں مٹی کھالوں گا۔۔یہ اس کے ساتھ کھیل کر

بیمار ہو جاؤں گا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بس اس لئے مجھے ان سب چیزوں میں انٹرسٹ نہیں تھا۔۔

اب اصل مزے کی بات باقی ہے۔۔۔اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مریم اس کی طرف متوجہ تھی۔۔اسفندیار ساتھ ساتھ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔

میں نے اس دن گھر واپس جا کر اپنے گارڈن سے مٹی اکھٹی کی۔۔۔

ماما گھر نہیں تھی۔۔۔ٹرسٹ می بہت "satisfying" تھا۔۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

مجھے اتنا مزہ آیا۔۔۔مجھے افسوس ہوا۔۔میں نے اپنا بچپن اس سے کھیلے بغیر گزار دیا۔۔۔

مریم بھی ہنسنے لگی،پر وہ ابھی تک سمجھ نہیں سکی تھی،اسفندیار کو اس سے اتنے رف اور گندے سے حلیے میں کیوں محبت ہوئی تھی۔۔۔

آپ کو مجھ سے محبت کیوں ہوئی تھی، مریم کی طرف سے دوسرا سوال پوچھا گیا۔۔۔

محبت بتا کر نہیں ہوتی، بس ہو جاتی ہے، کہی بھی کیسے بھی، کسی سے بھی،۔۔۔۔

تمہارے اس"childish behaviour"نے مجھے تم سے محبت کروائی۔۔۔نارمل انداز میں کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب اتنی بھی"childish"نہیں ہوں.بہت میچور اور سمجھدار ہوں۔۔۔مریم نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

اچھا جی مان لیتے ہیں،اسفندر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اب ایک سوال میں پوچھوں۔۔۔اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

مریم متوجہ ہوئی۔۔جی پوچھیں۔۔

مجھ سے شادی کے لئے ہاں کیوں کی؟مجھے نہیں معلوم مریم نے شرماتے ہوئے نظریں جھکا لی۔۔

یہ غلط بات ہے۔۔۔میں نے ہر سوال کا جواب دیا ہے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بہت ساری وجوہات ہیں۔۔۔ مریم نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔۔

asfand Yaar: I want to know all reasons...

آپ کا مجھے صالیحہ کے گھر چھوڑ کر آنا۔۔ مطلب چاہتے تو روک سکتے تھے۔۔۔

آپ نے میری خوشی کے لئے بابا سے جھوٹ بولا، کہ ہاں مریم آج پڑھنے آئی ہے۔۔

جبکہ تب ہم صالیحہ کے گھر جا رہے تھے۔۔ آپ نے میری وجہ سے تھپڑ کھائے۔۔۔

پھر "سر حماد" مریم شاید کنفرم کر رہی تھی۔۔۔ اسفندیار کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آئی۔۔

اسفندیار کی مسکراہٹ نے ثابت کر دیا سر حماد کے ساتھ سب کرنے والا اسفندیار ہی تھا

۔۔۔

سر حماد دو دن سے کالج نہیں آرہے تھے۔۔کچھ ٹیچرز سے معلوم ہوا۔۔۔

کچھ لوگ ان کے گھر آئے تھے،،اور بری طرح سے مار پیٹ کر گئے ہیں۔۔۔

اگلی وجہ؟اسفندیار نے کہا۔۔۔

اس دن اس لڑکے سے مجھے بچایا۔۔۔اور اتنا سب ہونے کے بعد بھی مجھ سے نکاح کیا۔۔۔

جو ماضی میں ہوتا رہا ہے،سب بھول جاؤ ہم ایک خوبصورت رشتے کا آغاز کریں گے

۔۔۔اسفندیار نے پر جوش انداز میں کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا رخصتی تمہارے سیکنڈ ائیر کے پیپرز کے بعد ہے؟

اسفندیار نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

کیونکہ اس دن رخصتی سے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

میں اپنی یونیورسٹی کی پڑھائی مکمل کر کے رخصتی کروانا چاہتی ہوں۔۔۔

Clubb of Quality Content

واٹ!!!اسفندیار کو صدمہ لگا۔۔۔اتنا لمبا عرصہ میں کیسے انتظار کروں گا؟۔۔۔

آپ رخصتی کے بعد اپنی پڑھائی مکمل کر سکتی ہیں۔۔

بلکے میری والی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینا۔۔۔

اسفندیار نے خوشی سے کہا۔۔۔اچھا تو آپ کی کلاس میں کتنی لڑکیاں ہیں۔۔

ہوں گی کوئی 13,15 اسفندیار نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

سب آپ کی بہنیں ہیں۔۔۔مریم نے خوشی سے کہا۔۔۔

بلکل بلکل ایسا ہی ہے۔۔۔اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے۔۔۔مریم گاڑی سے باہر نکلی۔۔۔

اور خاموشی سے اندر چلی گئی۔۔۔۔اسے اب جلد ہی اپنی رخصتی کے متعلق کوئی حتمی فیصلہ کرنا تھا۔۔۔

اس کے اندر جانے کے بعد اسفندیار نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

شاذل اور گل رعنا اسلام آباد والے گھر میں شفٹ ہو رہے تھے،

شاذل کا پروجیکٹ مکمل ہو گیا تھا، گل رعنا اسلام آباد دیکھنے کے لئے بہت پر جوش تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ بہتری کی طرف آ گئی تھی۔۔شاذل نے اس کے سب خوف ختم کر دیئے تھے

۔۔

کھل کر زندگی جینے لگی تھی۔۔عائلہ بیگم کا رویہ گل کے ساتھ فی الحال ویسا ہی تھا۔۔۔

پر اب وہ ان کے سامنے جانے سے ڈرتی نہیں تھی۔۔اسے سب سے زیادہ مہر ماہ کی سپورٹ تھی۔۔۔

وہ اسے اکثر سمجھاتی رہتی تھی۔۔دونوں کی بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔

مہر ماہ اور غازیان ترکی ہنی مون کے لئے گئے تھے۔۔۔پہلا انوکھا،

کپل ہے جو شادی کے تقریباً پانچ ماہ بعد ہنی مون پر جا رہا ہے۔۔۔

شاذل اور گل رعنا سفر کے لئے روانہ ہو چکے تھے۔۔ان سے ایک دن پہلے مہر ماہ اور غازیان کی ترکی کی فلائٹ تھی۔۔۔

دونوں بھائی بے انتہا خوش اور پر جوش تھے،دونوں کو اپنی محبت مل گئی تھی۔۔۔

عائلہ بیگم اور مروان صاحب بھی اپنے بچوں کی خوشی میں خوش ہو گئے تھے۔۔۔

اسلام آباد کا موسم انتہائی دلکش تھا۔۔سرد ہوائیں چل رہی تھیں۔۔۔

کہی کہی برف گری ہوئی تھی۔۔۔یہاں زیادہ تر رات کے اوقات میں برفباری ہوتی ہے۔۔

گل رعنا نے راستہ بہت مزے سے انجوائے کیا اسے اسلام آباد گھومنے کا بچپن سے شوق تھا،

پر اس کے ماموں اسے لے کر نہیں جاتے تھے، بس بچپن میں ایک بار اپنے ماما بابا کے ساتھ آئی تھی۔۔

تب وہ بہت چھوٹی تھی۔۔۔ کچھ کچھ چیزیں یاد تھیں۔۔۔

پر اب اسلام آباد میں بہت تبدیلیاں آچکی تھیں۔۔۔ شاذل نے اسلام آباد کے مشہور ریسٹورنٹ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

""TUSCANY COURTYARD" کے سامنے کچھ فاصلے پر اپنی گاڑی روکی۔۔۔

پھر وہ لوگ کھانا کھانے اندر چلے گئے شام ہونے والے تھی۔۔

ان کو گھر سے نکلے ہوئے کافی گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔ ڈنر کے بعد ان کا اپنے اسلام آباد والے گھر جانے کا ارادہ تھا۔۔

وہاں موجود ملازمین کو شاذل پہلے ہی اطلاع دے چکا تھا۔۔

انہوں نے سارا گھر صاف کر رکھا تھا۔۔۔اور شاذل کے لئے ایک کمرہ خاص طور پر سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔

کپڑے اور دیگر ضروریات کی اشیاء وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔۔

تقریباً ایک دو ماہ ان کا یہاں رہنے کا ارادہ تھا۔۔اسلام آباد کے ماحول کا گل رعنا کی صحت پر اچھا اثر پڑنے والا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باہر بہت سردی ہو رہی تھی،اس لئے شاذل نے سوپ آرڈر کیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

غازیان اور مہر ماہ اپنے بزنس کی وجہ سے اکثر پلین میں سفر کرتے رہتے تھے۔۔۔ مہر ماہ بہت زیادہ تھک گئی تھی۔۔۔

انہوں نے آج کا دن ریسٹ کرنے کا سوچا۔۔۔ وہ لوگ ترکی کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھے۔۔۔

پندرہ دن کا ٹرپ تھا۔۔ مہر ماہ پورا ترکی ان پندرہ دنوں میں گھومنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ ہوٹل کے روم میں اپنا سامان سیٹ کر رہی تھی۔۔۔ اس نے جو جو places وزٹ کرنی تھی، اس نے پروپر لسٹ بنا رکھی تھی۔۔۔

ترکی کی ثقافت روایات کا ایک متحرک اور بھرپور امتزاج ہے،

جو اس کے اسٹریٹجک محل وقوع سے متاثر ہے جو یورپ اور ایشیا کو آپس میں ملاتی ہے۔۔۔

ترک لباس کے سب سے نمایاں پہلوؤں میں سے ایک روایتی لباس ہے،

جو ملک کے متنوع ورثے کی عکاسی کرتا ہے۔۔۔ مرد اکثر بیگی ٹراؤزر، لمبی قمیضیں،

اور پیچیدہ کڑھائی سے مزین واسکٹ پہنتے ہیں، جب کہ خواتین خوبصورت نمونوں والے

اسکارف، بہتے کپڑے،

اور زیبائشی زیورات پہنتی ہیں۔

مشہور ترک غسل خانہ، یا "ہمام"، ترکی ثقافت کا ایک اہم حصہ ہے۔ ہمام میں استعمال

ہونے والا خاص لباس "پشتمال" کہلاتا ہے، جو عام طور پر عمدہ سوتی کپڑے سے بنا ہوتا

ہے اور رنگین دھاریوں یا نمونوں سے مزین ہوتا ہے۔

ترکی کے ٹیکسٹائل، جیسے پیچیدہ طور پر بنے ہوئے قالین اور کلیم،

اپنی خوبصورتی اور کاریگری کے لیے انتہائی قابل قدر ہیں۔

روایتی ہیڈ اسکارف،یا "یشمک" بھی ترکی کے لباس کا ایک اہم حصہ ہے،

جسے اکثر خواتین شائستگی اور خوبصورتی کی علامت کے طور پر پہنتی ہیں۔۔۔

ترکی کا لباس اپنے جلے رنگوں، پیچیدہ نمونوں اور آرائشی تفصیلات کے لیے جانا جاتا ہے،

جو ملک کے بھرپور ثقافتی ورثے اور اس کے عثمانی اور جدید اثرات کے امتزاج کی عکاسی کرتا ہے۔ سلطانوں کے خوبصورت کافتان سے لے کر استنبول کے نوجوانوں کے جدید اسٹریٹ ویئر تک،

ترکی کا فیشن ملک کی منفرد ثقافتی شناخت کا ایک متحرک اور ہمیشہ سے ابھرتا ہوا اظہار ہے۔۔۔

مہر ماہ نے بلیک پینٹ اوپر بلیک لونگ کورٹ پہنا تھا۔۔۔اس نے بال کھلے چھوڑے تھے ۔۔۔گلے میں باریک سی چین ڈالی تھی۔۔۔

اور کورٹ کے اندر وائٹ ہائی نیک پہنی تھی۔۔غازیان نے بلیک پینٹ کورٹ پہنا تھا۔۔۔

ترکی کا سفر مہر ماہ کے لئے حیرت انگیز ہونے والا تھا۔۔وہ اس سب کے لئے حد سے زیادہ پر جوش ہے۔۔

اس کو استنبول جیسے متحرک شہروں کی سیر کرنے کا موقع مل رہا تھا۔۔

جہاں مشرق، مغرب سے ملتا ہے اور تاریخ کے شائقین حاجیہ صوفیہ اور نیلی مسجد جیسے مشہور مقامات پر تفریح کے لئے اتے ہیں۔۔۔

نیلی مسجد کو سلطان احمد نے تعمیر کروایا۔۔۔جو خوبصورتی میں اپنی جگہ آپ ہے۔۔۔

اگلے دن مہر ماہ اور غازیان دونوں نیلی مسجد دیکھنے گئے۔۔ مہر ماہ نے غازیان کے ساتھ مل کر بہت ساری تصاویر بنوائیں۔۔۔

وہ ایک ایک لمحے کو قید کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اس خوبصورت ملک کی خوبصورتی کو اپنے فون میں قید کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ دونوں اپنے اس سفر کو یادگار بنانا چاہتے تھے۔۔

ہلچل سے بھرے بازاروں میں گھومنا،

کباب اور بکلاوا جیسے مزیدار اسٹریٹ فوڈ کا نمونہ لینا،

اور پرسکون گرم چشموں میں یا بحیرہ روم کے شاندار ساحلوں پر بنچ کے پاس،

بیٹھ کر پانی کی خوبصورتی کو دیکھنا ایک ایک منظر دل کو چھو لینے والا تھا۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

وہ دونوں ابھی بھی ایک ساحل کے کنارے بنچ پر بیٹھے تھے۔۔۔ان نے ہاتھ میں چھوٹے چھوٹے قہوے کے شیشے کے گلاس پکڑے تھے۔۔

تھوڑی دیر پہلے وہ قریب کے ایک ریسٹورنٹ سے کھانا کھا کر آئے تھے۔۔۔

غازیان میں بہت خوش ہوں، مہر ماہ نے پر جوش انداز میں کہا۔۔۔

ایسے ہی ہمیشہ خوش رہو "میری جان" غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ترکی میں ایک ایک لمحے کو یادگار بنانا چاہتی ہوں۔۔

"ایسا ہی ہو گا مینو" بے اختیار غازی کے منہ سے مینو نکلا۔۔

مہر ماہ کو یہ نام بہت پسند تھا۔۔۔ مہر ماہ مسکرانے لگی۔۔۔

انہوں نے پھر سے فوٹو شوٹ کیا۔۔۔پاس سے گزرتے لوگ اس خوبصورت کپل کو دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہو رہے تھے۔۔۔

وہاں ساحل کے قریب ہی کچھ فاصلے پر ایک چھوٹے درجے کا موسیقار جو ہاتھ میں گٹار پکڑے ایک بینچ پر بیٹھا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ خاص مشہور نہیں تھا۔۔پر اس کی آواز اچھی تھی۔۔

وہ ترکی زبان میں ہی کچھ گا رہا تھا۔۔۔اس کا گٹار لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔۔۔

مہر ماہ کو اس کی آواز اچھی لگی۔۔۔لوگوں نے اس کے ارد گرد ہجوم بنا لیا۔۔۔

اور اس کی آواز سے لطف اندوز ہونے لگے۔۔۔مہر ماہ اور غازیان بھی کچھ فاصلے پر جا کر کھڑے ہو گئے۔۔۔

ترکی کے بارے میں چند حیرت انگیز حقائق یہ بھی ہیں کہ یہ تاریخ کا گہوارہ ہے۔

ترکی میں قدیم شہر جیسے ایفیسس اور ٹرائے واقع ہیں، جو دنیا کے قدیم ترین مندروں اور تاریخی مقامات میں سے ہیں۔

منفرد جغرافیہ:

ترکی ایک ایسا ملک ہے جو آبنائے باسفورس کے ذریعے دو براعظموں، یورپ اور ایشیا، پر پھیلا ہوا ہے۔

کھانے کی لذت:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ترکی کا کھانا دنیا بھر میں اپنی لذت اور ذائقے کے لیے مشہور ہے، جن میں مشہور پکوان جیسے کباب، بکلاوا، اور ترک لذت شامل ہیں۔

ہاٹ ایئر بیلو ننگ:

کیپاڈوشیا اپنے حقیقی مناظر اور گرم ہوا کے غبارے کی سواریوں کے لیے مشہور ہے، جو دلکش نظارے پیش کرتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قونیہ میں گھومتے ہوئے درویشوں کی جانب سے پیش کیا جانے والا سحر انگیز صوفی رقص روح کو سکون بخشتا ہے۔

حاجیہ صوفیہ، استنبول میں واقع یہ مشہور عمارت ایک وقت میں گرجا گھر، پھر مسجد اور اب ایک میوزیم کے طور پر استعمال ہو رہی ہے،

جو ترکی کے شاندار ورثے اور تاریخ کو ظاہر کرتی ہے۔

ترک حمام:

حمام ترک ثقافت کا ایک لازمی حصہ ہیں، جو آرام، صفائی اور ذہنی تازگی کا احساس دیتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پندرہ دن کے ٹریپ میں مہر ماہ اور غازیان ترکی کے تمام مشہور مقامات کی سیر کر چکے تھے،

جن میں شامل ہیں:

حاجیہ صوفیہ (ایا سوفیا): ایک سابقہ گرجا گھر، مسجد، اور اب استنبول میں ایک میوزیم، جو اپنے شاندار فنِ تعمیر اور بھرپور تاریخ کے لیے جانا جاتا ہے۔

نیلی مسجد (سلطان احمد مسجد): استنبول کی ایک خوبصورت مسجد جو اپنی نیلی ٹائلوں اور شاندار فنِ تعمیر کے لیے مشہور ہے۔

توپ کاپی محل: استنبول کا ایک تاریخی محل جو چار سو سال سے زیادہ عرصے تک عثمانی سلاطین کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔

گرینڈ بازار: استنبول میں واقع دنیا کی سب سے پرانی اور سب سے بڑی مارکیٹوں میں سے ایک۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیپاڈوشیا: ایک خطہ جو اپنے منفرد مناظر، گرم ہوا کے غبارے کی سواریوں اور قدیم غار میں رہائش کے لیے مشہور ہے۔

پاموک قلعہ (Pamukkale): ایک قدرتی عجوبہ جو اپنے سفید ٹیرسز اور گرم چشموں کے لیے جانا جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ٹرائے: ایک قدیم شہر جو اپنی تاریخی اہمیت اور ٹروجن جنگ سے تعلق کے لیے مشہور ہے۔

انطالیہ: ایک ساحلی شہر جو اپنے شاندار ساحلوں، قدیم کھنڈرات اور متحرک پرانے شہر کے لیے جانا جاتا ہے۔

گلاتا ٹاور: استنبول میں واقع ایک تاریخی ٹاور جو شہر کے خوبصورت نظارے پیش کرتا ہے۔

کچھ لوگ فون میں اسے ریکارڈ بھی کر رہے تھے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احد نے مربا کو معاف کر دیا تھا۔۔وہ سب کچھ پہلے کی طرح کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

وہ مربا کو خوش رکھنا چاہتا تھا تاکہ کسی بھی چیز کا اثر ان کے بچے پر نہیں ہو۔۔۔

زمل کے آخری پیپر کے بعد محراب شاہ محل اس سے ملنے آیا تھا۔۔۔

وہ سیاست سے دستبردار ہو گیا تھا۔۔۔اب الیکشن اس کے بابا لڑنے والے تھے۔۔۔

یہ خبر سب کے لئے بہت انوکھی تھی۔۔۔شاہ صاحب محراب کے بابا دو ماہ سے اس سے ناراض ہیں۔۔۔

وہ اپنی حویلی نہیں رہ رہا تھا۔۔۔وہ ایک اپارٹمنٹ میں رہ رہا تھا۔۔۔

جب سے اس نے سیاست چھوڑی،اس کی زندگی پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔

احد اس کے حالات سے واقف تھا۔۔۔شاہ محل رہنے کی اجازت بھی دے چکا تھا۔۔۔

پر محراب کو یہ منظور نہیں تھا۔۔۔شاہ محل احد اور زمل دونوں کے نام تھا۔۔۔

شاہ صاحب نے اسے کئی کالز کی،کہ حویلی واپس اؤ۔۔پر وہ نہیں مان رہا تھا۔۔۔

جس مقصد کے لئے زمل اور محراب کا نکاح ہوا تھا۔۔۔وہ مقصد ابھی باقی تھا۔۔۔

انتقام ابھی باقی تھا۔۔۔اور انتقام کے لئے زمل کا حویلی میں محراب کے ساتھ رہنا ضروری تھا۔۔۔۔

زمل نے پیپرز کے بعد کالج جانا شروع کر دیا تھا۔۔زمل کو کالج اکثر محراب چھوڑنے جاتا تھا۔۔

اور لینے بھی وہ خود ہی جاتا تھا۔۔جس دن محراب مصروف ہوتا تھا اس دن وہ احد کے ساتھ جاتی تھی۔۔

آج بھی محراب نے احد کو فون کیا تھا کہ وہ ذرا مصروف ہے۔۔اس لیے خود زمل کو چھوڑ آؤ۔۔

وہ مصروف نہیں تھا،اس کے بابا اپنے کچھ خاص آدمیوں کے ساتھ اس کے اپارٹمنٹ اس سے ملنے آئے تھے۔۔۔

بابا آپ کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔میں نے بہت سوچ سمجھ کر سیاست چھوڑی ہے ۔۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

شاہ صاحب کچھ دیر خاموشی سے محراب کی طرف دیکھتے رہے۔۔

میں یہاں سیاست سے متعلق بات نہیں کرنے آیا۔۔۔

لہجہ سنجیدہ تھا۔۔پھر کیوں آئے ہیں۔۔محراب نے تعجب سے پوچھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تم اور مرتسیم میرے دونوں بیٹے ہو۔۔مجھے عزیز ہو۔۔

پوری حویلی کا نظام۔تم نے سنبھالہ تھا۔۔۔

مرتسیم کا تمہیں پتہ ہے ایک کام بھی اس سے زمہ داری سے نہیں ہوتا۔۔۔

اپنے معاملات میں،میں اس پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔۔۔

بہت غیر زمہ دار ہے۔۔۔میں چاہتا ہوں واپس گھر اجاؤ۔۔

تم نے سیاست چھوڑی ہم تم سے خفا تھے۔۔۔بہت سخت ناراض تھے۔۔۔

پر تمہاری ماں کی حالت ہم سے دیکھی نہیں گئ۔۔۔بہت اداس ہے۔۔۔

ہم جانتے ہیں تم نے کوئی چھوٹا موٹا بزنس سٹارٹ کیا ہے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہم تمہیں نہیں روکے گے۔۔۔محراب خاموشی سے ان کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہا تھا

۔۔۔

واپس گھر اؤ۔۔اور شادی کر کے گھر بساؤ۔۔شاہ صاحب سمجھ رہے تھے محراب اب تک

زمل کو طلاق دے چکا ہو گا۔۔۔

یہ معاملہ محراب نے سب سے پوشیدہ رکھا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں دوسری شادی نہیں کر سکتا۔۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

وجہ جان سکتا ہوں؟۔۔شاہ صاحب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

زمل ابھی میرے نکاح میں ہے۔۔۔شاہ صاحب کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ آئی

۔۔۔

ہم تو سمجھ رہے تھے تم طلاق دے چکے ہو گے۔۔۔انہوں نے مصنوعی حیرت کے ساتھ کہا

۔۔۔۔

بس نہیں دی۔۔۔محراب نے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔۔

تو یہ تو اچھی بات ہے اپنی بیوی کو لے کر حویلی۔۔۔انہوں نے خوشی سے کہا ان کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی۔۔

نہیں!!!محراب نے ان کی بات کاٹی۔۔

ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔۔۔میں اس کو حویلی نہیں لا سکتا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ حویلی کے اصولوں کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔

تمہاری ماں نے بھی تو ان اصولوں کے ساتھ زندگی گزاری ہے تو پھر تمہاری بیوی کیوں نہیں؟؟؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاہ صاحب نے تھوڑے سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

بابا آپ جانتے ہیں ہماری حویلی کے اصول بہت سخت ہیں۔۔ میں نہیں چاہتا زمل میری ماں جیسی بنے۔۔۔

(شاہ حویلی میں ہر چھوٹی چھوٹی بات پر عدالت لگتی تھی، غلطی چاہیے جس کی بھی ہو معافی ہمیشہ

عورتوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر معافیاں مانگنی پرتی ہیں

اس کے حصے میں عزت نہیں، حکم آتا ہے۔

چھوٹی سی لغزش پر حویلی کے دروازے اس پر بند کر دیے جاتے ہیں،

اور سزا کے طور پر اسے سرونٹ کوارٹر میں بھیج دیا جاتا ہے۔

کبھی کبھار تو اپنی عزت کو پسِ پشت ڈال کر

قدموں میں بیٹھ کر معافی مانگنی پڑتی ہے،

محض اس امید پر کہ شاید دروازہ دوبارہ کھل جائے۔

وہ حویلی سے باہر نہیں نکل سکتی۔

جب تک شوہر گھر واپس نہ آجائے،

تب تک اس کے لیے کھانے کا ایک نوالہ بھی حرام سمجھا جاتا ہے

شاہ صاحب اٹھ کھڑے ہوئے،نافرمان اولاد کا انجام برا ہوتا ہے،شاہ صاحب نے اب اسے آخرت یاد دلائی۔۔

Clubb of Quality Content

محراب جواب میں خاموش رہا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

زمل بچہ جلدی کرو۔۔۔احد گاڑی میں بیٹھا اسے آوازیں دے رہا تھا۔۔

(احد کے بابا امریکہ اپنی دوسری بیوی کے ساتھ رہ رہے تھے۔۔یہاں پاکستان میں ان کو جان کا خطرہ تھا۔۔

کیسا عجیب شخص تھا اپنے دو بچوں کو اسی خطرے میں چھوڑ کر خود ایک طرح سے فرار ہوا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد بھی چاہتا تو جا سکتا تھا،پر وہ یہاں کے لوگوں کے لئے کچھ کرنا چاہتا تھا۔۔

تاریخ میں اپنا نام سنہری حروف سے لکھوانا چاہتا تھا۔۔

ایسا ایماندار سیاستدان بننا چاہتا تھا جس کو ہر کوئی یاد رکھے۔۔اس کا ذکر اچھے لفظوں میں کیا جائے۔۔۔

احد نے لوگوں کے دلوں میں اپنے لئے محبت دیکھی تھی۔۔)

دیر ہو رہی ہے،احد نے کہا۔۔بس آگئی بھائی۔۔۔زمل جلدی سے نیچے آئی۔۔احد کار میں بیٹھا تھا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنی دیر کدھر لگادی تھی؟۔۔۔احد نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

بھائی میں پیسے اکٹھے کر رہی تھی بے بی آنے والا ہے نہ میں اس کے لئے اپنے پیسوں سے شوپنگ کروں گی۔۔

زمل نے خوشی سے کہا۔۔۔

زمل نے ہاتھ میں بہت سارے پیسے پکڑے تھے۔۔سارے نوٹ الٹے سیدھے ہوئے تھے۔۔

اتنے سارے پیسے کدھر سے آئے؟آپ کالج پیسے نہیں لے کر جاتی۔۔۔احد نے حیرت سے پوچھا۔۔

احد روزانہ زمل کو کبھی پانچ ہزار کبھی دس ہزار خرچ کرنے کے لئے دیتا تھا۔۔۔

تم کالج میں کچھ نہیں کھاتی؟احد نے تعجب سے پوچھا۔۔۔نہیں بھائی میرا دل نہیں کرتا ۔۔۔

ویسے بھی اپ روزانہ اتنے سارے پیسے دیتے ہیں۔۔۔میں سارے استعمال نہیں کرتی۔۔۔

زمل بچہ یہ پیسے آپ کے ہیں۔۔ آپ ان سے اپنی شوپنگ کرنا۔۔بے بی کی شوپنگ آپ میرے پیسوں سے کرنا۔۔

احد نے پیار سے کہا۔۔وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔یہ پیسے بھائی آپ رکھ لیں مجھ سے گم ہو جائیں گے۔۔

زمل کے ہاتھ میں تقریباً 50 ہزار تھے۔۔وہ دوماہ سے پیسے جوڑ رہی تھی۔۔

وہ پچاس ہزار کالج تو نہیں لے کر جا سکتی تھی۔۔۔احد نے اس سے پکڑ کر اپنے پاس رکھ لیے۔۔۔

بھائی آج کالج سے چھٹی کے بعد شوپنگ کرنے جانا ہے بھابھی کو سرپرائز دوں گی۔۔زمل نے پرجوش انداز میں کہا۔۔۔

واپسی پر آج آپ کو محراب لینے آئے گا مجھے کہیں جانا ہے۔۔احد نے نارمل انداز میں کہا

۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے بھائی،زمل نے منہ بنالیا۔۔تھوڑی دیر پہلے جو اس کے چہرے پر خوشی تھی۔۔غائب ہو گئی۔۔۔

کل چلیں گے ناں،ناراض نہیں ہوتے۔احد نے پیار سے کہا۔۔

نہیں بھائی میں تو ناراض نہیں ہوں۔۔زمل نے ونڈو سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

محراب کو بولوں گا وہ تمہیں لے جائے گا۔۔۔احد نے مشورہ دیا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں مجھے نہیں جانا۔۔رہنے دیں۔۔اچھا ٹھیک ہے "میری جان"۔واپسی پر میں ہی اؤں گا

۔۔

شوپنگ کرنے ہم اج ہی چلے گے۔۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

واقعی؟؟زمل نے خوشی سے کہا۔۔۔

"ہاں بچہ"۔۔۔احد اپنی بہن کو خوش دیکھ کر مطمئن تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا مجھ اب اس کی بہن کو بہت خوش رکھے گا۔۔۔

زمل کا کالج آگیا تھا۔۔۔احد نے اس کے کالج کے باہر گاڑی روکی۔۔۔پیچھے گارڈز کی بھی ایک گاڑی تھی۔۔

احد زمل کو اندر تک چھوڑ کر آیا۔۔۔

اس نے کالج کے ہی کچھ لوگوں کو زمل کی حفاظت کے لئے مخصوص کیا تھا۔۔

اس کے بدلے احد ان کو پیسے بھی دیتا تھا۔۔۔احد نے زمل کو کوئی بھی دوست بنانے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔

صرف مرہا ہی زمل کی دوست تھی۔۔زمل نے مہر ماہ کی شادی پر مریم کو بھی اپنا دوست بنا لیا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اکثر اس سے فون پر بات بھی کرتی تھی۔۔پر تین چار دن سے مریم غائب تھی۔۔

اس کا فون بند جا رہا تھا۔۔زمل کو لگا شاید مریم ناراض ہے۔۔اس نے سوچا تھا وہ اس بارے میں، مرہا سے بات کرے گی

(15دن بعد)

مہر ماہ اور غازیان کو ترکی گئے پندرہ دن مکمل ہو گئے تھے۔۔۔

یہ سفر انتہائی حسین تھا۔۔۔وقت بہت تیزی سے گزرا۔۔

ایک دن بعد ان کی واپسی تھی۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج مریم کا آخری پیپر تھا۔۔اس نے پیپرز کے دوران اپنا فون پاور آف کر کے رکھا تھا،

ورنہ فون کے ساتھ تیاری اچھی نہیں ہوتی۔۔

مریم نے ایک ہفتے سے نہ زمل سے بات کی تھی نہ ہی اسفند سے۔۔

اسفندیار کو مریم کی بہت زیادہ یاد آ رہی تھی۔۔۔ میسج بھی کیے،

پر مریم کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔۔اب وہ رخصتی کے بعد ہی اس سے ملنا چاہتا تھا۔۔

پیپرز کے بعد مریم کی رخصتی تھی۔۔

یہ مریم کا اپنا ہی فیصلہ تھا۔۔پہلے وہ چاہتی تھی پڑھائی مکمل کر کے رخصتی کروائے۔۔۔

پر جب اسفندیار خود اسے افرد دے رہا ہے کہ وہ رخصتی کے بعد بھی جتنا چاہے مرضی پڑھ سکتی ہے۔۔۔

ان کے رشتے کا اس کی پڑھائی پر اثر نہیں ہو گا۔۔۔وہ تو یہاں تک بھی کہہ چکا تھا۔۔

تم اپنے پیپرز ڈے میں الگ روم میں رہا کرو گی۔۔۔اتنی اچھی افر ملنے کا بعد رخصتی میں تاخیر کرنا مریم کو مناسب نہیں لگا۔۔۔

اس لئے اس نے اپنے سیکنڈ ائیر کے پیپرز کے بعد رخصتی کروانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

مریم پیپر دے کر گھر آئی۔۔۔اس نے اسفندیار کو کال کی آج کافی دنوں بعد اس نے فون آن کیا تھا۔۔

اسفندیار یونیورسٹی میں تھا۔۔اس نے کال نہیں اٹھائی۔۔۔

وہ لیکچر میں بزی تھا۔۔۔مریم کا اسفندیار سے بات کرنے کا بہت دل کر رہا تھا۔۔۔پر کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

وہ بھی اب بدلہ لے رہا تھا۔۔۔

مریم جب اداس ہو گئ تو پھر اس نے زمل کو کال کی۔۔

ہیلو زمل کیسی ہو؟ مریم نے خوشی سے پوچھا۔۔

آپ سے میں ناراض ہوں۔۔زمل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

اتنے دن سے آپ کدھر غائب تھیں۔۔۔زمل نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بھابھی نے بتایا آپ پیپرز ڈے میں فون پاور آف کر دیتی ہیں۔۔ایسا کون کرتا ہے؟

زمل خفا خفا سے لہجے میں شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

ائی ایم سوری یار میں پیپرز کی وجہ سے کچھ پریشان تھی۔۔۔

اوپر سے ایک گھٹیا لڑکا مجھے مختلف نمبرز سے میسج کر کر کے پریشان کر رہا تھا۔۔۔

میں نے تنگ آ کر فون پاور آف کر کے رکھ دیا۔۔۔

مریم نے زمل کو صالیحہ والے واقعے کی ساری کہانی تفصیل سے سنائی۔۔۔

زمل حیرت سے ساری کہانی سن رہی تھی۔۔۔ایسی دوستیں بھی ہوتی ہیں۔۔۔

جو اپنی دوست کا نمبر کسی کو بھی دے سکتی ہیں۔۔

میں تو اپنا فون نمبر کسی کو نہیں دوں گی۔۔زمل نے معصومیت سے کہا۔۔

مریم مسکرانے لگی۔۔بہت اچھا کرو گی۔۔۔

زمانہ بہت خراب ہے۔۔۔بندہ کس پر یقین کرے اور کس پر نہ کرے۔۔۔

صالیحہ میری اتنی اچھی دوست تھی۔۔مجھے بلکل امید نہیں تھی۔۔میرے ساتھ ایسا کرے گی۔۔۔

مریم نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

اس لئے بھائی مجھے کہتے ہیں کسی کو دوست نہیں بنانا، صرف آپ کے اپنے بہن بھائی اور رشتے دار دوست ہوتے ہیں۔۔۔

"ہاں بلکل"۔۔۔اس کے بعد وہ دونوں گھنٹوں باتیں کرتی رہیں۔۔۔

مریم کا زمل سے بات کر کے تھوڑا موڈ اچھا ہو گیا تھا۔۔

(دو دن بعد)

مریم دو دن سے اسفند کو کال کر رہی تھی۔۔پر وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

اسفندیار اب مریم سے بدلہ لے رہا تھا۔۔۔وہ بھی تو بتائے بغیر اتنے دن سے غائب تھی۔۔

مریم کہاں آرام سے بیٹھنے والی تھی۔۔۔مریم نے اسفند کی جاسوسی کا پلان بنایا۔۔

اس کے شیطانی دماغ میں ائیڈیا آیا۔۔اس نے بلیک کلر کا عبایا پہنا۔۔۔

سکارف سے چہرہ کور کیا۔۔۔آنکھوں پر لینز لگائے۔۔اپنے فون کا کور بھی تبدیل کیا۔۔وہ اسفندیار کی یونیورسٹی آئی۔۔۔

مریم قد میں اسفند سے بہت چھوٹی تھی۔۔۔مریم اسفند کی کلاس میں آئی۔۔

اسفندیار ابھی کلاس میں نہیں آیا تھا۔۔مریم بلکل پیچھے جا کر بیٹھ گئی۔۔

اسے اسفندیار کی یونیورسٹی اور کلاس کی انفارمیشن پہلے سے ہی تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہاں ایک لڑکی بیٹھی تھی۔ مریم اسے شو کروا رہی تھی جیسے وہ گونگی ہے۔۔

اس نے اپنے فون پکڑ کر ایک میسج ٹائپ کیا۔۔

hi ,I am dumb...

اوہ اس لڑکی نے افسردہ سا چہرہ بنایا۔۔۔

مریم نے ایک اور میسج ٹائپ کیا۔۔۔

کیا یہ سر اسفندیار کی کلاس ہے۔۔؟

مریم نے اپنا فون اس لڑکی کے سامنے کیا۔۔۔

جی ہاں یہ سر اسفندیار کا لیکچر ہے۔۔

سر اسفندیار کیسا پڑھاتے ہیں؟ مریم نے ایک اور میسج ٹائپ کیا۔۔۔

بہت اچھا۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پر مریم نے چہرے پر نقاب کیا تھا اس لیے وہ لڑکی مریم کے چہرے کے تاثرات نہ دیکھ سکی۔۔۔

سٹوڈنٹ کلاس میں لیکچر لینے کے لئے اپنی اپنی چیئرز پر بیٹھ رہے تھے۔۔۔۔

کلاس بہت بڑی تھی۔۔۔ مریم تھوڑی دیر خاموشی سے بیٹھی رہی۔۔۔

وہ بلکل پر اعتماد انداز میں بیٹھی تھی۔۔۔ اسے پورا یقین تھا اسفندیار کو اس کا پتہ نہیں چلے گا

۔۔

Clubb of Quality Content

کیا سر اسفندیار نے کلاس میں کیسی لڑکی کے ساتھ فری ہونے کی کوشش کی ہے؟۔۔

مریم اب سہی میں شکی بیویوں کی طرح جاسوسی کر رہی تھی۔۔۔۔

نہیں سر اسفند بہت اچھے اور شریف ہیں۔۔۔ کیسی سے اُدھر ادھر کے بات نہیں کرتے

۔۔۔

اور نہ کبھی کسی لڑکی کو اپنے آفس کیبن میں اسائمنٹ submit کروانے کے لئے بلوایا

ہے۔۔

کسی کے ساتھ فری نہیں ہوتے،

جو بات کرنی ہوتی ہے۔۔ادھر کلاس میں ہی سب کے سامنے کرتے ہیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ لڑکی مسکراتے ہوئے سب بتا رہی تھی۔۔۔ مریم خاموش سے سب سن رہی تھی۔۔۔

اس فخر محسوس ہوا تھا۔۔۔اس کا شوہر باقی لڑکیوں کے ساتھ فری نہیں ہوتا۔۔۔

ویسے ایک بات بتاؤ تم کیوں اتنا پوچھ رہی ہو سر کے بارے میں؟

کیا یہاں پہلا دن ہے؟ پہلے تو کبھی نظر نہیں آئی۔۔۔اس لڑکی نے اب کی بار تجسس سے پوچھا

۔۔

جی آج فرسٹ ڈے ہے۔۔۔مریم نے میسج ٹائپ کیا۔۔۔

مریم اٹھ کر جانے لگی۔۔وہ اسفندیار کے کلاس میں داخل ہونے سے پہلے یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔

اسفندیار کلاس میں داخل ہوا۔۔

مریم واپس بیٹھ گئی۔۔اسفند کی ڈائریکٹ نظر پیچھے بیٹھی لڑکی پر گئی جو مریم تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

آگے آئیں آپ لوگ اتنا پیچھے کیوں بیٹھے ہیں؟۔۔

اسفندیار نے مریم اور اس کے ساتھ بیٹھی دوسری لڑکی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

سر سے بولو ہم ادھر ہی ٹھیک ہے۔۔ مریم نے لکھ کر کہا۔۔ سر یہ بول رہی ہے ہم ادھر ہی ٹھیک ہے۔۔

آپ ان کی ٹرانسلیٹر کیوں بنی ہیں، ان کے منہ میں زبان نہیں؟ اسفندیار نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔

سر یہ بول نہیں سکتی۔۔ اس لڑکی نے جلدی سے بولا۔۔

"اچھا" اسفندیار کو کچھ عجیب محسوس ہوا۔۔

Clubb of Quality Content

ان محترمہ کا کیا نام ہے۔۔؟

اور یہ آج کہاں سے آ گئی ہیں۔۔۔پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔اسفندیار کو تھوڑا تجسس ہوا۔۔

"میرا شازیہ نام ہے" مریم نے میسیج ٹائپ کر کے اس لڑکی کو دکھایا۔۔

سر شازیہ نام ہے۔۔اچھا۔۔مس شازیہ ادھر میرے سامنے آ کر بیٹھیں۔۔۔اسفندیار نے ایک بار پھر سے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری لڑکی اٹھ کر اگلی لائن میں جا کر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

مریم اب اکیلی اخری لائن میں بیٹھی تھی۔۔۔

مریم اپنی جگہ سے نہیں اٹھی۔۔

اسفندیار خود پیچھے آیا۔۔۔ میرے آفس روم میں جا کر بیٹھیں" مس شازیہ" آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔

اسفندیار نے سرد مہری سے کہا۔۔۔

مریم کا رنگ اڑا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب نے حیرت سے مریم اور اسفندیار کی طرف پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔

اسفندیار نے آج تک کسی لڑکی کو اپنے آفس روم نہیں بلایا تھا۔۔۔

بہت ہو گئی جاسوسی اب میرے آفس روم میں جا کر بیٹھو۔۔۔اسفندیار نے مدھم آواز میں بولا۔۔

مریم کے علاوہ کسی کو بھی اسفندیار کی بات کی سمجھ نہیں آئی مریم بھاگنے کے انداز میں وہاں سے اٹھ کر چلی گی

باہر کچھ سٹوڈنٹس کھڑے تھے۔۔مریم نے ان سے اسفندیار کے آفس کا راستہ پوچھا۔۔۔

اسفند کا 30 منٹ کا لیکچر تھا۔۔ان 30 منٹ میں مریم کا سانس خشک ہو گیا تھا۔۔۔

اسے اسفند کے ری ایکشن سے ڈر لگ رہا تھا۔۔اس کے ماتھے پر ہلکا ہلکا پسینہ آرہا تھا۔۔

وہ بار بار یہ سوچ رہی تھی۔۔اسفندیار کو کیسے پتہ چلا ہو گا کہ میں مریم ہوں۔۔۔

30 منٹ بعد اسفندیار آفس میں آیا۔۔اس کے آفس روم میں اے سی لگا تھا۔۔

اس نے آتے ہی اے سی ان کیا۔۔اسے پتہ تھا مریم کو گرمی لگ رہی ہو گی۔۔

کیوں کہ وہ ٹشو پیپر سے بار بار ماتھے پر آرہا پسینہ صاف کر رہی تھی۔۔

مریم نے منہ سے نقاب ابھی بھی نہیں ہٹایا تھا۔۔وہ خود کو بلکل نارمل شو کروا رہی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار مریم کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا۔۔

کیا ہے یہ سب؟اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

مریم نے میسج ٹائپ کرنے کے لئے فون پکڑا۔۔۔کیا بول رہے ہیں آپ مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔

یار بند کرو یہ ڈراما۔۔۔مجھے پتہ ہے مریم ہو تم۔۔اسفندیار نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

مریم نے نفی میں سر ہلایا۔۔

اسفندیار کو مریم کی پرفیوم سے پتہ چلا تھا۔۔ کہ یہ مریم ہی ہے،

اور قد بھی اسفندیار کو معلوم تھا۔۔ اسفندیار کو اپنی کلاس کی سب گرلز اور ان کی ہائٹ کا پتہ تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم کی پرفیوم کی خوشبو پوری کلاس میں پھیلی تھی،

اس خوشبو سے تو اسفندیار کو عشق تھا۔۔

مریم کو عادت تھی۔۔ بھر بھر کے پرفیوم چھڑکنے کی۔۔۔

چور جتنا بھی چالاک کیوں نہ ہو کوئی نہ کوئی نشان چھوڑ ہی جاتا ہے۔۔۔

مریم نے سب کچھ اتنی چالاکی سے کیا،اور آخر میں بے دھیانی میں پرفیوم لگالی جو وہ اکثر استعمال کرتی تھی۔۔۔

نقاب اتارو۔۔۔مریم نے پھر سے نفی میں سر ہلایا۔۔خود اتار دو"ورنہ میں اتاروں گا"۔۔

مریم سر جھکا کے بیٹھی تھی۔۔اس نے ابھی بھی نقاب نہیں اتارا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار اٹھ کر مریم کے پاس آیا۔۔اس نے ایک جھٹکے سے اس کا نقاب اتارا۔۔

مریم کو اس چیز کی بلکل بھی امید نہیں تھی۔۔۔وہ حیرت سے اسفند کو دیکھ رہی تھی۔۔

جب کہ اسفندیار اب مسکرا رہا تھا۔۔چور جتنا مرضی ہوشیار ہو کوئی نہ کوئی نشان چھوڑ دیتا ہے۔۔اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسے پتہ چلا؟ مریم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔ تم ابھی کچی کھلاڑی ہو۔۔۔

جاسوسی کرنی بھی نہیں آتی۔۔ میں تمہیں جاسوسی کرنا سیکھاؤں گا بس ایک دفع رخصت ہو کر آجاؤ۔۔

اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

اس بات پر مریم کا چہرہ شرم سے سرخ ہوا۔۔۔ آپ کو تمیز نہیں ایسے کسی کا نقاب اتارتے ہیں؟ مریم نے خفگی سے کہا۔۔

میری بیوی ہو۔۔ جو مرضی کر سکتا ہوں۔۔ اسفندیار نے لاپرواہ سے انداز میں کہا۔۔۔

کل میں مایو بیٹھ رہی ہوں۔۔۔ مریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ کتنے دنوں کے لئے ؟اسفند نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔

9سال کے لئے۔۔۔ اسفندیار کو لگا شاید اس سے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔

مجھے امامہ ہاشم اور سالار سکندر کی طرح کرنا ہے۔۔ میں آپ کی منکوحہ ہوں۔۔

نو سال آپ سے دور رہو گی۔۔۔ آپ سمجھنا میں غائب ہوں۔۔

آپ مجھے پھر دعاؤں میں مانگنا سالار کی طرح۔۔۔ بلکہ عمرہ کرنے جانا کعبہ کے سامنے بیٹھ کر

مجھے مانگنا۔۔

پھر نو سال بعد ہماری رخصتی ہو گی۔۔۔ مجھ میں سالار جتنا حوصلہ اور صبر بلکل بھی نہیں ہے۔۔

آرام سے دو دن بعد رخصتی کرواؤں۔۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی؟ مجھے کچھ ایڈونچر ٹائپ کرنا ہے۔۔ سب کی طرح نارمل شادی نہیں کرنی۔۔ مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنا بڑا ایڈونچر ہوا تو تھا۔۔ کیا ہماری شادی نارمل طریقے سے ہوئی تھی؟ اسفندیار نے آئی بروا چکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں نہ سروہ ایڈونچر نہیں تھا۔۔۔ مجھے مزہ نہیں آیا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تمہیں تمہاری شادی والے دن اغواء کر لوں؟اسفندیار نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

آئیڈیا اچھا ہے۔۔۔ پھر گن پوائنٹ پر نکاح جیسے فلموں میں ہوتا ہے۔۔۔ مریم نے خوشی سے کہا۔۔۔

مریم ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔ اسفندیار نے نارمل انداز میں کہا۔۔

Clubb of Quality Content

اف اللہ!!! مجھے نہیں پتہ مجھے بس کوئی ایڈونچر کرنا ہے۔۔۔ مریم نے ضدی بچوں کی طرح کہا۔۔۔

آپ ایسا کرنا اپنی بائیک لے کر مہندی کی رات میرے گھر آنا،ساتھ گن بھی لے کر انی ہے ۔۔۔مریم نے کہا

کیوں؟اسفندیار نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

ابھی نہیں بتاؤ گی۔۔مریم نے جلدی سے کہا۔۔

"اوکے جناب"اسفندیار نے کہا۔۔

اس کے بعد مریم اور اسفندیار یونیورسٹی سے باہر آ گئے۔۔اسفند نے اپنا ایک لیکچر سکپ کر دیا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسفندیار اسے ایک ریسٹورنٹ کھانا کھلانے لے گیا تھا۔۔

(اگلے دن)

اج مریم کی مہندی تھی۔۔۔اسفند اور مریم کی مہندی اکٹھی تھی۔۔۔

اس کی سب فرینڈز زمل, مرہا، مہر ماہ اور گل رعنا بھی آئی تھی۔۔

چلو لڑکیوں ٹھیک سے ڈھولکی بجاؤ مزہ نہیں آرہا۔۔مریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

مریم چپ کرو تم دولہن ہو۔۔مرہا نے اسے ڈانٹتے ہوئے بولا۔۔

دلہن ہوں تو کیا گونگی ہو جاؤں؟ مریم کو بلکل اچھا نہیں لگا۔۔۔

زمل مریم کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔احد بھائی کدھر ہیں؟ مریم نے جلدی سے پوچھا۔۔

گھر پر ہیں۔۔زمل نے نارمل انداز میں بولا۔۔

میں نے ان سے ڈانس کروانا تھا۔۔۔ مریم نے ہنستے ہوئے بولا۔۔ تمہیں لگتا ہے وہ ڈانس کریں گے؟ زمل نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاں ضرور وہ میرے بات مانتے ہیں۔۔۔ مریم نے فخریہ انداز میں بولا۔۔

چھوٹی سالی ہوں۔۔میری بات کوئی نہیں ٹال سکتا۔۔

اچھا جی زمل بھی مسکرانے لگی۔۔۔

سب خوب انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

آج محراب احد سے ملنے آیا تھا۔۔دونوں مل کر چائے پی رہے تھے۔۔

اور اپنے ماضی کی یادیں تازہ کر رہے تھے۔۔

تمہیں یاد ہے وہ دن جب ہم پہلی دفع ملے تھے۔۔۔سکول سے چھٹی کا ٹائم تھا۔۔

تم اداس ہو کر بینچ پر بیٹھے تھے۔۔میں تمہارے پاس آیا۔۔۔

تم سے اداس ہونے کی وجہ پوچھی۔۔تم نے بولا کہ تمہیں کسی لڑکے نے مارا ہے۔۔

محراب سنجیدہ انداز میں بول رہا تھا۔۔

اس کے بعد تم نے اس لڑکے کو مار مار کر اس کا برا حال کیا تھا۔احد نے ہنستے ہوئے بولا۔۔

محراب احد کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔ محراب کو سکول سے نکال دیا گیا تھا۔۔

احد نے بھی وہ سکول چھوڑ دیا۔۔ پھر اتفاق سے محراب جس سکول میں تھا۔۔

احد کا بھی اسی سکول میں ایڈمیشن ہو گیا۔۔ اس کے بعد دونوں بہت گہرے دوست بن گئے۔۔ دونوں کے باپ سیاست میں تھے۔۔۔

چھٹی ٹائم اکثر احد کا ڈرائیور لیٹ آتا تھا۔۔ محراب بھی اس کے ساتھ تب تک بیٹھا رہتا تھا۔۔

جب کے محراب کا ڈرائیور ٹائم پر آتا تھا۔۔۔ زمل بہت خوش قسمت ہے اسے تم جیسا بھائی ملا، محراب نے خوشی سے کہا۔۔

زمل خوش قسمت ہے کیونکہ اسے تم جیسا شوہر ملا۔۔۔احد نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کدھر ہے زمل؟محراب نے متلاشی نگاہوں کے ساتھ ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آج وہ اس سے ملنے کمرے سے باہر نہیں آئی تھی۔۔

اس کی بھابھی کی بہن کی آج مہندی ہے،وہاں گئی ہے۔۔۔احد نے کہا

تم نہیں گئے؟لڑکیوں کا فنکشن تھا میرا۔وہاں کیا کام؟احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہاری سالی کی مہندی ہے جانا چاہیے تھا۔۔محراب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

تمہارا دل کر رہا ہے تو تم چلے جاؤ۔۔احد نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

مہندی میں جانے کا دل نہیں کر رہا۔۔۔زمل کو تیار ہوا دیکھنے کا دل کر رہا ہے۔۔۔محراب نے کہا۔۔۔

آؤ پھر چلتے ہیں۔احد نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

ابھی وہ گاڑی میں آکر بیٹھے ہی تھے۔۔۔زمل کی کال آگئی۔۔۔احد ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔

فون اٹھاؤ۔۔احد نے محراب کو بولا۔۔۔محراب نے فون اٹھا کر سپیکر پر لگایا۔۔۔

احد بھائی!! آجائیں بہت مزہ آرہا ہے۔۔۔آپ کو پتہ ہے۔۔یہاں سب آئے ہیں،غازیان بھائی،شاذل بھائی۔۔

زمل نے خوشی سے کہا۔۔۔وہ اپنے بھائی کو پل پل کی رپورٹ دے رہی تھی۔۔۔

دلہا نہیں آیا؟احد نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔۔

بس آنے والے ہیں ابھی نہیں آئے۔۔آپ آرہے ہیں؟زمل نے سنجیدہ انداز میں کہا

۔۔۔

نہیں بچہ میرا دل نہیں کر رہا۔۔احد مرہا اور زمل کو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔

احد بھائی!!احد بھائی!!کرنے کے علاوہ کچھ اور آتا ہے؟محراب نے سنجیدہ انداز میں بولا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زمل محراب کی آواز سن کر اچانک بوکھلا گئی۔۔۔آپ؟؟زمل نے بولا۔۔

جی میں۔۔۔محراب نے بھی زمل کی نقل اتاری۔۔۔اور اسی انداز میں کہا۔۔

ابھی بھائی کے ساتھ بات کرتے ہوئے۔۔ٹرٹر زبان چل رہی تھی۔۔۔

میرے ساتھ بات کرتے ہوئے یا تو ہکلانا شروع کر دیتی ہو۔۔۔

Clubb of Quality Content

یہ پھر منہ سے الفاظ نہیں نکلتے۔۔نن۔نہیں تو۔۔یہ بات تو۔نہیں ہے۔۔

اوے تنگ نہ کر میری بچی کو۔۔۔احد نے زمل کو پھر سے ہکلاتے ہوئے دیکھ کر بولا۔۔

آپ ہمارے۔۔۔گھر آئے ہیں؟زمل نے نارمل انداز میں بولا۔۔۔

ہاں آیا ہوں پر آتے ہی پتہ چلا کہ میری بیوی فرار ہوئی ہے۔۔ محراب نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

نہیں!!! نہیں میں تو فرار نہیں ہوں۔۔ زمل روہانسی لہجے میں بولی۔۔

میں بھائی کی اجازت سے آئی ہوں۔۔ بھائی۔۔ بتائیں نہ۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میری جان تنگ کر رہا ہے۔۔۔ احد نے نرمی سے بولا۔۔ مجھ سے اجازت تو نہیں لی نہ۔۔۔

شادی کے بعد شوہر کی اجازت ضروری ہوتی ہے۔۔ میری اجازت کے بغیر گئی ہو۔۔ سزا ملے گی۔۔ محراب نے ہنسی دباتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ اسے بس مذاق میں تنگ کر رہا تھا۔۔۔ سزا کے لفظ پر زمل کا رنگ اڑا۔۔۔

اا۔ آپ کی اجازت؟ زمل نے معصومیت سے بولا۔۔

ہاں می۔۔۔ میری۔۔۔۔ اجازت۔ محراب نے پھر سے زمل کی نقل اتاری۔۔۔

اب تو زمل کی شکل ایسے ہو گئی تھی۔۔ جیسے ابھی رو دے گی۔۔۔

مریم زمل کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔ جو لال سرخ ہو رہا تھا، محراب کے ساتھ بات کرتے ہوئے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم کو پتہ چل گیا زمل محراب کے ساتھ بات کر رہی ہے۔۔۔

فون ادھر دو۔۔ مریم نے کہا۔۔ زمل نے فون مریم کو دیا۔۔۔

کیا بولا ہے آپ نے میری دوست کو؟ لال سرخ ہو رہی ہے۔۔ مریم نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

آپ کا تعارف؟ محراب نے کہا۔۔ میں مریم اسفندیار خان احد بھائی کی،

سب سے چھوٹی سالی جس کی آج مہندی ہے۔۔۔ مریم نے پر جوش انداز میں اپنا تعارف کروایا۔۔۔

واہ واہ!! مہندی کی دلہن کی زبان کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔۔

آپ کی تو ماشاءاللہ محراب نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

کیوں مہندی کی دولہن زبان پر بھی مہندی لگا لیتی ہے؟۔۔۔ مریم نے عجیب سوال کر ڈالا

۔۔

لڑکی میں نے ذو معنی بات کی تھی۔۔۔ آپ کو سمجھ نہیں آئی۔۔اس لئے بات ختم کرو ۔۔۔محراب نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

وہ پرانے زمانے کی دولہن ہوتی تھی جو شرماتے ہوئے اپنے سارے شادی کے فنکشن گزار دیتی تھیں۔۔

اور بلکل گونگی ہو جاتی تھیں۔۔۔یہ آج کا دور ہے،اجکل دلہنوں کو زبردستی شرمانہ پڑتا ہے ۔۔۔

مریم کسی ٹیچر کی طرح explain کر رہی تھی۔۔

محراب اور احد خاموشی سے اس کا دولہن نامہ سن رہے تھے۔۔ساتھ ہنس رہے تھے۔۔۔

آپ میری زمل کو اکیلا سمجھ کے تنگ کرتے رہتے ہیں۔۔۔اس کو ایسے ایسے مشورے دوں گی کہ آپ کی عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔۔

مریم اب اصل بات کی طرف آئی۔۔وہ بلکل سیریس انداز میں بغیر جھجک کے بول رہی تھی ۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارے لڑکی کیا کیا بولی جارہی ہو،محراب کو حیرت ہوئی۔۔

ہاں تو آپ کیوں میری زمل کو تنگ کرتے ہیں؟مریم نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

آپ کی دوست زمل میری بیوی ہے،میری مرضی جو مرضی کروں۔۔۔

محراب بھی بھرپور مقابلہ کر رہا تھا۔۔۔

"نہیںںںںںںںں" مریم نے نہیں لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں" محراب نے بھی "ہاں" لفظ پر زور دیتے ہوئے اسے لمبا کر کے مریم کے ہی انداز میں کہا۔۔۔

احد بھائی کا فون آپ کے پاس کیا کر رہا ہے؟۔۔مریم نے بات کا رخ بدلا۔۔

زمل کا فون آپ کے پاس کیا کر رہا ہے؟۔۔۔

محراب نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر ڈالا۔۔۔

مریم ٹھنڈی اہ بھر کر رہ گئی کیونکہ محراب سے بحث میں کوئی نہیں جیت سکتا۔۔۔

پہلے میرے سوال کا جواب دیں۔۔۔میں اور احد ساتھ ہیں اس لیے اس کا فون پکڑا ہے۔۔

میں نے احد کے فون میں بہت ساری لڑکیوں کے نمبر دیکھے ہیں۔۔اپنی بہن کو

بتانا۔۔محراب نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

احد نے مصنوعی غصے سے گھور کر محراب کی طرف دیکھا۔۔۔

احد بھائی ایسے نہیں ہیں،ان کی لو میرج ہے۔۔۔مریم نے اپنے احد بھائی کی سائیڈ لی۔۔

"صدقے"۔۔محراب نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

محراب کو اس واقعے کا نہیں پتہ تھا کہ احد اور مہا کی شادی کیسے ہوئی تھی۔۔۔

محراب اور احد ایک ساتھ مسکرائے۔۔۔

احد بھائی کو فون دیں مریم نے کہا۔۔

"نہیں دوں گا"۔۔۔تم ایسا کرو فون زمل کو دو۔۔

محراب نے مسکراتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

میں بھی نہیں دوں گی، مریم نے بھی اسی انداز میں کہا۔۔۔

بولو مریم احد نے بولا۔۔۔وہ ساتھ ساتھ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔

وہ لوگ بس شیر علی مینشن پہنچے والے تھے۔۔تھوڑا ہی راستہ باقی تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بھائی آپ کیوں نہیں آئے ؟ میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔سب لوگ اتنا انجوائے کر رہے ہیں۔۔۔مریم نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

کیا زمل اور مرہا تمہارے پاس بیٹھی ہیں؟احد نے نارمل انداز میں سوال پوچھا۔۔۔

نہیں بھائی میں اکیلی ہوں۔۔۔وہ ڈھولکی بجا رہی ہیں۔۔۔

Clubb of Quality Content

زمل اور مرہا کو نہ بتانا میں آرہا ہوں۔۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

واقعی؟؟؟مریم نے خوشی سے کہا۔۔۔اس کے چہرے پر خوشی آ گئی تھی۔۔

آپ محراب بھائی کی باتیں سن رہے تھے؟ مریم اب محراب کی شکایتیں لگانے کے لئے تیار کھڑی تھی۔۔۔

ہاں سن رہا تھا۔۔۔احد نے کہا۔۔۔محراب اپنے فون پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔۔

بھائی محراب بہت چالاک ہیں ہماری زمل تو بہت معصوم ہے۔۔

مریم نے بڑی اماں کی طرح کہا۔۔

ابھی گاڑی روک کے اس کی کلاس لوں گا۔۔محراب نے اپنے فون سے سر اٹھا کر احد کی طرف دیکھا۔۔۔

دوست دوست نہ رہا،ہائے میرا دل۔۔۔سالی کے کہنے پر میرے کلاس لے گا۔۔۔

"یہ سننے سے پہلے میں بے ہوش کیوں نہیں ہو گیا"۔۔۔

محراب کی ایکٹنگ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

احد نے اس کی ایکٹنگ سے لطف اندوز ہوتے ہوئے قہقہہ لگایا۔۔۔

مریم بھی محراب کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ساتھ ہنس رہی تھی۔۔۔

تم کر دو زمل کو چالاک احد نے سنجیدہ انداز میں بولا۔۔۔

"جی کر دوں گی"اسے پراپر کلاسز دوں گی۔۔مریم نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارے خبردار میری بیوی جیسی ہے اسے ویسا رہنے دو۔۔۔

محراب نے جلدی سے بولا۔۔۔

میں تو وہی کروں گی،جو میرا دل کرے گا۔۔۔مریم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

محراب کا منہ بن چکا تھا۔۔۔مریم بیٹا آپ ان سب کے پاس جا کر بیٹھو ہم آرہے ہیں ۔۔۔احد نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

اچھا اسفندیار آنے والے ہیں۔۔۔مجھے شرمانے کی پریکٹس بھی کرنی ہے۔۔۔میں فون بند کرنے لگی ہوں۔۔جلدی سے آجائیں۔۔۔

مریم نے یہ کہنے کے بعد فون بند کر دیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فون بند ہونے کے بعد احد اور محراب دونوں ایک ساتھ ہنسے تھے۔۔۔

اس نے مجھے چالاک بولا اور تو خاموش رہا۔۔دوست,دوست نہ رہا۔۔۔محراب کو صدمہ لگا۔۔

زیادہ ایموشنل نہ ہو۔۔احد نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

توبہ بہت تیز لڑکی ہے،اسفندیار بچارے کا کیا حال کرے گی۔۔۔محراب کو اسفندیار کی فکر لاحق ہوئی۔۔۔

اوے احد تم نے بتایا نہیں تمہاری لو میرج ہے۔۔۔یونیورسٹی میں تو کسی لڑکی کو منہ بھی نہیں لگاتا تھا۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

احد نے محراب کو تفصیل سے ساری بات بتائی۔۔۔کہ کیسے مرہا اور اس کی شادی ہوئی تھی

۔۔۔

احد تمہاری انکل سے بات ہوتی ہے؟محراب نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

ہاں ہوئی تھی، آخری بار جب زمل اغوا ہوئی۔۔احد کے چہرے سے مسکراہٹ غالب ہو گئ تھی۔۔۔

کیا بات ہوئی تھی؟ محراب نے پوچھا۔۔۔

کہہ رہے تھے یہ زمہ داری پوری کر رہے ہو؟ ایک لڑکی نہیں سنبھالی گئ۔۔۔

دو دن میں زمل کو ڈھونڈو۔۔۔پتہ نہیں کیوں تم پر بھروسہ کر کے میں نے شاہ محل اور زمل تمہارے حوالے کی تھی۔۔

اگر زمل واپس نہیں آئی تو شاہ محل واپس لے لوں گا۔۔۔

محراب سرخ آنکھوں کے ساتھ سب سن رہا تھا۔۔

تم نے آگے سے کچھ نہیں بولا؟ محراب نے پوچھا۔۔

ناولز کلب
Clubb-e-Qaaday Ambaty

نہیں میں خاموش رہا۔۔ کیونکہ میرے پاس کہنے کیلئے کچھ نہیں تھا۔۔۔احد نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔

نمرہ اور زمل میں اتنا فرق کیوں؟ مجھے لگا جب میں ان کو بتاؤ گا زمل اغوا ہو گئی وہ اسی وقت پاکستان واپس آجائے گے۔۔۔

اور میرے ساتھ مل کر زمل کو تلاش کریں گے۔۔۔پر انہوں نے کہا، تم ایک غیر زمہ دار آدمی ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنے سالوں سے میں زمل کی حفاظت کر رہا ہوں، تقریباً دو سال کی تھی وہ جب وہ دوسری شادی کر کے ہم

دونوں کو ناناجان کے ساتھ اکیلا چھوڑ کر یہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔

اور جب کچھ سالوں بعد واپس آئے۔۔۔ان کے ساتھ ایک بچی تھی۔۔۔جس کا نام نمرہ تھا

۔۔۔

اور ان کی دوسری بیوی۔۔کچھ عرصہ وہ یہاں رہے، پھر مجھے سیاست جوائن کرنے پر مجبور

کیا۔۔۔

اور دھمکی دی کہ اگر میں نے سیاست جوائن نہیں کی۔۔۔مجھے اور زمل کو شاہ محل سے نکال

دیں گے۔۔

احد نم آنکھوں کے ساتھ محراب کو سب بتا رہا تھا۔۔محراب یہ سب نہیں جانتا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسے نہیں معلوم تھا کہ احد نے اس وجہ سے سیاست جوائن کی تھی۔۔۔

محراب کو دکھ ہوا تھا۔۔۔

احد اور محراب سارے راستے باتیں کرتے رہے۔۔باتیں کرتے کرتے راستہ جلدی طے ہو گیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد نے مرہا کے گھر کے باہر گاڑی روکی۔۔

احد اور محراب اندر آئے۔۔اسفندیار ابھی بھی نہیں آیا تھا۔۔

شاذل، گل رعنا، مہر ماہ غازیان ایک ساتھ بیٹھے تھے۔۔احد کے آنے پر شاذل اور غازیان اٹھ کر محراب اور احد سے ملے۔۔

شاذل اور گل رعنا مریم کی شادی اٹینڈ کرنے اسلام آباد سے آئے تھے۔۔۔

محراب کی نظر مسلسل زمل پر تھی۔۔جو مریم کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

زمل محراب کو اگنور کر رہی تھی۔۔۔مشورہ مریم کی طرف سے ملا تھا۔۔۔

مریم احد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔۔مہا کو بھی احد کا آنا اچھا لگا تھا۔۔۔

وہ اکیلا اکیلا محسوس کر رہی تھی۔۔۔اسے احد کی بہت زیادہ عادت ہو گئی تھی۔۔۔

دلہا کدھر ہے تمہارا لڑکی؟احد نے مریم سے پوچھا۔۔

ڈر کے بھاگ تو نہیں گیا۔۔محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

نہیں وہ ڈر کے بھاگنے والوں میں سے نہیں ہیں مریم نے جھٹ سے جواب دیا۔۔

"اچھا جی" محراب نے کہا۔۔ محراب کو اب غصہ آرہا تھا۔۔ زمل کا اسے اگنور کرنا بلکل پسند نہیں آرہا تھا۔۔۔

میں اپنی شادی پر آپ سب لوگوں سے زیادہ بڑا ایڈونچر کرنے والی ہوں۔۔ مریم نے پر جوش انداز میں کہا۔۔

کیا کرنے والی ہو؟ سب نے ایک ساتھ تجسس سے کہا۔۔

بعد میں بتاؤں گی۔۔۔

سب ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے۔۔۔ مہندی کی دولہن ایڈونچر کی باتیں کر رہی ہے۔۔۔

Clubb of Quality Content

جس کو یہ بھی نہیں معلوم ایک لڑکی کے لئے سب سے بڑا ایڈونچر شادی ہی ہوتی ہے۔۔۔

ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔۔۔اپنی زندگی پر سکون گزارنے کے لئے بہت ساری قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔۔۔

سسرال اور ماں باپ کے گھر میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔۔چاہیے آپ کی ساس اور شوہر کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہو۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ بچے بھاگتے ہوئے اندر آئے اور بتایا باہر دلہا آ گیا۔۔

ڈھول کی آواز بھی آنا شروع ہو چکی تھیں۔۔۔

سب نے مل کر اسفندیار کا ویلکم کیا۔۔اسفند سب سے باری باری گلے ملا۔۔

اس کے بعد اسفندیار اور مریم صوفے پر اکھٹے بیٹھ گئے۔۔

باقی سب ان کے ارد گرد کچھ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔۔کچھ لڑکیاں نیچے زمین پر بیٹھ کر ڈھولکی بجا رہی تھیں۔۔۔

شیر علی مینشن کو بہت خوب صورت سجایا گیا تھا۔۔

اسفندیار آپ کو پتہ ہے یہاں موجود سب لوگوں کی شادی ایڈونچر والی تھی۔۔مریم خوشی سے بتا رہی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

اچھا!!اسفند نے مریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔مہر ماہ آپی کے لئے غازیان بھائی نے گولی کھائی تھی۔

احد بھائی، مرہا آپی کو اٹھا کر لے گئے تھے۔۔گن پوائنٹ پر نکاح ہوا تھا۔۔

اور شاذل بھائی کے لئے گل رعنا نے اپنی کلائی کاٹی تھی۔۔۔

گل رعنا اچانک بوکھلا گئی۔۔نہیں نہیں میں نے شاذل کے لئے نہیں کاٹی تھی۔۔۔گل رعنا نے معصومیت سے کہا۔۔

ہاں ہاں میڈیم کو خودکشی کرنے کا شوق تھا۔۔شاذل نے جلدی سے اگلی بات کو سنبھالہ۔۔

اسے پتہ تھا گل رعنا سب کو سچ بتا دیتی۔۔۔اس نے کلائی حارث کی وجہ سے کاٹی تھی۔۔۔

یہاں موجود لوگوں کو حارث والے معاملے کا علم نہیں تھا۔۔۔

صرف مہر ماہ اور غازیان جانتے تھے۔۔۔

شاذل نے چاہتا تھا اس محفل میں حارث کا ذکر ہو۔۔

اوہ تو پھر کیسا رہا experience گل رعنا بھابھی، محراب نے تجسس سے پوچھا۔۔

بہت برا تھا، گل رعنا نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا نہ میری بات تو مکمل ہونے دیں۔۔۔ مریم نے جلدی سے بولا۔۔

اور محراب بھائی نے زمل کو کڈنیپرز سے بچایا تھا۔۔یہ کڈنیپ ہو گئی تھی۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے محراب بھائی نے ہی کڈنیپ کیا تھا۔۔اس بات پر محراب نے مصنوعی غصے سے گھورتے ہوئے مریم کی طرف دیکھا۔۔

اسفندیار حیرت سے سب کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اللہ پوچھے تم سب کو کیا ضرورت تھی۔۔اتنے ایڈونچر کرنے کی۔۔اسفندیار نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔

سب لوگ ایک ساتھ مسکرائے۔۔میں اپنی بیوی کو اغواء کر کے لے کر جا رہا ہوں۔۔

ہمیں بھی تو ایڈونچر کرنا ہے۔۔اسفند نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

جائیں گے کدھر؟ مریم نے تجسس سے پوچھا۔۔سمندر پر لے کر جاؤں گا۔۔

وہاں تمہیں پہلے دھکا دوں گا۔۔پھر خود ہی تمہیں نکالوں گا۔۔وہاں سے ایڈونچر ہو جائے گا۔۔۔

سب کو بتانا اسفند نے بچایا۔۔اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں مذاق کیا۔۔

یہ کیا بات ہوئی؟ مریم نے منہ بناتے ہوئے بولا۔۔ میں اب تمہارے لئے گولی نہیں کھا سکتا۔۔ اسفندیار نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

کل میری شادی بھی ہے۔۔ اچھا چھوڑیں شادی کے بعد مل کر کوئی ایڈونچر کرے گے اچھا سا۔۔ مریم نے خوشی سے کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے جناب"۔۔۔ اسفندیار نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔

ابھی سب سٹیج پر چلیں ڈانس کرنا ہے سب نے مل کر۔۔ مریم اٹھی۔۔ سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔

تم بھی ڈانس کرو گی؟ مرہا نے حیرت سے پوچھا۔۔ہاں جی۔ مریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

پاگل لڑکی دلہن ڈانس نہیں کرتی۔۔ کیوں نہیں کرتی؟ میری فرینڈ کی بہن نے کیا تھا اپنی شادی پر۔۔

مریم اسفندیار کو لے کر سٹیج پر چلی گئی۔۔۔باقی سب بھی اس کے پیچھے آ کر کھڑے ہوئے۔۔

احد مرہا۔ زمل, محراب مہر ماہ, غازیان شاذل, گل رعنا۔۔ سب نے ڈانس کیا۔۔

مریم اور اسفندیار کو سینٹر میں کھڑا کر کے سب ان کے ارد گرد گھوم رہے تھے۔۔۔

اسفند یار گانا گائیں ناں آپ کی آواز اچھی ہے۔۔ مریم نے ایک نیا حکم چلایا۔۔۔ اچھا گاتا ہوں۔۔

میں لٹ گیا۔۔

مان کے دل کا کہا....

میں کہی کا نہ رہا۔۔

بے خبر اوہ دلروبا....

یہ کیسا گانا تھا اسفند بھائی۔۔ مہر ماہ نے ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنا اچھا تو ہے۔۔۔اسفند نے بولا۔۔

سب نے فنکشن کو بہت زیادہ انجوائے کیا۔۔سب مہمان چلے گئے تھے۔۔۔

شیر علی اور نور بیگم بھی اپنے کمرے میں چلے گئے مریم اپنے روم میں سو رہی تھی۔۔

رات کے تین بج رہے تھے۔۔۔مرہا اور مہر ماہ آج ادھر اپنے بابا کے گھر ہی تھی۔۔۔

اسفندیار اپنے ماما بابا کے ساتھ واپس چلا گیا تھا۔۔۔

رات کے تین بجے مریم سو رہی تھی۔۔وہ ابھی بھی اپنے مہندی والے کپڑوں میں تھی۔۔۔

اسفند نے کال کی۔۔فون کی آواز پر مریم ایک دم گہری نیند سے اٹھی۔۔

اس نے کال اٹھائی۔۔جی سر تاج؟نیچے آؤ جلدی۔۔اسفند نے بولا۔کیوں؟

مریم نے نیند سے بوجھل آواز میں کہا۔۔ایڈونچر نہیں کرنا؟اسفند نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

اس وقت مریم نے حیرت سے پوچھا۔۔

آرہی ہو کہ میں جاؤں؟اسفندیار نے نارمل انداز میں دھمکی دی۔۔۔۔

اوہاں آتی ہوں۔۔۔مریم نے جلدی سے بولا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مریم نیچے آئی۔۔۔اس نے دروازہ کھولا۔۔سامنے اسفندیار کھڑا تھا۔۔

اسفندیار بائیک پر بیٹھا تھا۔۔بیٹھو جلدی۔۔اسفندیار گن کدھر ہے۔۔؟

گن بھی لایا ہوں۔۔پر نظر نہیں آرہی۔۔میری جیب کو ہاتھ لگا کر چیک کرو۔۔

اسفند بائیک چلا رہا تھا۔۔۔اسفندیار مریم کو لے کر پہلے ایک آئسکریم پالر پر آیا۔۔

کون سی لوگی؟۔۔ایک چاکلیٹ اور سٹابری والی۔۔۔دونوں نے مل کر آئسکریم کھائی۔۔۔

اس کے بعد اسفندیار مریم کو لے کر سمندر پر آیا۔۔۔

رات کو سمندر کا پانی چمکتا ہے۔۔وہاں کچھ لوگ قندیلیں جلا کر اڑا رہے تھے۔۔۔

Clubb of Quality Content

اسفندیار نے ان سے ایک قندیل لی۔۔۔پھر دونوں نے مل کر اڑائی۔۔

۔اسفندیار یہ بہت خوبصورت ہیں۔پورا آسمان قندیلوں سے بھرا تھا۔۔

اسفند کشتی میں بیٹھیں؟نہیں یار دیر بہت ہو گئی ہے واپس چلتے ہیں۔۔

اسفندیار پلیز ناں۔۔مریم نے ضد کی۔۔اچھا آؤ۔۔پتہ نہیں میں کیوں تمہاری ہر بات مان رہا ہوں۔۔اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

سمندر کا پانی آنکھوں کو سکون دے رہا تھا۔۔اور ٹھنڈی ہوا۔۔خاموشی کا بسیرا۔۔۔تاروں بھرا آسمان، صبح کے 5 بج رہے تھے۔۔۔

یار آؤ واپس چلیں اگر کسی کو پتہ چل گیا اچھا نہیں ہو گا۔۔اسفندیار کو فکر لاحق ہوئی۔۔۔

اسفندیار بائیک پر بیٹھا۔۔۔اسفندیار گن حفاظت کے لئے ساتھ لایا تھا۔۔

رات کا ٹائم تھا۔۔۔کچھ بھی ہو سکتا تھا۔اسفندیار اور مریم جا رہے تھے کہ،اچانک آگے کچھ پولیس والے کھڑے تھے۔

۔پولیس نے ناکہ بندی کی تھی۔۔۔بائیک روکیں۔پولیس والے نے سخت لہجے میں کہا۔۔

اسفندیار نے بائیک روکی۔۔۔

کیوں روکا ہے؟اسفندیار نے پولیس والے جانب دیکھتے ہوئے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ایک بچی اغواء ہوئی ہے۔۔۔پولیس والے نے کہا۔۔آپ کو لگتا ہے اس بچی کو میں نے اغواء کیا؟

اسفند نے کہا۔۔یہ آپ کے پیچھے جو لڑکی بیٹھی یہ آپ کی کیا لگتی ہے؟

پولیس والے نے مریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔آپ سے مطلب؟اسفندیار نے کہا۔۔

وہ لوگ غلط نظروں سے مریم کو دیکھ رہے تھے۔۔اس نے بال کھولے تھے۔۔۔

وہ مہندی والی پیلے رنگ کی فراک میں تھی۔۔۔دوپٹہ اس نے گلے میں لیا تھا۔۔

اسفند کی سخت نظروں کو محسوس کرتے ہوئے اس نے دوپٹہ کھول کر خود کو سارا کور کیا۔۔

اس نے دوپٹے کا ایک پلو چہرے پر بھی کر لیا۔۔اس کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھی۔۔

پولیس والے ابھی بھی اس کی ہی طرف دیکھ کر بات کر رہے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار کو غصہ آیا۔۔۔میری طرف دیکھ کر بات کریں۔۔

رات کے اس وقت اس بچی کے ساتھ کیا کر رہے ہو؟تھانے چلو ہمارے ساتھ۔۔

اسفندیار اس ٹائم کسی کو کال کر کے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ ورنہ اس کی ایک کال پر یہ سب پولیس والے اپنی نوکریوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔۔

یہ لڑکی میری بیوی ہے۔۔۔ ہم کیسی فنکشن سے آرہے ہیں۔۔

صبح کے پانچ بجے کون سا فنکشن ہوتا ہے؟ پاگل سمجھتا ہے ہمیں؟

صاحب یہ مجرے والے فنکشن کی بات کر رہا ہو گا۔۔ یہاں قریب ہی ایک کوٹھا ہے۔۔

یہ لڑکی مجھے طوائف لگ رہی ہے۔۔ ایک پولیس والے نے قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔۔ اسفندیار کی آنکھیں غصے سے لال ہو گئی۔۔۔

اس نے گن نکالی۔۔۔ تیری بہن ہو گی طوائف۔۔۔ ساتھ میں اسفندیار نے تین چار گالیاں بھی دی۔۔۔

پولیس والے تین چار تھے۔۔۔ان کے پاس بھی گن تھی۔۔ایک نے اسفندیار کے منہ پر مکہ مارا۔۔۔

اسفندیار نے اسے گریبان نے پکڑ لیا۔۔باقی اسفندیار کو پیچھے سے مار رہے تھے۔۔

تم لوگ جانتے نہیں میں کون ہوں۔۔اسفندیار نے سرد مہری سے کہا۔۔مجھے جانے دو، ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔

جو بھی ہے۔۔چل ہمارے ساتھ تھانے تمہاری ساری بدمعاشی نکالتے ہیں۔۔۔

پولیس والے کو مارے گا۔۔۔اس نے پھر سے اسفندیار کے منہ پر مکہ مارا۔۔

اسفندیار نے اپنی ٹانگ اس کے پیٹ میں ماری۔۔دو لوگوں نے اسفندیار کو بازوؤں سے پکڑا تھا۔۔

مریم ڈر سے کانپ رہی تھی۔وہ اپنا فون بھی گھر چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔

پلیز چھوڑ دیں۔۔۔پلیز ہمیں جانے دیں۔۔۔لڑکی چپ کرو۔۔۔گاڑی میں بیٹھو۔۔۔تھانے جانا ہے۔۔۔

Clubb of Quality Content

انہوں نے زبردستی دونوں کو کار میں بیٹھایا۔

مریم مسلسل رو رہی تھی۔۔جب کے اسفندیار ہلکا سا

مسکرایا۔۔۔ ہو گیا ایڈونچر؟ مریم نے غصے سے اسفندیار کی طرف دیکھا۔۔۔

پولیس والے دو لوگ اسفندیار کی بائیک پر تھے۔۔۔۔ اب صبح ہی کیسی کو کال کریں گے۔۔۔ سب سو رہے ہوں گے اس ٹائم۔۔

تھانے لانے کے بعد انہوں نے اسفندیار سے اس کا آئی ڈی کارڈ لیا۔۔

وہ جان چکے تھے۔۔ کسی عام شخص کا بیٹا نہیں ہے۔۔ اسفندیار اپنے بابا کو کال نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

اسفندیار نے اپنے خاندان کا حوالہ دیا۔۔۔

گھر والوں کو کال کرو تمہاری آ کر ضمانت کروائیں تم پر پولیس اہلکار پر ہاتھ اٹھانے کے جرم میں رپورٹ ہوئی ہے۔۔

اسفندیار،احد بھائی کو کال کرتے ہیں۔۔ مریم نے پریشانی سے کہا۔۔۔پاگل ہو؟ کیا عزت رہے گی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انکل کو پتہ چلا۔۔ تو بہت برا ہو گا۔۔ مجھے اپنا فون دیں۔۔ مریم نے بولا

اسفندیار پہلے تو نہیں دے رہا تھا پھر اس نے غصے سے مریم کی جانب فون کیا۔۔۔

اسفندیار اس معاملے میں احد کی ہیلپ نہیں لینا چاہتا تھا۔۔

مریم نے جلدی سے احد کو کال کی۔۔۔

احد اس ٹائم جاگ رہا تھا۔۔وہ صبح صبح جم جاتا تھا صبح کے 6 بج رہے تھے۔۔

مریم نے احد کو ساری بات بتائی۔۔۔

مریم تم فکر نہیں کرو میں بس آرہا ہوں۔۔اسفندیار غصے سے مریم کو دیکھ رہا تھا۔۔میں نے ان کو پیسے دینے تھے۔۔۔انہوں نے چھوڑ دینا تھا۔۔

کیوں ہم کیوں رشوت دیتے۔۔۔جب رشوت کے بغیر کام ہو جائے گا۔۔

احد بہت فاسٹ اور رش ڈرائیونگ کر کے آدھے گھنٹے میں پولیس اسٹیشن کے باہر تھا۔۔

وہ اندر آیا۔۔۔اس علاقے کے ایم این اے کا بیٹا۔۔احد کو ہر کوئی جانتا تھا۔۔احد اکثر جلسے کرتا رہتا تھا۔۔۔احد اندر آیا۔۔۔

مریم اور اسفندیار دونوں جیل کے اندر بیٹھے تھے۔۔۔احد کا نام ہی کافی تھا۔۔

احد کو دیکھتے ہی سب اپنی کرسیوں سے اٹھے۔۔۔سلام احد صاحب آپ ہمارے غریب خانے میں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھانہ کب سے غریب خانہ ہو گیا؟یہاں دن رات رشوت اور بھتہ خوری سر گرم ہے۔۔

سارے ثبوت میرے پاس ہیں۔۔بس تم لوگوں کو ڈھیل دے رہا تھا۔۔

اسفندیار خان کو لے کر آؤ۔۔احد نے سرد مہری سے کہا۔۔

سر آپ اس لڑکے کو کیسے جانتے ہیں؟ پولیس والے نے حیرت سے کہا۔۔

میرا بہنوئی ہے۔۔۔احد نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

"معزرت صاحب" ابھی لاتے ہیں۔۔

اسفند کی گال پر مکے کا نشان تھا۔۔۔اس کو کس نے مارا ہے۔۔احد نے سرد مہری سے پوچھا۔۔

ایک پولیس والے نے ساتھ کھڑے پولیس والے کی طرف اشارہ کیا۔۔

اس کو سسپینڈ کر دو۔۔۔ارے صاحب معاف کر دیں۔۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔۔۔وہ آدمی فریاد کرنے لگا۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔رہنے دیں ان کو نہ نکالے۔۔اسفند نے جلدی سے بولا۔۔

اسفندیار صاحب مجھے معاف کر دے آپ کا بہت شکریہ۔۔۔

اسفندیار باہر آ کر اپنی بائیک پر بیٹھا۔۔وہ مریم سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔

مریم احد کی کار میں پیچھے بیٹھ گئی۔۔اسفند کو غصہ اس بات پر تھا کہ۔۔

مریم نے احد کو کیوں فون کیا۔۔اسفندیار اپنا مسئلہ خود حل کرنا چاہتا تھا۔۔

وہ احد کا احسان نہیں لینا چاہتا تھا۔۔اسفندیار اس چیز کو انا پر لے آیا تھا۔۔

احد مریم کو گھر لے کر آیا۔۔شیر علی کے علاوہ سب جاگ رہے تھے۔۔اور کافی پریشان بھی تھے۔۔

گیٹ پر کھڑے گارڈز نے بتایا تھا کہ۔۔ مریم رات کو اسفندیار کے ساتھ گئی تھی۔۔۔

پر رات سے صبح ہو گئی تھی۔۔ اور یہ لوگ واپس نہیں آئے تھے۔۔

اس لیے سب کو فکر ہو رہی تھی۔۔ اسفندیار کا فون بھی بند جا رہا تھا۔۔۔۔

مریم کا فون گھر پر تھا۔۔۔ مریم خود کو بظاہر نارمل شو کروا رہی تھی۔۔۔

احد نے اسے گیٹ کے پاس چھوڑا تھا۔۔ وہ خود اندر نہیں گیا تھا۔۔۔

وہ یہی شو کروانا چاہتا تھا کہ مریم اسفند کے ساتھ ہی واپس آئی ہے۔۔

اور وہ باہر ہی اسے چھوڑ کر واپس چلا گیا ہے۔۔۔ احد بھی وہاں سے واپس آ گیا۔۔

اس نے مرہا کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

مریم اندر آتے ہی سیدھا اپنے روم کی طرف گئی۔۔۔ مہر ماہ اور نور بیگم صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

دیکھا تم نے اس لڑکی کو؟ کتنی اوارہ ہو گئی ہے۔۔۔بات کرے بغیر سیدھا اوپر چلی گئی۔۔ ہم پاگل ہیں جو اس کے لیے پریشان ہو رہے تھے۔۔۔اس میڈم کو کوئی پروا نہیں ہے۔۔ آج اس کی شادی ہے۔۔اور یہ ساری رات باہر گزار کر آئی ہے۔۔نور بیگم نے غصے میں کہا۔۔۔

ماما ریلیکس ہو جائیں اتنا غصہ نہیں کریں۔۔وہ اسفندیار اپنے شوہر کے ساتھ تھی۔۔۔۔ کسی ایرے غیرے کے ساتھ نہیں تھی۔۔۔ساری رات باہر رہی ہے۔۔تھک گئی ہو گی۔۔۔

اس لئے سیدھا روم میں چلی گئی۔۔ابھی اسے ریسٹ کرنے دیں۔۔بعد میں بات کر لیں گے۔۔۔

آپ یہ سب چھوڑیں۔۔مجھے بتائیں آپ نے آج کے فنکشن کے لئے ڈریس چوز کر لیا ؟مہر ماہ نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔کرنا ہے ابھی۔۔۔کریں نہ جلدی۔۔آئیں میں آپ کی ہیلپ کرواتی ہوں ۔۔مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

مہر ماہ بات کا رخ بدل رہی تھی۔۔تاکہ نور بیگم کا غصہ تھوڑا کم ہو۔

۔مہر ماہ شروع سے ہی اپنی بہنوں کو ایسے ہی ہر اچھے برے کاموں میں سپورٹ کرتی تھی۔۔

مریم کو پتہ تھا۔۔۔اسفندیار اس سے ناراض ہے۔۔۔اس نے گھر آ کر اس کو بہت کالز کی اس کا فون بند جا رہا تھا۔۔

مجھے ایڈونچر پر جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔اب ان کو کیسے مناؤں۔۔مریم پریشان ہو گئی تھی

۔۔

مریم اپنی بارات کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔اس نے گولڈن کلر کا بھاری لہنگا پہنا تھا۔۔۔

اوپر لال رنگ کی کام سے بھری ہوئی چولی تھی۔۔چولی قمر سے نیچے تک تھی۔۔

دوپٹہ بھی گولڈن کلر کا تھا۔۔۔مریم انتہائی حسین دلہن لگ رہی تھی۔۔۔

پر اس کے چہرے پر بلکل بھی خوشی نہیں تھی۔۔اسفندیار کے غصے کا سوچ کر اسے ڈر

لگ رہا تھا۔۔۔

اسفندیار بظاہر سب سے ہنس کر بات کر رہا تھا۔۔پر جب بھی وہ احد کی طرف دیکھتا۔۔

اسے عجیب سا غصہ آجاتا۔۔احد اس کی طرف مسکرا کر دیکھتا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر ملکے کا ابھی بھی ہلکا ہلکا نشان تھا۔۔

رخصتی ہو گئی۔۔مریم رخصت ہو کر اسفندیار کے گھر آ گئی۔۔رخصتی ٹائم تک اسفندیار کا موڈ کچھ حد تک بہتر ہو چکا تھا۔۔

وہ اپنا غصہ بھول گیا تھا۔۔۔اب وہ نارملی سب سے بات بھی کر رہا تھا۔۔۔

مریم نے ادھر اُدھر کی باتیں کر کے اس کا موڈ اچھا کر دیا تھا۔۔۔وہ اب اس سے ہنس کر بات کر رہا تھا۔۔۔

اور بہت خوش بھی لگ رہا تھا۔۔۔وہ لوگ گھر آچکے تھے۔۔۔ گھر آتے ہی اسفندیار کو کسی کی کال آئی۔۔

وہ گھر سے باہر چلا گیا۔۔۔

مریم اسفندیار کے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔مریم کافی دیر اس کا انتظار کرتی رہی۔۔پر اسفندیار روم میں نہیں آیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کا ایک بج رہا تھا۔۔اسفندیار روم میں آیا۔۔مریم ہوش و حواس سے بیگانہ ہو کر پورے بیڈ پر اپنا لہنگا بکھیر کر سو رہی تھی۔۔۔

اسفند نے مریم کو کندھے سے ہلایا۔۔اٹھو مریم!!اسفند کی آواز پر گہری نیند سے اٹھی۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔

اسفندیار آپ کدھر تھے؟۔۔۔مریم نے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔

اٹھو بیڈ سے جا کر گیسٹ روم میں سو جاؤ، صبح سب بتاؤ گا۔۔

ناولز کلب

اسفندیار یہ آپ کیا بول رہے ہیں۔۔۔مریم نے حیرت سے پوچھا۔۔

مریم میں اس وقت کوئی بات نہیں کرنا چاہتا یہاں سے چلی جاؤ۔۔اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

پر اسفندیار؟؟مریم کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

کیا وہ اسے اپنے کمرے سے نکال رہا ہے؟

اگر نکال رہا ہے تو کیوں؟

کیا ایڈونچر والی رات کی وجہ سے؟

یا پھر کچھ اور ہوا ہے جو مریم کو معلوم نہیں؟

بے شمار منفی خیالات مریم کے دماغ میں گردش کرنے لگے۔۔۔

اسے کمرے سے جانا اپنی توہین لگ رہا تھا۔۔۔اسفندیار کپڑے لے کر واش روم میں داخل ہوا۔۔۔

وہ کپڑوں سمیت شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا۔۔۔ماضی!!

ماضی!!

ماضی!!

کیوں ماضی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتا، کیونکہ ماضی ہمارا حال خراب کر دیتا ہے۔۔۔

کیوں ہم بری باتوں کو دماغ سے نہیں نکال پاتے۔۔۔

مریم رونے والی شکل بنا کر گیسٹ روم میں آ گئی۔۔۔اس کو شدید غصہ بھی آ رہا تھا۔۔

ساری رات دونوں نے جاگ کر گزار دی۔۔۔مریم کو اب بس صبح کا انتظار تھا۔۔۔

تاکہ وہ سب سچ جان سکے۔۔۔ صبح کے 6 بج رہے تھے۔۔مریم ابھی بھی اپنے دولہن والے جوڑے میں تھی۔۔

اس نے بس جیولری اتار دی تھی۔۔۔اسفندیار کے روم کا دروازہ کھولا تھا۔۔

وہ نیچے زمین پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔

اسفندیار کیا ہوا ہے؟ مریم اس کے پاس آ کر بیٹھی۔۔۔

اسے فکر ہو رہی تھی۔۔۔

میں نے تمہیں اس لئے کمرے سے بھیجا تھا تاکہ میں غصے میں تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دوں

۔۔۔

کس بات کا غصہ؟ مریم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اس رشتے کا آغاز سچ سے شروع کرنا چاہتا تھا، کوئی بھی بات تم سے چھپی نہ رہے۔۔۔

پر کل رات میں اپنے ہوش میں نہیں تھا۔۔۔ سچ بتانے کے بھی ہمت نہیں تھی۔۔۔

غصے میں، میں چاہتا ہوں کوئی شخص مجھ سے بات نہیں کرے۔۔۔

میں حد سے زیادہ تلخ ہو جاتا ہوں۔۔ اسفندیار بول رہا تھا۔۔۔

مریم خاموشی سے اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

کچھ سال پہلے میری، ایک لڑکی کے ساتھ منگنی ہوئی تھی۔۔۔

کل رات وہ پاکستان آئی ہے، اس کے ساتھ میری کچھ تصاویر تھی۔۔

جو اس نے ایڈیٹ کروائی ہیں۔۔ان تصاویر میں اس نے بہت بے ہودا لباس پہنا ہوا ہے

۔۔

وہ اسی طرح کے مغربی لباس ہی پہنتی تھی۔۔۔وہ تصاویر تمہیں بھیجنا چاہتی ہے۔۔۔

تاکہ ہمارا تعلق خراب ہو جائے، کیونکہ ابھی تک تمہیں میری منگنی والی بات نہیں پتہ تھی

۔۔۔

وہ بس مجھے ڈسٹرب کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔اور کر چکی ہے۔۔میں سب بھول گیا تھا۔۔

وہ اپنا منہ بند رکھنے کے لئے مجھ سے ایک بھاری رقم مانگ رہی تھی۔۔۔۔

مجھے کل رات کسی unknown نمبر سے یہ تصاویر ملی تھیں۔۔

جب میں نے اس نمبر پر کال کی تو۔۔مجھے آگے سے کوئی جواب نہیں ملا۔۔

پھر ایک جگہ کی لوکیشن کا میسج بیجھا۔۔۔میں وہاں گیا۔۔۔

لوکیشن ایک ریسٹورنٹ کی تھی۔۔۔

ٹرسٹ می مریم میں ماضی بھول گیا تھا۔۔۔کچھ عرصہ مجھے اس سے محبت بھی ہوئی تھی۔۔

پر میں نے خود کو اس ٹراما سے نکال لیا تھا۔۔میں نے بہت مشکل سے"move on"

کیا تھا۔۔۔

مجھے وہ اچھی لگتی تھی۔۔۔پر اس کا کردار اچھا نہیں تھا۔۔۔

اس کا بوائے فرینڈ تھا۔۔اس نے واضح الفاظ میں کہا تھا وہ شادی کے بعد بھی اپنے بوائے

فرینڈ کے ساتھ رابطے میں رہے گی۔۔۔

وہ جب چاہے اس کے ساتھ گھومنے پھرنے جا سکتی ہے۔۔

جب چاہیے وہ اس سے ملنے ہمارے گھر آسکتا ہے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مریم حیرت سے سب سن رہی تھی۔۔

مریم!!اسفندیار نے مریم کا ہاتھ پکڑا،مریم کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

مجھے معلوم ہے تم مجھ سے ناراض ہو گی۔۔مجھے تمہیں کل رات روم سے نہیں نکالنا چاہیے تھا

۔۔

پر۔پر۔میں مجبور تھا۔۔

تم مجھ سے مختلف سوالات کرتی،کدھر تھے،اتنی دیر سے کیوں آئے،کیا ہوا ہے؟

کل رات میں اس کنڈیشن میں نہیں تھا کہ تمہارے کسی بھی سوال کا جواب دیتا۔۔۔

اسفندیار مریم کے چہرے کے تاثرات نہیں سمجھ پا رہا تھا۔۔۔

وہ اپنی صفائی دے رہا تھا۔۔وہ مسلسل بغیر رکے بول رہا تھا۔۔

اسفندیار کو ڈر تھا،مریم اس سب کے بعد اس سے بد گماں نہ ہو جائے۔۔۔

اور اس ڈر کے آثار اسفندیار کے چہرے پر واضح تھے۔۔

دوسری طرف خاموشی تھی۔۔ایک طویل خاموشی۔۔

مریم کچھ تو بولو۔۔

اسفندیار نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جو رونے سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔

اسفندیار آپ نے ایک خوبصورت رات اس لڑکی کی وجہ سے ضائع کر دی۔۔۔

مجھے لگتا تھا آپ کی پہلی محبت میں ہوں۔۔پر وہ تو کوئی اور تھی۔۔۔دکھ سے کہا۔۔

آواز روندی ہوئی تھی۔۔۔

آپ کو چاہیے تھا شادی سے پہلے مجھے سب کچھ بتاتے۔۔

مریم وہ صرف ایک منگنی تھی،جو کچھ عرصہ چلی,اور پھر ختم ہو گئی۔۔۔

اس دوران میری تین سے چار بار میری منگیتر سے ملاقات ہوئی،

جس میں وہ اپنے فون میں تصاویر لیتی تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے ایک بار مجھ سے میری شرٹ لیس تصویر مانگی تھی۔۔۔

مجھے نہیں معلوم اتنے سال سے وہ تصویر اس کے پاس کیا کر رہی ہے۔۔۔

یقیناً وہ ایڈیٹ ہوئی تھی۔۔اسفندیار میں نے کوئی وضاحت نہیں مانگی۔۔۔

مجھے بس اتنا بتائیے،اپ نے کل رات مجھے روم سے باہر کیوں نکالا؟۔۔۔

ٹھیک ہے نہیں جواب دینا تھا نہ دیتے،خود جہاں ادھی رات گزاری تھی،وہاں باقی کی رات بھی گزارا تے۔۔

اس طرح میری توہین کیوں کی؟۔۔۔مریم نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

میں رات باہر نہیں گزار سکتا تھا۔۔اسفندیار نے سر جھکایا تھا۔۔۔

مجھے معلوم ہے میں نے غلط کیا ہے،مجھے اس سے ملنے کل رات نہیں جانا چاہیے تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مجھے نہیں پتہ تھا وہ تصاویریں اس نے مجھے بھیجی تھیں۔۔۔اسفندیار نارمل انداز میں بول رہا تھا۔۔

اچھا تو پھر رات کے 1 بجے تک تم اس کے ساتھ تھے۔۔

مریم نے خفگی سے کہا۔۔

(گزشتہ رات)

رخصتی کے بعد اسفندیار اور مریم گھر آگئے،اسفندیار کی ماما مریم کو اسفندیار کے روم میں لے گئی۔۔۔

Clubb of Quality Content

جس کو پھولوں سے بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔

اسفندیار ابھی باہر ہی تھا،اسے ایک unknown نمبر سے اپنی تصاویر ملی۔۔۔

جس میں وہ شرٹ لیس تھا اور اپنی منگیتر کے ساتھ کھڑا تھا،

اس لڑکی نے بھی بے ہودا قسم کا لباس پہنا تھا۔۔۔ تصاویریں دیکھتے ہی اسفندیار حیرت میں ڈوب گیا۔۔

اسفندیار کو میسج ریسیو ہوا۔۔۔

ایک ایڈریس بھیج رہا ہوں۔۔۔ فوراوہاں اؤ۔۔ ورنہ یہ تصاویریں تمہاری بیوی کو سینڈ کر دی جائے گی۔۔۔

اس ٹائم تقریباً رات کے 10 بج رہے تھے۔۔

اسفندیار نے اسی نمبر پر کال کی پر فون نہیں اٹھایا گیا۔۔۔

اسفندیار نے اپنے ایک دوست کو اس سارے معاملے سے آگاہ کیا۔۔۔

اس نے اسفندیار کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

اسفندیار اکیلا وہاں نہیں جا سکتا تھا۔۔

وہ دونوں اسی ایڈریس پر پہنچ چکے تھے۔۔۔ یہ ایک ریسٹورنٹ تھا۔۔۔

اسفندیار کی منگیتر اسے دیکھ کر خود چل کر اس کے پاس آئی۔۔۔

وہ ابھی بھی مغربی لباس میں تھی۔۔۔اسفندیار کے دوست کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔

اسفندیار کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔اس نے سختی سے مٹھیاں بند کی تھیں۔۔۔

یہ کیا تماشا ہے؟اسفندیار نے غصے سے بھرپور آواز میں کہا۔۔۔

اؤ بیٹھ کر بات کرتے ہیں...اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور ایک ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

اسفندیار نے پیچھے مڑ کر اپنے دوست کی طرف دیکھا۔۔

میں گاڑی میں بیٹھا ہوں۔۔۔تم بات کر کے جلدی واپس اجانا۔۔۔

اسفندیار کا دوست یہ کہتے ہوئے باہر کار میں جا کر بیٹھ گیا۔۔

اسفندیار اس کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔۔۔یہ تصاویریں تم نے ایڈیٹ کروائی ہیں؟۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں نے تمہیں اپنی کوئی شرٹ لیس تصویر نہیں بھیجی تھی۔۔

اسفندیار آپ بھول رہے ہیں۔۔۔ آپ نے مجھے اپنی ایک شرٹ لیس تصویر بھیجی تھی۔۔۔

میری پاس engagement کی تصاویر بھی ہیں،اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اسفندیار کو شدید غصہ آرہا تھا پر وہ ضبط کر کے بیٹھا تھا۔۔۔

میری بیوی کو منگنی کے بارے میں سب پتہ ہے،اسفندیار نے اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کے لئے جھوٹ بولا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا منگنی والی بات کو،وہ لڑکی اس کے ویک پوائنٹ کے طور پر استعمال کرے ۔۔

میں جانتی ہوں تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔ اگر اسے سب پتہ ہوتا تم یہاں کبھی نہ آتے ۔۔۔

اگر اسے سب پتہ ہوتے، تمہارے چہرے پر یہ بے چینی کے آثار بلکل نہ ہوتے۔۔۔

تمہاری آج شادی کی پہلی رات تھی، تم اپنے بیوی کو اکیلا چھوڑ کر یہاں میرے سامنے نہ بیٹھے ہوتے۔۔۔

اسفندیار اس لڑکی کی عقل اور مکاری پر دنگ رہ گیا۔۔

لڑکی واقعی میں بہت شاطر اور چالاک تھی۔۔۔

کیا چاہتی ہو؟ اسفندیار اصل بات کی طرف آیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میرے بوائے فرینڈ نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔۔۔ اور میری ماما کی ایک کار ایکسیڈنٹ میں کچھ عرصہ پہلے دیتھ ہو گئی تھی۔۔۔

بغیر پیسوں کے میں امریکہ اکیلی نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

اس لئے پاکستان آ گئی ہوں۔۔مجھے بہت زیادہregret ہے،مجھے تب اپنے بوائے فرینڈ کی بجائے تمہیں چوز کرنا چاہیے تھا

میں نے آج تمہاری انسٹاگرام پر سٹوری دیکھی۔۔۔تمہاری شادی کی تصاویریں تھیں۔۔۔

یہ کہتے ہوئے وہ رونے لگی۔۔۔اسفندیار سرخ آنکھوں سے خاموشی سے اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی وجہ سے وہ اتنا عرصہ ڈیپریشن اور ٹراما میں رہا۔۔۔

منگنی ختم ہونے کے بعد اسفندیار کوanger issues,سٹارٹ ہوئے تھے۔۔۔

اسے ہر چھوٹی چھوٹی بات پر حد سے زیادہ غصہ آتا تھا۔۔۔

وہ چیزیں اٹھا اٹھا کر توڑ دیتا تھا۔۔۔

اس کے لئے کچھ سال پہلے یہ لڑکی بہت اہم تھی۔۔۔اسفندیار کو اس لڑکی سے محبت تھی۔۔۔

منگنی کے بعد اکثر گھنٹوں اسفندیار اور یہ لڑکی فون پر باتیں کیا کرتے تھے۔۔۔

اسفندیار ایک open minded شخص تھا،اس لئے اس کا ذہن بھی یہی تھا کہ،

منگنی کے بعد لڑکا لڑکی کو آپس میں بات کرنی چاہیے تاکہ understanding بن جائے

۔۔۔

اسلام میں منگنی کا کوئی کانسیپٹ نہیں،یہ بھی ایک حرام تعلق کی طرح ہے۔۔

آج کل ہمارے معاشرے میں منگنی کا رواج بہت عام ہے۔۔۔

لڑکا لڑکی منگنی کے بعد ہی میریڈ کپل کی طرح رہ رہے ہوتے ہیں۔۔

فون پر ایک دوسرے کو ہر طرح کی تصاویر شئیر کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔

اسفندیار نے کبھی اپنی منگیتر سے کوئی غلط تصویر نہیں مانگی تھی۔۔

وہ اکثر خود بولڈ تصاویر اسفندیار کو بھیج دیا کرتی تھی۔۔۔

شرٹ لیس تصویر کی ڈیمانڈ بھی اس لڑکی کی ہی تھی۔۔۔

اس نے اسفندیار کو بہت زیادہ فورس کیا تھا۔۔۔

جب اسفندیار پاکستان شفٹ ہوا تھا۔۔۔ تب اس کا مائنڈ سیٹ تبدیل ہوا تھا۔۔۔

کیونکہ اکثر انسان جس ماحول میں رہتا ہے، سوچ بھی ویسی ہو جاتی ہیں۔۔۔

ایک مغربی اور آزاد خیال ملک میں رہ کر اسفندیار کی سوچ بھی کافی آزاد خیال ہو گئ تھی۔۔۔

پر وہ اتنا بھی آزاد خیال نہیں ہوا تھا کہ اپنی ہونے والی بیوی کے بوائے فرینڈ کو قبول کرتا

۔۔۔

منگنی کے بعد کچھ عرصے تک اس لڑکی نے اپنے بوائے فرینڈ کا اسفندیار کے سامنے کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔۔

پھر آہستہ آہستہ وہ اسفندیار کے سامنے اس کے ذکر کرنے لگی۔۔

اسفندیار مجھے 5 لاکھ روپے چاہیے، میں دوبارہ کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤں گی۔۔۔

اگر نہ دوں تو؟ اسفندیار نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تو میں یہ تصاویریں پوسٹ کر دوں گی۔۔۔ تم بدنام ہو جاؤ گے۔۔ اس نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

اسفندیار خاموشی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

ٹائم گزرتا جا رہا تھا، یقیناً وہ ایک بڑی مشکل میں پھنس چکا تھا۔۔۔

اور وہ جانتا تھا کہ اس مشکل سے کیسے باہر نکلنا ہے۔۔

کرو پوسٹ.. اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اب وہ بلکل پر سکون اور مطمئن ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

اسفندیار نے اس کے سامنے بیٹھنے سے پہلے اپنا فون ریکارڈنگ پر لگا دیا تھا۔۔۔

اسفندیار نے اپنا فون پکڑا اور وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

وہ لڑکی شدید غصے میں اسفندیار کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

مجھے اس طرح بلیک میل کرنے کے جرم میں تمہیں جیل بھی ہو سکتی ہے۔۔۔

اس لئے سوچ سمجھ کر پوسٹ کرنا۔۔یہ ریکارڈنگ پولیس کے پاس جائے گی۔۔۔اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

اس لڑکی کا دل کر رہا تھا،اسفندیار کا منہ نوچ لے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔پر دماغی طور پر بہت زیادہ ڈسٹرب ہو گیا تھا۔۔۔

یہ ریسٹورنٹ اس کے گھر سے تھوڑا دور تھا۔۔۔ تقریباً 40 منٹ کا راستہ تھا۔۔

اسفندیار نے پہلے اپنے دوست کو اس کے گھر چھوڑا۔۔پھر واپس گھر آیا۔۔۔

اس دوران اسے کافی لیٹ ہو گئی۔۔۔وہ سارے راستے ماضی کے بارے میں سوچتا رہا۔۔

کچھ ٹریفک بھی اج معمول سے زیادہ تھی۔۔۔وہ جتنا جلدی گھر پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔

اتنی ہی دیر ہو رہی تھی۔۔۔وہ جانتا تھا،مریم اس سے ناراض ہو گی۔۔۔

روز رات کو اپنی منگیتر سے میسیجز پر بات کرنا۔۔اس کے ساتھ لنچ،ڈنر کرنا۔۔۔

اسفندیار کو ہر چیز پر regret ہو رہا تھا۔۔اس لگ رہا تھا وہ ماضی میں بہت کچھ غلط کرتا رہا ہے۔۔۔

بلکے گناہ کرتا رہا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے نہیں معلوم تھا مریم کا ری ایکشن کیا ہو گا۔۔۔

ایک منگنی ہی تو چھپائی ہے،کونسا پہلی شادی چھپائی ہے۔۔

اسفندیار خود کو تسلی دے رہا تھا۔۔۔وہ ساری رات خود سے الجھتا رہا۔۔۔

اسے مریم کو سچ بتانا چاہیے یا نہیں۔۔۔اگر سچ بتانے کے بعد ان کا تعلق خراب ہو گیا۔۔۔

یا مریم اس سے ناراض ہو گی، ناراض ہونا بنتا ہے اسفندیار۔۔۔

ناراض ہوتی بھی ہے تو میں منا لوں گا، پر میں اس سے یہ بات نہیں چھپا سکتا۔۔۔

اسفندیار ساری رات خود سے ہمکلام ہوتا رہا۔۔۔

بے شمار خیالات اس کے ذہن میں گردش کرتے رہے۔۔۔

صبح اس نے مریم کو اب سچ بتانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

اور اس لڑکی کی ریکارڈنگ بھی مریم کو سنا دی۔۔۔

ریکارڈنگ سننے کے بعد مریم کو اس لڑکی پر شدید غصہ آیا تھا۔۔۔

وہ کچھ بھی کہے بغیر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ کل رات آپ نے مجھے کمرے سے نکالا تھا،

اب میں خود آپ کا کمرہ چھوڑ کر جا رہی ہوں۔۔۔میں گیسٹ روم میں رہا کروں گی

۔۔۔مریم نے سنجیدہ اور دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

اسفندیار حیرت سے مریم کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

مریم اب اس بات کو اپنی آنا پر لے رہی تھی۔۔

مریم!!!اسفندیار نے اسے پکارا۔۔

مریم اسفندیار کی آواز پر بھی نہیں رکی۔۔اور باہر چلی گئی۔۔۔وہ سیدھا گیسٹ روم میں

آئی۔۔۔

اسفندیار کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔۔

کچھ عرصہ پہلے وہ اتنی مشکل سے جس ٹراما سے نکلا تھا۔۔۔

پھر خود کو ماضی کی طرف جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ ماضی کی دیواروں سے خود کو ٹکراتا ہوا اور زخمی ہوتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کا دل زخمی تھا،اسے اس وقت مریم کی محبت کی ضرورت تھی۔۔۔

اس کا خیال تھا،وہ اسے سمجھے گی،پر وہ تو اسے چھوڑ کر کمرے سے ہی چلی گئی۔۔۔۔

اس نے چیزیں توڑنا شروع کر دی۔۔۔وہ دیوانہ وار جو اس کے ہاتھ میں آرہا تھا،

زمین پر زور سے مار رہا تھا۔۔۔

اسفندیار کو اچانک سانس لینے میں دشواری ہوئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مریم کو زور زور سے چیزوں کو توڑنے کی آوازیں آئی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسفند کی ماما بھی ڈر کر اسفند کے روم میں آئی۔۔اسفند شروع سے ایسے ہی کرتا تھا۔۔۔

جب اسے بہت زیادہ غصہ آتا تھا۔۔وہ کمرے کا نقشہ بگاڑ دیتا تھا۔۔

ہر چیز توڑ دیتا تھا۔۔مریم جیسے گئی تھی۔۔ویسے بھاگ کر واپس آئی۔۔وہ ابھی تک لہنگے میں تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار زمین پر بیٹھا تھا،اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ چیزوں کو یہاں وہاں پھینک کر اپنا انہیلر تلاش کر رہا تھا۔۔۔

وہ ہر دراز کھول کھول کر دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کا چہرہ پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔۔

مریم آج پہلی دفع اسفندیار کو اس روپ میں دیکھ رہی تھی۔۔

ماما۔۔میرا۔۔انہیلر۔۔۔اسفندیار نے بمشکل الفاظ ادا کیے۔۔

عائلہ بیگم نے جلدی سے ہر جگہ تلاش کیا،ان کو جلد ہی مل گیا۔۔۔

اسفندیار نے انہیلر منہ کے ساتھ لگایا۔۔۔مریم پریشان سی کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔

کمرہ سارا بکھرا ہوا تھا۔۔۔اسفندیار کا سانس کچھ بہتر ہوا۔۔۔

ماما اس کو کہے جائے یہاں سے اسفندیار نے مریم کی طرف دیکھے بغیر کہا۔۔۔

مریم بیٹا باہر آجاؤ۔۔۔میں اسفندیار کو سنبھال لوں گی۔۔

مریم نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔کام والی اسفندیار کے روم میں آئی۔۔۔

بیگم صاحبہ آپ کے فون پر اسد علی صاحب کی کال آرہی ہے۔۔۔

اسفندیار کی ماما فون ریسیو کرنے کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

ویسے بھی اسد علی کو اسفندیار کی حالت سے آگاہ کرنا تھا۔۔۔

مریم اسفندیار کے قریب آئی۔۔۔جس کا ہاتھ زخمی تھا۔۔اسفند کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا

۔۔

کیا ملا یہ سب توڑ کر؟مریم نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

"سکون"اسفند نے مختصر جواب دیا۔۔۔اسفندیار یہ سب کیا ہے؟مریم نے نم آنکھوں کے ساتھ پوچھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہیں کیا نظر آرہا ہے؟اور تم تو یہ کمرہ چھوڑ گئی تھی۔پھر کیوں آئی ہو؟

مریم نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

مریم نے سائیڈ دراز سے فرسٹ ایڈ کٹ نکالی۔۔اسفند نے شیشے کی میز پر مکا مارا تھا۔۔۔

ہاتھ ادھر کرو، مریم نے کہا۔۔ چھوڑ دو اسفندیار نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔ اس کی ضرورت نہیں۔۔۔

مریم نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر پٹی کی مریم کو کچھ حد تک اندازہ ہو گیا۔۔۔

وہ اسفندیار کو صرف محبت کے ساتھ کنٹرول کر سکتی ہے۔۔۔

جن بچوں کے ماں باپ آفس میں کام کاج میں مصروف رہتے ہیں۔۔

ان کے بچے اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اسفندیار کی ماما ڈاکٹر تھی اور بابا بزنس مین وہ دونوں اسفند کو ٹائم نہیں دیتے تھے۔۔۔

بچوں کو صرف محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔ اسے بچپن سے ہی جب بھی غصہ آتا تھا۔۔۔

ایسے ہی چیزیں توڑ دیا کرتا تھا اور اس کے ماں باپ اسے کچھ نہیں کہتے تھے۔۔۔

یہی چیز بچوں کو خراب کرتی ہے۔۔۔ان کے پاس پیسہ تھا۔۔۔

جب وہ کوئی چیز توڑتا تھا اس کی جگہ وہ اور نئی چیزیں لا کر اس کے کمرے میں رکھ دیتے تھے۔۔۔

جب وہ غصے میں چیزیں توڑتا تھا۔وہ دونوں اکثر گھر ہی نہیں ہوتے تھے۔۔۔

مریم میں سکون چاہتا ہوں۔۔۔وہ سکون جس کی میں بچپن سے تلاش میں ہوں۔۔۔

میں خود سے الجھتا رہا ہوں،میں نے کل کی ساری رات یہ سوچنے میں گزار دی۔۔۔۔

تمہیں سب بتانا چاہیے یا نہیں۔۔۔

اسفند نے مریم کے ہاتھ کو پکڑا۔۔مجھ سے وعدہ کرو۔۔مجھے چھوڑ کر جانے کی بات نہیں کرو گی۔۔۔

اسفندیار کسی چھوٹے بچے کی طرح لگ رہا تھا، جو اپنے ڈر اور خوف مریم کے سامنے ظاہر کر رہا تھا۔۔۔

وعدہ کرتی ہوں۔۔۔ کبھی نہیں چھوڑ کر جاؤں گی۔۔۔اپ کو وہ محبت دوں گی۔۔

جس کے آپ حقدار ہیں۔۔۔وہ محبت جو آپ کو بچپن میں نہیں ملی۔۔۔

میں جس اسفندیار کو جانتی ہوں،وہ بہت مضبوط ہے۔۔۔

ایک کم ظرف اور گھٹیا لڑکی کے لئے خود کو کیوں تکلیف دیتے رہے ہو۔۔۔

اگر آپ کل رات ہی مجھے سب بتا دیتے، کل رات ہی یہ مسلئہ حل ہو جاتا۔۔۔

دوبارہ اس لڑکی کی وجہ سے ایسے خود کو زخمی نہیں کرو گے۔۔۔

دیکھو وہ کہی بھی نہیں ہے،وہ ماضی کا حصہ تھی،ماضی میں دفن ہو گئ۔۔۔

دوبارہ مجھے بتائے بغیر ایسے کسی بھی انجان شخص سے ملنے نہیں جانا۔۔۔

مریم پیار اور محبت سے اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔

اسفندیار نے تکیہ پر سر رکھا اور لیٹ گیا۔۔اس کے سر میں درد ہو رہا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد اسے اپنے ماتھے پر کسی کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا۔۔۔

اس نے انکھیں بند کی تھی۔۔۔مریم اس کا سر دبا رہی تھی۔۔اسے سکون مل رہا تھا۔۔اور تھوڑی دیر بعد وہ سو گیا۔۔۔

ساری رات جاگ کر گزاری تھی۔۔۔اب کچھ بہتر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

مریم نے دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا۔۔۔اس لئے بند دروازہ دیکھ کر اسفندیار کی ماما وہاں سے واپس چلی گئی۔۔

اسفندیار کے سونے کے بعد مریم کپڑے چینج کرنے ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔۔

(دو دن بعد)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آج مریم اور اسفندیار کا ولیمہ تھا۔۔۔گل رعنا اور شاذل شادی اٹینڈ کرنے واپس لاہور آئے تھے۔۔

شادی کے بعد پھر سے انہوں نے واپس اسلام آباد جانا تھا۔۔۔

گل رعنا کی صحت پر وہاں کے ماحول بہت زیادہ اثر ہوا تھا۔۔

وہ بہت جلد اپنی نارمل حالت میں واپس آ رہی تھی۔۔پہلے وہ ہر وقت خوفزدہ اور سہمی سہمی رہتی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پر اب مسکرانے لگی تھی۔۔۔زندگی انجوائے کرنے لگی تھی۔۔۔

یہ سب شاذل کی مدد سے ممکن ہوا تھا۔۔۔

گل رعنا ولیمے کے فنکشن کے لئے اپنا ڈریس استری کر رہی تھی۔۔

شاذل نے اسے آواز دی۔۔وہ استری بند کر کے وہاں سے گئی تھی۔۔۔سوٹ اس کا ابھی بھی وہاں ہی تھا۔۔۔

آج عائزہ عائلہ بیگم سے ملنے آئی تھی۔۔۔وہ وہاں سے گزر رہی تھی۔۔۔

اس کی نظر گل رعنا پر گئی۔۔جو سوٹ استری کر رہی تھی۔۔

گل رعنا جیسے ہی وہاں سے گئی۔۔عائزہ وہاں آئی۔۔اس نے استری آن کی اور فل تیز کر کے گل رعنا کے سوٹ کے اوپر رکھ دی۔۔۔

خود وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد گل رعنا واپس آئی۔۔۔اس نے استری اٹھائی۔۔

اس کا سارا سوٹ درمیان سے جل چکا تھا۔۔۔میں تو استری بند کر کے گئی تھی۔۔۔

شاذل...شاذل۔۔گل رعنا نے شاذل کو آوازیں دی۔۔۔کیا ہوا میری جان؟میرا سوٹ پتہ نہیں کیسے جل گیا ہے۔۔۔

گل رعنا نے پریشانی سے کہا۔۔۔

شاذل یہ سوٹ خود گل رعنا کے لئے لے کر آیا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں اگر جل گیا ہے۔۔انسان سے غلطی ہو جاتی ہے۔۔تم سے بھی ہو گی۔۔شاذل نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

نہیں!!!شاذل یہ میں نے نہیں جلایا ہے۔۔گل رعنا روہانسی ہو گئ۔۔

کیا خود جل گیا ہے۔۔؟شاذل نے تھوڑا سخت لہجے میں بولا۔۔

مجھے لگتا ہے۔۔"کسی نے جلایا ہے"،گل نے جلدی سے کہا۔۔

تم بغیر ثبوت کے الزام لگا رہی ہو۔۔ کیا بھائی ماما بابا یا بھابھی نے جلایا ہے؟ لہجہ سخت تھا

۔۔

کیونکہ ان کے علاوہ اس ٹائم گھر میں کوئی نہیں ہے۔۔

شاذل نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں شاذل میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔گل رعنا شرمندہ سی ہو گئ۔۔۔

جو بھی مطلب تھا۔۔اگر نہیں پہننا تھا تو ویسے ہی بتا دیتی۔۔جلانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

شاذل یہ سوٹ اپنی پسند سے اور بہت پیار سے گل رعنا کے لئے لے کر آیا تھا۔۔۔

شاذل کو بہت برا لگا تھا، کوئی اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔

اتنا قیمتی سوٹ جلا دے۔۔۔شاذل تو یہی سمجھ رہا تھا، سوٹ گل رعنا نے جلایا ہے۔۔۔

گل رعنا نے رونا شروع کر دیا۔۔۔خبردار جو تم روئی۔۔بچوں کی طرح ہر بات پر رونا شروع کر دیتی ہو۔۔۔

کوئی اور سوٹ پہن لو جا کر۔۔شاذل نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا۔۔گل رعنا نے روتے ہوئے کہا۔۔ٹھیک ہے مت جاؤ کوئی تمہیں فورس نہیں کر رہا۔۔۔شاذل یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

گل رعنا کو شاذل کا رویہ بہت برا لگا تھا۔۔۔شاذل

اپنی بھی کسی بات پر تھوڑا پریشان تھا۔۔اس نے وہ غصہ بھی گل پر نکال دیا تھا۔۔

سب لوگ تیار ہو رہے تھے۔۔

مہر ماہ گل رعنا کے روم میں آئی۔۔وہ خود پر کمبل تانے بے آواز رو رہی تھی۔۔

گل رعنا!! مہر ماہ نے آواز دی۔۔گل رعنا نے کمبل میں سے منہ باہر نکالا۔۔

جی بھابھی۔۔گل رعنا اٹھ کر بیٹھی۔۔تم تیار نہیں ہو رہی۔۔؟

تھوڑا سا تو ٹائم رہ گیا ہے۔۔ہم لوگ بس جانے والے ہیں۔۔مہر ماہ نے کہا۔۔

بھابھی میرا دل نہیں کر رہا۔۔آپ لوگ جائیں۔۔کیا ہوا؟ مہر ماہ گل رعنا کی سرخ آنکھیں دیکھ چکی تھی۔۔

تم رو رہی ہو۔۔؟ مہر ماہ نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

نہیں تو بس ویسے ہی، آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔۔

شاذل نے کچھ کہا ہے؟ مہر ماہ نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

نہیں بھابھی گل رعنا نے کہا۔۔۔ پھر کیا ہوا ہے۔؟ مہر ماہ نے دوبارہ پوچھا۔۔۔

میرا سوٹ جل گیا۔۔ گل رعنا نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

تو کیا ہوا بچہ، کوئی اور پہن لو۔۔ مہر ماہ نے پیار سے کہا۔۔

بھابھی وہ سوٹ میرے لئے شاذل لے کر آئے تھے۔۔۔۔

اور بہت قیمتی تھا۔۔

ان کو لگ رہا ہے میں نے جان بوجھ کر جلایا ہے۔۔ گل رعنا نے کہا۔۔

اب ٹائم کم ہے ورنہ میں سیم ویسا سوٹ تمہیں ریڈی کروا دیتی اپنی ڈیزائنر سے۔۔۔

مہر ماہ نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔

مہر ماہ ابھی بات کر ہی رہی تھی۔۔۔شاذل روم میں داخل ہوا۔۔اس کے ہاتھ میں ایک فراک تھا۔۔۔

جو پیک تھا۔۔جس میں سیم پہلے جیسا ایک اور سوٹ تھا۔۔

بلیک کلر کی بہت ہی خوبصورت فراک تھی۔۔۔پہنو جلدی لیٹ ہو رہی ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شاذل نے خود بھی بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنی تھی۔۔

گل رعنا نے شاذل کی طرف دیکھے بغیر سوٹ پکڑ لیا۔۔۔

محترمہ ناراض ہو چکی تھیں۔۔

اس شاذل کے غصے اور سخت لہجے کی عادت نہیں تھی۔۔۔

مہر ماہ روم سے باہر چلی گی۔۔گل رعنا جلدی سے سمپل سا تیار ہوئی۔۔۔۔

سب لوگ ولیمے والی جگہ پر پہنچ چکے تھے۔۔۔اسفندیار کا موڈ بہت بہتر تھا۔۔

وہ اور مریم دونوں انتہائی خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔اسفندیار کی نظروں کا مرکز صرف مریم تھی۔۔۔

سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا۔۔ولیمہ کے بعد سب مہمان آہستہ آہستہ کر کے واپس جانے لگے

۔۔۔

مریم اور اسفندیار واپس گھر آچکے تھے۔۔۔مریم چہرے پر ڈوپٹہ کر کے بیٹھی تھی۔۔۔

سارا دن میں تمہیں دیکھتا رہا ہوں۔۔اب چہرہ چھپانے کا کیا فائدہ؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسفندیار نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ آپ نے ابھی تک مجھے منہ دیکھائی نہیں دی۔۔۔

جلدی کرے،ساری رسمیں کرنی ہے۔۔۔ مریم نے خوشی سے کہا۔۔

اچھا تو محترمہ کو منہ دیکھائی چاہیے،اسفندیار نے ایک باکس مریم کے سامنے کیا۔۔۔

جو مستطیل شکل کا تھا،اور لمبا تھا،دیکھنے میں یہی لگ رہا تھا،

کہ اندر کوئی بریسلٹ یا پھر گلے میں پہننے والی چین ہو گی۔۔

پر جب مریم نے باکس کھولا۔۔اس کا دماغ ہل گیا۔۔

Clubb of Quality Content

باکس میں 100 روپے والا ایک معمولی سا لکھنے والا پین تھا۔۔

اسفندیار!!یہ کیا ہے،مریم نے منہ بناتے ہوئے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

بھئی میں ایک ٹیچر ہوں۔۔۔اور ٹیچرز اس طرح کے گفٹس ہی دیتے ہیں۔۔۔

اسفندیار نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے،سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

اسے مریم کی حالت دیکھ کر بہت مزہ آرہا تھا۔۔

وہ اپنی منہ دیکھائی کے گفٹ کے لئے بہت پر جوش تھی۔۔۔

تو کیا ڈاکٹرز اپنی بیوی کو منہ دیکھائی میں میڈیسن اور انجیکشن دیتے ہوں گے؟

مریم نے منہ بناتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

" may be "

اسفندیار نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

میں کپڑے چینج کرنے جارہی ہوں۔۔جائیں آپ بھی چینج کر کے سو جائے۔۔

مریم کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔۔۔

اسفندیار ابھی اسے مزید تنگ کرنے کا سوچ رہا تھا۔۔

مریم میں نے تم سے کچھ اور بھی چھپایا ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار نے ایک بار پھر سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

مریم نے حیرت سے دیکھا۔۔۔

اب کون سا راز کھلنے والا تھا۔۔۔وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

مریم میری کلاس میں ایک شازیہ نام کی گونگی لڑکی پڑھتی ہے۔۔۔

ماشااللہ بہت نیک ہے،عبایا پہن کر آئی تھی،بس ایک دن،ڈیجیٹل گونگی ہے،اپنی بات فون پر ٹائپ کر کے بتاتی ہے۔۔۔

اسفندیار اب مریم کا مذاق بنا رہا تھا۔۔کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ایک سنجیدہ انسان تھا۔۔

جو ہر وقت سیریس شکل بنا کر رہتا تھا۔۔اسفندیار بس کریں نہ کوئی شازیہ نہیں ہے۔۔۔

مریم نے جھنجھلاتے ہوتے کہا۔۔۔

میں سوچ رہا تھا،شازیہ کو اپنی دوست بنالوں۔۔۔اسفندیار نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مریم نے گھور کر ترچھی نگاہوں سے اسفندیار کو دیکھا۔۔

ریلیکس!!"مس شازیہ کیا آپ مجھ سے دوستی کرے گی"؟اسفندیار نے مریم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔

سوچ کر بتاؤ گی۔۔مریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

جلدی بتائیں،مجھے ابھی اپنی زوجہ محترمہ کو منہ دیکھائی بھی دینی ہے۔۔۔اسفندیار نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی شازیہ آپ کی دوستی کی آفر قبول کرتی ہے۔۔۔مریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اسفندیار نے اپنی جیب سے سرخ رنگ کی ایک مربع شکل کی ڈبی نکالی۔۔

جس میں گولڈ کی بہت خوبصورت انگوٹھی تھی۔۔

اسفندیار نے مسکراتے ہوئے انگوٹھی مریم کو پہنادی۔۔

مریم آج بہت خوش تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

۔۔۔۔۔۔۔

گل رعنا اور شاذل ایونٹ سے واپس آگئے تھے۔۔۔ناراضگی ویسے کی ویسے ہی تھی۔۔۔

وہ دونوں آپس میں بات نہیں کر رہے تھے۔۔۔ایک سوٹ ہی تو جلا تھا،

اتنا زیادہ ڈانٹنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔آج ان کو واپس اسلام آباد کے لئے نکلنا تھا۔۔۔

آدھا راستہ دونوں طرف خاموشی رہی، گل رعنا کا منہ بنا تھا۔۔

کب تک ایسے ناراض رہو گی؟ شاذل نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

اسے گل رعنا کا خاموش رہنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

آپ کو کس نے کہا میں ناراض ہوں؟ گل رعنا نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

شاذل اپنے سوال پر شرمندہ سا ہو گیا۔۔۔

اگر ناراض نہیں تو اتنا چپ چپ کیوں ہوں، دو دن سے مجھ سے کوئی بات بھی نہیں کر رہی ۔۔۔شاذل نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میری مرضی، بس میرا دل نہیں بات کرنے کا، گل رعنا نے خفا خفا سے لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے پتہ ہے تم ناراض ہو، لہجہ بتا رہا ہے۔۔ شاذل نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

گل رعنا نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ اور ونڈو سے باہر کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

شاذل نے اچانک گاڑی روک دی۔۔۔ دل بھر کر باہر سڑک کا نظارہ کر لو۔۔

پھر ہم اپنی بات مکمل کریں گے۔۔۔ شاذل کو ایسے اگنور ہونا بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

گل رعنا نے شاذل کی طرف دیکھا۔۔۔ گاڑی سٹارٹ کریں۔۔ اب نہیں دیکھتی باہر۔۔۔

گل رعنا نے شاذل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔شاذل نے دوبارہ سے گاڑی سٹارٹ کر دی

۔۔۔

پر اب اس کا موڈ بھی خراب ہو چکا تھا۔۔۔شاذل!!

گل رعنا نے آواز دی۔۔۔

بولو سن رہا ہوں۔۔۔سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جب آپ ایک انسان کے ساتھ مسلسل نرمی کرتے ہیں تب اسے بس نرمی کی عادت ہو جاتی

ہے۔۔۔

پھر جب اچانک بغیر اس کی غلطی کے ہم اس کے ساتھ سختی والا رویہ اختیار کرتے ہیں تو وہ

انسان ڈر جاتا،

ہے سہم جاتا ہے۔۔ سب اس کی سوچ کے بر عکس ہو جاتا ہے۔۔

آپ نے مجھے اتنی محبت دی، میں آپ کے سخت لہجے کی عادی نہیں ہوں۔۔۔

گل رعنا پیار سے اپنی بات اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔

اچھا اگلی بار خیال رکھو گا۔۔ شاذل تھوڑا شرمندہ ہوا تھا۔۔۔

وہ لوگ اسلام آباد پہنچ چکے تھے، اادھے سے زیادہ سفر خاموشی میں طے ہوا۔۔۔

شاذل اپنی غلطی ٹھیک کرنے کے لئے ایک سرپرائز پلان کرنے والا تھا۔۔

گل رعنا ابھی بھی شاذل سے ناراض تھی۔۔ کیونکہ شاذل اب اسے اگنور کر رہا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاذل اسے تنگ کرنے کے لئے اگنور کر رہا تھا۔۔۔وہ بھی تو پورا راستہ اسے اگنور کرتی رہی تھی۔۔۔

شاذل نے اسے منانے کے لئے ایک سرپرائز رکھا تھا۔۔۔گل رعنا کی سالگرہ تھی۔۔

شاذل نے اسلام آباد میں بہت بڑی پارٹی رکھی تھی۔۔۔اس نے سب کو پارٹی پر انوائیٹ کیا تھا۔۔

مہر ماہ اور غازیان بھی پارٹی پر اسلام آباد گئے تھے۔۔

وقت ریت کی مانند ہاتھ سے نکلتا جا رہا تھا۔۔۔ہر کوئی اپنی زندگی میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

(تین ماہ بعد)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آج مرہا کی ڈیلیوری تھی۔۔اس کے گھر بیٹا ہونے والا تھا۔۔

مرہا اور احد بہت زیادہ خوش تھے۔۔آج احد کا جلسہ بھی تھا۔۔۔

الیکشن کے دن بہت زیادہ قریب تھے۔۔۔محراب بھی احد کے ساتھ جلسے میں موجود تھا۔۔

محراب کے بابا کو جب پتہ چلا۔۔ان کو شدید غصہ آیا۔۔۔

میں "احد میر شاہ" اگر اللہ نے چاہا تو بہت جلد آپ لوگوں کا سربراہ بنوں گا۔۔

میں دن رات آپ لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔۔جہاں تک مجھ سے ممکن ہوا میں آپ کی مدد کروں گا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میرا اولین فریضہ ایمانداری ہوگی۔۔ قیامت والے دن مجھے اپنے رب اللہ پاک اس ساری کائنات کے مالک کے سامنے پیش ہونا ہے۔۔

میں آپ لوگوں کو مایوس نہیں کروں گا۔۔۔احد پر جوش انداز میں جلسہ کر رہا تھا۔۔۔

ایک کثیر لوگوں کی تعداد اس کے سامنے موجود تھی۔۔۔

نعرہ تکبیر "اللہ اکبر"۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محراب احد سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔۔اس کی نظر ایک آدمی پر گئی۔۔

جو بندوق کا رخ احد کی طرف کر کے کھڑا تھا۔۔۔

ٹھاہ۔۔احد!!!محراب نے احد کو پیچھے دھکا دیا۔۔گولی محراب کے بازو پر لگی۔۔۔

اس کا سفید سوٹ خون سے بھر گیا۔۔۔محراب!!احد نے کہا۔۔

ساری سیکیورٹی الرٹ ہو گئی۔۔۔محراب تم ٹھیک ہو؟؟

احد نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

احد نے محراب کو سیکورٹی گارڈ کی مدد سے اپنی گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔

احد جلدی سے محراب کو ہسپتال لے کر آیا۔۔

ہر طرف پولیس کی بھاری نفری نافذ تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محراب آنکھیں کھولو۔۔محراب کو شدید درد ہو رہا تھا۔۔

زمل ٹی وی پر احد کا جلسہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔۔ لاہور میں ہونے والے آج کے جلسے میں۔۔ مشہور سیاستدان سلطان شاہ کے بیٹے محراب شاہ کو گولی لگی ہے۔۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ اس جلسے میں کیا کر رہے تھے؟۔۔۔۔

ہر کسی کی زبان پر یہی سوال ہے، محراب شاہ وہاں کیوں موجود تھا۔۔۔

احد اسکے بابا کا مخالف ہے۔۔۔۔ کیا محراب شاہ اپنے باپ کے خلاف ہو گیا ہے۔۔۔۔

مختلف طرح کی خبریں ٹی وی چینلز پر گردش کرنے لگی۔۔۔۔

یہ بھی سننے میں آیا ہے، محراب شاہ نے مشہور سیاستدان احد میر شاہ کی بہن سے چھپ کے نکاح کیا تھا۔۔۔۔

کہا تو یہی جا رہا ہے کہ۔۔ گولی مارنے والے کا نشانہ "احد میر شاہ" تھے۔۔

ابھی تک کچھ کنفرم نہیں ہے۔۔ گولی مارنے والا اتنی بھاری سیکیورٹی کے باوجود فرار ہو گیا ہے۔۔

زمل پھٹی آنکھوں سے ٹی وی نیوز پر چلتی ہیڈ لائن سن رہی تھی۔۔

ساتھ میں محراب کو گولی لگنے کی ویڈیو اور تصاویر بھی دکھائی جا رہی تھی۔۔

دونوں لوگوں سے گہرا رشتہ تھا۔۔ایک بھائی تھا۔۔ایک شوہر تھا۔۔

جس سے اس معصوم لڑکی کو انتہا کی محبت ہو گئی تھی۔۔۔محراب!!زمل کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔

Clubb of Quality Content

زمل کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

مرہا نور بیگم کے ساتھ ہسپتال میں تھی۔۔مرہا کے گھر بہت ہی پیارا بیٹا ہوا تھا۔۔بلکل احد جیسا۔۔اس کی آنکھیں

بھی احد جیسی تھی۔۔براؤن رنگ کی۔۔

مرہا نے اپنے بیٹے کو اپنی گود میں اٹھایا تھا۔۔

ماما احد کدھر ہے؟مرہا نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

بیٹا اس کا آج جلسہ ہے۔۔تھوڑی دیر تک آجائے گا۔۔نور بیگم نے مرہا کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔

نور بیگم کے ساتھ شیر علی بھی ہسپتال میں تھے۔۔۔۔

ماما احد کو فون کریں نہ۔۔اس کو بتائے ہمارے گھر بیٹا ہوا ہے۔۔۔مہانے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا میں نے کیا تھا۔۔شور کی وجہ سے شاید اسے پتہ نہیں چلا ہو گا۔۔

اس نے کال نہیں اٹھائی۔۔نور بیگم نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

زمل نے بھی احد کو بہت ساری کالز کی۔۔۔احد کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

محراب کو ایمرجنسی میں بھیجا گیا۔۔۔ڈاکٹرز نے اس کی گولی نکال دی پر۔۔

اس کا بہت زیادہ خون ضائع ہو گیا تھا۔۔اسے خون کی ایک بوتل لگی تھی۔۔۔

محراب نے خود کو بے ہوش نہیں ہونے دیا تھا بلکہ وہ ہنس رہا تھا۔۔۔

احد کو اس کا ہنسنا عجیب لگا۔۔۔کیوں آئے میرے آگے؟زمل کے بارے میں سوچ لیتے ایک بار۔۔

اتنی کالز کر رہی ہے۔۔احد نے غصے میں کہا۔۔۔ کیا بولو اب اسے۔۔؟

فون ملا کر دو مجھے۔۔۔ محراب نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔

محراب جانتا تھا۔۔گولی مارنے والا کون تھا۔۔اور اسے کس نے بھیجا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیوں آئے میرے آگے؟احد نے پھر سے پوچھا۔۔۔

محراب احد کی خاطر کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔اور یہ معمولی سی گولی محراب شاہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی

۔۔۔

محراب نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

وہ ہسپتال کے بیڈ پر اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔

فون کدھر ہے میرا احد نے اپنی قمیض کی جیب چیک کی۔۔۔

اس کا فون احد کے پاس تھا،احد کے فون پر ایک بار پھر سے زمل کی کال آئی۔۔۔

احد نے کال ریسیو کر کے فون محراب کی جانب کیا۔۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

ہیلو احد بھائی۔۔محراب کو گو۔گولی۔۔۔گولی لگی ہے۔۔احد بھائی۔۔۔آپ۔آپ ٹھیک ہے؟۔۔محراب،وہ ٹھیک ہیں؟

زمل نے ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے پوچھا۔۔

احد بھائی۔۔احد بھائی کے علاوہ کچھ اور آتا ہے محراب نے سنجیدہ انداز میں بولا۔۔

محراب کی آواز سن کر زمل شدید روئی۔۔اور کچھ نہ بولی۔۔

کچھ دیر محراب اور احد اس کی رونے کی آواز سنتے رہے۔۔۔

ان کو پتہ تھا ایسے ہی رو رو کر خود کو ہلکان کرتی رہے گی۔۔۔

بس بچہ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ہم ٹھیک ہیں۔۔۔بھائی وہ ٹی وی پر وہ سب کیا تھا؟۔۔۔زمل نے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔

بیٹا!!وہ فیک ویڈیو ہے۔۔ہم تو بلکل ٹھیک ہیں۔۔

ہاں نہ محراب۔۔احد نے زمل کو تسلی دی۔۔

زمل کی شروع سے عادت تھی،جو بات بس احد نے کر دی وہی سچ ہوتی تھی۔۔۔

باقی سب جھوٹے ہوتے تھے،وہ اپنی بھائی کی بات پر یقین کر چکی تھی۔۔۔

اگر بھائی نے بولا ہے گولی والی ویڈیو فیک ہے،تو واقعی ہی فیک ہو گی۔۔۔

ہاں میری معصوم بلی ہمیں کچھ نہیں ہوا۔۔ہم بلکل ٹھیک ہیں۔۔محراب نے پیار سے کہا

۔۔۔

بھائی!! بھابھی کی ماما کا فون آیا تھا۔۔میں پھوپھو بن گئی ہوں۔۔بے بی آگیا ہے۔۔۔

واقعی؟احد نے حیرت سے پوچھا،

جی بھائی بیٹا ہوا ہے۔۔۔زمل نے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔

بس ہم آرہے ہیں۔۔۔احد نے محراب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جلدی آئے میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔زمل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

محراب کی وائٹ قمیض خون سے بھری تھی۔۔۔اسے زمل کے سامنے بلکل ٹھیک حالت میں جانا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تا کہ وہ یقین کر کے کہ، محراب کو کچھ بھی نہیں ہوا۔۔

ایک چیز تھی، جو محراب کو پریشان کر رہی تھی۔۔۔

زمل کا محراب کے لئے اتنا زیادہ پریشان ہونا۔۔

اس کا اتنا رونا اور فکر مندی دیکھانا۔۔۔

کیا محراب یہ سب deserve کرتا ہے؟، وہ تو کچھ اور ہی سوچ چکا تھا۔۔۔

اسے اب زمل اور اپنے بارے میں حتمی فیصلہ کرنا تھا۔۔۔

اسے رشتے کا شروع سے ہی کوئی جوڑ نہیں تھا۔۔۔

محراب اپنے اپارٹمنٹ آیا، اس نے کپڑے چینج کیے۔۔ بلکل پہلے کی طرح تیار ہوا۔۔۔

بازو میں شدید درد تھا، پر زمل کے سامنے بھی تو جانا تھا۔۔

محراب کو ابھی ہسپتال سے ڈسچارج نہیں کیا گیا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ زبردستی واپس آیا تھا۔۔۔زمل سے ملنے کے بعد اسے دوبارہ ہسپتال جانا تھا۔۔۔

احد سیدھا مرہا والے ہسپتال آیا۔۔۔جہاں وہ ایڈمٹ تھی۔۔محراب شاہ محل آیا۔۔اس نے بے بی کو دیکھنے زمل کو لے کر ہسپتال جانا تھا۔۔

۔۔۔۔

احد مرہا والے روم میں گیا۔۔احد نے بے بی کو اٹھایا تھا۔۔

بے بی کو دیکھ کر احد کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔میرے جگر کا ٹکڑا۔۔

احد نے بے بی کے ماتھے پر کس کی۔۔۔کیا نام رکھیں؟مرہا نے پوچھا۔۔۔

صلاح الدین احد نے کہا۔۔بہت پیارا نام ہے۔۔۔احد نے صلاح الدین کے کان میں اذان دی۔۔۔

مرہا بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔آج ان کی فیملی مکمل ہو گئی تھی۔۔۔

محراب زمل کے گھر آیا۔۔۔وہ ادھر اُدھر گارڈن میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔

محراب جیسے ہی اندر داخل ہوا۔۔زمل بھاگ کر محراب

تک گئی۔۔اور اس کے سینے کے ساتھ لگ کر بہت زیادہ روئی۔۔

وہ اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔۔۔اسے زمل سے ایسے کسی عمل کی امید نہیں تھی۔۔۔

میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔محراب اللہ ہمشہ آپ کو سلامت رکھے۔۔

میں نے آپ کے لئے بہت دعائیں کی تھیں۔۔آپ فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔۔

پتہ ہے میں کتنا پریشان ہو گئی تھی۔۔۔بھابھی بھی گھر پر نہیں تھی۔۔

زمل محراب کو موقع دے بغیر مسلسل شکوے کر رہی تھی۔۔۔

مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔محراب نے نرمی سے کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

محراب کو بلکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔یہ لڑکی اس قدر محراب سے محبت کرتی ہے۔۔

یہ نکاح تو بدلہ لینے کے لئے ہوا تھا۔۔۔ کیا یہ معصوم لڑکی اس لائق تھی۔۔

اس پر ظلم کیا جاتا یہ تو بس محبت کرنے کے لائق تھی۔۔

محراب کو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

ناولز کلب
Clubbers Quality Content

آؤ بھابھی سے ملنے جانا ہے۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

ٹھیک ہے،ائیں چلیں۔۔۔محراب زمل کو لے کر ہسپتال آیا۔۔

بے بی احد کی گود میں تھا۔۔محراب کی بازو میں بہت درد تھا۔۔۔

اسے آرام کی ضرورت تھی۔پر یہ شخص بہت ہی مضبوط اعصاب کا مالک تھا گولی لگی۔۔۔

اور ہنس رہا تھا۔۔بے بی سے مل کر محراب واپس اپنے گھر حویلی آیا تھا۔۔۔

محراب کی ماما بہت زیادہ پریشان ہوئی تھی۔۔ محراب کے بابا صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔

ساتھ میں ان کا وہی خاص آدمی کھڑا تھا۔۔۔ جس کو محراب نے جلسے میں دیکھا تھا۔۔۔

محراب نے ایک دم سے اسے گریبان سے پکڑا۔۔ میں جانتا ہوں۔۔ تم ہی تھے۔۔ محراب نے شدید غصے سے کہا۔۔۔

آواز انتہائی راعب دار اور اونچی تھی۔۔

اس آدمی نے چہرے پر نقاب کیا تھا۔۔ میں ان آنکھوں کو بہت اچھے سے جانتا ہو۔۔ مرزا!!۔۔۔ محراب یہ کیا بول رہے ہو؟۔۔

شاہ صاحب نے مصنوعی حیرت سے کہا۔۔۔

بابا بس کر دے یہ ڈرامہ!! احد پر حملہ آپ نے کروایا ہے۔۔۔

جو دوسروں کے لئے جال بناتا ہوں۔۔خود اس میں گرتا

ہے۔۔۔یہ دیکھیں میرا بازو۔۔۔محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

تمہیں سامنے آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔مرنے دیتے اسے۔۔شاہ صاحب نے نارمل

انداز میں کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

واہ باباواہ۔۔۔آپ احد کو مارنے والے تھے۔۔

احد کو مارنے سے پہلے آپ کو مجھے مارنا ہو گا۔۔میرے ہوتے یہ ممکن نہیں ہو گا۔۔

اور تم!! محراب نے گولی مارنے والے کی طرف اشارہ کیا۔۔تم بچو اب میرے ہاتھوں سے۔۔۔

مرزا گھبراتے ہوئے شاہ صاحب کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

زمل ہماری بہو کو لے کر آؤ۔۔شاہ صاحب نے بات کا رخ بدلا۔۔

کیوں لے کر آؤں؟ تاکہ اس پر بھی آپ لوگ ظلم کریں؟ وہ نہیں آئے گی۔۔

سن لے سب میں اسے طلاق دے دوں گا۔۔محراب نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔۔۔

تم اسے طلاق نہیں دوں گے محراب۔۔شاہ صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

میں ایسا ہی کروں گا بابا۔۔میں اب کی بار آپ کی باتوں میں نہیں آؤں گا۔۔محراب غصے سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

وہ واپس اپنے اپارٹمنٹ آیا تھا۔۔۔اس کے بابا نے کسی کے ذریعے یہ اپارٹمنٹ بھی اس سے چھین لیا تھا۔۔۔

وہ یہاں کرایہ دے کر رہا تھا۔۔۔مالک مکان سے بات ہوئی تو پتہ چلا۔۔۔

یہ اپارٹمنٹ کسی اور کو دے دیا گیا ہے۔۔۔محراب کو پتہ تھا یہ سب اس کے بابا نے ہی کروایا ہے۔۔

اس کا سامان ابھی اندر ہی تھا۔۔اسے شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔

اس کے پاس فی الحال کوئی ٹھکانہ نہیں تھا،اس لئے اسے اپنا سامان لے کر واپس حویلی جانا پڑا۔۔۔

کچھ دن وہ اپنے کمرے میں ہی بند رہا، کچھ بازو میں بھی درد تھا۔۔

اس کا کسی سے بات کرنے کا دل نہیں تھا۔۔۔

کچھ دن بعد محراب احد کے گھر آیا تھا۔۔۔پتہ چلا کس نے گولی ماری تھی۔۔

احد نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔بابا نے چلوائی تھی۔۔ محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

احد کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

انکل ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔؟احد کو دکھ ہوا تھا۔۔۔

احد مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔بابا نے میرا اور زمل کا نکاح تم سے بدلہ لینے کے لئے کیا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جانتے ہیں زمل تمہاری کمزوری ہے اور زمل کو تکلیف دے کر۔۔اس پر ظلم کر کے تم کو تکلیف دینا چاہتے ہیں۔۔

انہوں نے مجھے تمہارے خلاف بہت بھڑکایا تھا۔۔۔اور میں ان کی باتوں میں آ کر نکاح کے لئے راضی ہو گیا تھا۔۔۔

وہ شروع سے مجھے کہتے تھے، تمہارے بابا نے کچھ بہت غلط کیا ہے۔۔۔۔

یہ کبھی نہیں بتایا کہ تمہارے بابا نے ہمارے خاندان کے ساتھ کیا غلط کیا ہے۔۔۔

بہت دفع جاننے کی کوشش کی۔۔۔وہ تمہارے بابا کا بدلہ تم دونوں سے لینا چاہتے ہیں

۔۔۔

کیونکہ تمہارے بابا خود یہاں سے فرار ہوئے ہیں۔۔۔

میں مزید ان کا ساتھ نہیں دے سکتا۔۔میں زمل کو آزاد کر دوں گا۔۔اس معصوم کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔

یہ شادی شروع سے ہی بے جوڑ تھی۔۔۔پہلے میں سوچتا تھا زمل کو لے کر ایک الگ اپارٹمنٹ میں رہو گا۔۔

۔۔۔

پر یہ بھی ممکن نہیں ہوا۔۔بابا نے وہ اپارٹمنٹ چھین لیا مجھ سے۔۔۔

میں بھول گیا تھا،اب میں سیاست دان نہیں ہوں۔۔۔ایک معمولی انسان ہوں۔۔۔

بابا مجھ سے زیادہ طاقتور ہیں۔۔۔میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔۔

احد خاموشی سے سب سن رہا تھا۔۔جیسے جیسے محراب بول رہا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد کا دل ڈوبتا جا رہا تھا۔۔۔دونوں کی آنکھیں نم تھی۔۔۔

احد نے سر جھکایا تھا۔۔محراب بغیر رکے مسلسل بول رہا تھا۔۔۔۔

زمل چائے لے کر اندر آ رہی تھی۔۔اس نے محراب کی ساری باتیں سن لی تھی۔۔۔

چائے کے کپ والی ٹرے اچانک اس کے ہاتھ سے گر گئی۔۔وہ بت بنی کھڑی تھی۔۔

آنسوں آنکھوں سے مسلسل بہہ رہے تھے۔۔زمل وہاں سے بھاگنے کے انداز میں چلی گئی۔۔

اس نے اپنے روم میں آ کر دروازہ لوک کر دیا۔۔

احد اور محراب اس کے پیچھے آئے۔۔

زمل بچہ دروازہ کھولو۔۔زمل!!!زمل میری جان۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احد مسلسل دروازہ نوک کر رہا تھا

احد روم کی ڈوپلیکیٹ چابی لے کر آیا۔۔زمل زمین پر بیٹھ کر چہرہ ہاتھوں میں چھپائے مسلسل بچوں کی طرح رو رہی تھی۔۔

احد اس کے پاس آیا۔۔

بھ بھائی۔مجھے طلاق نہیں چاہیے میں نے..میں نے اسلامیات کی کتاب میں۔۔طلاق کے بارے میں پڑھا تھا۔۔طلاق۔۔طلاق اچھی نہیں ہوتی۔۔۔۔

زمل مسلسل رو رہی تھی۔۔محراب کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ان کو۔۔ان کو منع کریں۔۔۔محراب کو سمجھائیں۔۔۔زمل نے معصومیت سے کہا۔۔۔

میں سمجھاتا ہوں میری جان نہیں دے گا۔۔۔احد نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

احد یک دم غصے سے اٹھا۔۔۔احد نے اٹھ کر محراب کو گریبان سے پکڑا۔۔۔

میری بہن کی حالت دیکھ رہے ہو؟تم نے مذاق سمجھا ہے رشتوں کو؟

اگر طلاق دی میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔احد نے شدید غصے میں کہا۔۔

تو کیا تم اس کو میرے ساتھ بھیجنے کے لئے تیار ہو۔؟محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

نہیں!!! حویلی نہیں جائے گی۔۔ میں تم دونوں کے لئے الگ گھر خریدوں گا۔۔ احد نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

میں اپنی ماں کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔ میں حویلی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔

میں کچھ عرصہ حویلی میں نہیں تھا۔۔۔ کسی نے میری ماں کا خیال نہیں رکھا۔۔۔

وہ بیمار ہیں۔۔۔ اور میں اتنا بے غیرت نہیں ہوں، تمہارے پیسوں سے خریدے ہوئے گھر میں رہو۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احد سرد نگاہوں سے محراب کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

احد روم سے باہر جاؤ۔۔ مجھے تھوڑی دیر زمل سے بات کرنی ہے۔۔۔

اگر تم نے میری بہن سے کوئی غلط بات کی مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

احد سرد مہری سے کہتا ہوا۔۔۔روم سے باہر چلا گیا۔۔۔

محراب زمل کے سامنے نیچے زمین پر اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

زمل نے نظریں جھکائی تھیں۔۔زمل بچہ ادھر دیکھو میری طرف میری خاطر کیا کر سکتی ہو۔۔۔؟سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔۔

جو آپ بولیں گے میں کروں گی۔۔زمل نے معصومیت سے کہا۔۔

ہمارے گھر میں چھوٹی چھوٹی بات پر عدالت لگتی ہے۔۔

چھوٹی چھوٹی باتوں پر معافی مانگنی پڑھتی ہے۔۔قدموں میں بیٹھ کر۔۔میں نہیں چاہتا تم یہ سب کرو۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

محراب نے زمل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میں۔ س۔ سب۔۔ کچھ کرنے کے۔۔ لئے تیار ہوں۔۔ میں آپ سے بہت۔۔ محبت کرتی ہوں۔۔۔

زمل کی آواز رونے کی وجہ سے گلے میں پھنس رہی تھی۔۔

جانتا ہوں۔۔ میں وہاں ہر وقت تمہاری حفاظت کرنے کے لئے موجود نہیں ہوں گا۔۔

تمہیں وہاں اپنی حفاظت خود کرنی ہوگی۔۔ تمہیں مضبوط بننا ہو گا۔۔

میں کوشش کروں گا، تمہیں حویلی کے اصولوں سے دور رکھوں۔۔

محراب کیا وہاں کے لوگ بہت خطرناک ہیں؟ زمل نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

خطرناک بھی ہیں اور ظالم بھی۔۔ محراب نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

پر مسکراہٹ میں درد چھپا تھا۔۔۔

محراب کو لگا تھا۔۔ جیسے ہی یہ رشتہ شروع ہوا تھا۔۔۔

کھیل کھیل میں ویسے ہی ختم ہو جائے گا۔۔ پر وہ یہ نہیں جانتا تھا۔۔

کہ زمل نے طلاق کے بارے سب پڑھا ہوا ہے۔۔ اور محراب یہ بھی نہیں جانتا تھا۔۔

کہ یہ معصوم لڑکی اس سے اتنی محبت کرتی ہے۔۔۔ محراب زمل کی زندگی میں آنے والا پہلا شخص تھا۔۔

زمل نے محراب کو ہی اپنا سب کچھ مان لیا تھا۔۔ 8 ماہ سے زمل اور محراب کا نام ایک ساتھ لیا جاتا تھا۔۔

کالج میں بھی اس کا نام زمل محراب شاہ تھا۔۔ محراب نے خود زمل کا کالج میں ایڈمیشن کروایا تھا۔

محراب اپنی محبت کا گلہ گھونٹ کر زمل کو طلاق دے رہا تھا۔۔

وہ بس اپنی حویلی کے ظالم اصولوں سے اپنی معصوم زمل کو بچانا چاہتا تھا۔۔۔

طلاق کی بات اس نے اپنے بابا کی ضد میں کی تھی۔۔۔ ورنہ دل کہاں راضی تھا۔۔۔

کتنا اچھا محسوس ہوتا ہے نہ جب آپ کو پتہ چلے کے جس سے آپ،

بے انتہا محبت کرتے ہیں وہ بھی بدلے میں ٹوٹ کر آپ سے بھی زیادہ آپ کو محبت کرتا ہے۔۔۔

اب تو محبت کی آگ دونوں طرف تھی۔۔۔اب طلاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔۔

یہ معصوم لڑکی آج اپنے عمل اور معصوم باتوں سے ظاہر کر گئی تھی کہ محبت کرتی ہے۔۔

ورنہ منہ سے کبھی اقرار نہ کرتی۔۔۔

زمل میری ساتھ حویلی چلو گی؟محراب نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

زمل نے ہاں میں سر ہلایا۔۔اور نم آنکھوں کے ساتھ مسکرانے لگی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محراب نے سارا پلان بنالیا تھا۔۔۔وہ کچھ عرصہ حویلی رہے گا۔۔

ساتھ اپنے بزنس پر فوکس کرے گا۔۔۔جیسے ہی اس کو اپنے بزنس سے منافع ہو گا۔۔

وہ ایک اچھا سا گھر خریدے گا،زمل اور اپنی امی کو لے کر وہاں شفٹ ہو جائے گا۔۔۔

ابھی بابا اور گھر والوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔اگر ابھی چھوڑ دیا،

تو میرے پاس رہنے کے لئے چھت بھی نہیں ہو گی۔۔ ہر چیز، جائیداد بابا کے نام پر ہے۔۔

میں اتنے سال سیاست میں رہا۔۔ کبھی اپنے لئے کچھ نہیں سوچا۔۔

ہمیشہ بابا کو آگے رکھا۔۔ یہ جائیداد میری ہی محنت سے بنی ہے۔۔

مجھے وہ میری ہی بنائی ہوئی جائیداد سے عاق کرنے کی بات کرتے ہیں۔۔

بابا کو ہم سے نہیں صرف دولت اور مال سے محبت ہے۔۔ محراب نے سنجیدہ لہجے میں ساری بات کہی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس گھر میں آپ ہمارے ساتھ رہ لیں۔۔ زمل نے خوشی سے کہا۔۔

زمل اتنا بے غیرت نہیں ہوں۔۔۔ بیوی کے گھر میں، گھر داماد بن کر رہوں۔۔۔

میں بس ایک دفع بابا سے اپنی جائیداد اپنے نام کروالوں پھر مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔۔

قرآن پاک میں اللہ پاک نے مال و دولت اور اولاد کو (آزمائش اور فتنہ کہا ہے۔۔

کیونکہ ضرورت سے زیادہ ان سے محبت اللہ پاک کے احکامات کی نافرمانی کرواتی ہے۔۔

اللہ تعالی کے احکامات کی پیروی کرنا اولین فریضہ ہے۔۔

اصل خسارے والے وہ لوگ ہیں۔۔ جنہیں ان کا مال واموال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل کردے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر اللہ کی یاد پر قائم رہنے پر مال اور اولاد کا نقصان ہو جائے تو۔۔

اللہ پاک نے اسے خسارہ تسلیم ہی نہیں فرمایا کیونکہ مال و دولت فانی ہے۔۔

اللہ پاک کا ذکر ہمیشہ رہنے والا ہے۔۔ جو اللہ پاک کے ذکر سے غافل ہو کر دنیاوی فائدہ میں لگ گیا۔۔

وہی سب سے بڑے خسارے میں ہے۔۔ دنیا پرست لوگ صرف دنیاوی چیزوں کی خواہش کرتے ہیں۔۔

جب کہ مومن اور پرہیز گار لوگ دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگتے ہیں۔۔

اب یہاں سوال یہ آتا ہے۔ پرہیز گار لوگ کون ہے ؟۔۔۔ سورۃ بقرہ کی شروع کی آیات کی لائن کا ترجمہ ہے۔۔

الف ل م۔۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔۔۔ اس میں ہدایت ہے پرہیز گاروں کے لئے۔۔ (مفہوم)

پرہیز گار وہ لوگ ہوتے ہیں۔۔ جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔۔

جب اللہ کا ذکر سنتے ہیں۔۔ ان کا ایمان اور مضبوط ہو جاتا ہے۔۔

جب ان کے سامنے کوئی ایسی آیات پڑھی جاتی ہیں جن میں اللہ کے غضب کا نشانہ بننے والی اقوام کا ذکر ہو تو۔۔

ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔۔ پرہیز گار لوگ صرف اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔۔۔

اللہ کا دیا ہوا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور اللہ کے رسول پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔۔

دین اسلام بلکل بھی مشکل نہیں ہے۔۔ اس کے پانچ ارکان ہے۔۔

کلمہ، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج اس سب کے ساتھ ساتھ حسن سلوک بھی بہت اہم ہے۔۔

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں، جو پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں، بڑھ چڑھ کر نیک کاموں میں شریک ہوتے ہیں۔۔۔

پر حسن سلوک کے معاملے میں بہت پیچھے رہ جاتے ہیں، جب بھی بولتے ہیں لوگوں کو اپنی لفظوں سے زخمی کر دیتے ہیں۔۔۔

خود کو بہت نیک اور باقیوں کو گناہ گار اور کم تر سمجھتے ہیں۔۔۔

اپنی عبادت پر کبھی غرور نہیں کرنا چاہیے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کلمہ مطلب توحید "اللہ کو واحد ایک ماننا"۔۔ صرف زبان سے اقرار کرنا کافی نہیں دل سے ایک ماننا بھی لازمی ہے۔۔۔

منافقین منہ سے اقرار کر دیتے تھے پر دل سے نہیں مانتے تھے۔۔

وہ سمجھتے تھے کہ وہ سب کو دھوکا دے رہے ہیں اور خوش ہوتے تھے۔۔

جب کے اصل میں وہ خود کو دھوکا دے رہے ہوتے تھے۔۔

نماز پانچ وقت کی۔۔روزے پورے سال بعد۔۔وہ بھی اگر بیمار ہو تو گنجائش ہے۔۔

پر بعد میں قضا روزہ رکھ کر آپ اپنے روزے پورے کر سکتے ہیں۔۔۔

اس کے علاوہ روزے کا کفارہ بھی ہوتا ہے۔۔مسلمانوں پر 30 روزے فرض ہیں۔۔

اور ان کو پورا کرنا لازمی ہے۔۔۔

زکوۃ بھی صاحب حیثیت لوگوں پر فرض ہے۔۔اگر آپ کے پاس پیسے نہیں تو زکوۃ بھی معاف ہے۔۔

ہر چیز نیت پر منحصر ہے۔۔رسول پاک کی زندگی ہمارے لئے بہترین عملی نمونہ ہے۔۔

حج بھی ہر مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔۔

اگر مال و رقم نہیں تو حج سے بھی معافی ہے۔۔ صرف ہمیں نماز پڑھنی ہے۔۔ پانچ وقت اپنا سر اللہ کے آگے جھکانا ہے۔۔ دل سے اسے واحد مانتا ہے۔۔

اسلام بہت آسان ہے۔۔۔ کیا ابھی بھی آپ لوگوں کو اسلام مشکل لگ رہا ہے۔۔؟

مشرک اور کافر مسلمانوں کو گمراہ کہتے ہیں۔۔ حقیقت میں وہ خود گمراہ ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب کچھ جانتے بوجھتے وہ لوگ اللہ کے احکامات کے انکاری ہیں۔۔۔

اللہ پاک سب کو ہدایت دے (آمین)۔۔

احد نے انتہائی سادگی سے زمل کی رخصتی کروادی۔۔۔بہت کم لوگ رخصتی میں شامل ہوئے تھے۔۔

اگر زیادہ لوگوں کو انوائیٹ کرتا تو سب سوال کرتے،زمل کے بابا رخصتی میں شامل کیوں نہیں؟۔۔۔

کیا وہ شخص بیٹی کی شادی کے لئے کچھ دن پاکستان نہیں آسکتا تھا۔۔

احد کے بابا زمل کی رخصتی میں بھی شریک نہیں ہوئے۔۔۔

الٹا ان کو شدید غصہ تھا کہ محراب کے ساتھ کیوں نکاح کروایا ہے۔۔۔

احد نے اب کی بار ان کو کوئی "explanation" نہیں دی۔۔

احد نے سب حالات کا سامنا اکیلے کیا ہے،اب وہ کیوں وضاحتیں دیتا پھیرے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جب اسے اپنے بابا کی سب سے زیادہ ضرورت تھی،وہ تب بھی پاکستان واپس نہیں ائے۔۔۔

اب کیوں ان کو زمل کے نکاحِ سے اعتراض ہو رہا تھا۔۔۔

اگر بیٹی کے اتنے سگے تھے، تو پاکستان آ کر خود اس کی حفاظت کرتے۔۔

محراب زمل کو لے کر حویلی آ گیا تھا۔۔۔ محراب اپنے گھر والوں کے بغیر زمل کو لینے گیا تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کسی کو بھی معلوم نہیں تھا،محراب کیا کرنے والا ہے۔۔

بابا آپ کی بہو آ گئی ہے۔۔ محراب نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

محراب کے بابا نے محراب کا زمل سے نکاح صرف احد کو نیچا دکھانے اور تکلیف دینے کے لئے کروایا تھا۔۔

وہ محراب کی شادی اپنے بھائی کی بیٹی سے کروانا چاہتے تھے۔۔

زمل کو دیکھ کر شاہ صاحب کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ آئی۔۔

زمل دلہن کے لباس میں تھی۔۔۔محراب کی ماما اپنے کمرے میں تھی۔۔۔

مرتسیم بھی حیرت سے زمل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔نو ماہ کے عرصے میں پہلے سے بھی زیادہ حسین اور جوان لگ رہی تھی۔۔۔

محراب کے بابا محراب کے گلے ملے،،بہت اچھا فیصلہ کیا ہے،میرے شیر مبارک ہو۔۔۔

یہ حویلی شاہ محل سے بھی زیادہ بڑی تھی۔۔

اس حویلی میں محراب کے چچا اور ان کی فیملی بھی رہتی تھی۔۔۔جس دن محراب کا نکاح ہوا تھا۔۔۔

وہ لوگ گھر نہیں تھے۔۔۔پر آج سب لوگ موجود تھے۔۔

زمل گھبرا رہی تھی۔۔۔اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محراب کے چچا کی دو بیٹیاں،اور دو بیٹے تھے۔۔

محراب زمل کو لے کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔

محراب کے بابا اپنے ارادوں میں کامیاب ہو چکے تھے۔۔۔

ان کے دشمن کی بیٹی ان کے گھر موجود تھی۔۔۔بدلہ لینے کا وقت آگیا ہے۔۔۔

انہوں نے پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔چلو سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں جاؤ

۔۔۔

کل میرے بیٹے محراب کا ولیمہ ہو گا۔۔۔خاص خاص لوگوں کو فون پر اطلاع دے دو۔۔۔

شاہ صاحب نے مرتسیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جو حکم بابا سرکار۔۔۔

کچھ دن آرام سے گزر گئے۔۔۔پھر محراب نے اپنے بزنس کے لئے آفس جانا سٹارٹ کر دیا

۔۔

وہ کافی دنوں سے گھر پر تھا۔۔۔جانے سے پہلے اپنی امی کو تاکید کر گیا تھا کہ زمل کا خیال

رکھنا ہے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زمل کتاب پڑھ رہی تھی،اس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

اس نے آٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی۔۔۔

یہ لڑکی محراب کے چچا کی بیٹی تھی۔۔شکل صورت بھی اچھی تھی۔۔۔

اس کی عمر 24 سال تھی۔۔۔اندر آسکتی ہوں۔۔عالیہ نے اجازت طلب کی۔۔۔

جی آجائیں زمل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔وہ آکر بیڈ پر بیٹھ گئ۔۔

زمل ایک طرف کرسی پر بیٹھ گئ، تمہیں پتہ ہے زمل میری شادی ہوئی تھی۔۔۔اس نے نارمل انداز میں کہا۔۔

اچھا مبارک ہو،زمل نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

نہیں اب مبارک کا کوئی فائیدہ نہیں،مبارک واپس لے لو۔۔ کیونکہ طلاق بھی ہو چکی ہے۔۔۔

اس نے تھوڑا مصنوعی افسردگی کے ساتھ کہا۔۔۔

پر اسے اپنی طلاق کا کوئی افسوس نہیں تھا۔۔۔

اوہ آئی ایم سوری۔۔زمل تھوڑا سا شرمندہ ہو گئی۔۔

ارے سوری نہیں کرو،میں خود چھوڑ کر آئی تھی،اس انسان کو، تقریباً یہ شادی دو سال چلی ہو گی۔۔

وہ نارمل انداز میں سب بتا رہی تھی۔۔

اچھا پر کیوں؟زمل نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسے بھی کوئی اور لڑکی پسند تھی،اور مجھے بھی کوئی اور پسند تھا۔۔۔

"اور دل میں کسی اور کو رکھ کر، کسی اور کے ساتھ رہنا بہت مشکل ہوتا ہے"۔۔۔

وہ اس طرح بات کر رہی تھی، جیسے اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔

پر زمل حیرت میں ڈوبتی جا رہی تھی۔۔۔ آپ کو کون پسند تھا؟۔۔

زمل نے نارمل انداز میں پوچھ لیا۔۔ پر عالیہ کے جواب نے اس کا رنگ اڑا دیا۔۔۔

"مجھے محراب شاہ پسند ہے"۔۔۔عالیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟،زمل نے اب کی بار سنجیدہ انداز میں پوچھا۔۔

زمل دیکھو میرے جو تایا جان ہیں،بہت زیادہ لالچی انسان ہیں۔۔۔

تین سال پہلے میری اور محراب کی شادی ہو رہی تھی۔۔۔

تایا جان نے میرے بابا سے ڈیمانڈ رکھی کہ وہ پہلے میرے نام(عالیہ) جتنی بھی جائیداد ہے۔۔۔

وہ تایا جان کے نام کریں۔۔۔ میرے بابا کو ان کی شرط منظور نہیں تھی۔۔۔

بابا کا خیال تھا شرطوں پر بننے والے رشتے پائیدار نہیں ہوتے۔۔۔

انہوں نے میری شادی کسی اور سے کروادی۔۔۔ میں اس شادی سے بلکل بھی خوش نہیں تھی۔۔۔

اب پھر کچھ دن پہلے تایا جان بابا سے بات کرنے آئے تھے۔۔۔

وہ محراب اور میری دوسری شادی کروانے والے ہیں۔۔۔

انہوں نے پھر وہی شرط رکھی ہے۔۔

اس بار میرے بابا نے ان کی شرط مان لی ہے۔۔ کیونکہ میں محراب کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔

مجھے محراب کی پہلی شادی سے کوئی اعتراض نہیں۔۔

زمل بت بنی حیرت سے سب سن رہی تھی۔۔۔تایا جان تمہیں سزا دینا چاہتے ہیں۔۔

کیونکہ تم ان کے دشمن کی بیٹی ہو۔۔عالیہ مسکراتے ہوئے سب بتا رہی تھی۔۔۔

چلی جائیں یہاں سے۔۔زمل نے سخت لہجے میں کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کا شدت سے رونے کا دل چاہ رہا تھا۔۔۔

وہ بمشکل اپنے آنسو روک کر بیٹھی تھی۔۔۔عالیہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

زمل نے رو رو کر خود کو ہلکان کر لیا تھا۔۔۔

اسے ڈر تھا محراب اپنے بابا کے دباؤ میں آ کر ان کی بات نہ مان لے۔۔۔

زمل غصے سے اٹھ کر محراب کے بابا کے کمرے کی طرف گئی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی،یہ ہمت اس میں کدھر سے آئی۔۔

وہ بغیر اجازت کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھلا ہی تھا۔۔محراب بھی گھر پر نہیں تھا۔۔

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔آخر میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟۔۔۔

میں اور محراب ساتھ خوش ہیں پھر کیوں آپ اپنے بھائی سے رشتہ مانگ رہے ہیں؟

۔۔۔زمل نے انتہائی سخت لہجے اور اونچی آواز میں کہا۔۔۔

محراب کے بابا اٹھ کر زمل کے سامنے ائے۔۔ محراب کی ماما بھی خاموشی سے سب دیکھ رہی تھیں۔۔

اور لڑکی کی ہمت پر حیران رہ گئ تھیں۔۔۔

آج تک کسی نے اتنی اونچی آواز میں شاہ صاحب سے بات نہیں کی تھی۔۔۔

شاہ صاحب نے زمل کو بالوں سے پکڑا۔۔ آج تو ہمارے سامنے اس قدر اونچی آواز میں بات کر لی ہے۔۔۔

آئندہ حلق سے اتنی اونچی آواز نکلی۔۔۔ زبان کاٹ دوں گا۔۔

زمل کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ محراب کے ماما زمل کو چھڑوانے آئی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شاہ صاحب نے ان کو پیچھے دھکا مار دیا۔۔۔

تم میرے دشمن کی بیٹی ہو۔۔۔جب جب تمہیں تکلیف ملے گی، ہمیں سکون ملے گا۔۔۔

ہمارے گھر کی بہو عالیہ ہی بنے گی۔۔۔شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور ایک جھٹکے سے زمل کو چھوڑا۔۔۔وہ لڑکھڑا کر گرنے لگی۔۔۔

پر اس نے خود کو سنبھال لیا۔۔۔زمل جاؤ یہاں سے۔۔

محراب کی ماما نے زمل سے کہا۔۔

زمل غصے سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔باقی کا دن اس کا رو رو کر ہی گزرا تھا۔۔۔

اپنے بھائی کو فون کر کے سب بتانا چاہتی تھی۔۔پر ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

رات کو محراب جب گھر آیا۔۔۔زمل اسے روتی ہوئی ملی۔۔۔

پھر اس نے سارے دن میں جو کچھ ہوا، ایک ایک بات محراب کو بتائی۔۔۔

محراب نے غصے سے ہاتھ کی مٹھیاں سختی سے بند کی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔وہ اپنے بابا کے کمرے کی طرف گیا۔۔

محراب اور اس کے بابا کے درمیان بھرپور لڑائی اور بحث ہوئی۔۔۔

غصے میں محراب بہت کچھ کہہ گیا تھا۔۔۔پر وہ زمل کے معاملے میں کمپرومائز کرنے والا نہیں تھا۔۔۔

بابا آپ نے مجھے کیا رپورٹ سمجھا ہے؟،میری مرضی کے بغیر کسی سے بھی میرا نکاح کروا دیں گے؟

محراب نے بھرپور غصے سے کہا۔۔

ہم تمہیں حویلی سے نکال دیں گے،اگر تم نے ہماری بات نہیں مانی،شاہ صاحب نے ایک بار پھر وہی دھمکی دی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پر اب کی بار محراب کو اس دھمکی سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

نکال دیں، میں خود یہ حویلی چھوڑ کر چلا جاؤ گا۔۔

یہ دھمکی اب مجھ پر اثر نہیں کرے گی۔۔۔ محراب سرد لہجے میں کہتا ہوا۔۔۔ وہاں سے چلا گیا

۔۔

زمل محراب کے انتظار میں کمرے میں ہی یہاں وہاں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔

محراب کمرے میں آیا۔۔۔ وہ شدید غصے میں لگ رہا تھا۔۔

محراب بیڈ پر بیٹھا۔۔ زمل بھی اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔

اس نے گلاس میں پانی ڈال کر محراب کی جانب بڑھایا۔۔۔

محراب نے گلاس پکڑ لیا۔۔۔

کیا تم کچھ دن اپنے بھائی کے گھر رہ سکتی ہو؟

محراب نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

ہاں رہ لوں گی۔۔۔زمل نے کہا۔۔اگر انکل کو جائیداد چاہیے تو، میرے نام جو کچھ ہے، سب لے لیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زمل نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو؟۔۔۔محراب نے زمل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر ایسا کرنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا تو مجھے اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔۔۔زمل نے معصومیت سے کہا۔۔

پاگل نہیں بنو، مسئلہ جائیداد کا نہیں ہے، وہ بس تمہیں تکلیف پہنچانا چاہتے ہیں۔۔۔

یہ مسلئہ حل ہو گا تو کسی نئے طریقے سے تمہیں تنگ کرنے کا منصوبہ بنائے گ ئے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں کچھ دنوں تک مکان خرید لوں گا۔۔تم فکر نہیں کرو۔۔محراب نے نرمی سے کہا۔۔۔

آپ بہت اچھے ہیں محراب۔۔میں نے احد بھائی کے بعد سب سے زیادہ محبت آپ سے کی ہے۔۔

زمل اور محراب دونوں بیڈ پر بیٹھے تھے۔۔زمل نے محراب کے کندھے پر سر رکھا۔۔

میں ہمیشہ تمہاری حفاظت کروں گا۔۔محراب نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔

میں آپ کے لئے کھانا لے کر آتی ہوں۔۔۔زمل یہ کہتے ہوئے روم سے باہر چلی گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

اسفندیار لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔۔مریم بیڈ کی دوسری طرف بیٹھ کر پینٹنگ کر رہی تھی

،

اس نے پورے بیڈ پر کلرز بکھیرے تھے۔۔

اسفندیار کیا کر رہے ہیں؟مریم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

پیپر بنا رہا ہوں۔۔اسفندیار نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آسان پیپر بنانا بچے دعائیں دے گے۔۔مریم نے خوشی سے کہا۔۔۔

اے بی سی نہ دے دوں؟اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔مریم نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

اسفندیار آپ کے منہ پر تھوڑا سا رنگ لگادوں۔۔مریم نے کلر برش سے اسفندیار کی گال پر رنگ لگادیا۔۔

اسفندیار نے مصنوعی غصے سے مریم کی طرف دیکھا۔۔

ٹشو پکڑو صاف کرو۔۔اسفند نے کہا۔۔نہیں کروں گی۔۔مریم نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔

چاکلیٹ چاہیے؟اسفند نے نارمل انداز میں بولا۔۔جی چاہیے۔۔مریم نے جلدی سے کہا۔۔

پہلے پھر میری گال صاف کرو۔۔۔اسفندیار نے حکم جاری کیا۔۔۔

خود کر لیں نہ۔۔۔مریم نے معصومیت سے کہا۔۔۔

میں بدلہ لوں گا۔۔اسفندیار نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

کیا کریں گے۔۔مریم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب میں اکیلا چاکلیٹ کھاؤں گا،اس کے بعد باہر سوئمنگ پول میں اکیلا سوئمنگ بھی کروں گا۔۔

اور تمہیں سوئمنگ بھی نہیں سیکھاؤ گا۔۔۔اسفندیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے سیکھنی بھی نہیں۔۔۔مریم کا منہ بن چکا تھا۔۔

ابھی بھی ٹائم ہے،

جلدی سے میری گال سے یہ کلر صاف کردو۔۔۔ہو سکتا ہے ایک چاکلیٹ آپ کو بھی مل جائے۔۔

مریم نے ٹشو پیپر پکڑ کر اسفندیار کی گال سے کلر صاف کر دیا۔۔۔

Clubb of Quality Content

لائے دیں۔۔مریم نے جلدی سے کہا۔۔۔

پیپر تیار کر لوں، پھر باہر کہی گھومنے چلتے ہیں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔مریم نے خوشی سے کہا۔۔۔

اسفندیار نے سائیڈ ٹیبل سے ایک چاکلیٹ نکالی۔۔۔اور مریم کی جانب کی۔۔

مریم نے جلدی سے پکڑلی۔۔۔اسفندیار مسکرانے لگا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

زمل صرف کھانا لینے روم سے باہر آتی تھی۔۔۔

زمل محراب کے لئے کھانا لینے کے لئے کچن میں آئی۔۔

مرتسیم بھی وہاں سے گزر رہا تھا۔۔زمل کو دیکھ کر مرتسیم کچن میں آ گیا۔۔

کیسی ہیں بھابھی؟ مرتسیم نے خوشگوار انداز میں کہا۔۔۔

زمل مرتسیم کی آواز پر اچانک ڈر گئی۔۔وہ اپنے کام میں مگن تھی۔۔

ناولز کلب
Clubbing Quality Content

ک۔کچھ کچھ چاہیے آپ کو؟زمل نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں بھابھی میں تو بس آپ کی خیریت پوچھنے آیا تھا۔۔۔اتنا ڈر کیوں رہی ہیں؟ کیا میں کوئی جن ہوں۔۔

تب کوٹھے میں بھی آپ مجھے دیکھ کر بے ہوش ہو گئی تھیں۔۔۔ کتنی بری بات ہے۔۔۔

مرتسیم جان بوجھ کر ماضی کا ذکر کر کے زمل کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔

مرتسیم بھائی!!"میں نہیں ڈر رہی آپ سے"زمل نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

ویسے اگر بھائی اس رات کوٹھے پر نہ آتے تو آپ جانتی ہے کہ کیا ہوتا؟

مرتسیم نے پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔زمل سرد نگاہوں سے مرتسیم کی طرف دیکھ رہے تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک اس کی نظر پیچھے کھڑے محراب کی طرف گئی۔۔۔

شاید وہ ابھی ابھی ہی کچن میں داخل ہوا تھا۔۔۔

اس نے ان لوگوں کی باتیں نہیں سنی تھیں۔۔

اگر سن لیتا تو مرتسیم کا منہ توڑ چکا تھا۔۔۔

مرتسیم کو کچن میں دیکھ کر محراب کے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔

تم کیا کر رہے ہو یہاں؟ کچھ نہیں بھائی۔۔ میں۔ بس پانی۔۔ پانی لینے آیا تھا۔۔ مرتسیم نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

۔۔۔۔۔

تو اتنا گھبرا کیوں رہے ہو؟ محراب نے آئی برو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں!!! نہیں ایسی کوئی بات نہیں بھائی مرسیم جلدی سے وہاں سے چلا گیا۔۔

کیا اس نے تمہیں کچھ کہا ہے؟۔۔۔ محراب نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

"نہیں" زمل سچ بتا کر کوئی تماشہ نہیں کروانا چاہتی تھی۔۔

پہلے ہی آج دن میں بہت تماشہ ہو گیا تھا۔۔کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں اس کے ساتھ بات کرنے کی۔۔

محراب نے زمل کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔میں نے تو کوئی بات نہیں کی۔۔زمل نے بولا ۔۔

اچھی بات ہے،اب کھانا لے آؤ۔۔بہت بھوک لگی ہے۔۔محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

جی بس لا رہی ہوں۔۔زمل نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔۔۔

غازیان اور مہر ماہ اسلام آباد آئے تھے۔۔اپنے پروجیکٹ کے سلسلے میں ان کو کچھ جگہوں کو وزٹ کرنا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

غازیان جب بھی اسلام آتا تھا۔۔اسے عثمان اور قبرستان والا منظر یاد اجاتا تھا۔۔۔

میں سوچ رہی تھی آج پھر اس جگہ پر چلیں جہاں تم نے پہلی دفع مجھے دیکھا تھا۔۔

پرانی یادیں تازہ کرتے ہیں۔۔مہر ماہ نے خوشگوار انداز میں کہا۔۔

وہ لوگ ایک ریسٹورنٹ کے باہر گاڑی میں بیٹھے تھے۔۔

ہاں چلتے ہیں۔۔غازیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

مہر ماہ اور غازیان ان پہاڑوں میں آئے جہاں غازی کو گولی لگی تھی۔۔

سات سال بعد بھی وہ جگہ ویسے کی ویسے تھی۔۔تھوڑی بہت ردوبدل ہوئی تھی۔۔

آج بھی میں نے پرفیوم لگائی ہے۔۔کوئی چیٹریل مجھ پر عاشق نہ ہو جائے۔۔

غازیان نے شرارتی انداز میں بولا۔۔چیٹریل کا تو نہیں پتہ پر مجھے لگ رہا ہے۔۔

آج کوئی جن مجھ پر ضرور عاشق ہو جائے گا،مہر ماہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔مہر ماہ کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔۔

جن کی ایسی کی تیسی میں دیکھتا ہوں کیسے ہوتا ہے،تم پر عاشق۔۔غازیان نے مصنوعی غصے سے بولا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہاں کھڑے ہو کر میں اور زمر تصاویر لے رہے تھے۔۔تم کدھر سے دیکھ رہے تھے۔۔؟ مہر ماہ نے تجسس سے پوچھا۔۔

یہ تھوڑا سا پیچھے ایک درخت ہے وہاں کھڑا تھا۔۔۔

چلو آج پھر سے مجھ سے اس دن کی طرح اظہار محبت کرو۔۔

جیسے کچھ سال پہلے اس ہوٹل میں کیا تھا۔۔۔مہر ماہ نے پر جوش انداز میں کہا۔۔

غازیان اور مہر ماہ سڑک کے درمیان میں کھڑے تھے۔۔

وہاں سے بہت کم لوگ گزر رہے تھے۔۔۔خالی سڑک تھی۔۔غازیان گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا۔۔

مہر ماہ شیر علی مجھے تم سے بہت زیادہ محبت ہے۔۔ کیا تم میری محبت کو قبول کرو گی؟

غازیان نے مہر ماہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سوچ کر بتاؤں گی۔۔ مہر ماہ نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔

ٹھیک ہے سوچتی رہو میں جا رہا ہوں۔۔ چیڑیلوں مہر ماہ کو کھا لو۔۔۔

غازیان آگے کی طرف بھاگ رہا تھا۔۔ مہر ماہ اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔

غازیان رکو۔۔ یار مجھ سے نہیں بھاگا جا رہا۔۔ ہلکی ہلکی شام ہو رہی تھی۔۔

ہر طرف اندھیرا چھا رہا تھا۔۔ صبح ٹائم یہ جگہ جتنی خوبصورت تھی۔۔ رات کو اتنی ہی خوفناک لگتی تھی۔۔ ہر طرف پہلڑ درخت اور جنگل تھے۔۔۔

غازیان میں گر جاؤں گی۔۔ رک جاؤ!! مہر ماہ کا سانس پھول رہا تھا۔۔

غازیان اور مہر ماہ گاڑی کے بغیر آئے تھے۔۔ یہ جگہ ان کے اسلام آباد والے گھر سے زیادہ دور نہیں تھی۔۔

انہوں نے اپنی گاڑی کہی اور کھڑی کی تھی۔۔یہاں تک دونوں پیدل چل کر آئے تھے۔۔۔

اوپر سے اس نے ہیل والی سینڈل پہنی تھی۔۔جس کے ساتھ اس سے بھاگا نہیں جا رہا تھا

۔۔۔

مہر ماہ کو چیریلوں سے بھی ڈر لگ رہا تھا۔۔غازیان!! مہر ماہ کو اچانک ایک پتھر سے ٹھوکر لگی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور وہ نیچے گر گئی۔۔اس کے پاؤں پر موچ آ گئی۔۔غازیان اس سے تھوڑا آگے تھا۔۔

وہ ساتھ ساتھ پیچھے مڑ کر بھی دیکھتا تھا۔۔جب اس نے مہر ماہ کو زمین پر بیٹھا دیکھا۔۔وہ واپس بھاگ کر آیا۔۔

مہر ماہ نے غازیان کے سینے میں مکہ مارا۔۔ دفع ہو جاؤ۔۔ بھاگو جا کر۔۔

کون سی ٹرین نکل رہی تھی۔ جو اتنا تیز بھاگ رہے

تھے۔۔ مہر ماہ نے غصے سے کہا۔۔

اس کو بہت درد ہو رہا تھا۔۔ موٹی کم کھایا کرو۔۔ بھاگا بھی نہیں جاتا تم سے،غازیان نے ہنستے

ہوئے کہا۔۔

Clubb of Quality Content

تم نے مجھے موٹی بولا۔۔ مہر ماہ نے پھر سے مکہ مارا۔۔ تم ہو گے موٹے۔۔ میں نہیں

ہوں۔۔

مذاق کیا ہے یار۔۔اب کیا ساری رات ادھر رہنے کا ارادہ ہے؟اپنی بہنوں کے پاس،

غازیان چیڑ یلوں کو مہر ماہ کی بہنیں بول رہا تھا۔۔

تمہارے بھائی جن بھی تو ہیں ادھر۔۔مہر ماہ بھی پورا پورا حساب برابر کرتی تھی۔۔

اٹھاؤ مجھے۔۔مہر ماہ نے کہا۔۔میں کیوں اٹھاؤ؟غازی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔

غازیان میرا پاؤں موڑ گیا ہے۔موچ آگئی ہے۔۔اٹھاؤ مجھے میں نہیں چل سکتی۔۔

ڈرامے ہیں سارے میری گود میں آنے کے۔۔کس نے بولا تھا ہیل پہن کر اؤ۔۔غازیان

نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

وہ بس مہر ماہ کو تنگ کر رہا تھا۔۔

تمہیں کس نے بولا تھا،پاگل چیتے کی طرح بھاگتے جاؤ۔۔

دفع ہو جاؤ ادھر سے!! مہر ماہ بہت مشکل سے خود ہی اٹھی۔۔۔وہ پھر سے گرنے لگی۔ غازیان نے اسے سہارا دیا۔۔۔

مہر ماہ کو پاؤں میں بہت زیادہ درد ہو رہا تھا۔۔

پھر اسے لے کر گھر آیا۔۔۔گل رعنا اور شاذل ڈنر پر گئے تھے۔۔غازی نے ڈاکٹر کو کال کی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

محراب زمل کا بہت زیادہ خیال رکھ رہا تھا۔۔پر پھر بھی اسے آفس میں زمل کی فکر رہتی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے زمل کو کچھ دنوں کے لیے احد کے پاس بیجھا تھا۔۔۔

مر تسیم محراب سے ڈرتا تھا مر تسیم کی عادت تھی۔۔ ہر کسی کے ساتھ فری ہونے کی۔۔

وہ ہر لڑکی کے ساتھ فلرٹ کرنا شروع کر دیتا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubbing Quality Content

اسے دیور اور بھابھی کے رشتے کی اہمیت کا بھی علم نہیں تھا۔۔

پر محراب کے غصے سے ڈرتے ہوئے۔۔ اس نے دوبارہ زمل کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔

ویسے بھی دیور اور بھابھی کا رشتہ ایسا نہیں ہے کہ بندہ فری ہو کر بات کرے۔۔

محراب دن رات محنت کر رہا تھا۔۔۔وہ اس حویلی سے جانا چاہتا تھا۔۔۔

آج وہ اس سلسلے میں اپنے بابا سے بھی بات کرنے والا تھا۔۔۔

محراب اپنے بابا کے روم میں آیا۔۔۔محراب کی ماں کو زمل سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔

بلکہ وہ ان کو بہت معصوم اور اچھی لگی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج کل کی لڑکیوں والی چالاکیاں اس کے اندر نہیں تھی۔۔

مجھے بات کرنی ہے محراب نے سنجیدہ انداز میں بولا۔۔۔

بولو سن رہا ہوں۔۔شاہ صاحب نے متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔۔

میں حویلی چھوڑ کر جارہا ہوں۔ میں نے الگ گھر لے لیا ہے۔۔ محراب نے بتایا۔۔

اس لڑکی کی خاطر ہمیں چھوڑ رہے ہو؟ محراب کے بابا نے بولا۔۔۔

محراب کی ماں نے تڑپ کر محراب کی طرف دیکھا۔۔

فکر نہیں کریں ماما۔۔۔ آپ کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔۔

Clubb of Quality Content

مجھے آپ نے ہی مجبور کیا ہے۔۔۔ محراب اپنے بابا سے مخاطب تھا۔۔

ہر بار جب بھی کوئی بات ہوتی ہے، اپ مجھے حویلی سے بے دخل کرنے کی دھمکی دیتے ہیں

۔۔

آپ نے میری بیوی کے سامنے مجھے ذلیل کیا۔۔۔

میری بیوی کو تنگ کیا۔۔وہ آپ سے ڈرتی ہے۔۔آپ کو پتہ ہے۔۔

اس نے کیا بولا تھا؟محراب میں اپنی ساری جائیداد آپ کے نام کر دیتی ہوں۔۔

آپ اپنے بابا کو بولیں، آپ سے ناراض نہ ہو۔۔آپ صرف اسے احد کی بہن سمجھتے ہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہماری دشمنی نہ تو زمل سے ہے،نہ ہی احد سے۔۔

ہماری دشمنی ان کے باپ سے ہے۔۔جو چار سال سے لندن بیٹھا ہے۔۔اور آپ مجھے اس دشمنی کی وجہ بھی نہیں بتاتے۔۔

محراب بغیر رکے مسلسل بول رہا تھا۔۔۔

تو یہ دونوں اس کے ہی بچے ہیں۔۔محراب کے بابا نے غصے سے کہا۔۔

باپ کے جرم کی سزا اس کے بیٹے کو نہیں مل سکتی۔۔ ہر ایک اپنے کیے کا ذمہ دار خود ہے۔۔ محراب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔

بیگم کچھ دیر مجھے اور محراب کو اکیلا چھوڑ دو۔۔

شاہ صاحب نے حکم جاری کیا۔۔

محراب کی ماما کمرے سے چلی گئی۔۔ اج میں تمہیں اس دشمنی کی وجہ بتانے جا رہا ہوں۔۔

اب وقت آ گیا ہے تم سب سچ جان جاؤ۔۔ شاہ صاحب نے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

(ماضی)

جلدی کرو شمریزہ۔۔۔میر شاہ(احد کے بابا)نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔

میر شاہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔شمریزہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔

ارے تم کیوں ڈر رہی ہو؟محبت کرتی ہو نہ مجھ سے۔۔

میر شاہ نے کہا۔۔

ہاں کرتی ہوں۔۔بس پھر بھول جاؤ گھر والوں کو یہ لوگ ہمیں ایک نہیں ہونے دیں گے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

Hayaat episode 42..

شاہ سلطان کی بہن محراب کی سب سے چھوٹی پھوپھو میر شاہ(احد کے بابا)کے ساتھ رات کے اندھیرے میں گھر سے بھاگ گئی۔۔

جیسے ہی محراب کے باپ کو پتہ چلا۔۔ میر شاہ کے ساتھ بھاگی ہے۔۔

وہ لوگ میر شاہ کے گھر گئے۔۔ میر شاہ نے شمریزہ سے رات کو ہی نکاح کر لیا تھا۔۔

میر شاہ سے ایک غلطی ہوئی تھی،وہ لڑکی کو ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں لے آیا تھا۔۔۔

اس کا خیال تھا،اتنی جلدی شاہ سلطان ان تک نہیں پہنچ سکے گا۔۔

وہ ایک ہفتے تک یہ ملک چھوڑنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

پر نکاح کے دوسرے ہی دن شاہ صاحب میر شاہ کے اپارٹمنٹ کے باہر اپنے آدمیوں کے ساتھ کھڑا تھا۔

ان کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں۔۔لڑکی واپس کرو"میر شاہ"ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔شاہ سلطان نے سرد لہجے میں کہا۔۔

میں نے نکاح کر لیا ہے۔۔میر شاہ نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔

شمریزہ ڈر سہم کر خود کو کمرے میں لوک کر کے بیٹھی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کمرے سے باہر نہیں آئی تھی۔۔۔اسے اپنی موت نظر آ رہی تھی۔۔

ابھی کے ابھی میری بہن کو طلاق دو۔۔۔شاہ صاحب نے حکم جاری کیا۔۔

میں طلاق نہیں دوں گا۔۔میر شاہ نے بھی دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

اگر تم نے طلاق نہیں دی۔۔اور واپس نہیں کیا میری بہن کو ہم تمہیں جان سے مار دیں گے۔۔

شاہ سلطان نے راعب دار لہجے میں کہا بولا۔۔مت بھولو میر شاہ تمہاری بھی ایک بہن ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خبر دار جو تم نے میری بہن کا نام بھی لیا تو۔۔

شمریزہ کو طلاق دو۔۔باہر اؤ شمریزہ!!!میر شاہ نے نفی میں گردن ہلائی۔۔

شاہ سلطان کے ہاتھ میں چاقو تھا۔۔اس نے (احد کے بابا) میر شاہ کے پیٹ میں کھوب دیا۔۔

اور اندر کی طرف چلا گیا۔۔

میر شاہ نیچے گر گیا۔۔اس کو دو آدمیوں نے پکڑا تھا۔تھوڑی دیر بعد چار گولیوں کی آواز آئی۔۔شمریزہ!!!میر شاہ نے دکھ سے پکارا۔۔

شاہ سلطان(محراب کے بابا)نے اپنی ہی بہن کو چار گولیاں مار کے قتل کر دیا تھا۔۔

ایک گولی اس نے میر شاہ کی قمر پر بھی ماری تھی۔۔۔۔

شاہ سلطان اپنے دو آدمیوں کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

وہ یہی سمجھ رہا تھا،دونوں مر چکے ہیں۔۔

یہ تھا گھر سے بھاگنے والی۔۔چور راستہ اختیار کرنے والی لڑکی کا انجام۔۔

لڑکیاں کیوں اس قدر پاگل ہو جاتی ہیں محبت میں؟۔۔۔اپنی محبت کی خاطر سارے خاندان کو رسوا کر دیتی ہیں۔۔غلط منزل کا غلط اختتام۔۔

میر شاہ کا ایک دوست تھا۔۔جس کو اس نے سامان لینے بھیجا تھا۔۔

وہ جب واپس اپارٹمنٹ آیا۔۔ہر طرف خون تھا۔۔

اس نے میر شاہ کی نبض چیک کی۔۔اس کی سانس چل رہی تھی پر بہت زیادہ مدھم۔۔۔

وہ اسے اٹھا کر باہر لے کر آیا۔۔اس کے پاس گاڑی تھی۔۔۔وہ اسے ہسپتال لے کر آیا۔۔

احد کا باپ پہلے معمولی انسان ہوتا تھا۔۔عام سی نوکری کرنے والا وہ حویلی میں ڈرائیونگ کی نوکری کرتا تھا۔۔

وہ شمریزہ کو کالج چھوڑنے جاتا تھا۔۔میر شاہ شکل و صورت کا اچھا تھا۔۔

شمریزہ کو اس سے محبت ہو گئی۔۔اسے پتہ تھا۔۔اس کے گھر والے کبھی شادی کے لئے نہیں مانے گے۔۔

۔۔۔۔۔

احد کا باپ میر شاہ دو ہفتے ہسپتال رہا۔۔اس کے بعد اس نے کسی اور جگہ کام کرنا شروع کر دیا۔۔اس نے شہر بھی بدل لیا۔۔

سب یہی سمجھ رہے تھے،وہ مر گیا ہے۔۔اس کے گھر والے بھی اسے مرا ہوا سمجھ رہے تھے

۔۔

شمریزہ کی لاش اپارٹمنٹ کے کمرے میں ہی تھی۔۔۔

ارد گرد کے لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی۔۔

پر شاہ صاحب نے سارا معاملہ بہت خوش اسلوبی سے سنبھالہ۔۔۔

کسی کو پتہ نہیں چلنے دیا۔۔اور اپنی بہن کو قبر میں دفن کروادیا۔۔

اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھا گیا تھا۔۔شاہ صاحب کو ایک چیز نے بے چین کیا تھا۔۔

میر شاہ کی لاش اپارٹمنٹ سے کدھر گئی۔۔پھر ان کو ارد گرد کے لوگوں سے پتہ چلا۔۔۔

ایک لڑکا میر شاہ کو ہسپتال لے کر گیا تھا۔۔۔ہسپتال جاتے ہی وہ دم توڑ گیا۔۔

یہ جھوٹی خبر میر شاہ کے دوست نے ہی پھیلائی تھی۔۔

اس نے میر شاہ کی ایک جھوٹی قبر بھی بنوائی تھی۔۔

Clubb of Quality Content

میر شاہ نے شہر تبدل کر لیا تھا۔۔وہ ایک ورک شاپ پر کام کرنے لگا تھا۔۔

ایک دن وہ رات کے وقت سڑک سے گزر رہا تھا۔۔ایک کار کھڑی تھی۔۔

اس میں ایک لڑکی تھی۔۔اس کار کے ارد گرد دو تین اوارہ لڑکے کھڑے تھے۔۔

لڑکی باہر آجاؤ گاڑی سے بس ہائے ہیلو کریں گے۔۔اس لڑکی کی گاڑی خراب ہو گئی تھی۔۔

اور موسم خراب ہونے کی وجہ سے فون پر سگنل بھی نہیں آرہے تھے۔۔

احد کا باپ بائیک پر تھا۔۔یہ لڑکی ایک سیاستدان کی بیٹی تھی۔۔

جس کا نام نمل (احد کی ماما) تھا۔۔وہ لڑکے کار کے شیشے توڑنے لگے۔۔

میر شاہ نے پیچھے سے آکر ان میں سے ایک کو گردن سے دبوچا۔۔۔حرام زادوں۔۔

میر شاہ نے ان تینوں کو بہت زیادہ مارا۔۔میر شاہ اپنی حفاظت کے لئے اپنے پاس گن بھی رکھتا تھا۔۔۔

اس نے جیسے ہی گن نکالی وہ تینوں وہاں سے بھاگ گئے۔۔نمل 24 سال کی لڑکی تھی۔۔

وہ رات کے اس پہر اکیلی ڈرائیو نگ کر کے آرہی تھی۔۔۔میر شاہ واپس جانے لگا۔۔اس نے ونڈو کھول کر آواز دی۔۔

اوئے ہیرو سنو!!! گاڑی ٹھیک کرنی آتی ہے؟ لڑکی نے ہلکا سا مسکرا کر پوچھا۔۔۔

احد کا باپ پہلے ڈرائیور تھا۔۔ اسے ان سب چیزوں میں مہارت تھی۔۔۔

جی کر سکتا ہوں۔۔ میر شاہ نے نارمل انداز میں کہا۔۔

پلیز جلدی سے کر دو۔۔ مجھے بہت دیر ہو گئی ہے۔۔ نمل نے پریشانی سے کہا۔۔۔

اس نے پانچ منٹ میں کار سٹارٹ کر دی۔۔۔

نمل اپنے بابا سے چوری گھر سے نکلی تھی ورنہ وہ ہمیشہ گارڈز کو ساتھ بھیجتے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے بعد نمل کی ایک دو دفع پھر سے میر شاہ سے ملاقات ہوئی۔۔

وہ جب بھی نمل سے ملتا تھا۔۔ نمل کو اس سے عجیب سی اپنائیت محسوس ہوتی تھی۔۔

اس نے نمل کو نہیں بتایا تھا کہ وہ ورک شاپ میں کام کرتا ہے۔۔

اس نے نمل سے جھوٹ بولا اور کہا کہ وہ ایک معمولی سا ٹیچر ہے۔۔

ایک اسکول میں پڑھتا ہے۔۔ نمل کے بابا اتنے سالوں سے اسے شادی کے لئے فورس کر رہے تھے۔۔۔

پر وہ نہیں مان رہی تھی۔۔ اسے کوئی بھی لڑکا پسند نہیں آرہا تھا۔۔

وہ اپنے بابا کا گھر نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔۔ وہ ایسے شخص کی تلاش میں تھی۔۔

جو گھر داماد بن کر اس کے ساتھ اس کے بابا کے گھر میں رہے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے بابا اس کی شادی کسی امیر آدمی سے کروانا چاہتے تھے۔۔ جو نمل سے کئی گنا بڑی عمر کے ہوتے تھے۔۔

نمل کو وہ شخص میر شاہ کی صورت میں مل گیا تھا۔۔۔ میر شاہ نے نمل کو اپنے ماضی کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔

اس نے نمل کو یہی بتایا تھا کہ وہ اس دنیا میں اکیلا ہے۔۔

اس کا کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔ نمل کو پتہ تھا شاہ میر ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں رہتا ہے ۔۔

شاہ میر نے نمل کو دیکھانے کے لئے ایک اپارٹمنٹ کچھ دنوں کے لئے خریدا تھا۔۔۔

نمل اور میر شاہ کا سادگی سے نکاح ہو گیا۔۔ نمل کے بابا بلکل بھی خوش نہیں تھے۔۔

نمل نے اس بات پر اپنے بابا سے لڑائی بھی کی تھی۔۔

بیٹا سیاست دان کی بیٹی ہو کر ایک معمولی ٹیچر سے کیوں شادی کر رہی ہو؟۔۔

یہ بھی کنفرم نہیں وہ سچ میں ٹیچر ہے بھی کہ نہیں۔۔

بابا میں خود اس کا سکول دیکھنے گئی تھی۔۔۔ نمل کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔

جو میر شاہ اسے کہتا تھا،وہ یقین کر لیتی تھی۔۔۔

نمل اس شادی سے تمہیں کوئی فائیدہ حاصل نہیں ہو گا۔۔نمل کے بابا نے اسے بہت سمجھایا

۔۔

نہیں بابا اس سے شادی کرنے میں بہت سارے فائدے ہیں۔۔

وہ ہم لوگوں سے ڈر کر رہے گا اور ہم اسے سیاست میں لے آتے ہیں۔۔

وہ وہی کرے گا جو ہم بولیں گے۔۔آپ کو فری کا ملازم مل رہا ہے۔۔

میر شاہ ابھی بھی کہیں نہ کہیں شمریزہ کی محبت میں گرفتار تھا۔۔۔

اس نے لالچ میں آ کر شادی تو کر لی تھی پر اسے نمل سے شمریزہ جیسی محبت نہیں ہوئی تھی۔۔

میر شاہ کے نمل سے دو بچے ہوئے۔۔۔"احد اور زمل"زمل جب تقریباً دو سال کی تھی۔۔

نمل اس دنیا سے چلی گئی۔۔اسے اچانک کینسر ہو گیا تھا۔۔

احد کے باپ نے نمل کی ساری جائیداد پر قبضہ کر لیا۔۔۔

کچھ عرصہ احد اور زمل کی دیکھ بھال اور پرورش نمل کے بابا نے ہی کی۔۔

نمل کی وفات کے کچھ ہی سالوں بعد احد کے نانا کا بھی انتقال ہو گیا۔۔۔

وہ مرنے سے پہلے اپنی ساری جائیداد احد اور زمل کے نام کر گئے تھے۔۔۔

احد پہلے سارا سارا ٹائم اپنے نانا کے ساتھ رہتا تھا۔۔احد کے نانا زمل اور احد سے بہت محبت کرتے تھے۔۔

احد کے بابا جیسے ہی سیاست میں آئے۔۔ان کو ہتہ چلا۔۔ان کی مخالف پارٹی کا ہیڈ شاہ سلطان ہے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پر اب احد کا باپ پہلے کی طرح کمزور نہیں تھا۔۔اس نے بہت سارے گارڈز اپنی سیکیورٹی کے لئے رکھے تھے۔۔۔

شاہ سلطان کو یقین نہ آیا کہ میر شاہ زندہ ہے۔۔۔اس نے میر شاہ کو مارنے کے بہت سے منصوبے بنائے پر ہر دفع ناکام ہو جاتا تھا۔۔

میر شاہ،شاہ سلطان سے اپنی بیوی شمریزہ کی موت کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔

اس نے بھی کئی بار شاہ سلطان کو مارنے کی کوشش کی۔۔۔

جب جرم دونوں نے کیا تھا تو سزا ایک کو کیوں ملی۔۔

شاہ سلطان اپنی بہن کا قاتل تھا۔۔

یہ چیز اکثر اسے بے سکون کر دیتی تھی۔۔تب جوش میں آکر غیرت میں بہن کو مار تو دیا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

پر جب جب میر شاہ کو زندہ دیکھتا تھا،اس کا خون خولنے لگتا تھا۔۔

نمل کی وفات کے ایک ہفتے بعد ہی احد کے باپ نے دوسری شادی کر لی تھی۔۔

پر حقیقت میں تو وہ اس کی تیسری شادی تھی۔۔

پر اس شادی کو دنیا والوں کے سامنے ظاہر نہیں کیا تھا۔۔

اس بیوی میں سے اس کی بس ایک بیٹی نمرہ تھی۔۔ جو اب 15 سال کی ہونے والی ہے۔۔۔

میر شاہ کو جب محسوس ہوا، اس کی جان کو یہاں بہت خطرہ ہے۔۔۔

اس نے ملک چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔۔۔ اپنی بیوی اور بیٹی کو اس نے پہلے ہی لندن رکھا ہوا تھا۔۔۔

خود کبھی کبھی پاکستان احد اور زمل سے ملنے اجاتا تھا۔۔۔

اس نے احد کو مجبور کر کے سیاست میں شامل کیا تھا۔۔۔

جیسے ہی اسے محسوس ہوا، احد مشہور ہو چکا ہے، لوگ اسے پسند کرنے لگے ہیں۔۔۔

اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔ وہ احد کے ذریعے شاہ سلطان کو شکست دینا چاہتا تھا

۔۔۔

(حال)

محراب کے بابا نے روتے ہوئے آج ساری داستان محراب کو سنادی تھی۔۔

اپنی بہن کا جب بھی سوچتے تھے،ان کی آنکھیں نم ہو جاتی تھیں۔۔۔

وہ منظر اکثر ان کی روح کو بے سکون کر دیتا تھا۔۔

کیسے کو اپنی زندگی کے آخری لمحوں میں اپنے بھائی سے اپنی جان کی بھیک مانگ رہی تھی

۔۔۔

اس نے گھر سے بھاگ کر نکاح ہی تو کیا تھا۔۔زنا تھوڑی کیا تھا۔۔۔

کیا وہ اسے معاف نہیں کر سکتے تھے۔۔۔اب صرف پچھتاوا تھا۔۔۔

پچھتاوے کے سوا کچھ بھی نہیں۔۔۔محراب کو تو آج پتہ چل رہا تھا کہ اس کی شمریزہ نام کی

کوئی پھوپھو بھی تھی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پورے خاندان میں اس کے ذکر پر پابندی تھی۔۔۔اس حویلی میں ذکر کرنا بھی گستاخی سمجھا جاتا تھا۔۔

ان سب بچوں کو اپنی شمریزہ پھوپھو کا نہیں پتہ تھا۔۔

محراب تب بس تین سال کا تھا۔۔جب اس کا قتل کر دیا گیا تھا۔۔۔

اور باقی سارے بچے محراب سے چھوٹے ہی تھے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

محراب صرف اتنا جانتا تھا کہ دشمنی ہے۔۔پر اسے دشمنی کی وجہ نہیں معلوم تھی۔۔

نہ ہی کبھی اس نے اپنے بابا سے پوچھنے کی کوشش کی۔۔

آپ کو پھوپھو کو مارنا نہیں چاہیے تھا۔۔محراب نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔

محراب میرے ضمیر پر اس بات کا بہت بوجھ ہے۔۔ آپ کو رحم نہیں آیا؟

انہوں نے نکاح ہی تو کیا تھا۔۔ محراب نے نم آنکھوں کے ساتھ دکھ سے کہا۔۔۔

مجھے بتاؤ محراب میں کیا کروں۔۔ مجھے سکون نہیں مل رہا۔۔

شاہ سلطان نے روتے ہوئے کہا۔۔ آپ کو یہ بوجھ اٹھانا ہو گا بابا۔۔

اگر نہیں اٹھا سکتے تو خود کو ختم کر لیں۔۔ محراب غصے سے کہہ کر چلا گیا۔۔

محراب کی ماں روم میں نہیں تھی۔۔۔ میں مزید یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔۔

آج یہ پتھر دل پگھل گیا ہے۔۔ شاہ سلطان خود سے کہہ رہا تھا۔۔۔

اس لئے میں تمہیں اس دشمنی کی وجہ نہیں بتاتا تھا۔۔

ماضی ہمیں بہت تکلیف دیتا ہے۔۔۔

محراب ابھی اپنے کمرے میں آیا ہی تھا۔۔اسے گولی کی آواز آئی۔۔

ٹھاہ!!!اللہ نہ کرے جو میں سوچ رہا ہوں وہ ہوا ہو۔۔

محراب واپس اسی قدموں سے بھاگ کر اپنے بابا کے کمرے کی طرف گیا۔۔

Clubb of Quality Content

یہ کیا کیا آپ نے بابا!!محراب کے بابا نے خود کو گولی مار لی۔۔۔

جو شخص اتنے سالوں سے ضمیر کا بوجھ برداشت کر رہا تھا۔۔۔

آج اس کی ہمت جواب دے گئی۔۔پر جاتے جاتے۔۔وہ محراب کی روح کو بھی زخمی کر گیا تھا۔۔۔

ان کی سائیڈ ٹیبل پر ایک خط پڑا تھا۔۔

میرے محراب شاہ میرے فرمابردار بیٹے۔۔تم نے ہمیشہ میری بات مانی آج ہم تمہاری بات مان لیتے ہیں۔۔۔

اپنی ماں کا خیال رکھنا۔محراب نے نم آنکھوں اور کانپتے ہاتھوں کے ساتھ وہ تحریر پڑھی۔۔۔

محراب نے تو بس غصے میں اور غم میں بولا تھا کہ خود کو ختم کر لیں۔۔

بابا۔۔۔بابا۔۔اٹھے۔۔محراب بچوں کی طرح چیخ رہا تھا۔۔۔بابا آپ بہت ظالم ہیں۔۔

اٹھے بابا۔۔آپ کیسے جاسکتے ہیں۔۔۔بابا میں نے دل سے نہیں بولا تھا۔۔واپس آجائیں۔۔

محراب کی آواز سن کر سب لوگ بھاگ کر شاہ صاحب کے کمرے کی طرف ائے۔۔۔

پوری حویلی پر سیاہ بادل چھا گئے۔۔بہت تیز بارش ہوئی۔۔ہر طرف سوگ کا سما تھا۔۔۔

محراب نے اپنے بابا کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

محراب شاہ جنازے کا انتظام کرنا ہے۔۔۔محراب کے چچا نے کہا۔۔

چچا کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔محراب نے سخت لہجے میں کہا۔۔

مرتسیم شدت سے دور ہا تھا۔۔۔

محراب اپنے کمرے میں آیا۔۔۔زمل محراب کی ماما کے کمرے میں تھی۔۔

بابا میں اب یہ بوجھ کیسے اٹھاؤں گا۔۔ کیا میں بھی خود کو ختم کر لوں؟

محراب نے سامنے دیوار کے ساتھ لگے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔

۔آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔ ضمیر سے آواز آئی۔۔تم ہو اپنے باپ کے قاتل۔۔

میں کیسے ہو سکتا ہوں خود مرے ہیں۔۔۔مشورہ میں نے دیا تھا۔۔

محراب نے ایک دم سے شیشے پر مکہ مار کر سامنے کھڑے ضمیر کو خاموش کروایا۔۔

اگر ماتم ہے تو ماتم ہی سہی۔۔اگر سوگ ہے تو سوگ ہی سہی منانا تو پڑے گا۔۔رسم دنیا ہے۔۔

محراب نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا۔۔۔اس نے سیاہ رنگ کی انگھوٹھی پہنی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسوں نکلے پر واپس دھکیل دیے۔۔ مرد نہیں روتے دنیا کے سامنے رو کے خود کو کمزور ثابت نہیں کرنا۔۔۔

شاہ سلطان چلا گیا۔۔۔شاہ سلطان کا بیٹا، محراب شاہ زندہ ہے۔۔اپنے باپ کا آئینہ۔۔

شاہ سلطان کے دفن ہونے کے بعد یہ راز بھی دفن ہو گیا۔۔۔

وقت گزرتا گیا۔۔۔ کیا وقت بھی کبھی ٹھہرا ہے۔۔۔محراب زمل کو لے کر اس کی ماما نمل کی قبر پر آیا۔۔

وہ اپنی پھوپھو کی قبر پر بھی جانا چاہتا تھا۔۔ محراب پہلے اپنے بابا کی قبر پر آیا۔۔۔ شمریزہ کی قبر کا اسے اپنے چچا سے پوچھا تھا۔۔۔

آپ کو مجھ پر ترس نہیں آیا بابا۔۔ زمل اپنی ماما کی قبر پر فاتحہ پڑھ رہی تھی۔۔

کیوں حرام موت کو آپ نے گلے لگایا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اپنے بابا سے شکوے کرنے کے بعد محراب اپنی پھوپھو شمریزہ کی قبر پر آیا۔۔

میں تو آپ سے یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میرے باپ کو معاف کر دیں۔۔

جانتا ہوں ظلم ہوا آپ پر عورت کو شادی سے پہلے محبت نہیں ہونی چاہیے۔۔

یہ نیلام کر دیتی ہے۔رسوا کر دیتی ہے۔۔۔جان سے بھی مروا دیتی ہے۔۔

زمل محراب کے پاس آئی۔۔۔یہ کس کی قبر ہے؟زمل نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

تمہارے بابا کی پہلی بیوی کی۔۔۔زمل حیرت سے محراب کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

گھر چل کر بتاتا ہوں۔۔۔وہ جانتا تھا زمل بہت سارے سوال کرنا چاہتی ہے۔۔۔

چلو چلیں۔۔۔محراب اور زمل گھر آئے۔۔محراب نے سب کچھ زمل کو بتا دیا۔۔۔

زمل کے لئے یہ سب کچھ کسی ڈراما کی طرح تھا۔۔زمل اپنے بھائی کو سب بتانا چاہتی تھی۔۔

محراب بہت چپ چپ رہنے لگا تھا۔۔۔پہلے زمل کے ساتھ ہنسی مذاق کرتا رہتا تھا۔۔۔

اب بات بھی بہت کم کرتا تھا۔۔زمل بھی اس وجہ سے اداس رہنے لگی تھی۔۔

احد اور مرہاز مل سے ملنے آئے تھے۔۔۔زمل نے ہی احد کو حویلی بلوایا تھا۔۔۔محراب احد کے گلے سے لگا۔۔۔

"بس مل گیا تھا کندھا دل ہلکا کرنے کے لئے"۔۔محراب بہت زیادہ رویا۔۔۔اس نے احد کو بھی سب بتایا کیونکہ۔۔وہ اکیلا یہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

احد کے بھی الفاظ ختم ہو چکے تھے۔۔۔اتنے سالوں سے چل رہی دشمنی کی وجہ یہ تھی۔۔

اللہ تمہیں صبر دے محراب۔۔احد نے اسے ہمت دیتے ہوئے کہا۔۔۔

احد اور مرہا سارا دن محراب کے گھر پر ہی رہے تھے۔زمل صلاح الدین کے ساتھ کھلیتی رہی۔۔

شام کو وہ لوگ واپس گھر آ گئے۔۔۔احد کے فون پر اچانک اپنے بابا کی کال آئی۔۔۔

احد نے کال اٹھائی۔۔۔دوسری طرف سے اسے کسی خاتون کی آواز آئی۔۔۔

آپ احد ہے؟میر شاہ کے بیٹے؟عورت نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی میں ہی ہوں۔۔۔بیٹا ہم لوگ پاکستان واپس آ رہے تھے۔۔۔

تمہارے بابا کو جیسے ہی معلوم ہوا،شاہ سلطان مر گیا ہے۔۔۔

ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔ان کو اب پاکستان میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔۔۔

وہ نمرہ اور مجھے لے کر پاکستان آ رہے تھے۔۔۔ہمارے ساتھ گارڈز نہیں تھے۔۔۔۔

راستے میں ہمیں کچھ ڈاکو پڑ گئے۔۔۔وہ نمرہ کو اپنے ساتھ لے کر جا رہے تھے۔۔۔

تمہارے بابا ان سے لڑنے لگے۔۔۔اس دوران ایک آدمی نے گولی چلادی۔۔۔

وہ گولی ماری کر وہاں سے فرار ہو گئے۔۔۔

تمہارے بابا اس دنیا میں نہیں رہے احد۔۔۔صوفہ نے روتے ہوئے کہا۔۔میں اور نمرہ ہسپتال میں ہیں۔۔

پلیز ہمیں لینے اجاؤ۔۔۔صوفیہ بیگم روتے ہوئے احد کو سب بتا رہی تھی۔۔۔

احد حیرت اور صدمے سے کھڑا سب سن رہا تھا۔۔۔

احد بھاگنے کے انداز میں اپنی گاڑی کی طرف آیا۔۔۔

مرہا صلاح الدین کے ساتھ کمرے میں تھی۔۔۔سب گارڈز الرٹ ہوئے۔۔۔

احد بہت تیز ڈرائیونگ کر کے مطلوبہ جگہ تک پہنچا۔۔۔

وہ گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔ایک ایک قدم اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔احد کو دیکھ کر نمرہ بھاگتے ہوئے احد کی طرف آئی۔۔۔

اور اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔۔۔بھائی!!بابا چلے گئے۔۔۔

احد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔صوفہ بیگم بھی اپنی جگہ ساکت کھڑی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(تین سال بعد)

حیات بیٹا رک جاؤ۔۔تین سال کی حیات آگے آگے بھاگ رہی تھی۔۔

اور مہر ماہ اس کے پیچھے پیچھے۔۔بیٹا آخری بائیٹ ہے کھالو۔۔ماما میرا دل نہیں ہے۔۔۔

حیات بھاگی جا رہی تھی۔۔آگے غازیان آیا۔۔

غازیان پکڑو اس کو۔۔بابا نہیں!!۔۔۔

غازیان نے حیات کو گود میں اٹھایا۔۔۔ کیوں تنگ کر رہی۔۔ میری بیوی کو؟غازیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

آپ کی بیوی مجھے تنگ کر رہی ہے بابا۔۔۔مجھے نہیں کھانا۔۔

ان کو منع کرے۔۔ پھر کیا کھانا ہے میری جان نے۔۔۔مجھے فرائز کھانے ہیں۔۔۔حیات نے معصومیت سے کہا۔۔

غازیان نے حیات کو نیچے اتارا حیات باہر بھاگ گئی۔۔

مہر ماہ اور غازیان ایک ساتھ مسکرائے۔۔بہت تیز ہو گئی ہے۔۔۔

بلکل اپنی ماں پر گئی ہے۔۔غازی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

(ختم شدہ)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842